التبلیغ

اردو ترجمہ اقتباس از

آئینہ کمالاتِ اسلام

حضرت مرزا غلام احمد

اَلتَبلیغ

اردو ترجمہ اقتباس از

آئینہ کمالاتِ اسلام

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

مجدد صد چہاردہم

احمدیہ انجمن لاہور

Ahmadiyya Anjuman Lahore Publications, U.K.

15 Stanley Avenue, Wembley, U.K., HA0 4JQ

Original Work: Āʿinah Kamālāt-i-Islām in Urdu/Arabic/Persian,
Published in 1893

Author: Hazrat Mirza Ghulam Ahmad

Present: Urdu Translation of Arabic Portion Titled Al-Tablīgh:

First Edition 2010

Second Edition 2013

Translator: Amir Aziz Al Azhari

Websites: www.aaiil.org www.ahmadiyya.org

نام کتاب: التبلیغ۔ اردو ترجمہ اقتباس از آئینہ کمالاتِ اسلام

مصنف: حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

مترجم: عامر عزیز الازہری

ISBN: 978-1-906109-7

اس کتاب کی طباعت کے تمام اخراجات

فاروقی سلیمہ ٹرسٹ

نے ادا کیئے ہیں

قرآنِ کریم کے عشق اور انسانی ہمدردی سے مخمور، جناب نصیر احمد فاروقی صاحب مرحوم و مغفور، جماعتِ احمدیہ لاہور کے احباب میں اپنے روح پرور درُوسِ قرآن کے حوالے سے جانی پہچانی شخصیت ہیں۔ یہ درُوس وہ عمر بھر اپنی رہائش گاہ یا جماعت کے مراکز میں دیتے رہے۔ اس سلسلہ میں ان کی اہلیہ محترمہ سلیمہ فاروقی مرحومہ مغفورہ کا جذبہ بھی کچھ کم نہ تھا۔ ان دونوں نے اپنے پیچھے ایک ایسا ورثہ چھوڑنے کا فیصلہ کیا جس سے جماعت کو اسلام کا پیغام دنیا کے دور دراز کونوں تک پہنچانے کے کام میں مسلسل امداد ملتی رہے۔ اس مقصد کو مدِ نظر رکھتے ہوئے فاروقی صاحب نے اپنی تمام غیر منقولہ جائیداد وقف کر کے فاروقی سلیمہ ٹرسٹ کی بنیاد رکھی اور اسے احمدیہ انجمن لاہور کی نگرانی میں دیا تاکہ اس کے فلاحی اور دینی کاموں، خاص طور پر قرآنِ کریم اور دیگر دینی کتب کی طباعت، کے لیے مسلسل سرمایہ فراہم ہو سکے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان کو اس نیک کام کا اجر دے اور جنت الفردوس میں ان کے درجات بلند کرے۔ آمین۔

(غیر کاروباری مقاصد اور مفت تقسیم کے لیئے)

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ

اے ہمیشہ زندہ، خود قائم اور قائم رکھنے والے، اپنی رحمت سے میری مدد فرما

وضاحت

آپ کے سامنے التبلیغ کے ترجمہ کا دوسرا ایڈیشن پیش ہے۔ اس ایڈیشن کی خوبصورتی یہ ہے کہ اس میں پوری کتاب پر اعراب لگوا دیئے گئے ہیں تاکہ جو حضرات اس کی عربی زبان سے لطف اندوز ہونا چاہیں وہ محروم نہ رہ جائیں۔

اعراب لگوانے کا سہرا محترم بریگیڈیر (ر) محمد سعید صاحب کے سر ہے، جنہوں نے اس کام میں دلچسپی لی اور اسے منطقی انجام تک پہنچانے میں پوری تندہی سے کام کیا۔

فہرست

پیش لفظ

میں اللہ جل جلالہ کا لاکھ لاکھ شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے مجھ ناچیز کو یہ ہمت اور توفیق عطا فرمائی کہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانیؑ کی اس معجزہ نما عربی تصنیف کا اردو میں ترجمہ کر سکوں۔ نہ تو میرا علم اور نہ ہی میرا عمل اس قابل ہے کہ میں یہ کام سرانجام دے سکتا اگر خدائے رحیم وکریم کی نصرت شامل حال نہ ہوتی۔ اس کتاب کے ترجمہ میں محترم استاذی المکرم قاضی عبدالاحد صاحب نے جس قدر جانفشانی اور محنت سے کام کیا اس کا اجر تو سوائے خدا کی ذات کے کوئی نہیں دے سکتا، مگر اتنا کہنا ضروری سمجھتا ہوں کہ یہ مشتِ خاک تو اس قابل بھی نہ تھی کہ اس کتاب کا فہم و ادراک بھی حاصل کر سکے۔

مگر میرے بجھے چراغ کو جلا قاضی عبدالاحد صاحب نے بخشی جن کا علم اور جن کی فقاہت اس کتاب کے ترجمہ میں شامل ہے۔

یہ کتاب ''التبلیغ'' حضرت مرزا غلام احمد صاحب کی ایک مشہور کتاب آئینہ کمالات اسلام کا حصہ ہے اور یہ اس لحاظ سے معجزہ نما ہے کہ اس کے لکھتے وقت ایک عجیب اعجاز نمائی ہوئی۔

حضرت مولوی عبدالکریم سیالکوٹی کی تجویز پر کہ ایک کتاب عربی زبان میں علماء اور گدی نشینوں کو تبلیغ کے لیے لکھی جائے۔ حضرت مرزا صاحب نے فرمایا کہ میں عربی تو ایسی اچھی نہیں جانتا کہ عربی تصنیف پیش کر سکوں۔ طے یہ پایا کہ خود حضرت مرزا صاحب اردو میں کتاب لکھیں گے اور دیگر احباب کے ساتھ مل کر اس کا عربی زبان میں ترجمہ کر لیا جائے گا۔

جب آپ دوسرے وقت باہر تشریف لائے تو یہ مضمون کتاب عربی میں لکھا ہوا آپ کے ہاتھ میں تھا جسے پڑھ کر مولوی عبدالکریم سیالکوٹی اور مولانا نورالدین حیران رہ گئے تو آپ نے فرمایا:

''میں نے اللہ تعالیٰ کے حضور اس کے متعلق بہت دعا کی تو اللہ کی طرف سے مجھے

چالیس ہزار مادہ عربی زبان کا سکھایا گیا ہے۔''

اس کا اندازہ آپ کی شاندار عربی تصانیف سے ہوتا ہے جو آپ نے تحریر کیں۔

یہ محض فضل ربی ہے کہ اب یہ کتاب اردو زبان میں آپ کے سامنے پیش ہے۔ اصلاح کی گنجائش ہمیشہ رہتی ہے جس بھائی کو بھی کہیں غلطی کا احساس ہو وہ ضرور مطلع کرے کہ تکمیل اور ترقی کا سر یہی ہے۔

میں حضرت امیر قوم ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں کہ ان کی حوصلہ افزائی اور رہنمائی ہر وقت شامل حال رہی۔

میں محترم اعزاز الٰہی ملک صاحب کا بھی ممنون ہوں کہ ان کی مدد اور ان کے تعاون نے مجھے اس قابل بنایا کہ یہ کام آپ کے سامنے پیش کر سکوں۔

میں اپنے والدین کا شکر گذار ہوں کہ انہوں نے ہی مجھے یہ روشنی دکھائی اور اس مقام تک پہنچایا۔

میری شریک حیات عنبرین اور میرے بچے داد کے لائق ہیں کہ ان کی مدد اور تعاون کے بغیر یہ کام ممکن نہ ہوتا۔

قاری محمد ارشد محمود صاحب نے اس کتاب کی کمپوزنگ اور اس کو اس خوبصورت انداز میں پیش کرنے پر جو محنت کی ہے اس کا اجر سوائے خداوند کریم کے کوئی نہیں دے سکتا۔

اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنی حفاظت اور عافیت کے سایہ میں رکھے اور ان کی زندگیوں میں اپنی رحمت کو ہمیشہ کے لیے پھیلائے رکھے۔ آمین!

عامر عزیز بن عبدالعزیز (الازہری)

مترجم

التبلیغ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْم

پنجاب اور ہندوستان اور ممالک عرب اور فارس اور روم اور مصر اور ایران اور ترکستان اور دیگر بلاد کے پیرزادان اور سجادہ نشینوں اور بدعتی فقیروں اور زاہدوں اور صوفیوں اور خانقاہوں کے گوشہ گزینوں کی طرف

ایک مجلس میں میرے مخلص دوست حبی فی اللہ مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی نے بتاریخ ۱۱ جنوری 1893ء بیان کیا کہ اس کتاب دافع الوساوس میں ان فقراء اور پیرزادوں کی طرف بھی بطور دعوت واتمام حجت ایک خط شامل ہونا چاہیے تا جو بدعات میں دن رات غرق اور منشاء کتاب اللہ سے بکلّی مخالف چلتے ہیں اور نیز اس سلسلہ سے جس کو خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے قائم کیا ہے بے خبر ہیں۔ چنانچہ مجھے یہ صلاح مولوی صاحب موصوف کی بہت پسند آئی اور اگرچہ میں پہلے بھی کچھ ذکر فقراء زمانہ حال بضمن ذکر علماءِ ہندوستان و پنجاب اس کتاب میں لکھ آیا ہوں لیکن میں نے باتفاق رائے دوست

ممدوح کے یہی قرین مصلحت سمجھا کہ ایک مستقل خط ایسے فقراء کی طرف لکھا جائے جو شرع اور دین متین سے دور جا پڑے ہیں اور میرا ارادہ تھا کہ یہ خط اردو میں لکھوں' لیکن رات کو بعض اشارات الہامی سے ایسا معلوم ہوا کہ یہ خط عربی میں لکھنا چاہیے اور یہ بھی الہام ہوا کہ ان لوگوں پر اثر بہت کم پڑے گا ہاں اتمام حجت ہوگا اور شاید عربی میں خط لکھنے کی یہ مصلحت ہو کہ جو لوگ فقر اور تصوف کا دعوی رکھتے ہیں اور بباعث شدت حجت غفلت اور عدم تعلقات محبت دین کے انہوں نے قرآن خوانی اور عربی دانی کی طرف توجہ ہی نہیں کی وہ اپنے دعوی میں کاذب ہیں اور خطاب کے لائق نہیں کیونکہ اگر ان کو اللہ جل شانہ اور رسول ﷺ کی محبت ہوتی تو وہ ضرور جدوجہد سے وہ زبان حاصل کرتے جس میں خدا تعالیٰ کا پیارا اور پُرحکمت کلام نازل ہوا ہے اور اگر خدا تعالیٰ کی ان پر رحمت سے نظر ہوتی تو ضرور ان کو اپنا پاک کلام سمجھنے کے لیے توفیق عطا کرتا اور اگر ان کو قرآن کریم سے سچا تعشق ہوتا تو وہ سجادہ نشینی کی خانقاہوں کو آگ لگاتے اور بیعت کرنے والوں سے بہزار دل بیزار ہو جاتے اور سب سے اول علم قرآن کریم حاصل کرتے اور وہ زبان سیکھتے جس میں قرآن کریم نازل ہوا ہے سو ان کے ناقص الدین اور منافق ہونے کے لیے یہ کافی دلیل ہے کہ انہوں نے قرآن کریم کی وہ قدر نہیں کی جو کرنی چاہیے تھی اور اس سے وہ محبت نہیں لگائی جو لگانی چاہیے تھی' پس ان کا کھوٹ ظاہر ہو گیا۔ دیکھنا چاہیے کہ بہت سے انگریز پادری ایسے ہیں جنہوں نے مخالفت کے جوش سے پچاس پچاس برس کے ہو کر عربی زبان کو سیکھا ہے اور قرآن کریم کے معانی پر اطلاع پائی ہے پھر جس شخص کو قرآن کریم کی محبت کا دعویٰ ہے بلکہ اپنے تئیں پیر اور شیخ کہلواتا ہے اس میں اگر محبوں کے آثار نہ پائے جائیں اور بکلّی قرآن کریم کے معانی اور حقائق سے بے نصیب ہو تو یہی ایک دلیل اس بات پر کافی ہے کہ وہ اپنے دعویٰ فقر میں مکار رہے ہر ایک عاشق صادق اپنے معشوق کی زبان کو سیکھ لینے کا شوق رکھتا ہے۔ پھر جس شخص کو محبت الٰہی کا دعویٰ ہے لیکن کلام الٰہی کے جاننے سے لا پرواہی ہے وہ ہرگز محب صادق نہیں ہے یا یوں کہو کہ اس کی حالت دو شق سے خالی نہیں یا تو اس نے عمداً قرآن کریم کے معانی جاننے اور قرآنی زبان کے سیکھنے سے اعراض کیا ہے تو اس میں شق کا حال تو ابھی میں بیان کر چکا ہوں کہ یہ سرد مہری اہل اللہ کے مناسب حال نہیں اہل اللہ کو قرآن سے بہت عشق ہوتا ہے اور عاشق کو اپنے معشوق سے ہرگز صبر نہیں ہوتا اور ببرکت تعشق کامل قرآنی زبان کا جاننا ان پر آسان ہو جاتا ہے اور جو تحصیل علم کی راہیں دوسروں پر شاق ہوتی ہیں وہ

ان پر آسان ہوجاتی ہیں اور چوں کہ سردمہری ایک شعبہ نفاق کا ہے اس لیے یہ منافقانہ خصلت اور کسل اور سستی ان سے صادر نہیں ہوسکتی کیونکہ قرآن کریم تو ان کی جان ہوتا ہے پھر کیونکر وہ اپنی جان سے الگ ہوسکتے ہیں اور درحقیقت جو شخص اہل اللہ کے پیرایہ میں ہوکر نہ قرآن کریم کے معنے سمجھتا ہے اور نہ اس کے حقائق معارف سے خبر رکھتا ہے وہ محب القرآن نہیں بلکہ مسخرہ شیطان ہے اگر عنایت ازلی اس کی رفیق ہوتی تو اس دولت عظمیٰ سے اس کو محروم نہ رکھتی، پس مخذول اور مردود کے لیے اس سے بڑھ کر اور کوئی علامت نہیں کہ اس کو دنیا میں آ کر اور مسلمان کہلا کر اس قدر بھی نصیب نہ ہو کہ قرآن کریم کے معانی اور علوم ضروریہ اور معارف اعجازی سے بکلی بے خبر ہو اور دوسرا شق یہ ہے کہ ایسا شخص نہایت غبی اور بلید اور بہائم اور حیوانات کے قریب قریب ہو جس کو انسانی قویٰ اور حافظہ اور متفکرہ سے نہائیت کم حصہ ملا ہو اس لیے وہ قرآنی زبان کے جاننے پر قدرت نہ رکھتا ہو سو ایسا شخص بھی ولایت اور قرب الٰہی کے معزز درجہ سے شرف یاب نہیں ہوسکتا اور ایسے شخص کو ولی جاننے والے یہی وحشیوں اور گدھوں سے کچھ کم نہیں ہوتے کیونکہ وہ بباعث نہایت درجہ کے حمق کے اس درجہ تک نہیں پہنچتے کہ جس شخص کو وہ نعمت عطا نہیں ہوئی جو مدار ایمان ہے پھر دوسری نعمتوں سے وہ کب بہرہ یاب ہوسکتا ہے اور اگر دوسری کرامت اس سے ظاہر بھی ہو تو وہ استدراج ہے نہ کرامت اور ایسا اندھیر تو کسی طور سے نہیں ہوسکتا کہ ولایت کا مدعی انسانی قویٰ کے معمولی درجہ سے بھی گرا ہوا ہو کیونکہ عادت اللہ اسی طرح پر جاری ہے کہ جن کو اپنے انعامات قرب سے مشرف کرتا ہے وہ لوگ انسانی کمالات میں اسے بھی ایک وافر حصہ (کہتے ہیں۔سو یہی حکمت معلوم ہوتی ہے کہ اس جگہ خدا تعالیٰ نے عربی خط کی طرف اشارہ فرمایا کیونکہ اس کی نظر میں کل ایسے اشخاص جو تقاعد اور تغافل کی راہ سے یا بلادت اور غبادت کی وجہ سے قرآنی زبان اور معانی قرآن سے محروم ہیں اس لائق ہی نہیں ہیں کہ ان کو باعزت انسان سمجھ کر ان سے خطاب کیا جائے بلکہ انہوں نے اپنی اس دائمی غفلت اور جہالت پسندی سے مہر لگادی ہے کہ ان کو قرآن کریم سے کچھ تعلق محبت نہیں اور وہ درحقیقت اسلام کی راہ پر قدم نہیں مارتے بلکہ اور راہوں میں ٹھیک رہے ہیں اور اگر بفرض محال کسی قسم کا ان کو ذوق بھی حاصل ہے تو ان کی روح اقرار نہیں کرسکتی کہ وہ قرآن کریم کے ذریعہ سے ہے کیونکہ قرآن کریم سے تو ان کو کچھ تعلق ہی نہیں اور نہ اس کی کچھ مزادلت ہے اور نہ ان کی روح یہ اقرار کرسکتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی کامل محبت سے انہوں نے کوئی مرتبہ طے کیا

ہے کیونکہ انہوں نے قرآن کریم سے ہی کامل محبت نہیں کی۔ پھر رسول اللہ ﷺ سے کس طرح کامل محبت کر سکتے تھے کیونکہ رسول کریم کی قدر بذریعہ قرآن کریم کے کھلتی ہے جس نے قرآن کریم کو نہیں دیکھا اس نے رسول کریم ﷺ کا کیا دیکھا؟ غرض وہ ان وجوہ سے لائق محبت نہیں تھے اور ان کی حالت نفاق بکلی ظاہر تھی اس لیے ان کی طرف تبلیغی خط لکھنا غیر ضروری سمجھا گیا اور تعجب کہ ایسے لوگوں کے معتقدین کبھی یہ خیال نہیں کرتے کہ اول فضیلت اور کمال کسی ولی کا یہ ہے کہ علم قرآن اس کو عطا کیا جائے کیونکہ وہی تو ہم مسلمان لوگوں کا مقتدا و پیشوا ہادی و رہنما ہے اگر اسی سے بے خبری ہوئی تو پھر قدم قدم پر ہلاکت اور موت موجود ہے جس پر خدا تعالیٰ نے یہ مہربانی نہ کی جو اپنے پاک کلام کا علم اس کو عطا کرتا اور اس کے حقائق سے اطلاع دیتا اور اس کے معارف پر مطلع فرماتا ایسے بدنصیب شخص پر دوسری مہربانی اور کیا ہوگی حالانکہ وہ آپ فرماتا ہے کہ میں جس کو حقیقی پاکیزگی بخشتا ہوں اس پر قرآنی علوم کے چشمے کھولتا ہوں اور نیز فرماتا ہے کہ جس کو چاہتا ہوں علم قرآن دیتا ہوں اور جس کو علم قرآن دیا گیا اس کو وہ چیز دی گئی جس کے ساتھ کوئی چیز برابر نہیں۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ ہمارے اس بیان سے ہر ایک سچا مسلمان اتفاق کرے گا بجز ایسے شخص کے کہ کوئی پوشیدہ بت آستین میں رکھتا ہے اور قرآن کریم کی سچی محبت اور سچی دلدادگی سے بے نصیب اور محروم ہے، اب صفحہ آئندہ پر ہم عربی خط لکھتے ہیں۔

اور وہ یہ ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو رحمن اور رحیم ہے

إِلٰی مَشَائِخِ الْهِنْدِ وَمُتَصَوِّفَةِ أَفْغَانِسْتَانِ وَمِصْرَ وَغَيْرِهَا مِنَ الْمَمَالِكِ

مشائخ ہندوستان اور افغانستان و مصر اور دوسرے ممالک کے صوفیاء کی طرف

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ غَلَبَتْ رَحْمَتُه عَلٰی غَضَبِه. فِیْ كُلِّ مَا فَعَلَ وَقَضٰی. وَسَبَقَتْ أَنْوَارُه عَلٰی كُلِّ لَيْلٍ اِكْفَهَرَّ وَسَجٰی. هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ يَأْتِیْ مِنْهُ فَوْجُ الْيُسْرِ مَعَ كُلِّ عُسْرٍ عَرَا. يَدْعُوْ اِلٰی رَحْمَتِه كُلُّ وَرَقٍ يُّوْجَدُ عَلَى الْاَشْجَارِ وَكُلُّ بَرْقٍ يَّبْرُقُ فِی الْاَحْجَارِ. وَكُلُّ اِخْتِلَافٍ تَرَوْنَ فِی اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ. وَكُلُّ مَا فِی الْاَرْضِ

تعریف ہے اس اللہ کی جس کی رحمت اس کے غضب پر غالب آ گئی جو اس نے کیا اور جو اس نے فیصلہ کیا۔ اس کا نور ہر گھپ اندھیری چھا جانے والی رات پر غالب آ گیا۔ اللہ وہ ذات ہے کہ جب بھی بندے کو کوئی مشکل پیش آتی ہے اس کی فوج آسانیاں لئے آتی ہے۔ درختوں پر موجود ہر پتہ اور پتھروں میں موجود ہر چمک، دن اور رات کے ہر اختلاف میں اور جو کچھ آسمانوں اور زمین میں موجود ہے سب اس کی رحمت کی طرف بلاتی ہے۔ اس کی رحمت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ اس نے رسول

وَالسَّمَآءِ. وَمِنْ اٰیَاتِ رَحْمَتِه أَنَّه أَرْسَلَ الرُّسُلَ وَبَعَثَ النُّذُرَ وَأَسَّسَ عِمَارَاتِ الْهُدٰی. وَمِنْ آیَاتِ رَحْمَتِهِ الْعَظِیْمَةِ اَلْبَدْرُ الَّذِیْ طَلَعَ مِنْ أُمِّ الْقُرٰی. فِیْ لَیْلَةٍ نِاسْوَدَّتْ ذَوَآئِبُهَا الْعُظْمٰی فَرَفَعَ الظُّلُمٰتِ کُلَّها وَوَضَعَ سِرَاجًا مُّنِیْرًا أَمَامَ کُلِّ عَیْنٍ تَرٰی. مَا عِنْدَنَا لَفْظٌ نَّشْکُرُ بِه عَلٰی مِنَنِهِ الْکُبْرٰی. أَیْقَظَ الْعٰلَمِیْنَ کُلَّهُمْ وَنَفٰی عَنِ النَّآئِمِیْنَ الْکُرٰی. تَلَقّٰی کُلَّ هَمٍّ وَّغَمٍّ لِلدِّیْنِ بِطِیْبِ النَّفْسِ لَمَّا انْبَرٰی. وَسَنَّ بَذْلَ النَّفْسِ لِلّٰهِ لِکُلِّ مَنْ یَّطْلُبَ الْمَوْلٰی. فَنٰی فِی اللّٰهِ وَسَعٰی لِلّٰهِ وَدَعَا إِلَی اللّٰه وَطَهَّرَ الْاَرْضَ حَقَّ طَهَارَتِها. فَیَا عَجَبًا لِّلْفَتٰی. رَبِّ اجْزِ مِنَّا هٰذَا الرَّسُوْلَ الْکَرِیْمَ خَیْرَ مَا تَجْزِیْ أَحَدًا مِّنَ الْوَرٰی وَتَوَفَّنَا فِیْ زُمْرَتِه وَاحْشُرْنَا فِیْ أُمَّتِه وَاسْقِنَا مِنْ عَیْنِه وَاجْعَلْهَا لَنَا السُّقْیَا

بھیجے اور نذیر مبعوث فرمائے اور ہدایت کی عمارتوں کی بنیادیں رکھیں۔اس کی رحمت کی عظیم نشانیوں میں سے وہ چاند ہے جو اس وقت ام القریٰ (مکہ) سے طلوع ہوا جس وقت جہالت کی سیاہ کالی زلفیں اپنے جال پھیلائے ہوئے تھیں۔اوراس نے (یعنی حضرت محمدؐ نے) ہرقسم کی ظلمات کو دور کردیا۔ اور آنحضرتؐ نے ہر دیکھنے والی آنکھ کے سامنے ہدایت کا چمکتا سورج واضح کردیا۔ ہمارے پاس اس عظیم احسان (حضرت نبی کریمؐ کا وجود مطہر) کا شکر بجالانے کے الفاظ نہیں۔ آپؐ نے جہانوں میں تمام سونے والوں کو جگادیا اور انہیں خواب غفلت سے بیدار کردیا۔آپؐ نے دین کی خاطر ہرقسم کے ہم وغم پوری خوشی سے قبول کئے۔آپؐ نے ہراس انسان کیلئے جو اللہ کوطلب کرنا چاہتا ہے اپنی جان کواللہ کی راہ میں لگانے کی طرح ڈالی۔ آپؐ نے اپنے آپ کواللہ میں فنا کردیا،اللہ کیلئے جدوجہد کی اور اللہ کی طرف بلایا۔اورآپؐ نے زمین کوایسے صاف کیا جیسے کہ اس کی صفائی کا حق تھا۔ واہ کیسا جوان تھا!اے اللہ تو ہماری طرف سے اس رسول کریمؐ کواتنی اچھی جزا دے جو کہ پوری مخلوق میں سب سے بڑھ کر ہو۔اے اللہ ہمیں ان کے گروہ میں موت دے اور ان کی امت میں سے اٹھانا۔ہمیں ان کے چشمہ

وَاجْعَلْهُ لَنَا الشَّفِيْعَ الْمُشَفَّعَ فِيْ الْأُوْلٰى وَالْأُخْرٰى. رَبِّ فَتَقَبَّلْ مِنَّا هٰذَا الدُّعَآءَ وَاٰوِنَا هٰذَا الذَّرٰى. رَبِّ يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى ذٰلِكَ النَّبِيِّ الرَّءُوْفِ الرَّحِيْمِ وَعَلٰى كُلِّ مَنْ اَحَبَّه وَأَطَاعَ أَمْرَه وَاتَّبَعَ الْهُدٰى.

(روحانی چشمہ) سے پلا اور اس چشمہ کو تا ابد جاری وساری رکھنا۔ اول وآخر میں ان کو ہمارے لئے ایسا شفیع بنا جس کی شفاعت قبول کی جاتی ہے۔ اے میرے رب میری اس دعا کو قبول کر اور اس پناہ گاہ میں ٹھکانہ دے۔ اے میرے رب! اے میرے عظیم رب! تو اس عظیم الشان مہربان رحیم نبی کریمؐ اور ان کے ہر محب، مطیع اور ہر ہدایت پسند پر درود اور سلام بھیج۔

أَمَّا بَعْدُ! فَاعْلَمُوْا أَيُّهَا الْفُقَرَآءُ وَالزُّهَّادُ وَمَشَائِخُ الْهِنْدِ وَغَيْرِهَا مِنَ الْبِلَادِ الَّذِيْنَ وَقَعُوْا فِي الْبِدْعَاتِ وَالْفَسَادِ. أَنِّيْ أُمِرْتُ أَنْ أُبَلِّغَكُمْ أَحْكَامَ الدِّيْنِ وَأُذَكِّرَكُمْ مَا نَسِيْتُمْ أَسْرَارَ الشَّرْعِ الْمَتِيْنِ. وَقَدْ أَلْهَمَنِيْ رَبِّيْ فِيْ أَمْرِكُمْ وَقَالَ إِنَّهُمْ يُنَادُوْنَ مِنْ مَّكَانٍ بَعِيْدٍ. وَيَفْعَلُ رَبِّيْ مَا يَشَآءُ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ الْقَاهِرِيْنَ. يَا قَوْمِ! اِتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تَتَّبِعُوْا أَهْوَآءَ قَوْمٍ مُبْتَدِعِيْنَ. وَاتَّبِعُوا الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ الَّذِيْ هُوَ رَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ. وَاعْلَمُوْا يَا إِخْوَانِ إِنِّيْ أُرْسِلْتُ

بعد اس کے اے ہندوستان و دیگر ممالک کے فقیرو، زاہدو اور مشائخ کرام جو بدعات اور فساد میں مبتلا ہو۔ یقیناً مجھے مامور کیا گیا ہے کہ میں تمہیں احکام دین پہنچاؤں اور اس متین شریعت کے اسرار تمہیں یاد دلاؤں جنہیں تم بھول چکے ہو اور اللہ نے مجھے تمہارے بارے میں الہام کیا ہے اور کہا ہے کہ وہ حق کے سمجھنے سے بہت دور ہیں۔ میرا رب جو چاہتا ہے کرتا ہے اور وہ تمام قہر والوں سے بڑھ کر قہار ہے۔ اے میری قوم! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور بدعات میں پڑنے والوں کی خواہشات کی پیروی مت کرو۔ اور اس امی نبی کریمؐ کی پیروی کرو جو کہ رحمت للعالمین ہے۔ اے میرے بھائیو! جان لو میں تمہاری طرف اور زمین پر بسنے والے ہر فرد کی طرف اللہ کی جانب سے

مُحَدَّثًا مِّنَ اللّٰهِ إِلَيْكُمْ وَإِلٰى كُلِّ مَنْ فِى الْاَرْضِ فَاتَّقُوْهُ وَلَا تَحْتَقِرُوا الْمُرْسَلِيْنَ. وَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْبِدْعَاتِ وَإِيَّاكُمْ وَالْمُحْدَثَاتِ وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ يَا قَوْمِ إِنِّىْ عَبْدُ اللّٰهِ مَنَّ عَلَىَّ بِرَحْمَتِه مِنْ عِنْدِه وَعَلَّمَنِىْ مِنْ لَّدُنْهُ عِلْمَ الْأَوَّلِيْنَ وَأَرْسَلَنِىْ عَلٰى رَأْسِ هٰذِهِ الْمِائَةِ لِأُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ أُنْذِرَ اٰبَآءُهُمْ وَلِتَسْتَبِيْنَ سَبِيْلُ الْمُجْرِمِيْنَ. هُوَ نَادَانِىْ وَقَالَ قُلْ لِّعِبَادِىَ إِنِّىَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَسَمَّانِىْ بِاِسْمٍ يُّنَاسِبُ اِسْمَ قَوْمٍ أُرْسِلْتُ لِإِفْحَامِهِمْ وَإِلْزَامِهِمْ وَهُمْ قَوْمُ الْمُتَنَصِّرِيْنَ. الَّذِيْنَ عَلَوْا فِى الْأَرْضِ وَاسْتَضْعَفُوا أَهْلَ الْحَقِّ وَزَيَّنُوْا الْبَاطِلَ لِيُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ وَكَانُوْا قَوْمًا مُّسْرِفِيْنَ. وَأَهْلَكُوْا كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ بِتِلْبِيْسَاتِهِمْ وَجَمَحُوْا فِىْ جُهَلَاتِهِمْ وَقَلَّبُوْا لِلْإِسْلَامِ

محدث بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ پس اس کا تقویٰ کرو اور مرسلین کی تحقیر مت کرو۔ اور بدعات کی پلیدی سے بچو اور ان بدعات سے اپنا بچاؤ کرلو۔ اور اللہ کے نیک بندے بن جاؤ۔ اے میری قوم! میں اللہ کا بندہ ہوں اس رب نے اپنی طرف سے مجھ پر احسان کیا اور اپنی جناب سے مجھے پہلے گزرے ہوئے لوگوں کا علم سکھایا اور مجھے اس صدی کے سر پر بھیجا تا کہ میں ان لوگوں کو ڈراؤں جن کے آباؤ اجداد نہیں ڈرائے گئے تا کہ مجرموں کا راستہ واضح ہو جائے۔ اس رب نے مجھے پکارا اور کہا کہ میرے بندوں سے کہہ کہ مجھے حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلے ایمان لانے والوں میں سے ہوں۔ اس نے میرا نام اس قوم کی مناسبت سے رکھا ہے جس کی طرف میں بھیجا گیا ہوں تا کہ انہیں خاموش کراؤں اور انہیں ملزم ٹھہراؤں اور وہ قوم نصاریٰ کی قوم ہے جن کی طرف میں بھیجا گیا ہوں۔ انھوں نے زمین میں تکبر کیا اور اہل حق کو کمزور کیا۔ انہوں نے باطل کو مزین کیا تا کہ اس کے ذریعہ حق کو مٹا ڈالیں۔ اور وہ زیادتی کرنے والی قوم ہے۔ انہوں نے اپنے شیطانی کاموں کی وجہ سے کثیر لوگوں کو ہلاکت

أُمُوْرًا. وَجَذَبُوا النَّاسَ إِلٰى خُزَعْبِلَاتِهِمْ وَجَآؤُا بِسِحْرٍ مُّبِيْنٍ. فَنَظَرَ اللّٰهُ إِلٰى قُلُوْبِهِمْ فَوَجَدَهُمْ غَآلِّيْنَ دَجَّالِيْنَ ضَآلِّيْنَ مُضِلِّيْنَ. قَدْ أَفْسَدُوْا طُرُقَهُمْ كُلَّهَا وَبَغَوْا أَمَامَ الرَّبِّ وَأَرَادُوْا أَنْ يُّفْسِدُوْا أَقْوَامًا اٰخَرِيْنَ. يَلْحَسُوْنَ الْمَذَاهِبَ كَمَا يَلْحَسُ الثَّوْرُ خُضْرَةَ الْحَقْلِ وَيُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا وَّفَسَادًا وَّلَيْسُوْا مِنَ الْخَاشِعِيْنَ. فَتَنَ النَّاسَ فَهْمُهُمْ وَدِرَايَتُهُمْ وَكُبَرَ سِرُّ غَوَايَتِهِمْ وَكَانُوْا فِي عُلُوْمِ الدُّنْيَا وَصَنَآئِعِهَا مِنَ الْمُسْتَبْصِرِيْنَ. أَوْقَدُوْا مِنَ الْمَفَاسِدِ نَارًا وَّأَجْرُوْا مِنَ الْفِتَنِ أَنْهَارًا وَّمَكَرُوْا مَكْرًا كُبَّارًا وَبَلَّغُوْا مِقْدَارًا لَنْ تَجِدُوْا مِثْلَه فِيْ مَكَائِدِ الْمُتَقَدِّمِيْنَ. اِسْتَجْمِعُوْا هِمَّتَهُمْ لِاسْتِيْصَالِ الْإِسْلَامِ وَاسْتَدَرُوْا لُقْحَتَهُمْ لِتَأْلِيْفِ قُلُوْبِ اللِّيَامِ وَادْخَلُوْا

میں ڈالا۔ اور اپنی جہالتوں میں سرکشی کی۔ انہوں نے اسلام کے معاملات کو الٹ پلٹ کر رکھ دیا اور لوگوں کو اپنی ہنسی اور ٹھٹھے کی باتوں کی طرف راغب کیا اور وہ کھلے جادو کے ساتھ آئے۔ پس اللہ نے ان کے دلوں کی حالت کو دیکھا اور انہیں غلو کرنے والے، دجل کرنے والے، خود گمراہ اور دوسروں کو گمراہ کرنے والے پایا۔ ان کے ہر کام میں فساد ہے انہوں نے اپنے رب سے بغاوت کی اور ارادہ کیا کہ دوسری قوموں میں بھی فساد پھیلائیں۔ وہ مذاہب کو اس طرح چاٹتے ہیں جیسے کہ بیل کھیت سے چارے کو چاٹتا ہے۔ وہ تکبر اور فساد چاہتے ہیں اور عاجزی اختیار کرنیوالوں میں سے نہیں۔ ان کے فہم، سمجھ داری اور ان کی بغاوت کے بڑے بڑے رازوں نے لوگوں کو فتنے میں ڈال دیا ہے۔ وہ علوم دنیا اور اس کی صنعتوں کے ماہر ہیں۔ انہوں نے مفاسد کی آگ جلادی ہے اور فتنوں کی نہریں بہادی ہیں۔ اور انہوں نے بڑے بڑے مکر کئے۔ ان کے مکروفریب اس انتہا کو پہنچ چکے ہیں جن کی مثال پہلے لوگوں میں نہیں ملتی۔ انہوں نے اپنی ہمتوں کو اسلام کے استیصال کیلئے جمع کر دیا ہے۔ انہوں نے کمینے

أَيْدِيَهُمْ فِيْ قُلُوْبِ الْمُسْلِمِيْنَ. وَكَانَ الْعُلَمَآءُ كَمُفْلِسٍ فِيْ أَعْيُنِ أَعْيَانِهِمْ أَوْ كَمُضْغَةٍ تَحْتَ أَسْنَانِهِمْ وَكَانَ قَوْمُنَا سُخْرَةَ الْمُسْتَهْزِئِيْنَ. فَأَرَادَ اللّٰهُ أَنْ يَّفْصِلَ بَيْنَ النُّوْرِ وَالظُّلْمَةِ وَيَحْكُمَ بَيْنَ الرِّجْسِ وَالْقُدْسِ وَيَمُنَّ عَلَى الْمُسْتَضْعِفِيْنَ. وَرَأَى فِتْنَتَهُمْ بَلَآءًا عَظِيْمًا عَلَى الْإِسْلَامِ وَرَأَى أَيَّامَهُمْ كَلَيَالٍ مُخَوَّفَةٍ مِّنَ الْإِظْلَامِ. وَوَجَدَهُمْ فِي الْفِتَنِ قَوْمًا عَالِيْنَ. مَا كَانَ فِتْنَةٌ مِّثْلَ هٰذَا مِنْ يَّوْمٍ خُلِقَ اٰدَمُ إِلٰى يَوْمِنَا هٰذَا. بَلْ إِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ. وَمَعَ ذٰلِكَ تَمَلَّكُوْا وَعَلَوْا فِي الْأَرْضِ وَأَثْمَرُوْا وَأَكْثَرُوْا وَأَمْلَأُوْا الْأَرْضَ كَثْرَةً وَّزَادُوْا هَيْبَةً وَّشَوْكَةً وَّبَارَكَ اللّٰهُ فِيْ أَمْوَالِهِمْ وَأَوْلَادِهِمْ وَعُلُوْمِهِمْ وَفُنُوْنِهِمْ وَصَنَآئِعِهِمْ وَأَعَانَهُمْ فِيْ إِرَادَاتِهِمْ وَأَفْكَارِهُمْ وَأَنْظَارِهُمْ وَفَتَحَ عَلَيْهِمْ أَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ

لوگوں کی تالیف قلوب کیلئے اپنا سب کچھ وقف کردیا۔ اور مسلمانوں کے دلوں میں داخل ہوگئے۔ اور ہمارے علماء ان عیسائی لیڈروں کی نظروں میں مفلس یا ان کے دانتوں کے نیچے نوالہ کی طرح ہیں۔ اور ہماری قوم ان کیلئے مذاق بن کر رہ گئی ہے۔ پس اللہ نے ارادہ کیا کہ وہ نور اور ظلمت میں فیصلہ کرے اور پلیدی اور پاکیزگی کے درمیان فرق کرے اور کمزوروں پر احسان کرے۔ اس نے دیکھا کہ ان کے فتنے اسلام کیلئے ایک عظیم مصیبت ہیں اور ان کے دن خوفناک راتوں کی مانند ہیں۔ اس نے ان کو فتنوں میں بہت بلند پایا۔ پیدائش آدم سے لے کر ہمارے ان ایام تک بلکہ قیامت تک ان کے فتنے جیسی کسی فتنے کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ اس کے باوجود انہیں بادشاہت ملی اور انہوں نے زمین میں بلندی حاصل کی، انہیں ثمرات ملے اور وہ کثرت میں ہیں اور انہوں نے زمین کو کثرت سے بھر دیا۔ وہ ہیبت اور شوکت میں بڑھ گئے۔ اللہ نے ان کے اموال، ان کی اولاد، ان کے علوم وفنون، ان کی صنعتوں میں برکت ڈالی۔ اللہ نے ان کے ارادوں، ان کی سوچوں اور ان کی دور بینی میں ان کی مدد کی۔

اِبْتِلَآءً مِّنْ عِنْدِهٖ فَعَمُوْا وَصَمُّوْا وَكَانُوْا مِنَ الْمُعْجِبِيْنَ. وَأَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْبَ عُلَمَآءِنَا وَفُقَرَآءِنَا وَأَطْفَأَ نُوْرَ قُلُوْبِهِمْ حَتّٰى عَادُوْا إِلَى الْجَهَالَةِ الَّتِيْ أُخْرِجُوْا مِنْهَا بِمَا كَانُوْا يُفْسِدُوْنَ فِي الْأَرْضِ. وَمَا كَانُوْا مِنَ الْمُصْلِحِيْنَ. فَفَنَوْا فِي الْأَهْوَآءِ وَاسْتَكَانُوْا فِي الْآرَآءِ وَوَهَنُوْا وَكَسَلُوْا وَذَرَّتْ رِيْحُ الْجَهْلِ تُرَابَهُمْ وَسُلِبَتْ قَوَاهُمْ كُلُّهَا فَصَارُوْا كَالْمَيِّتِيْنَ. وَنَظَرَ الرَّبُّ إِلٰىٓ أُمَرَآءِنَا فَوَجَدَهُمُ الْمُسْرِفِيْنَ الْغَافِلِيْنَ الْمُعْرِضِيْنَ مِنَ التَّقْوٰى وَالْحَقِّ وَالظَّالِمِيْنَ الْعَادِيْنَ. فَبَاعَدَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ شَهَوَاتِهِمْ وَبَاعَدَهُمْ عَنِ الْإِمْلَاكِ الَّتِيْ اِرْتَبَطَتْ قُلُوْبُهُمْ بِهَا وَأَخْرَجَ مِنْ أَيْدِيْهِمْ أَكْثَرَ إِمْلَاكِهِمْ وَأَرَاضِيْهِمْ وَتَبَّرَ كُلَّ مَا كَانُوْا عَلَيْهَا كَالْعَاكِفِيْنَ. وَقُشِفَتِ الْوُجُوْهُ مِنْ اٰفَاتِ الْجُوْعِ وَالْبُؤْسِ وَخُمِدَتْ نَارُ

اللہ نے ان پر اپنی طرف سے آزمائش کے طور پر ہر چیز کے دروازے کھول دیئے۔ پس وہ اندھے، بہرے اور متکبر ہوگئے۔ اللہ نے ہمارے علماء اور فقراء کے دلوں کو ٹیڑھا کر دیا اور ان کے دلوں کے نور کو بجھا دیا یہاں تک کہ وہ اسی جہالت میں لوٹ گئے جہاں سے نکالے گئے تھے کیونکہ وہ زمین میں فساد کرنے والے ہیں اصلاح کرنے والے نہیں خواہشات میں فنا ہوگئے اور آراء میں کمزور ہوگئے۔ وہ کمزور اور تساہل پسند ہوگئے اور جہالت کی ہوا ان کی مٹی کو اڑا کر لے گئی۔ ان کے سارے قویٰ کو سلب کر دیا گیا اور وہ میت کی مانند ہوگئے۔ ہمارے رب نے جب ہمارے امراء کی طرف نظر ڈالی تو انہیں اسراف کرنے والے، غافل اور تقویٰ اور حق سے اعراض کرنے والے، ظالم اور زیادتی کرنے والے پایا۔ پس اللہ نے ان کے اور ان کی شہوات کے درمیان دوری ڈال دی اور ان کو ان املاک سے جدا کر دیا جن سے ان کے دل وابستہ تھے اور ان کے ہاتھوں سے اکثر املاک اور زمینیں نکل گئیں اور وہ سب کچھ تباہ ہوگیا جس پر وہ تکیہ کیئے بیٹھے تھے۔ بھوک کی آفات اور تکالیف سے ان کے چہرے سوکھ گئے ہیں۔ وہ

الْمُتَمَوِّلِيْنَ. وَقُصِمَتْ عِظَامُهُمْ وَحُطِمَتْ سِهَامُهُمْ لِيَعْلَمُوْا لِيَامَهُمْ أَنَّهُمْ كَانُوْا مِنَ الْمُتَمَرِّدِيْنَ. وَأَحَاطَتْ شَصِيَّةُ الْمُتَنَصِّرِيْنَ وَشِرْكُ سُرَاتِهِمْ مِّنْ سَمَكِ الْبَحْرِ إِلىٰ سِمَاكِ السَّمَآءِ وَجَرَتْ فَلَكُهُمْ فِيْ بَحْرِ الْإِضْلَالِ مَوَاخِرَ وَوَقَعَتْ رَجْفَةٌ مِّنْ عَظَمَةِ شَأْنِهِمْ عَلىٰ كُلِّ مَا فِي الْأَرْضِ فَخَرُّوْا لَهُمْ سَاجِدِيْنَ وَمَا بَقِيَ مِنْ عُشٍّ وَّلَا كُنٍّ وَّلَا وَكْرٍ إِلَّا دَخَلَتْ فِيْهِ أَيْدِى الصَّيَّادِيْنَ وَنَقَلُوْا خُطُوَاتَهُمْ إِلَى الْاِعْتِدَآءِ حَتّٰى نَظَرُوْا فِيْ صُحُفِ الرُّسُلِ فَفَسَّرُوْهَا بِرَأْيِهِمْ وَزَادُوْا فِيْهَا أَشْيَآءَ وَنَقَصُوْا مِنْهَا كَأَنَّهُمُ الْأَنْبِيَآءُ وَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ. ثُمَّ مَالُوْآ إِلىٰ مَلَكُوْتِ اللّٰهِ وَأَفْعَالِ الْأُلُوْهِيَّةِ فَدَخَلُوْا فِيْ أُمُوْرٍ مَّا كَانَ لَهُمْ أَنْ يَّدْخُلُوْا فِيْهَا وَفَرِحُوْا بِتَدَابِيْرِهِمْ وَحَسِبُوْا أَنْفُسَهُمْ قَادِرِيْنَ عَلىٰ

امیری جس پر وہ ناز کرتے تھے وہ ختم ہوگئی۔ان کی ہڈیاں چٹخ گئی ہیں۔ان کے تیر کمان ٹوٹ گئے ہیں تا کہ ان کمینے لوگوں کو معلوم ہوجائے کہ وہ سرکش ہو گئے تھے۔عیسائیوں کے دام نے مسلمانوں کو گھیر لیا ہے۔سمندروں کی تہہ سے لے کر آسمانوں کی بلندیوں تک ان عیسائیوں کے بڑے لوگوں کے جال نے مسلمانوں کو پھانس لیا ہے۔ ان کی کشتیاں گمراہیوں کے سمندر کو پھاڑتی ہوئی چلنے لگیں ہیں۔ ان کی عظمت کی شان کے سامنے ہر چیز میں زلزلہ برپا ہوگیا ہے۔ اور وہ ان کے سامنے سجدہ ریز ہوتے ہوئے گر گئے۔ کوئی گھونسلہ اور کوئی جھونپڑی نہیں رہ گئی جن میں یہ شکاری داخل نہ ہوئے ہوں۔ ان کے قدم حد سے آگے بڑھ گئے۔ یہاں تک کہ انہوں نے رسولوں کے صحیفوں پر نظر ڈالی اور اپنی مرضی کے مطابق ان کی تفسیر کی۔انہوں نے ان میں کچھ اضافہ کیا اور کچھ گھٹایا گویا کہ وہ نبی یا مرسل ہیں۔ پھر اس کے بعد وہ اللہ کی بادشاہت اور اس کے افعال کی طرف متوجہ ہوئے اور انہوں نے ان امور میں دخل اندازی کی جن میں داخل ہونے کا انہیں کوئی حق نہ تھا۔وہ اپنی تدابیر پر خوش ہوئے

كُلِّ شَيْءٍ كَأَنَّهُمْ إِلٰهُ الْعٰلَمِيْنَ. وَاسْتَغْنَوْا وَعَتَوْا عُتُوًّا كَبِيْرًا وَّقَطَعُوْا بِكِبْرِهِمْ وَكُفْرِهِمْ وَأَنَانِيَّتِهِمْ آذَانُ دَهْرِيِّيْنَ. فَهٰذَا هُوَ الْمُرَادُ مِنِ ادِّعَآءِ النُّبُوَّةِ وَادِّعَآءِ الْأُلُوْهِيَّةِ فَلْيَفْهَمْ مَنْ كَانَ مِنَ الْفَاهِمِيْنَ. وَفَسَدَتِ الْأَرْضُ بِفَسَادِهِمْ وَسَارَعَ النَّاسُ إِلٰى زِيْنَتِهِمْ وَرَشَادِهِمْ وَلَمَعَانَ فُرْصَادِهِمْ وَثَرِيْدِهِمْ وَخُبْزِهِمْ وَآرَادِهِمْ إِلَّا مَاشَآءَ اللّٰهُ يَحْفَظُ مَنْ يَّشَآءُ وَهُوَ خَيْرُ الْحَافِظِيْنَ. وَهَاجَ طُوْفَانٌ عَظِيْمٌ عَلٰٓى أَعْمَالِ النَّاسِ وَعَقَائِدِهِمْ وَطَهَارَتِهِمْ وَتَقْوَاهُمْ وَنِيَّاتِهِمْ وَخُطُوَاتِهِمْ وَأَفْعَالِهِمْ وَأَقْوَالِهِمْ وَأَبْصَارِهِمْ وَاٰذَانِهِمْ وَدِيْنِهِمْ وَإِيْمَانِهِمْ وَأَخْلَاقِهِمْ وَسُنَنِ إِحْسَانِهِمْ وَمُرُوَّتِهِمْ وَرَثَآنِهِمْ وَأَبْنَآءِهِمْ وَإِخْوَانِهِمْ وَبَنَاتِهِمْ وَنِسْوَانِهِمْ وَزُهْدِهِمْ وَعِرْفَانِهِمْ وَأَيْدِيْهِمْ وَلِسَانِهِمْ وَهَبَّتْ رِيْحُ

اور انہوں نے خیال کیا کہ وہ ہر شے پر قادر ہیں گویا کہ وہ جہانوں کے خدا ہیں۔ وہ بے پرواہ ہوگئے اور انہوں نے سرکشی کی بڑی سرکشی۔ انہوں نے اپنے کبر سے، کفر سے اور انانیت سے دہریوں کے بھی کان کاٹ دیئے۔ ان کے دعویٰ نبوت اور دعوی الوہیت سے یہ مراد ہے۔ پس چاہیے کہ فہم رکھنے والا اس کو سمجھ لے۔ ان کے فساد کی وجہ سے زمین فاسد ہوگئی ہے۔ لوگ ان کی زینت، ان کی راہنمائی، ان کے سرخ رنگ کی چمک دمک، ان کے کھانوں، ان کے عیش وعشرت اور ان کی جوان عورتوں کی طرف دوڑ پڑے۔ سوائے اس کے جو اللہ چاہے وہ جسے چاہے محفوظ رکھتا ہے اور وہ سب سے بہتر حفاظت کرنے والا ہے۔ لوگوں کے اعمال پر، ان کے عقائد پر، ان کی پاکیزگی، ان کے تقویٰ، ان کی نیتوں، ان کے خطرات، ان کے افعال، ان کے اقوال، ان کی آنکھوں، ان کے کانوں، ان کے دین، ان کے ایمان، ان کے اخلاق، ان کے احسان اور مروت کے طریقوں پر، ان کے رحم پر، ان کے بیٹوں، ان کے بھائیوں، ان کی بیٹیوں، ان کی عورتوں، ان کے زہد وعرفان، ان کے ہاتھوں اور ان کی زبانوں

الْفَسَادِ مِنْ كُلِّ طَرَفٍ وَّأَحَاطَتِ الظُّلْمَةُ عَلٰى كُلِّ جِهَةٍ وَّزُلْزِلَتِ الْخَلْقُ زِلْزَالًا شَدِيْدًا وَّطَارَتْ حَوَاسُهُمْ وَكَانُوْا كَالْمَبْهُوْتِيْنَ. وَكَانُوْا لَا يَدْرُوْنَ أَعَذَابٌ أُرِيْدَ بِمَنْ فِي الْأَرْضِ أَمْ أَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رُحْمًا وَّكَانُوْا لِسِرِّ الْغَيْبِ مُنْتَظِرِيْنَ وَانْشَقَّتْ فَلَكُهُمْ فِي الْبَحْرِ الزَّيْغَانِ وَهَاجَتِ الْأَمْوَاجُ مِنْ كُلِّ طَرَفٍ وَّكَادُوْا أَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُغْرَقِيْنَ.

فَنَادَانِيْ رَبِّيْ مِنَ السَّمَآءِ أَنِ اصْنَعِ الْفُلْكَ بِأَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا وَقُمْ وَأَنْذِرْ فَإِنَّكَ مِنَ الْمَأْمُوْرِيْنَ. لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ أُنْذِرَ آبَآئُهُمْ وَلِتَسْتَبِيْنَ سَبِيْلُ الْمُجْرِمِيْنَ. إِنَّا جَعَلْنَاكَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ لِأُتِمَّ حُجَّتِيْ عَلٰى قَوْمٍ مُّتَنَصِّرِيْنَ. قُلْ هٰذَا فَضْلُ رَبِّيْ وَإِنِّيْ أُجَرِّدُ نَفْسِيْ مِنْ ضُرُوْبِ الْخَطَابِ. وَأُمِرْتُ مِنَ اللّٰهِ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ. إِنَّه يَرَى

پر ایک عظیم طوفان برپا ہو گیا ہے۔ اور ہر طرف فساد کی ہوا چل پڑی ہے۔ اور ظلمت نے ہر سمت سے گھیر لیا ہے۔ مخلوق پر مصائب کے شدید زلزلے برپا ہو گئے۔ ان کے حواس اڑ گئے اور وہ مبہوت ہو کر رہ گئے ہیں۔ وہ یہ نہیں جانتے تھے کہ جو کچھ زمین میں ہو رہا ہے وہ عذاب کو چاہتا ہے یا ان کے رب نے ان پر رحم کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ وہ اس راز کو پانے کے منتظر تھے۔ ان کی کشتی سمندر کی بپھری موجوں میں ٹوٹ گئی۔ اور موجیں ہر طرف سے جوش مارنے لگیں اور قریب تھا کہ وہ اس میں غرق ہو جائیں۔

پس میرے رب نے آسمان سے مجھے پکارا کہ ہماری آنکھوں کے سامنے اور ہماری وحی کے مطابق کشتی بنا۔ کھڑا ہو اور ڈرا کہ تو ماموروں میں سے ہے۔ تا کہ تو ان لوگوں کو ڈرائے جن کے آباؤ اجداد نہیں ڈرائے گئے اور تا کہ مجرموں کا راستہ واضح ہو جائے۔ ہم نے تجھے عیسیٰ ابن مریم (مثیل ابن مریم: ناقل) بنایا ہے۔ تا کہ میں عیسائیوں پر اپنی حجت کو پوری کروں۔ کہہ یہ میرے رب کا فضل ہے۔ اور میں اپنے نفس کو انواع و اقسام کے خطابوں سے پاک رکھتا ہوں۔ اور مجھے اللہ کی طرف سے حکم دیا گیا ہے

الْأَوْقَاتَ وَيَعْلَمُ مَصَالِحِهَا وَإِنْ مِّنْ شَيْءٍ إِلَّا عِنْدَه خَزَآئِنُه إِنَّمَا أَمْرُه إِذَآ أَرَادَ شَيْئًا أَنْ يَّقُوْلَ لَه كُنْ فَيَكُوْنُ. قُلْ أَتَعْجَبُوْنَ مِنْ فِعْلِ اللّٰهِ. قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَعْجَبُ الْعَجِيْبَيْنِ. يَرْفَعُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَضَعُ مَنْ يَّشَآءُ وَيُعِزَّ مَنْ يَّشَآءُ وَيُذِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَجْتَبِيْ إِلَيْهِ مَنْ يَّشَآءُ لَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ مِّنَ الْمَسْئُوْلِيْنَ. قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَذْهَبَ عَنِّي الْحَزَنَ وَأَعْطَانِيْ مَا لَمْ يُعْطِ أَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ. وَقَالُوْا كِتَابٌ مُّمْتَلِئٌ مِّنَ الْكُفْرِ وَالْكِذْبِ قُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَآءَنَا وَأَبْنَآءَكُمْ وَنِسَآءَنَا وَ نِسَآءَكُمْ وَأَنْفُسَنَا وَأَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَةَ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ. وَادْعُ عِبَادِيَ إِلَى الْحَقِّ وَبَشِّرْهُمْ بِأَيَّامِ اللّٰهِ وَادْعُهُمْ إِلٰى كِتَابٍ مُّبِيْنٍ. إِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ

اور میں پہلے مومنوں میں سے ہوں۔ وہ اللہ زمانوں کو دیکھتا ہے اوران کی مصلحتوں کو بھی جانتا ہے۔ کوئی چیز نہیں مگر اس کے خزانے اللہ کے پاس ہیں۔ وہ جب کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو اس کو حکم دیتا ہے کہ ہوجا پس وہ ہوجاتی ہے۔ کہہ کیا تم اللہ کے فعل پر تعجب کرتے ہو۔ کہہ وہ اللہ ہے بڑے بڑے عجائب والا۔ جسے چاہے بلند کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے گرا دیتا ہے۔ جسے چاہے عزت دیتا ہے اور جسے چاہے ذلیل کر دیتا ہے۔ جسے چاہے اپنے لئے چن لیتا ہے۔ اس سے سوال نہیں کیا جاسکتا جو وہ کرتا ہے۔ لیکن لوگوں سے سوال کیا جائے گا۔ کہہ تمام تعریفیں اللہ کی ہیں جس نے مجھ سے حزن کو دور کر دیا اور مجھے وہ عطا کیا جو کہ اس جہان میں کسی نہیں دیا گیا۔ لوگ کہتے ہیں کہ میری کتاب کفر اور جھوٹ سے بھری ہوئی ہے۔ تو کہہ آؤ ہم اپنے بیٹوں اور تم اپنے بیٹوں کو، ہم اپنی عورتوں کو تم اپنی عورتوں کو، ہم اپنے آپ کو اور تم اپنے آپ کو پیش کرو۔ پھر ہم عاجزی سے دعا کریں اور جھوٹوں پر اللہ کی لعنت بھیجیں۔ اور پھر اللہ نے فرمایا میرے بندوں کو حق کی طرف بلا اور انہیں ایام اللہ کی خوش خبری دے اور انہیں کھلی کتاب (قرآن مجید)

اللّٰهَ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ أَيدِيْهِمْ وَاللّٰهُ مَعَهُمْ حَيْثُمَا كَانُوْا إِنْ كَانُوْا فِيْ بَيْعَتِهِمْ مِنَ الصَّادِقِيْنَ. قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّيَجْعَلْكُمْ مِّنَ الْمَنْصُوْرِيْنَ إِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَإِنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُحْسِنِيْنَ.

کی طرف بلا۔ بے شک وہ لوگ جو تیری بیعت کرتے ہیں وہ اللہ کی بیعت کرتے ہیں ان کے ہاتھ پر اللہ کا ہاتھ ہے۔ اللہ ان کے ساتھ ہے وہ جہاں کہیں بھی ہیں اگر وہ اپنی بیعت میں سچے ہیں۔ کہہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ بھی تم سے محبت کرے گا اور تمہارے لئے نور بنائے گا اور تمہیں فرقان عطا کرے گا۔ اللہ تمہیں نصرت یافتہ بنائے گا۔ بیشک اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

هٰذَا مَآ أَلْهَمَنِيْ رَبِّيْ فِيْ وَقْتِيْ هٰذَا وَمِنْ قَبْلُ يُنْعِمُ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ وَهُوَ خَيْرُ الْمُنْعِمِيْنَ. وَإِنَّ لَهٗ عِبَادًا مِّنَ الْأَوْلِيَآءِ يُسَمُّوْنَ فِي السَّمَآءِ تَسْمِيَةَ الْأَنْبِيَآءِ بِمَا كَانُوْا يُشَابِهُوْنَهُمْ فِيْ جَوْهَرِهِمْ وَطَبْعِهِمْ وَبِمَا كَانُوْا يَأْخُذُوْنَ نُوْرًا مِّنْ أَنْوَارِهِمْ وَكَانُوْا عَلٰى خَلْقِهِمْ مَخْلُوْقِيْنَ. فَيَجْعَلُهُمُ اللّٰهُ وَارِثَهُمْ وَيَدْعُوَهُمْ بِأَسْمَآءِ مَوْرِيْثِهِمْ وَكَذٰلِكَ يَفْعَلُ وَهُوَ خَيْرُ

یہ ہے جو اللہ نے مجھے اس وقت اور اس سے قبل الہام کیا۔ وہ جس پر چاہتا ہے انعام کرتا ہے اور وہ سب سے بڑھ کر انعام کرنے والا ہے۔ بے شک اللہ کے بندوں میں سے بعض اس کے ایسے اولیاء ہیں جن کو آسمان میں انبیاء کے نام سے پکارا جاتا ہے کیونکہ وہ اپنے جوہر اور طبیعتوں میں ان سے مشابہہ ہیں۔ کیونکہ وہ ان کے انوار سے روشنی حاصل کرتے ہیں اور وہ ان کے خُلق پر پیدا کئے گئے ہیں۔ پس اللہ انہیں ان انبیاء کا وارث بناتا ہے اور انہیں ان کے مورث کے نام سے پکارتا ہے اور وہ اسی طرح کرتا ہے۔ اور وہ سب سے بہتر کام کرنیوالا ہے۔ ارواح کی

الْفَاعِلِيْنَ. وَلِلْأَرْوَاحِ مُنَاسَبَاتٌ بِالْأَرْوَاحِ لَا يُدْرٰى دَقَائِقُهَا فَالَّذِيْنَ تَنَاسَبُوْا يُعَدَّوْنَ كَنَفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّيُطْلَقُ أَسْمَآءُ بَعْضِهِمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّكَذٰلِكَ جَرَتْ سُنَّتُ اللّٰهِ وَذٰلِكَ أَمْرٌ لَّا يَخْفٰى عَلَى الْعَارِفِيْنَ.

مناسبت ارواح سے ہوتی ہے جس کی باریکیاں سمجھ سے بالاتر ہیں۔ پس جن لوگوں کی آپس میں مناسبت ہو ان کو نفس واحد تصور کیا جاتا ہے اور ان میں سے بعض کے نام بعض کے ساتھ اطلاق پاتے ہیں۔ اللہ کی سنت اسی طرح پر جاری ہے اور یہ امر عارفوں پر مخفی نہیں۔

إِنَّ اللّٰهَ وِتْرٌ يُّحِبُّ الْوِتْرَ وَلِأَجْلِ ذٰلِكَ قَدِ اسْتَمَرَّتْ سُنَّتُهٗ أَنَّهٗ يُرْسِلُ بَعْضَ الْأَوْلِيَآءِ عَلٰى قَدَمِ بَعْضِ الْأَنْبِيَآءِ فَمَنْ بُعِثَ عَلٰى قَدَمِ نَبِيٍّ يُسَمّٰى فِي الْمَلَإِ الْأَعْلٰى بِاِسْمِ ذٰلِكَ النَّبِيِّ الْأَمِيْنِ. وَيُنْزِلُ اللّٰهُ عَلَيْهِ سِرَّ رُوْحِهٖ وَحَقِيْقَةَ جَوْهَرِهٖ وَصِفَاءَ سِيْرَتِهٖ وَشَأْنَ شَمَآئِلِهٖ وَيُوَحِّدُ جَوْهَرَهٗ بِجَوْهَرِهٖ وَطَبِيْعَتَهٗ بِطَبِيْعَتِهٖ وَاِسْمَهٗ بِاِسْمِهٖ وَيَجْعَلُ إِرَادَاتَهٗ فِيْ إِرَادَاتِهٖ وَتَوَجُّهَاتَهٗ فِيْ تَوَجُّهَاتِهٖ وَأَغْرَاضَهٗ فِيْ أَغْرَاضِهٖ وَيَجْعَلُهُمَا كَالْمَرَايَا

اللہ واحد ہے اور توحید کو پسند کرتا ہے۔ اس لئے اس کی یہ سنت ہے کہ وہ بعض اولیاء کو بعض انبیاء کے قدموں پر بھیجتا ہے۔ پس جو جس نبی کے قدم پر بھیجا جاتا ہے وہ بلند آسمانوں میں اسی امین نبی کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ اللہ اس شخص پر اس نبی کی روح کا 'راز' اس کے جوہر، اس کی حقیقت، اس کی سیرت کی صفات، اس کے شمائل کی شان نازل کر دیتا ہے۔ اس نبی کا جوہر اس شخص کے جوہر کے ساتھ متحد ہو جاتا ہے۔ اس کی طبیعت اس کے ساتھ مل جاتی ہے، اس کا نام اس کے نام پر رکھ دیا جاتا ہے، اس کے ارادے اس شخص کے ارادے بن جاتے ہیں۔ اس نبی کی توجہ اس شخص کی توجہ بن جاتی ہے۔ اس کی غرض اس کی غرض بن جاتی ہے۔ وہ ان

الْمُتَقَابِلَةِ فِي الْإِنَارَةِ وَالْاِسْتِنَارَةِ كَأَنَّهُمَا شَيْءٌ وَّاحِدٌ وَّذٰلِكَ سِرُّ التَّوْحِيْدِ فِيْ أَرْوَاحِ الطَّيِّبِيْنَ. فَهٰذَا هُوَ السِّرَّ الَّذِيْ سَمَّانِيَ اللّٰهُ بِرِعَايَتِهِ **الْمَسِيْحِ الْمَوْعُوْدِ** فَتَفَكَّرُوْا فِي السِّرِّ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُسْتَعْجِلِيْنَ.

مَا كَانَ اللّٰهُ أَنْ يُّرْسِلَ نَبِيًّا بَعْدَ نَبِيِّنَا **خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ** وَمَا كَانَ أَنْ يُّحَدِّثَ سِلْسِلَةَ النُّبُوَّةِ ثَانِيًا بَعْدَ انْقِطَاعِهَا وَيُنْسِخَ بَعْضَ أَحْكَامِ الْقُرْآنِ وَيَزِيْدَ عَلَيْهَا وَيُخْلِفَ وَعْدَهٗ وَيَنْسٰى إِكْمَالَهُ الْفُرْقَانَ وَيُحَدِّثُ الْفِتَنَ فِي دِيْنِ الْمَتِيْنِ أَلَا تَقْرَءُوْنَ فِيْ حَدِيْثِ الْمُصْطَفٰى سَلَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَصَلّٰى أَنَّ الْمَسِيْحَ يَكُوْنُ أَحَدًا مِّنْ أُمَّتِهٖ وَيَتَّبِعُ جَمِيْعَ أَحْكَامِ مِلَّتِهٖ وَيُصَلِّيْ مَعَ الْمُصَلِّيْنَ. وَقَدْ مُلِئَ الْقُرْآنُ مِنْ آيَاتٍ تَشْهَدُ كُلُّهَا عَلٰى

دونوں کو آمنے سامنے روشنی دینے والا اور روشنی حاصل کرنے والا شیشہ بنا دیتا ہے گویا کہ وہ ایک ہی ہیں۔ پاکیزہ لوگوں کی ارواح میں توحید کا یہی راز ہے۔ اسی راز کی رعایت کی بنا پر اللہ نے میرا نام مسیح موعود رکھا۔ پس اس راز پر غور کرو اور جلدی کرنے والے مت بنو۔

اللہ کے شایاں نہیں ہے کہ ہمارے نبی کریمؐ جو کہ خاتم النبیین ہیں ان کی نبوت کے بعد کسی نبی کو بھیجے اور نہ ہی نبوت کے منقطع ہونے کے بعد دوبارہ سلسلہ نبوت کو شروع کر دے تا کہ احکام قرآن میں کمی بیشی کرے اور اپنے وعدہ کا خلاف کرے۔ اور قرآن کے مکمل ہونے کو بھول جائے۔ اور دین متین میں فتنے پیدا ہو جائیں۔ کیا تم حضرت محمد ﷺ کی احادیث میں نہیں پڑھتے کہ مسیح ان کی امت میں سے ہی ایک شخص ہوگا اور ان کی ملت کے تمام احکام کی پیروی کرے گا۔ اور نماز ادا کرنے والوں کے ساتھ نماز ادا کرے گا۔ قرآن مجید ایسی آیات سے بھرا ہوا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ فوت ہو گئے ہیں اور اپنے بھائیوں ابراہیمؑ اور موسیٰؑ سے مل گئے ہیں۔ ان کی وفات کی خبر رسول کریمؐ نے بھی دی ہے جو کہ سب

أَنَّ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ قَدْ تُوُفِّيَ وَلَحِقَ بِإِخْوَانِهٖ إِبْرَاهِيْمَ وَمُوْسٰى وَأَخْبَرَ بِوَفَاتِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ أَصْدَقُ الْمُخْبِرِيْنَ أَلَا تَقْرَءُوْنَ فِي الْقُرْآنِ **يٰعِيْسٰى اِنِّيْ مُتَوَفِّيْكَ. فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ.** أَلَا تَقْرَءُوْنَ **وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ.** أَلَا تَقْرَءُوْنَ فِيْ صَحِيْحِ الْإِمَامِ الْبُخَارِيِّ **مُتَوَفِّيْكَ**، مُمِيْتُكَ. فَمَا بَقِيَ بَعْدَ هٰذِهِ الشَّهَادَاتِ مَحَلُّ شَكٍّ لِلْمُشَكِّكِيْنَ. وَبِأَيِّ حَدِيْثٍ تُؤْمِنُوْنَ بَعْدَ آيَاتِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ. أَلَا تَرَوْنَ أَنَّهٗ ﷺ قَالَ فِيْ عَلَامَاتِ الْمَسِيْحِ وَفِيْ بَيَانِ وَقْتِ ظُهُوْرِهٖ أَنَّهٗ يَكْسِرُ الصَّلِيْبَ وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيْرَ فَاعْلَمُوْا أَنَّهٗ ﷺ أَشَارَ إِلٰى أَنَّهٗ يَأْتِيْ فِيْ وَقْتٍ يُعْبَدُ الصَّلِيْبُ فِيْهِ وَيُوْكَلُ الْخِنْزِيْرُ بِكَثْرَةٍ وَّيَكُوْنُ لِعَبَدَةِ الصَّلِيْبِ غَلَبَةٌ فِي الْأَرْضِيْنَ. فَيَأْتِيْ وَيَكْسِرُ

سے بڑھ کر مخبر صادق ہیں۔ کیا تم قرآن میں یہ آیات نہیں پڑھتے کہ **"یاعیسٰی انی متوفیک"** (اے عیسٰی میں تجھے وفات دینے والا ہوں)۔ اور یہ آیت **"فلما توفیتنی"** (یعنی جب تو نے مجھے وفات دے دی)۔ کیا تم یہ آیت نہیں پڑھتے **"ما محمد الا رسول قدخلت من قلبه الرسل"** (یعنی محمدؐ اللہ کے رسول ہیں۔ یقیناً ان سے پہلے تمام رسول گزر چکے ہیں)۔ کیا تم صحیح بخاری میں نہیں پڑھتے کہ **متوفیک** سے مراد **ممیتک** (یعنی وفات) ہیں۔ پس ان شہادتوں کے بعد شک کرنیوالوں کیلئے شک کی کوئی گنجائش نہیں رہی۔ تم رب العالمین کی آیات کے بعد کون سی بات پر ایمان لاؤ گے۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ حضرت نبی کریمؐ نے علامات مسیح اور وقت ظہور مسیح کے بارے میں فرمایا تھا کہ وہ صلیب کو توڑے گا اور خنزیر کو قتل کرے گا۔ ہاں جان لو کہ حضرت نبی کریمؐ نے اس میں اس بات کی طرف اشارہ فرمایا تھا کہ وہ اس وقت آئے گا جب صلیب کی پرستش کی جا رہی ہوگی اور خنزیر بکثرت کھایا جائے گا اور صلیب کے بندے تمام روئے زمین پر غالب آ چکے ہوں گے۔ پس وہ آئے گا اور ان کے غلبہ کو ختم کرے گا اور ان کی صلیب کو توڑے گا۔ ان کی عمارتوں (دینی

غَلَبَتَهُمْ وَيَدُقُّ صَلِيْبَهُمْ وَيَهْدِمُ عِمَارَاتِهِمْ وَيُخَرِّبُ مُرْتَفِعَاتِهِمْ بِالْحُجَجِ وَالْبَرَاهِيْنِ.

أَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا شَأْنَ الْمُصْطَفٰى عَلَيْهِ سَلَامُ رَبِّ السَّمٰوَاتِ الْعُلٰى وَاقْرَءُوْا كُتُبَ الْمُتَنَصِّرِيْنَ وَانْظُرُوْا صَوْلَتَهُمْ عَلٰى عِرْضِ سَيِّدِ الْوَرٰى. فَلَا تَطْرُوا ابْنَ مَرْيَمَ وَلَا تُعِيْنُوا النَّصَارٰى يَا وُلْدَ الْمُسْلِمِيْنَ. أَ لِرَسُوْلِنَا الْمَوْتُ وَالْحَيَاةُ لِعِيْسٰى. تِلْكَ إِذًا قِسْمَةٌ ضِيْزٰى. مَا لَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ وَقَارًا لِّسَيِّدِ السَّيِّدِيْنَ. أَ تُجَادِلُوْنَنِيْ بِأَحَادِيْثٍ وَّرَدَ فِيْهَآ أَنَّ الْمَسِيْحَ سَيَنْزِلُ وَتَنْسَوْنَ أَحَادِيْثَ أُخْرٰى. وَتَأْخُذُوْنَ شِقًّا وَّتَتْرُكُوْنَ شِقًّا آخَرَ وَتَذَرُوْنَ طَرِيْقَ الْمُحَقِّقِيْنَ. وَلَا يَغُرَّنَّكُمُ اسْمُ ابْنِ مَرْيَمَ فِيْ أَقْوَالِ خَيْرِ الْوَرٰى. إِنْ هُوَ إِلَّا فِتْنَةٌ مِّنَ اللّٰهِ لِيَعْلَمَ الْمُصِيْبِيْنَ مِنْكُمْ وَلِيَعْلَمَ الْمُخْطِيْنَ. وَلِيَجْزِيَ اللّٰهُ

عمارت) کو منہدم کرے گا۔ ان کی بلندیوں کو دلائل اور براہین سے مٹا ڈالے گا۔

اے لوگو! اس شان مصطفیٰؐ کو یاد کرو جو کہ بلند آسمانوں کے رب نے بیان کی ہے۔ اور پھر عیسائیوں کی کتابیں پڑھو دیکھو کہ انہوں نے مخلوق کے سردار (حضرت محمد مصطفیٰؐ) کی عزت پر کیسا حملہ کیا ہے۔ پس ابن مریم کے بارے میں غلومت کرو اور اے مسلمانوں کی اولادو! نصاریٰ کی مدد مت کرو۔ کیا ہمارے رسول کریمؐ فوت ہو گئے ہیں اور حیات صرف حضرت عیسیٰؑ کیلئے ہے؟ پھر تو یہ کیا ہی بری تقسیم ہے! تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم سیدین کے سردار کے وقار کا خیال نہیں رکھتے۔ کیا تم مجھ سے ان احادیث کی بنا پر جھگڑا کرتے ہو جن میں کہا گیا ہے کہ مسیح نازل ہوگا اور دوسری احادیث کو بھول جاتے ہو۔ تم ایک حصہ کو قبول کرتے ہو اور دوسرے حصے کو چھوڑ دیتے ہو۔ یہ محققین کا طریق نہیں ہے۔ تمہیں مخلوق کی سب سے بڑی ہستی (حضرت رسول کریمؐ) کی احادیث میں موجود نام ابن مریم دھوکے میں نہ ڈالے۔ یہ کچھ نہیں مگر اللہ کی آزمائش ہے تا کہ وہ جان لے کہ تم میں سے کون صاحب رائے ہے اور کون خطا کرنے والا۔ تا کہ اللہ صبر کرنیوالوں

الصَّابِرِيْنَ الظَّآنِّيْنَ بِأَنْفُسِهِمْ ظَنَّ الْخَيْرِ وَيَجْعَلَ الرِّجْسَ عَلَى الْمُعْتَدِيْنَ. وَقَدْ خَلَتْ سُنُنُه كَمَثَلِ هٰذَا فَلْيَتَفَتَّشْ مَنْ كَانَ مِنَ الْمُتَفَتِّشِيْنَ. لَقَدْ كَانَ فِيْ إِيْلِيَا وَقِصَّةِ نَزُوْلِهٖ نَظِيْرٌ شَافٍ لِّلطَّالِبِيْنَ فَاقْرَءُوْا الْإِنْجِيْلَ وَتَدَبَّرُوْا فِيْ آيَاتِهٖ بِنَظَرٍ عَمِيْقٍ أَمِيْنٍ. إِذْ قَالَتِ الْيَهُوْدُ يَا عِيْسٰى كَيْفَ تَزْعُمُ أَنَّك أَنْتَ الْمَسِيْحُ وَقَدْ وَجَبَ أَنْ يَّأْتِيَ إِيْلِيَا قَبْلَه كَمَا وَرَدَ فِيْ صُحُفِ النَّبِيِّيْنَ. قَالَ قَدْ جَآءَكُمْ إِيْلِيَا فَلَمْ تَعْرِفُوْهُ وَأَشَارَ إِلٰى يَحْيٰى وَقَالَ هٰذَا هُوَ إِيْلِيَا إِنْ كُنْتُمْ مُوْقِنِيْنَ. قَالُوْا إِنَّكَ أَنْتَ مُفْتَرٍ أَتَنْحَتُ مَعْنٰى مُنْكَرًا مَّا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِيْ اٰبَآئِنَا الْأَوَّلِيْنَ. قَالَ يَا قَوْمِ مَا افْتَرَيْتُ عَلَى اللّٰهِ لٰكِنَّكُمْ لَا تَفْهَمُوْنَ أَسْرَارَ كُتُبِ الْمُرْسَلِيْنَ. تِلْكَ قَضْيَةٌ قَضَاهَا عِيْسٰى نَبِيُّ اللّٰهِ وَفِيْ ذٰلِكَ عِبْرَةٌ

اور اپنے نفسوں سے حسن ظن رکھنے والوں کو جزا دے اور زیادتی کرنے والوں پر گندگی ڈالے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ کی اس طرح کی سنت پہلے گزر چکی ہے۔ پس تفتیش کرنے والوں کو چاہئے کہ تفتیش کریں۔ چنانچہ ایلیا کے نزول کے قصہ میں طالبوں کیلئے واضح مثال ہے۔ انجیل کو پڑھو اور امین بن کر اس کی آیات پر بنظر عمیق غور کرو۔ جب یہود نے کہا کہ اے عیسیٰؑ تو کیسے خیال کرتا ہے کہ تو مسیح ہے جبکہ اس سے پہلے ایلیا کا آنا ضروری ہے جیسا کہ نبیوں کی کتابوں میں پایا جاتا ہے۔ تو حضرت عیسیٰؑ نے جواب دیا کہ یقیناً ایلیا تمہارے پاس آ گیا ہے۔ مگر تم نے اسے نہیں پہچانا اور یحییٰؑ کی طرف اشارہ کیا اور کہا کہ یہ وہ ایلیا ہے اگر تم یقین کرنے والے ہو۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ تو مفتری ہے۔ کیا تو اس کے وہ معنی گھڑتا ہے جو ہم نے اپنے آباؤ اجداد سے نہیں سنے۔ حضرت عیسیٰؑ نے جواب دیا اے میری قوم میں نے اللہ پر افترا نہیں کیا لیکن تم رسولوں کی کتابوں کے رازوں کی سمجھ نہیں رکھتے۔ یہ وہ فیصلہ ہے جو کہ نبی اللہ حضرت عیسیٰؑ نے کیا۔ اس میں مسلمانوں کیلئے عبرت ہے۔ ایک بشر کا آسمان سے نزول اللہ کی سنت نہیں ہے۔ اگر ایسا ہے تو پہلے زمانوں سے اس کی مثال لاؤ اگر تم

لِّلْمُسْلِمِيْنَ. مَا كَانَ نَزُوْلُ بَشَرٍ مِّنَ السَّمَآءِ مِنْ سُنَنِ اللّٰهِ وَإِنْ كَانَ فَأْتُوْا بِنَظِيْرٍ مِّنْ قُرُوْنٍ خَالِيَةٍ إِنْ كُنْتُمْ مِّنَ الْمُهْتَدِيْنَ وَمَا كَانَ فِيْنَا مِنْ وَّاقِعٍ إِلَّاخَلَا لَهُ نَظِيْرٌ مِّنْ قَبْلُ وَإِلَيْهِ أَشَارَ اللّٰهُ وَهُوَ أَصْدَقُ الصَّادِقِيْنَ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا. وَقَدْ مَضَتْ سُنَّةُ الْأَوَّلِيْنَ. خَصْمَانِ تَخَالَفَا فِيْ رَأْيِهِمَا فَأَحَدُهُمَا مُتَمَسِّكٌ بِنَظِيْرٍ مِّثْلِهٖ وَالْآخَرُ لَا نَظِيْرَ عِنْدَهٗ أَصْلًا فَأَيُّ الْخَصِيْمَيْنِ أَقْرَبُ إِلَى الصِّدْقِ؟ أُنْظُرُوْا بِأَعْيُنِ الْمُنْصِفِيْنَ.

ہدایت یافتہ ہوتو۔اس واقعہ کی ہمارے پاس اس سے قبل کوئی مثال نہیں اور اس کی طرف اللہ تعالیٰ نے اشارہ کیا جوسب سچوں سے بڑھ کر سچا ہے اور تو اللہ کی سنت میں کوئی تبدیلی نہیں پائے گا۔اور یقینا پہلوں کی سنت گزرچکی ہے۔ دو گروہوں نے اپنی رائے میں جھگڑا کیا۔ایک گروہ نے اس سلسلے میں یہ ایک نظیر پیش کر کے دلیل دی۔مگر دوسرے گروہ کے پاس اس کی کوئی اصل نظیر نہیں۔ پس کون سا گروہ سچ کے زیادہ قریب ہے۔ ذرا انصاف کی آنکھوں سے اس معاملہ کو پرکھو۔

يٰأَيُّهَا النَّاسُ اَلتُّقٰى اَلتُّقٰى. اَلنُّهٰى اَلنُّهٰى. وَلَا تَتَّبِعُوْا أَهْوَآءَ فَيْجٍ أَعْوَجَ وَاذْكُرُوْا مَا قَالَ الْمُصْطَفٰى لَقَدْ جِئْتُكُمْ حَكَمًا عَدْلًا لِلْقَضَايَا وَجَبَّ فَصْلُهَا فَاقْبَلُوْا شَهَادَتِيْ. إِنِّيْ أُوْتِيْتُ عِلْمًا

اے لوگو! تقویٰ سے ہاں تقویٰ اور عقل سے کام لو۔اور فیج اعوج کی خواہشات کی پیروی مت کرو اور اس کو یاد کرو جو کہ محمد مصطفیٰؐ نے فرمایا۔ یقینا میں تمہارے پاس حکم و عدل ہو کر فیصلے کیلئے آیا ہوں ان مسائل کیلئے جن کا فیصلہ کرنا ضروری ہے۔پس میری گواہی کو قبول کرو۔ مجھے وہ علم دیا گیا ہے جو تمہیں نہیں دیا گیا اور نہ ہی دیا

مَّا لَمْ تُؤْتَوْهُ وَمَا يُؤْتٰى. وَ إِنْ كُنْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْ أَمْرِيْ فَتَعَالَوْا لِيَفْتَحِ اللّٰهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ وَهُوَ الرَّبُّ الْأَقْدَرُ الْأَقْوٰى. إِنَّهٗ مَعَ الصَّادِقِيْنَ. يَسْمَعُ وَيَرٰى. وَبَشَّرَنِيْ فِيْ وَقْتِيْ هٰذَا وَقَالَ يَا عِيْسٰى سَأُوْرِيْكَ اٰيَاتِي الْكُبْرٰى. فَأَيَّ نَهْجِ الْفَصْلِ أَهْدٰى مِنْ هٰذَا إِنْ كُنْتُمْ تَطْلُبُوْنَ الْهُدٰى. وَقَدْ جِئْتُ حِيْنَ سَجَى الدُّجٰى. وَغَابَ الْحَقُّ مِنَ الْوَجٰى. وَكَانَتْ تِلْكَ الْأَيَّامُ أَيَّامَ الْوَبَا. قَدْ هَلَكَتْ فِيْهِ أُمَمٌ كَثِيْرَةٌ وَّكَانَ الْإِسْلَامُ نِضْوَ سَرٰى. مَا كَانَ لَهٗ مِنْ مَوْئِلٍ وَّمَأْوٰى. كَخَابِطِ لَيْلَةٍ لَيْلَآءَ. وَكَانَ الطَّالِبُوْنَ كَذِيْ مَجَاعَةِ جَوَى الْحَشَآءِ مُشْتَمِلٌ عَلَى الطَّوٰى. فَأَوْحٰى إِلَيَّ رَبِّيْ مَآ أَوْحٰى. فَنَهَضْتُ مُلَبِّيًا لِّلنِّدَاءِ فَأَنْبَأَنِيْ رَبِّيْ مِمَّا سَيَأْتِيْ وَمَا مَضٰى. وَصَافَانِيْ وَنَجَّانِيْ مِنْ كُلِّ هَمٍّ

جائے گا۔ اگر تمہیں میرے معاملہ میں شک ہے تو آؤ تا کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اور تمہارے درمیان کھول کر فیصلہ کرے اور وہ قادر وقوی رب ہے۔ اور وہ ہمیشہ سچوں کے ساتھ ہوتا ہے۔ وہ سنتا اور دیکھتا ہے۔ اس خدا نے مجھے اس وقت خوشخبری دی اور کہا کہ اے عیسیٰ (مثیل عیسیٰ : ناقل) میں عنقریب تجھے اپنے بڑے بڑے نشانات دکھاؤں گا۔ پس اس فیصلے سے بڑھ کر فیصلے کا کون سا طریقہ ہدایت کے زیادہ قریب ہے اگر تم ہدایت کے طالب ہو تو۔ یقینا میں اس وقت آیا ہوں جب سیاہ کالی رات چھا گئی تھی۔ اور حق پاؤں کی سوجن کی وجہ سے غائب ہو گیا تھا۔ اور یہ دن وبا کے پھیلنے کے دن تھے۔ اس میں اکثر امتیں ہلاک ہو گئی تھیں۔ اسلام کی حالت رات کو چلنے والی کمزور اونٹنی جیسی ہو گئی تھی۔ نہ اس کی کوئی پناہ گاہ تھی اور نہ ٹھکانہ۔ جیسے کہ سیاہ اندھیری رات میں خبطی گھومتا ہے۔ اور حق کے طالبوں کی حالت اس بھوکے جیسی تھی جس کی آنتوں میں بھوک سے سوزش ہو گئی ہو۔ پس میرے رب نے میری طرف وحی کی جو اس نے وحی کرنی تھی۔ میں اس آواز پر لبیک کہتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔ میرے رب نے مجھے گذرے ہوئے اور آنے والے حالات کی خبر دی۔ مجھ سے خلوص والی دوستی کی اور مجھے ہر قسم کے ہم وغم سے نجات

وَّبَلَآءٍ. وَبَشَّرَنِیْ بِغَلَبَتِیْ عَلٰی کُلِّ مَنْ خَالَفَ وَأَبٰی. وَأَوْحیٰ إِلَیَّ بِأَنَّنِیْ غَالِبٌ عَلٰی کُلِّ خَصِیْمٍ أَعْمٰی وَقَالَ إِنِّیْ مُهِیْنٌ مَّنْ أَرَادَ إِهَانَتَكَ وَأَحْسَنَ إِلَیَّ بِآلَآءٍ لَّا تُعَدُّ وَلَا تُحْصٰی وَقَالَ إِنِّیْ مَعَكَ حَیْثُ مَا کُنْتَ وَإِنِّیْ نَاصِرُكَ وَإِنِّیْ بُدُّكَ اللَّازِمُ وَعَضُدُكَ الْأَقْوٰی. وَأَمَرَنِیْ أَنْ أَدْعُوَا الْخَلْقَ إِلَی الْفُرْقَانِ وَدِیْنِ خَیْرِ الْوَرٰی. اَلَّذِیْ سَنَّ التَّبْلِیْغَ وَحَثَّ عَلَی الْجُهْدِ وَحَمَلَ الْأَذٰی. لَسْتُ بِنَبِیٍّ وَّلٰکِنْ مُحَدَّثُ اللّٰهِ وَکَلِیْمُ اللّٰهِ لِأُجَدِّدَ دِیْنَ الْمُصْطَفٰی وَقَدْ بَعَثَنِیْ عَلٰی رَأْسِ الْمِائَةِ وَعَلَّمَنِیْ مِنْ لَّدُنْهُ عُلُوْمَ الْهُدٰی.

وَإِنْ کُنْتُمْ تَشُکُّوْنَ فِیْ أَمْرِیْ وَتَحْسَبُوْنَ أَنَّکُمْ عَلٰی حَقٍّ فِیْ مُخَالَفَتِیْ وَتَظُنُّوْنَ قُرْبَتَکُمْ أَعْظَمُ مِنْ قُرْبَتِیْ فَهَا أَنَا قَآئِمٌ فِیْ مَوْطِنِ الْمَقَابَلَةِ لِرُؤْیَةِ آیَاتِ صِدْقِکُمْ وَإِرَآءَةِ بُرْهَانِیْ عَلَی الْاصْطِفَآءِ.

دی۔ اس نے مجھے میرے مخالفین اور انکار کرنے والوں پر میرے غلبہ کی خوشخبری دی۔ اس نے میری طرف وحی کی کہ میں ہر اندھے دشمن پر غالب رہوں گا۔ اور پھر اللہ نے فرمایا کہ میں اس کو ذلیل و رسوا کروں گا جو تیری اہانت کا ارادہ کرے گا اور مجھ پر اس نے اتنے احسانات کئے کہ جن کا شمار ممکن نہیں۔ اور اس نے کہا کہ ”میں تیرے ساتھ ہوں جہاں تو ہو۔ اور میں تیری مدد کروں گا۔ میں تیرا جزو لازم ہوں اور تیرا مضبوط ترین بازو ہوں“ اور اس نے مجھے حکم دیا کہ میں مخلوق خدا کو قرآن اور دین محمد مصطفیٰؐ کی دعوت دوں۔ وہ محمدؐ جس نے تبلیغ کی سنت رکھی، اور اس کیلئے محنت کرنے اور تکالیف برداشت کرنے کی ترغیب دی۔ میں ہرگز نبی نہیں ہوں بلکہ اللہ کا اور اللہ سے ہمکلام ہونے والا محدث ہوں تا کہ دین مصطفیٰؐ کی تجدید کروں۔ اور اس نے مجھے اس صدی کے سر پر بھیجا اور اس نے اپنی طرف سے مجھے ہدایت کے علوم سکھائے۔

اور اگر تمہیں میرے معاملے میں شک ہے اور تم اپنے تئیں میری مخالفت میں حق پر ہو اور تمہارا گمان ہے کہ تم میری نسبت خدا کے زیادہ قریب ہو تو دیکھو! میں یہاں مقابلے کی جگہ پر کھڑا ہوں تمہارے صدق کے نشانات دیکھنے کیلئے اور اپنے برگزیدہ ہونے کی دلیل تمہیں

وَأَعْزِمُ عَلَيْكُمْ بِاللهِ الَّذِيْ هُوَ خَالِقُ الْأَرْضِ وَالسَّمَآءِ. أَنْ لَّا تُمَهِّلُوْنِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ وَجَاهِدُوْا لِهَزِيْمَتِيْ حَقَّ جِهَادِكُمْ وَاسْتَفْتَحُوْا لِأَنْفُسِكُمْ مِّنَ اللهِ الْأَعْلٰى. وَحَرَامٌ عَلَيْكُمْ أَنْ تَتَقَاعَسُوْا وَتَسْتَأْخِرُوْا وَلَا تُبْرِزُوْا فِيْ مَكَانٍ سُوًى. وَاجْتَمِعُوْا عَلَيَّ كُلُّكُمْ وَارْمُوْا كُلَّ سِهَامٍ مِّنْ قَوْسٍ وَّاحِدٍ فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ هَلَكَ وَمَنْ حَفِظَهُ اللهُ تَعَالٰى وَأَبْقٰى. وَإِنْ تَقْبَلُوْنِيْ فَاللهُ يُبَارِكُكُمْ وَيَجْعَلُكُمْ مُثْمِرِيْنَ مُبَارِكِيْنَ اٰمِنِيْنَ وَيَرُدُّ إِلَيْكُمْ أَيَّامَكُمُ الْأُوْلٰى وَتَسْكُنُوْنَ فِيْ أَمَانِ اللهِ وَيَتُوْبَ إِلَيْكُمْ رَبُّكُمْ وَيَرْضٰى. وَكُلُّ سَوْءٍ يَّتَحَوَّلُ عَنْكُمْ وَيَتَنَاهٰى.

دکھانے کیلئے۔ میں تمہیں خالق ارض وسماء کی قسم دیتا ہوں کہ تم مجھے آنکھ جھپکنے کی بھی مہلت نہ دو۔ اور میری ہزیمت کیلئے اپنی پوری کوشش کر ڈالو اور اپنے لئے رب اعلیٰ سے فتح مانگو۔ تم پر حرام ہے کہ تم اس مقابلے میں پیچھے ہٹو اور ذرہ بھر بھی تاخیر کرو۔ اور میرے مقابلے کیلئے برابری کی سطح پر نہ نکلو اور سب کو جمع کرو اور ایک ہی قوس سے سارے تیر پھینکو۔ پس تم جلد جان لو گے کہ کون ہلاک ہوتا ہے اور اللہ کس کی حفاظت کرتا ہے اور کسے بقا بخشتا ہے۔ اور اگر تم مجھے قبول کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں برکت دے گا اور تمہیں پھلدار اور مبارک اور امن والے درخت بنا دے گا۔ اور تمہاری طرف تمہارے پہلے ایام کو لوٹا دے گا تم اللہ کی امان میں سکون سے رہو گے۔ تمہارا رب تم پر رجوع برحمت کرے گا اور تم سے راضی ہوجائے گا۔ تم سے ہر برائی کو ہمیشہ کیلئے دور کردے گا۔

يَا قَوْمِ إِنِّيْ لَسْتُ كَافِرًا كَمَا يَفْشٰى وَيَفْتَرِيْ عَلَيَّ عُلَمَآءُ السُّوْءِ. وَمَا افْتَرَيْتُ شَيْئًا عَلٰى رَبِّيْ وَمَآ أَقُوْلُ لَكُمْ مِّنْ عِنْدِ

اے میری قوم! میں کافر نہیں ہوں جیسا کہ علما سوء نے مجھ پر افترا کرتے ہوئے مشہور کیا ہے۔ میں نے اپنے رب پر کوئی افترا نہیں باندھا اور میں اپنے پاس سے تمہیں کچھ نہیں کہتا۔ جس

نَفْسِیْ وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰی. وَإِنِّیْ أَعْتَقِدُ مِنْ صَمِیْمِ قَلْبِیْ إِنَّ لِلْعَالَمِ صَانِعًا قَدِیْمًا وَاحِدًا قَادِرًا کَرِیْمًا مُقْتَدِرًا عَلٰی کُلِّ مَا ظَهَرَ وَاخْتَفٰی. وَأَعْتَقِدُ أَنَّ لِلّٰهِ مَلَآئِکَةٌ مُقَرَّبِیْنَ. لِکُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ مَّقَامٌ مَّعْلُوْمٌ. لَا یَنْزِلُ أَحَدٌ مِّنْ مَّقَامِه وَلَا یَرْقٰی. وَنَزُوْلُهُمُ الَّذِیْ قَدْ جَآءَ فِی الْقُرْآنِ لَیْسَ کَنَزُوْلِ الْإِنْسَانِ مِنَ الْأَعْلٰی إِلَی الْأَسْفَلِ وَلَا صُعُوْدُهُمْ کَصَعُوْدِ النَّاسِ مِنَ الْأَسْفَلِ إِلَی الْأَعْلٰی لِأَنَّ فِیْ نَزُوْلِ الْإِنْسَانِ تَحَوُّلًا مِّنْ الْمَکَانِ وَرَآئِحَةٌ مِّنْ شِقِّ الْأَنْفُسِ وَاللُّغُوْبِ وَلَا یَمَسُّهُمْ لَغَبٌ وَّلَا شِقٌّ وَّلَا یَتَطَرَّقُ إِلَیْهِمْ تَغَیُّرٌ فَلَا تَقِیْسُوْا نَزُوْلَهُمْ وَصُعُوْدَهُمْ بِأَشْیَآءٍ أُخْرٰی. بَلْ نُزُوْلُهُمْ وَصُعُوْدُهُمْ بِصِبْغِ نُزُوْلِ اللّٰهِ وَصُعُوْدِه مِنَ الْعَرْشِ إِلَی السَّمَآءِ الدُّنْیَا لِأَنَّ اللّٰهَ أَدْخَلَ وُجُوْدَهُمْ

نے افترا کیا وہ یقینا تباہ ہوگیا۔ میں تہہ دل سے یقین رکھتا ہوں کہ اس عالم کا ایک قدیم، واحد، کریم، صانع ہے۔ جو کہ ہر ظاہر اور خفیہ چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ میں ایمان رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کیلئے مقرب فرشتے ہیں، جن میں سے ہر ایک کا اپنا خاص مقام ہے۔ وہ نہ تو اپنے مقام سے نیچے اترتے ہیں اور نہ اوپر چڑھتے ہیں۔ ان کا نزول جیسے کہ قرآن میں بیان ہوا ہے وہ انسان کی طرح کا نزول نہیں ہے جو کہ اوپر سے نیچے اترتا ہے اور نہ ہی ان کا چڑھنا انسانوں کی طرح نیچے سے اوپر کو چڑھنا ہے۔ کیونکہ انسان کے نزول میں ایک مکان سے دوسری جگہ جانا ہے جس میں تھکاوٹ اور مشقت شامل ہوتی ہے۔ لیکن فرشتوں کو نہ تو تھکاوٹ ہوتی ہے اور نہ ہی تکلیف۔ اور نہ ہی ان میں کوئی تغیر واقع ہوتا ہے۔ ان کے نزول اور صعود کو دوسری چیزوں کی طرح مت قیاس کرو۔ بلکہ ان کا نزول اور صعود تو اس طرح ہے جس طرح اللہ کا عرش سے سماء دنیا کی طرف نزول وصعود ہوتا ہے۔ کیونکہ اللہ نے ان کے وجود کو ایمانیات میں داخل کیا ہے اور یہ بھی فرمایا ہے کہ اللہ کے لشکروں کو سوائے اس کے کوئی نہیں جانتا۔ پس ان کے نزول وصعود پر تو

فِی الْاِیْمَانِیَّاتِ وَقَالَ مَا یَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ إِلَّا هُوَ. فَاٰمِنُوْا بِنُزُوْلِهِمْ وَصُعُوْدِهِمْ وَلَا تَدْخُلُوْا فِیْ كُنْهِهِمَا. ذٰلِكَ خَیْرٌ وَّأَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی. وَقَدْ وَصَفَهُمُ اللّٰهُ بِالْقَآئِمِیْنَ وَالسَّاجِدِیْنَ وَالصَّآفِّیْنَ وَالْمُسَبِّحِیْنَ وَالثَّابِتِیْنَ فِیْ مَقَامَاتٍ مَّعْلُوْمَةٍ وَّجَعَلَ هٰذِهِ الصِّفَاتِ لَهُمْ دَآئِمَةً غَیْرَ مُنْفِكَةٍ وَّخَصَّهُمْ بِهَا.فَكَیْفَ یَجُوْزُ أَنْ یَّتْرُكُ الْمَلَآئِكَةُ سُجُوْدَهُمْ وَقِیَامَهُمْ وَیَقْصُمُوا صُفُوْفَهُمْ وَیَذَرُوْا تَسْبِیْحَهُمْ وَتَقْدِیْسَهُمْ وَیَتَنَزَّلُوْا مِنْ مَّقَامَاتِهِمْ وَیَهْبِطُوْا الْأَرْضَ وَیَخْلُوَا السَّمٰوَاتُ الْعُلٰی. بَلْ هُمْ یَتحَرَّكُوْنَ حَالَ كَوْنِهِمْ مُسْتَقِرِّیْنَ فِیْ مُقَامَاتِهِمْ كَالْمَلِكِ الَّذِیْ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی. وَتَعْلَمُوْنَ أَنَّ اللّٰهَ یَنْزِلُ إِلَی السَّمَآءِ فِیْ آخِرِ كُلِّ لَیْلٍ وَّلَا یُقَالُ إِنَّه یَتْرُكُ الْعَرْشَ ثُمَّ

ایمان لاؤ لیکن ان کے اس عمل کی تہہ میں مت جاؤ۔ یہ نیکی اور تقویٰ کے زیادہ قریب بات ہے۔ یقیناً اللہ نے ان کو کھڑے ہونے والے، سجدہ کرنے والے، صفیں باندھنے والے، تسبیح کرنے والے اور معلوم مقامات پر ثابت رہنے والوں کی سی صفات عطا کی ہیں۔ اور ان کی ان صفات کو دائمی بنایا کبھی نہ جدا ہونیوالی اور ان صفات کو ان سے مخصوص کیا۔ پس یہ کس طرح جائز ہے کہ فرشتے اپنے سجدوں اور قیام کو چھوڑ دیں اور اپنی صفوں کو توڑ دیں اور اپنی تسبیح و تقدیس کو چھوڑ دیں اور اپنے مقامات سے نیچے اتر آئیں اور زمین کی طرف رخ موڑ دیں اور بلند آسمانوں کو خالی چھوڑ دیں۔ بلکہ وہ اپنی اپنی جگہ پر ٹھہرے ہوئے حرکت کرتے ہیں جیسے کہ بلند عرش کا مالک خدا حرکت کرتا ہے۔ اور تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ ہر رات کے آخری پہر آسمان پر نزول فرماتا ہے۔ لیکن یہ نہیں کہا جاسکتا کہ وہ عرش کو چھوڑ دیتا ہے اور پھر دوسرے وقت اس کی طرف چڑھتا ہے۔ پس یہ فرشتے ہیں جو کہ اپنے رب کی صفات کے رنگ میں رنگین ہیں جیسے کہ سایہ اپنے اصل کے رنگ میں رنگین ہوتا ہے۔ اس کی حقیقت ہم نہیں جانتے لیکن اس پر ہم

يَصْعَدُ إِلَيْهِ فِيْ أَوْقَاتٍ أُخْرٰى فَكَذٰلِكَ الْمَلَآئِكَةُ الَّذِيْنَ كَانُوْا فِيْ صِبْغَةِ صِفَاتِ رَبِّهِمْ كَمَثَلِ انْصِبَاغِ الظِّلِّ بِصِبْغَةِ أَصْلِه لَا نَعْرِفُ حَقِيْقَتَهَا وَنُؤْمِنُ بِهَا. كَيْفَ نُشَبِّهُ أَحْوَالَهُمْ بِأَحْوَالِ إِنْسَانٍ نَّعْرِفُ حَقِيْقَةَ صِفَاتِه وَحُدُوْدَ خَوَاصِه وَسَكَنَاتِه وَحَرَكَاتِه وَقَدْ مَنَعَنَا اللّٰهُ مِنْ هٰذَا وَقَالَ وَ مَا يَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ. فَاتَّقُوا اللّٰهَ يَآ أَرْبَابُ النُّهٰى.

ایمان ضرور لاتے ہیں۔ ہم ان کے احوال کو انسانوں کے احوال سے کیسے تشبیہہ دے سکتے ہیں جن کی حقیقت، صفات، حدود، خصوصیات، حرکات و سکنات کو ہم جانتے ہیں۔ اللہ نے فرشتوں کے معاملے میں کھوج لگانے سے منع فرمایا ہے۔ وہ فرماتا ہے کہ اللہ کے لشکروں کو سوائے اس کے کوئی نہیں جانتا۔ پس اے عقل والو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔

وَنَعْتَقِدُ كَمَا كَشَفَ اللّٰهُ عَلَيْنَا أَنَّ عِيْسٰى ابْنَ مَرْيَمَ قَدْ تُوُفِّيَ وَلَحِقَ بِإِخْوَانِهِ النَّبِيِّيْنَ الصَّالِحِيْنَ وَرُفِعَ إِلٰى مَكَانٍ كَانَ فِيْهِ يَحْيٰي وَنَعْتَقِدُ أَنَّ رَسُوْلَنَا خَيْرُ الرُّسُلِ وَأَفْضَلُ الْمُرْسَلِيْنَ وَخَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ وَأَفْضَلُ مِنْ كُلِّ مَنْ يَّأْتِيْ وَخَلَا. هُوَ سَلَكَنِيْ بِنَفْسِهِ الْمُبَارَكَةِ وَرَبَّانِيْ بِيَدِهِ الطَّاهِرَةِ الْمُطَهَّرَةِ وَأَرَانِيْ

اور ہمارا یہ بھی اعتقاد ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ہم پر ظاہر کیا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ ابن مریم فوت ہو گئے ہیں اور وہ اپنے نیک انبیاء بھائیوں کے ساتھ مل گئے ہیں اور اس مکان کی طرف اٹھائے گئے جس میں حضرت یحییٰؑ ہیں۔ ہم یقین رکھتے ہیں کہ ہمارے رسول کریمؐ خیر رسل، افضل الرسل اور خاتم النبیین ہیں۔ وہ ان تمام انسانوں سے جو گزر گئے اور جو ابھی آئیں گے ان سب سے افضل ترین ہیں۔ ان کے مبارک نفس نے خود میرے ساتھ تعلق قائم کیا اور اپنے طاہر و مطہر ہاتھوں سے میری ربوبیت فرمائی ہے۔ انہوں

عَظَمَتَه وَمَلَكُوْتَه. وَعَرَفَنِيْ بِأَسْرَارِهِ الْعُلْيَا. وَنَعْتَقِدُ أَنَّ كُلَّ آيَةِ الْقُرْآنِ بَحْرٌ مَّوَّاجٌ مَّمْلُوٌّ مِنْ دَقَآئِقِ الْهُدٰى. وَبَاطِلٌ مَّا يُعَارِضُه وَيُخَالِفُ بَيَانَه مِنْ قِصَصٍ وَّعُلُوْمِ الدُّنْيَا وَالْعُقْبٰى.

وَنَعْتَقِدُ أَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَّالنَّارُ حَقٌّ وَّحَشْرُ الْأَجْسَادِ حَقٌّ وَّمُعْجَزَاتُ الْأَنْبِيَآءِ حَقٌّ. وَنَعْتَقِدُ أَنَّ النَّجَاةَ فِي الْإِسْلَامِ وَاتِّبَاعِ نَبِيِّنَا سَيِّدِ الْوَرٰى. وَكُلُّ مَا هُوَ خِلَافُ الْإِسْلَامِ فَنَحْنُ بَرِيُّوْنَ مِنْهَا. وَنُؤْمِنُ بِكُلِّ مَا جَآءَ بِه رَسُوْلُنَاﷺ وَإِنْ لَّمْ نَعْلَمْ حَقِيْقَتَهُ الْعُلْيَا. وَمَنْ قَالَ فِيْنَا خِلَافَ ذٰلِكَ فَقَدْ كَذَبَ عَلَيْنَا وَافْتَرٰى فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُصَدِّقُوْا أَقْوَالَ كُلِّ ضِنِيْنٍ مُّهِيْنٍ سَعٰى إِلَيَّ كَتِنِّيْنٍ. وَمَالَ إِلَيّ إِكْفَارِيْ بِفَيْلُوْلَةِ رَأْيِهِ وَاتَّبَعَ الْهَوٰى. وَاعْلَمُوْا أَنَّ الْإِسْلَامَ دِيْنِيْ وَعَلَى التَّوْحِيْدِ يَقِيْنِيْ وَمَا ضَلَّ قَلْبِيْ

نے مجھے اپنی عظمت اور بادشاہت دکھائی ہے۔ اور مجھے اپنے بلند رازوں سے آگاہ کیا ہے۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ قرآن مجید کی ہر ایک آیت ٹھاٹھیں مارتا سمندر ہے جو کہ ہدایت کی باریکیوں سے بھرا ہوا ہے۔ قرآن میں جو علوم دنیا وآخرت اور دیگر قصے بیان ہوئے ہیں اس کے مخالف جو کچھ ہے وہ سب باطل ہے۔

''ہم یقین رکھتے ہیں کہ جنت ودوزخ حق ہیں۔ مُردوں کا دوبارہ اٹھایا جانا حق ہے اور انبیاء کے معجزات بھی حق ہیں۔ ہمارا یہ بھی اعتقاد ہے کہ نجات صرف اسلام اور ہمارے نبیؐ سردار مخلوق کی اتباع میں ہے۔ ہر وہ چیز جو اسلام کے خلاف ہے ہم اس سے بری ہیں۔ ہم ہر اس چیز پر ایمان رکھتے ہیں جو ہمارے رسول کریمؐ لائے ہیں گو اس کی بلند حقیقت کو ہم نہ سمجھتے ہوں۔ جس نے اس کے خلاف ہمارے بارے میں کچھ کہا تو اس نے یقیناً ہم پر کذب اور افترا کیا۔ پس اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور ہر ذلیل بخیل کی باتوں کی تصدیق مت کرو جو کہ ہماری طرف سانپ کی طرح دوڑ کر آتا ہے۔ وہ میری تکفیر کی طرف مائل ہے اپنی کمزور رائے کی بنا پر اور وہ صرف خواہش کی پیروی کرتا ہے۔ اور جان لو کہ میرا دین اسلام ہے اور توحید باری تعالیٰ پر میرا یقین ہے۔ میرا

وَمَا غَوٰى. وَمَنْ تَرَكَ الْقُرْآنَ وَاتَّبَعَ قَيَاسًا فَهُوَا كَرَجُلٍ نِافْتَرَسَ افْتِرَاسًا وَّوَقَعَ فِي الْوَهَّادِ وَالْمُهْلَكَةِ وَهَلَكَ وَفَنٰى. وَاللّٰهُ يَعْلَمُ إِنِّىْ عَاشِقُ الْإِسْلَامِ وَفِدَآءُ حَضْرَةِ خَيْرِ الْأَنَامِ وَغُلَامُ أَحْمَدِنِ الْمُصْطَفٰى حُبِّبَ إِلَيَّ مُنْذُ صَبَوْتُ إِلَى الشَّبَابِ وَقَادَنِى التَّوْفِيقُ إِلٰى تَأْلِيْفِ الْكِتَابِ أَنْ أَدْعُوَ الْمُخَالِفِيْنَ إِلٰى دِيْنِ اللّٰهِ الْأَجْلٰى. فَأَرْسَلْتُ إِلٰى كُلِّ مُخَالِفٍ كِتَابًا. وَدَعَوْتُ إِلَى الْإِسْلَامِ شَيْخًا وَّشَابًّا. وَوَعَدْتُّ أَنْ أَرَى الْآيَاتِ طُلَّابًا وَّوَعَدْتُّ لَهُمْ نُشُبًا كَثِيْرًا إِنْ عَجَزْتُ جَوَابًا. فَشَاهَتِ الْوُجُوْهُ وَأَبٰى وَمَا جَآءَ أَحَدٌ وَّمَآ أَتٰى. وَلَمْ يُجِيْبُوا النِّدَآءَ وَلَا فَاهُوْا بَيْضَآءَ وَلَا سَوْدَآءَ وَمَا رَكَضَ أَحَدٌ مِّنْهُمْ وَمَا دَنٰى. فَهٰذِهِ آيَةٌ .... مِّنْ آيَاتِ صِدْقِىْ وَسَدَادِىْ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ. مَنْ عَرَفَنِىْ فَقَدْ

دل نہ تو گمراہ ہوا اور نہ ہی سرکش۔ اور جس نے قرآن کو ترک کیا اور قیاس کی پیروی کی تو وہ اس انسان کی مانند ہے جو کہ درندے کی درندگی کا شکار ہوگیا ہے اور مہلک گڑھے میں گر گیا اور ہلاک ہوکر فنا ہوگیا۔ اور اللہ جانتا ہے کہ میں عاشق اسلام ہوں اور حضرت محمد مصطفیؐ کا فدائی ہوں اور احمد مصطفیٰؐ کا غلام ہوں۔ جوں ہی بچپن سے جوانی میں قدم رکھا تو اللہ تعالیٰ کی توفیق نے میری رہنمائی کی کہ میں کتابیں لکھوں اور مخالفوں کو اللہ کے روشن دین کی طرف بلاؤں۔ پس میں نے ہر ایک مخالف کو کتاب بھیجی۔ میں نے ہر بوڑھے اور جوان کو اسلام کی دعوت دی۔ اور میں نے ان سے وعدہ کیا کہ میں ہر طالب کو نشانات دکھاؤں گا۔ اور ان سے وعدہ کیا کہ اگر میں جواب دینے سے عاجز رہا تو دنیا کا کثیر مال و دولت ان کو دوں گا۔ پس ان کے چہرے پھیکے پڑ گئے اور انہوں نے انکار کیا۔ کوئی مقابلے کیلئے نہ نکلا اور نہ ہی نکلنے والا تھا۔ کسی نے میری آواز کا جواب نہیں دیا۔ نہ ہاں میں نہ ناں میں۔ نہ ان میں سے کوئی سوار ہوکر آیا اور نہ ہی پیدل۔ پس یہ فکر کرنے والوں کیلئے میری سچائی اور راستی کے نشانوں میں سے ایک نشان ہے۔ جس نے مجھے

صَدَّقَنِيْ وَمَنْ لَّمْ يَعْرِفْنِيْ فَلَمْ يُصَدِّقْنِيْ. وَمَنْ جَاهَدَ فِيْ أَمْرٍ يَّكْشِفَ اللّٰهُ ذٰلِكَ الْأَمْرَ عَلَيْهِ فَطُوْبىٰ لِقُلُوْبٍ هُمْ يُجَاهِدُوْنَ لَنْ يَّحْرِزُجُنِيْ الْعَوْدُ بِالْقَعُوْدِ. وَلَا يَمْلِكُ فَتِيْلًا مَّنْ لَّا يُؤْثِرُ سَبِيْلًا. وَالَّذِيْنَ يَطْلُبُوْنَ فَهُمْ يَجِدُوْنَ. فَيَا قَوْمِ لَا تُكَفِّرُوْنِيْ بِغَيْرِ عِرْفَانٍ. وَّلَا تُكَذِّبُوْنِيْ بِغَيْرِ سُلْطَانٍ. وَّلَا تُوَسِّعُوْنِيْ سَبًّا. وَّلَا تُوْجِعُوْنِيْ عَتَبًا. وَّلَا تُدَخِّلُوْا فِيْ غَيْبِ اللّٰهِ. وَلَا تُصِرُّوْا عَلٰى مَا لَا تَعْلَمُوْنَ. عَسٰى أَنْ تُكَفِّرُوْا رَجُلًا وَّهُوَ مُؤْمِنٌ عِنْدَ اللّٰهِ. وَعَسٰى أَنْ تُفَسِّقُوْا أَحَدًا وَّهُوَ صَالِحٌ عِنْدَه. وَاللّٰهُ يَرٰى قُلُوْبَ عِبَادِه وَأَنْتُمْ لَا تُبْصِرُوْنَ. يَا قَوْمِ إِنْ كُنْتُ عَلٰى بَاطِلٍ فَاللّٰهُ كَافٍ لِّإِزْعَاجِيْ. وَإِنْ كُنْتُ عَلٰى حَقٍّ فَأَخَافُ أَنْ تُؤْخَذُوْا بِمَا تَعْتَدُوْنَ.

يَا مُتَصَوِّفِي الْهِنْدِ إِنَّ أَهْلَ

پہچان لیا یقیناً اس نے میری تصدیق کی اور جس نے نہیں پہچانا اس نے تصدیق نہیں کی۔ جس نے میرے معاملے میں کوشش کی تو اللہ نے اس پر یہ امر کھول دیا۔ یقیناً خوشخبری ہے ان دلوں کیلئے جو کہ کوشش کرتے ہیں۔ درخت سے پھل بیٹھنے سے حاصل نہیں ہوتا۔ جو راستے کی جدوجہد کو ترجیح نہیں دیتا وہ ایک چھلکے کا بھی مالک نہیں بن سکتا۔ جو لوگ طلب کرتے ہیں وہ پا لیتے ہیں۔ پس اے میری قوم بغیر عرفان کے میری تکفیر مت کرو اور بغیر دلیل کے میری تکذیب مت کرو۔ مجھ پر گالیوں کی بوچھاڑ اور مجھے اپنے عتاب سے دکھیا مت کرو۔ اور اللہ کے غیب میں دخل مت دو۔ اور جو تم نہیں جانتے ہو اس پر اصرار مت کرو۔ ہوسکتا ہے کہ تم ایک شخص کی تکفیر کرو اور وہ اللہ کے نزدیک مومن ہو اور ہوسکتا ہے کہ تم کسی کو فاسق قرار دو اور وہ اللہ کے نزدیک نیک صالح ہو۔ اور اللہ اپنے بندوں کے دلوں کو دیکھتا ہے اور تم نہیں دیکھ سکتے۔ اے میری قوم! اگر میں باطل پر ہوں تو اللہ میری بیخ کنی کیلئے کافی ہے اور اگر میں حق پر ہوں تو میں ڈرتا ہوں کہ تم اپنی زیادتیوں کے باعث پکڑے نہ جاؤ۔

اے ہند کے صوفیو! تم میں اصلاح کرنے

الْاِصْلَاحِ مِنْكُمْ قَدْرٌ قَلِيْلٌ وَّأَكْثَرُكُمْ مُبْتَدِعُوْنَ. وَفِيْكُمُ الَّذِيْنَ مَالُوْا إِلَى الرَّهْبَانِيَّةِ وَتَرَكُوْا مَا أُمِرُوْا بِه وَلَا يَخَافُوْنَ اللّٰهَ وَلَا يُبَالُوْنَ وَإِذَا قَامُوْا إِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى. وَإِلٰى رِيَاضَاتِ الْبَرَاهِمَةِ يُسَارِعُوْنَ وَيَدْمُوْنَ سَنَابِكَ سَوَابِقِهِمْ وَيَعْقِرُوْنَ مَنَاسِمَ رَوَاسِمِهِمْ وَيَحْسَبُوْنَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ. يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِالْقُرْآنِ وَلَا يُؤْمِنُوْنَ بِهِ وَيَقُوْلُوْنَ نَتْبَعُ السُّنَنَ وَلَا يَتْبَعُوْنَهَا وَهُمْ إِلٰى طُرُقِ الْغَيِّ مُنْقَلِبُوْنَ إِنَّ الَّذِيْنَ وَجَدُوا الْحَقَّ فَهُمْ قَوْمٌ يَّقْطَعُوْنَ تَعَلُّقَ الْأَشْيَآءِ مَعَ وَجُوْدِ تَعَلُّقِهَا وَيَتَبَتَّلُوْنَ إِلَى اللّٰهِ بِنَهْجٍ كَأَنَّهُ لَا عَرْسَ لَهُمْ وَلَا غَرْسَ وَلَا عَنْسَ لَهُمْ وَلَا فَرْسَ وَيُؤْثِرُوْنَ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ وَلَدٍ وَّأَهْلٍ وَّمَالٍ فَهُمُ الْمُوَفَّقُوْنَ. أُوْلٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ

والے تھوڑے ہیں اور اکثر تم بدعات میں مبتلا ہو۔ اور تم میں وہ ہیں جو کہ رہبانیت کی طرف مائل ہیں اور اس کو تم نے چھوڑ دیا ہے جس کا تم کو حکم دیا گیا تھا۔ اور نہ وہ اللہ کا خوف رکھتے ہیں اور نہ ہی اس کی پرواہ کرتے ہیں۔ جب نماز کیلئے اٹھتے ہیں تو کاہلی کے ساتھ اٹھتے ہیں مگر برہمنوں کی طرح ریاضات کیلئے جلدی کرتے ہیں۔ اس تیزی میں اپنے تیز رو گھوڑوں کے سموں کو خون آلودہ کر لیتے ہیں۔ اور ان ریاضتوں میں اپنے اونٹوں کی کوہانوں کو زخمی کر لیتے ہیں اور یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ بڑی نیکی کرتے ہیں۔ وہ زبان سے کہتے ہیں کہ ہم قرآن پر ایمان رکھتے ہیں مگر حقیقت میں ان کا اس پر ایمان نہیں ہے۔ اور اسی طرح کہتے ہیں کہ ہم سنت رسولؐ کی پیروی کرتے ہیں مگر درحقیقت اس کی پیروی نہیں کرتے۔ اور وہ گمراہی کے راستوں کی طرف لوٹتے ہیں۔ بیشک وہ لوگ جنہوں نے حق کو پالیا وہ ایسی قوم ہیں جو باوجود دنیاوی چیزوں کے مالک ہونے کے ان سے دلی تعلق قطع کر لیتے ہیں۔ وہ اللہ کی طرف اس طرح مڑ جاتے ہیں جیسے کہ نہ ان کا کوئی بال بچہ ہے نہ کھیتی باڑی نہ اونٹ اور نہ گھوڑے۔ وہ اللہ کو اپنی اولاد، اپنے اہل خانہ اور اپنے مال سب پر ترجیح دیتے ہیں۔

وَّأُوْلٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ. وَمِنْكُمْ مَّنْ أَخْلَدَ إِلَى الْإِبَاحَةِ. وَاتَّبَعَ النَّفْسَ فِي جَذَبَاتِهَا وَفَلٰى مَجَاهِلَ الْهِلَاكِ وَالْمَنُوْنِ. وَأَوْضَاعُ أَسَاوِدِه وَزَادِه وَمُزَوَّدِه وَنَسِيَ مَنَازِلَه وَمَنَاهِلَه وَأَغْضَبَ رَبَّه وَقَصَفَتِ الرِّيْحُ فَلَكَه وَدَخَلَ فِي الَّذِيْنَ هُمْ مُّغْرَقُوْنَ. أَلَا يَرٰى أَنَّ اسْتِصْحَابَ الزَّادِ مِنْ أُصُوْلِ الْمَعَاشِ وَالْمَعَادِ وَقَدْ سَنَحَ لَه إِرْبُه إِلَيْهَا فِي الدُّنْيَا وَلَا يَمَلُّ فِيْهَا مِنْ كَسْبِ الْمَالِ وَمِنْ كُلِّ مَا يَحْتَاجُوْنَ. فَسَوْفَ يَعْلَمُ لِمَا يَشْرَعُ فِي الْقَلْعَةِ إِنَّهُ يَرْحَلُ بِأَيْدِي صَفَرٍ إِلٰى دَارٍ دَآئِمَةَ الرَّجُوْنِ. وَمِنْهُمْ مَنْ أَخْلَطَ عَمَلًا صَالِحًا بِغَيْرِ صَالِحٍ وَّمَزَجَ الْكُفْرَ بِالْإِيْمَانِ وَرَكِبَ الْيَقِيْنَ بِالظُّنُوْنِ فَأَجْمَعَ عَلَى الْجُنُوْحِ إِلٰى هَوَى النَّفْسِ وَوَقَعَ مِنْ شَاطِئِ الْمَرْسٰى فِي بَحْرِ

پس یہی لوگ توفیق یافتہ ہیں۔ یہ ہیں جن پر ان کے رب کی رحمتیں اور برکتیں ہیں اور یہی ہدایت یافتہ ہیں۔ اور تم میں سے وہ بھی ہیں جو کہ اباحت کی طرف جھک گئے ہیں اور وہ اپنے نفسانی جذبات کی پیروی کرتے ہیں اور وہ اس گمنام راستے پر چل پڑے ہیں جو ہلاکت اور موت کی طرف لے جاتا ہے۔ انہوں نے اپنی قیمتی متاع اور پوری زادراہ ضائع کر دی۔ وہ اپنی منزلیں اور خوشگوار پانی کو بھول گئے۔ انہوں نے اپنے رب کے غضب کو پکارا اور ہوا نے ان کی کشتی کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور وہ غرق ہونے والوں میں داخل ہو گئے۔ کیا وہ نہیں جانتے کہ اصول معاش اور آخرت کو حاصل کرنے کیلئے زاد راہ لے کر جانا ضروری ہے۔ یہ واضح بات ہے کہ دنیاوی معاملات میں بھی زاد راہ کی ضرورت پڑتی ہے۔ اس دنیا میں مال کمانے سے اور ہر وہ چیز جس کا وہ دنیا میں محتاج ہے اس سے کوئی نہیں تھکتا۔ پس عنقریب وہ جان لے گا جب وہ اپنی دائمی رہائش گاہ یعنی سفر آخرت کی طرف کوچ کرے گا کہ وہ خالی ہاتھ ہے۔ ان میں سے وہ بھی ہیں جنہوں نے نیک اعمال کو برے اعمال کے ساتھ ملا دیا ہے اور انہوں نے ایمان کو کفر کے ساتھ ملا دیا ہے۔ اور ظن کو یقین کے ساتھ جوڑ

الظُّلْمِ وَالرَّكُوْنِ. وَأَوْقَعَ نَفْسَه فِيْ مَسَالِكِ الْهَلَكِ وَبَوَادِى التَّبَارِ وَفَعَلَ بِنَفْسِه مَا لَا يَفْعَلُهُ الْمَجْنُوْنُ. يَا حَسْرَةً عَلَيْهِمْ أَحْدَثُوْا فِى الدِّيْنِ أَشْيَآءَ وَتَبِعَ كُلٌّ مِّنْهُمْ مَا شَآءَ أُفٍّ لَّهُمْ وَلِمَا يَبْدَعُوْنَ. وَكَمْ مِّنْ بِدْعَةٍ أَلْزَمُوْا طَآئِرَهَا فِيْ عُنُقِهِمْ وَّهُمْ بِمَفَاسِدِهَا فَرِحُوْنَ. يُحَافِظُوْنَ عَلٰى بِدَعَاتِ الْبَرَاهَمَةِ وَشِعَارُ الْكَفَرَةِ الْفَجَرَةِ وَأَخَذُوْا كُلَّ طَرِيْقٍ مِّنْ طُرُقِهِمْ مِنْ قَبِيْلِ إِلْقَآءِ التَّوَجُّهِ وَإِجْرَآءِ الْقَلْبِ وَالْعَكُوْفِ عَلَى الْقُبُوْرِ وَطَوَافِهَا وَالسَّجَدَاتِ لِأَهْلِهَا وَهُمْ بِهَا يَفْخَرُوْنَ وَمَا كَانَ عِبَادَتُهُمْ إِلَّا تَصَوُّرُ صُوَرِ مَشَآئِخِهِمْ فِى الصَّلٰوةِ وَخَارِجِهَا وَبِاللهِ هُمْ يُشْرِكُوْنَ. وَيُفَضِّلُوْنَ طَرَآئِقَهُمْ وَطَاغُوْتَهُمْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَيَقُوْلُوْنَ إِنَّا مَا رَأَيْنَا النَّبِيَّ وَمَا نَعْلَمُ الْقُرْآنَ. إِنْ نَّبِيُّنَا إِلَّا

دیا ہے۔ پس وہ خواہشات نفس کی طرف مکمل طور پر مائل ہو چکے ہیں۔ اور وہ بندرگاہ کے کنارے سے ظلم اور ہوائے نفس کے سمندر میں کود پڑے ہیں۔ انہوں نے اپنے نفس کو ہلاکت کی راہ پر ڈال دیا ہے اور وہ تباہ ہونے والی وادی میں داخل ہوگئے۔ اور انہوں نے اپنے نفس کے ساتھ وہ کیا جو کہ ایک مجنون بھی نہیں کرتا۔ ہائے افسوس ان پر کہ انہوں نے دین میں نئی نئی بدعات داخل کردی ہیں اور ان میں سے ہر ایک اس چیز کی پیروی کرتا ہے جو وہ چاہتا ہے۔ افسوس ہے ان پر اور ان کی بدعات پر۔ اور کتنی ہی بدعات ان کے گلے کا طوق بن گئی ہیں۔ اور وہ ان کے فساد سے خوش ہیں۔ وہ براہمنوں کی بدعات اور کفر کی نشانیوں کی حفاظت کرنے والے بن گئے ہیں۔ انہوں نے ان کے طریقوں سے ہر ایک طریقہ اخذ کرلیا ہے توجہ کے القاء کا، دل کے جاری ہونے کا، قبروں کے اعتکاف اور طواف کرنے کا اور اہل قبور پر سجدے کرنے کا۔ اور وہ ان بدعات پر فخر کرتے ہیں۔ ان کی عبادت نماز کے دوران اور نماز کے بعد تصور شیخ سے بڑھ کر کچھ نہیں۔ اور وہ اللہ کے ساتھ شرک کرتے ہیں۔ وہ اپنے طریقوں اور گمراہیوں کو حضرت نبی کریمؐ پر فضیلت دیتے

شَيْخُنَا وَمَلْفُوْظَاتُه قُرْآنُنَا وَإِنَّا
لَمُصِيْبُوْنَ. يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَ
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ مَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّآ
اَنْفُسَهمْ وَ مَا يَشْعُرُوْنَ. فِيْ
قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَهمُ اللّٰهُ
مَرَضًا وَ لَهمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ بِمَا
كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ. تَرَاهُمْ عَارِی
الْجَلَدَةِ مِنْ لِّبَاسِ التَّقْوٰی
وَصِدْقِ الْأَقْدَامِ وَبَادِیَ الْجَرْدَةِ
مِنْ شِعَارِ الْإِسْلَامِ وَفِيْ عِيْشَتِهِمْ
وَوُجُوْهِهِمْ عَلَمٌ عَلٰى مَا
يَكْتُمُوْنَ. جَوُّهُمْ مُزْمَهِرٌّ
وَدَجْنُهُمْ مُكْفَهِرٌّ وَّفَهْمُهُمْ
كَالدَّوَآبِّ وَزُهْدُهُمْ كَمَلَامِعِ
السَّرَابِ وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ أَنَّهُمْ
عَارِفُوْنَ. تَبًّا لِّعِيْشَتِهِمْ هُمْ
ثَعَالِبٌ فِي الْمُعَامَلَاتِ وَذِيَابٌ
عِنْدَ الْمُخَاصَمَاتِ. يَفْرَحُوْنَ
بِعَطَآءِ النَّاسِ وَهُمْ عِنْدَ الْمَنْعِ
وَتَرْكِ الْخِدْمَةِ يَعْبَسُوْنَ. يَأْوُوْنَ
إِلٰى وَفْرٍ وَّيَعْرِضُوْنَ مِنْ يَّدٍ صُفْرٍ
وَّيَشْتَكُوْنَ يَحْسِبُوْنَ أَنَّهُمْ

ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم نے نبی کریم ﷺ کو نہیں دیکھا اور نہ ہم قرآن جانتے ہیں۔ ہمارا شیخ ہی ہمارا نبی ہے اور اس کے ملفوظات ہی ہمارا قرآن ہے۔ اور ہم ٹھیک راستے پر ہیں۔ وہ اللہ کو دھوکا دیتے ہیں اور ان لوگوں کو جو ایمان لائے مگر وہ سوائے اپنے نفسوں کے کسی کو دھوکا نہیں دیتے۔ مگر اس کا شعور نہیں رکھتے۔ ان کے دلوں میں بیماری ہے۔ پس اللہ نے ان کی بیماری کو بڑھا دیا اور ان کیلئے دردناک عذاب ہے کیونکہ وہ جھٹلاتے ہیں۔ تو دیکھے گا کہ وہ لباس تقویٰ اور صدق اقدام سے عاری ہیں۔ وہ شعار اسلام سے ننگے ہیں۔ ان کی زندگیوں اور چہروں کے نشانات سے ظاہر ہوتا ہے جو وہ چھپاتے ہیں۔ ان کی فضا سرد ہوگئی اور ان کے دل سیاہ کالے ہیں اور ان کی سمجھ جانوروں کی طرح ہے اور ان کا زہد وتقویٰ محض سراب کی چمک دمک ہے۔ اور وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ عارفوں میں سے ہیں۔ تباہی ہو ان کی زندگیوں پر۔ وہ معاملات میں لومڑی اور مقابلے کے وقت بھیڑئے ہیں۔ وہ لوگوں کی بخشش پر خوش ہوتے ہیں اور وہ ان کے ترک خدمت اور نہ دینے سے ناراض ہوجاتے ہیں۔ وہ مالداروں کو اپنے پاس جگہ دیتے ہیں اور خالی ہاتھ والوں سے دور بھاگتے ہیں اور شکوہ

صَاحِبُ دَهَآءٍ وَّمَا هُمْ إِلَّا كَإِنَآءٍ خَالٍ مِّنْ مَّآءٍ وَّيُسِرُّوْنَ بِهذْيَانِ الْمُبْطِرِيْنَ الْمُطْرِيْنَ وَلَا يَفْهَمُوْنَ. وَالسَّبِيْلُ إِلىٰ سَبْرِهِم وَتَقْدِيْرِ مَعَارِفِهِمْ وَحِبْرِهِمْ وَنُوْرِ قُلُوْبِهِمْ سَهْلٌ وَّهَيِّنٌ وَّهَوَانٌ يُّعْرَضُ الْقُرْآنُ الْكَرِيْمُ عَلَيْهِمْ وَيَسْئَلُوْنَ. فَإِنَّ الْفُرْقَانَ مَمْلُوٌّ مِّنْ عَجَائِبِ الْأَسْرَارِ وَدَقَآئِقِهَا وَلَطَآئِفِهَا وَلٰكِنْ لَّا يَمَسُّه إِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ. وَلَا يَسْتَنْبِطُ سِرَّه وَلَا يَطْلَعُ عَلىٰ غُمُوْضِ مَعَانِيْهِ إِلَّا الَّذِىْ أَصَابَه حَظٌّ مِّنْ صِبْغَةِ اللّٰهِ. فَطُوْبٰى لِلَّذِيْنَ يَصْبَغُوْنَ. وَهُمْ قَوْمٌ شَغَفَهُمُ اللّٰهُ حُبًّا وَّطَهَّرَهُمْ نَفْسًا وَّزَكّٰهُمْ وَجَلّٰهُمْ وَرَفَعَهُمُ إِلَيْهِ فَهُمْ فِىْ ذِكْرِ حُبِّهِمْ دَآئِمُوْنَ. جَذَبُوْا إِلَى الْحَقِّ بِكُلِّ قُلُوْبِهِمْ وَفَنَوْا فِىْ ذِكْرِ مَحْبُوْبِهِمْ وَبَذَلُوْا رُوْحَهُمْ وَقَضَوْا نَحْبَهُمْ وَصَارُوْا بِكُلِّ وُجُوْدِهِمْ لِلّٰهِ وَهُمْ عَنْ أَنْفُسِهِمْ مُنْقَطِعُوْنَ.

کرتے ہیں۔ وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ صاحب عقل و دانش ہیں مگر وہ اس برتن کی طرح ہیں جو کہ پانی سے خالی ہو۔ وہ اکثر بازوں اور خوشامدیوں کی مبالغہ آمیزی سے خوش ہوتے ہیں اور فہم نہیں رکھتے۔ ان کی دانائی کے معارف اور عقل مندی اور ان کے دلوں کے نور کا اندازہ لگانے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ ان پر قرآن پیش کیا جائے اور ان سے اس کی تفسیر و تشریح کا مطالبہ کیا جائے۔ کیونکہ قرآن مجید عجیب اسرار، باریک اور لطیف نقاط سے بھرا ہوا ہے۔ لیکن ان کو سوائے پاک لوگوں کے کوئی نہیں حاصل کرسکتا۔ اس کے اسرار کو اور اس کے گہرے معانی پر صرف وہی مطلع ہوسکتا ہے جس نے اللہ کے رنگ میں سے کوئی حصہ لیا ہو۔ خوش قسمت ہیں وہ انسان جو اللہ کے رنگ میں رنگین ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو صرف اللہ کی محبت میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ اللہ نے ان کے نفسوں اور سوچ کو پاک کیا اور ان کو جلا بخشی اور پھر اپنی طرف ان کا رفع کیا اور وہ ہمیشہ ہی اس کے ذکر میں مگن رہتے ہیں۔ وہ اپنے پورے دل سے اس حق کی طرف مائل ہوتے ہیں وہ اپنے محبوب کے ذکر میں فنا ہوگئے ہیں۔ انہوں نے اپنی روحوں کو اس کی راہ میں قربان کرڈالا ہے اور اپنی منتوں کو پورا

مَا بَقِيَ تَحْتَ رِدَآئِهِمْ إِلَّا اللّٰهُ تَحْسَبُهُمْ بَاقِيْنَ مَوْجُوْدِيْنَ وَهُمْ فَانُوْنَ. جَرَّدُوْا سُيُوْفًا حَدِيْدَةً عَلٰٓى أَنْفُسِهِمْ سَفَّاكِيْنَ وَانْسَلَخُوْا مِنْهَا كَمَا يَنْسَلِخُ الْحَيَّةُ مِنْ جَلْدِهَا وَيَرَى اللّٰهُ صِدْقَهُمْ وَوَفَآءَهُمْ وَهُمْ عَنْ أَعْيُنِ النَّاسِ غَآئِبُوْنَ. أُعْجِبَ الْمَلَآئِكَةُ سِلْمَهُمْ وَإِسْلَامَهُمْ وَثَبَاتَهُمْ وَتَعَلُّقَهُمْ بِحُبِّهِمْ وَجُهَّالُ النَّاسِ عَلَيْهِمْ يَضْحَكُوْنَ.

کر دیا۔ وہ اپنے پورے وجود کے ساتھ اللہ کے ہو گئے اور انہوں نے اپنے نفسوں سے قطع تعلق کر لیا۔ ان کی چادروں کے نیچے سوائے اللہ کے کچھ باقی نہیں رہا۔ تم انہیں زندہ اور موجود خیال کرتے ہو حالانکہ وہ فنا ہو چکے ہیں۔ انہوں نے اپنے نفسوں کا تیز دھار تلوار سے خون بہا دیا اور اپنے نفسوں سے ایسے نکل گئے ہیں جیسے سانپ اپنی جلد سے باہر آ جاتا ہے۔ اللہ نے ان کے صدق و وفا کو دیکھا مگر وہ ان صفات کے ساتھ لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ ہیں۔ فرشتے ان کی فرمانبرداری، ان کے اسلام، ان کی ثابت قدمی، ان کے محبت کے تعلق کو تعجب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں مگر جاہل لوگ ان پر ہنستے ہیں۔

يُؤْذُوْنَهُمْ بِبُهْتَانَاتٍ وَّ يُكَفِّرُوْنَهُمْ بِمُفْتَرَيَاتٍ وَّلَا يَعْلَمُ سِرَّهُمْ إِلَّا اللّٰهُ وَهُمْ تَحْتَ قُبَابِهِ مَسْتُوْرُوْنَ وَالَّذِيْنَ آثَرُوْا الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَاطْمَئَنُّوْا بِهَا وَفَسَقُوْا وَأَفَاحُوْا دَمَ التَّقْوٰى وَقَفُّوْا مَا لَمْ يَكُنْ بِهِ عِلْمٌ فَسَيَعْلَمُوْنَ أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ. يَخَافُوْنَ الْخَلْقَ وَلَا

وہ ان پر بہتان لگا کر انہیں تکلیف دیتے ہیں اور افترا کرتے ہوئے ان کی تکفیر کرتے ہیں۔ ان کا راز کوئی نہیں جانتا سوائے اللہ کے اور وہ اس کی چادر کے نیچے چھپے ہوتے ہیں۔ اور وہ لوگ جنہوں نے دنیا کی زندگی کو ترجیح دی اور اسی کے ساتھ مطمئن ہو گئے اور فسق اختیار کیا انہوں نے تقویٰ کا خون بہا دیا اور اس کے پیچھے پڑ گئے جس کا ان کو کوئی علم نہیں۔ وہ عنقریب جان لیں گے کہ کس ٹھکانے کی طرف وہ لوٹائے جائیں گے۔ وہ مخلوق سے ڈرتے ہیں مگر اللہ کا ان کو کوئی

يَخَافُوْنَ اللهَ وَهُمْ عَلٰٓى أَنْفُسِهِمْ شَاهِدُوْنَ. مَنَعَهُمْ شَمَمُ أُنُوْفِهِمْ وَعَظَمَةُ عَمَآئِمِهِمْ مِّنْ قُبُوْلِ الْحَقِّ فَأَعْرَضُوْا عَنْ دَاعِى اللهِ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ. كُلُّ أَحَدٍ مِّنْهُمْ يَسْحَتُ السُّنَّةَ وَيَبْرِىْ. وَيَدْعُو الْبِدَعَاتَ وَيَقْرِىْ. وَيَقُوْلُ انْظُرُوْا زُهْدِىْ وَفَقْرِىْ. وَلَا يَدْرُوْنَ شَيْئًا وَّيَحْسَبُوْنَ أَنَّهُمْ وَاصِلُوْنَ. وَيَنْظُرُوْنَ إِلَى الْخَلْقِ وَإِلَى اللهِ لَا يَنْظُرُوْنَ. لَا يَرَوْنَ غَارَاتِ الرَّزَايَا عَلَى الْإِسْلَامِ وَيَعْكُفُوْنَ عَلٰٓى أَهْوَآئِهِمْ كَعَكُوْفِ الْمُشْرِكِيْنَ عَلَى الْأَصْنَامِ وَلَا يُبَالُوْنَ عِفَّةَ دَارِ الدِّيْنِ وَهُمْ غَافِلُوْنَ وَغَاضَ دَرُّ الْإِسْلَامِ وَهُمْ نَآئِمُوْنَ. وَبَارَ سِعْرُ الشَّرْعِ وَهُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ.لَا يَدْرُوْنَ نَارَ الْعِشْقِ وَحَرَارَةَ الذِّكْرِ وَقَبْسِ الْفِكْرِ غَيْرَ التَّضَحِّىْ وَاصْطِلَآءِ الْجَمْرِ وَيُحِبُّوْنَ أَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَا

خوف نہیں۔ وہ اپنے نفسوں پر گواہ ہیں۔ ان کے ناک کی بلندی اور ان کے عماموں کی عظمت انہیں قبول حق سے روکتی ہے۔ وہ داعی الی اللہ سے اعراض کرتے ہیں اور وہ جانتے ہیں کہ وہ غلط راستے پر ہیں۔ ان میں سے ہر کوئی سنت کو کاٹتا ہے اور ہلاک کرتا ہے۔ وہ بدعات کو دعوت دیتا ہے اور ان کی مہمانی کرتا ہے اور پھر کہتا ہے میرے زہد اور فقیری کو دیکھو اور وہ کچھ نہیں جانتے۔ اور پھر وہ خیال کرتے ہیں کہ وہ پہنچے ہوئے بزرگ ہیں۔ وہ مخلوق کی طرف دیکھتے ہیں اور اللہ کی طرف نگاہ نہیں کرتے۔ وہ اسلام پر مصائب اور اس کی تباہیوں کی طرف نہیں دیکھتے۔ وہ اپنی خواہشات پر اس طرح بیٹھ گئے ہیں جیسے کہ مشرکین اپنے بتوں کے سامنے ماتھا ٹیکتے ہیں اور کوئی پرواہ نہیں کرتے۔ دین کا جنازہ نکل رہا ہے اور وہ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔ اسلام کا چشمہ خشک ہو رہا ہے اور وہ سوئے ہوئے ہیں۔ شریعت کی رونق ختم ہو رہی ہے اور وہ خوش ہیں۔ وہ عشق کی آگ کو نہیں جانتے اور نہ ہی ذکر کی حرارت ان میں ہے۔ وہ فکر کی چنگاری نہیں رکھتے۔ بجز کھانے پینے اور دھوپ سینکنے کے کچھ نہیں کرتے۔ وہ کچھ نہ کر کے بھی اپنی تعریف

يَفْعَلُوْنَ. يُرَآءُوْنَ أَنَّهُمْ نَضُّوا عَنِ الْمُجَاهَدَاتِ وَهُمْ عَارِى الْمُطَا مِنْ لِّبَاسِ التُّقَاتِ. وَيَذْكُرُوْنَ تَهَجُّدَاتِهِمْ وَهُمْ لِلْفَرَآئِضِ تَارِكُوْنَ. لَا نَصِيْبَ لَهُمْ مِّنْ كَلَامِ رَبٍّ غَفُوْرٍ وَّلَا مِنْ خَبَرٍ مَّأْثُوْرٍ وَّبِأَشْعَارِ الشُّعَرَآءِ يَتَذَاكَرُوْنَ. صُبَّتْ عَلَى الْإِسْلَامِ مَصَائِبُ وَنَوَازِلُ وَهُمْ غَافِلُوْنَ. لَا يُوَاسُوْنَ مِقْدَارَ ذَرَّةٍ وَّفِي الشَّهَوَاتِ هُمْ مُسْتَغْرِقُوْنَ. وَإِنِّيْ أَرَاهُمْ كَمَازِحٍ بِالشَّرِيْعَةِ الْغَرَّآءِ وَمُسْتَهْزِءٌ بِأَحَادِيْثِ إِمَامِ الْوَرٰى. يُؤْثِرُوْنَ أَبْيَاتَ الشُّعَرَآءِ عَلٰى اٰيَاتِ كَلَامِ اللّٰهِ وَبِهَا يَفْرَحُوْنَ وَيَرْقُصُوْنَ. وَيَسْمَعُوْنَ الْقُرْآنَ فَلَا يَبْكُوْنَ وَلَا يَتَضَرَّعُوْنَ. قَوْمٌ خَرَجُوْا مِنْ طَرِيْقِ الْاِهْتِدَآءِ. وَاٰثَرُوْا الظُّلُمٰتِ عَلَى الضِّيَآءِ يُدِبُّوْنَ فِي اللَّيْلَةِ اللَّيْلَآءِ كَالنَّاقَةِ الْعَشْوَآءِ. مَا لَهُمْ حَافٍ وَّلَا رَافٍ

کروانا پسند کرتے ہیں۔ وہ ایسا دکھاوا کرتے ہیں کہ گویا وہ مجاہدات سے کمزور ہوگئے ہیں۔ حالانکہ وہ تقویٰ کے لباس سے ننگے ہیں۔ وہ اپنی تہجد کی نمازوں کا ذکر کرتے ہیں۔ حالانکہ وہ فرائض کو ترک کرنے والے ہیں۔ انہیں رب غفور کے کلام سے کوئی حصہ نہیں ملا اور نہ ہی احادیث رسولؐ سے انہیں کوئی فائدہ حاصل ہوا۔ بلکہ وہ شعراء کے شعروں کا تذکرہ کرتے ہیں۔ اسلام پر مصائب اور شدائد نازل ہوگئے ہیں لیکن وہ غافل ہیں۔ انہیں ایک ذرہ کے برابر بھی اس کی ہمدردی نہیں اور وہ اپنی شہوات میں غرق ہیں۔ میں دیکھتا ہوں کہ وہ روشن شریعت (شریعت اسلام) کا مذاق اڑاتے ہیں اور وہ مخلوق کے سردار (حضرت محمدؐ) کی احادیث سے ٹھٹھا کرتے ہیں۔ وہ کلام اللہ کی آیات پر شعراء کے اشعار کو ترجیح دیتے ہیں اور ان کے شعروں کے ساتھ خوش ہوتے اور رقص کرتے ہیں۔ جب قرآن سنتے ہیں تو نہ انہیں رونا آتا ہے اور نہ ہی وہ تضرع و عاجزی اختیار کرتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو کہ ہدایت کے راستوں سے دور نکل گئے ہیں۔ وہ ظلمت کو روشنی پر ترجیح دیتے ہیں۔ وہ سیاہ کالی رات میں چلتے ہیں جیسے کہ اندھی اونٹنی چلتی

وَّيَذْهَبُوْنَ أَيْنَ يَشَآءُوْنَ. وَوَاللّٰهِ إِنِّيْ أَرٰى نُفُوْسَهُمْ قَدْ فَسَدَتْ. وَشَابَهَتْ أَرْضًا خَرِبَةً وَّ بِالْحَشَائِشِ الْخَبِيْثَةِ مَلَأَتْ. يَزْحَفُوْنَ كَزَحْفِ الْبَهَآئِمِ وَلَا يَسْتَقِيْمُوْنَ. اَلْاِفْرَاطُ عَادَتُهُمْ وَالْاِعْتِسَافُ سِيْرَتُهُمْ وَاٰثَارُ الْبَرَاهِمَةِ الضَّآلَّةِ مَبْلَغُ عِرْفَانِهِمْ. وَأَشْعَارُ الشُّعَرَآءِ وُقُوْدُ وَجْدِهِمْ وَغَذَآءُ جِنَانِهِمْ. تَرَكُوْا رَبَّهُمْ وَالْتَصَقُوْا بِالدُّنْيَا وَجَعَلَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ أَكِنَّةً فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ. صَنَعُوْا لِأَنْفُسِهِمْ مَّأْذَرَ مِنْ أَصْحَابِ الْقُبُوْرِ. وَأَضَاعُوْا بَرَكَاتِ ذُرَى الرَّبِّ الْغَفُوْرِ. وَيَسْفِقُوْنَ وَلَا يَنْتَهُوْنَ. تَرَكُوْا مَلِكًا دَاخَ الْبِلَادِ. وَاتَّبَعُوْا كُلَّ حَقِيْرٍ لَّا يَمْلِكُ الزَّادَ. وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ. اِفْتُتِنُوْا بِإِطْرَآءِ الْمَادِحِيْنَ. وَأَهْلَكَهُمْ إِغْضَآءُ الْمُسَامِحِيْنَ. وَلَمْ

ہے۔ وہ شتر بے مہار کی طرح جہاں چاہتے ہیں وہیں کا رخ کر لیتے ہیں۔اللہ کی قسم میں دیکھتا ہوں کہ ان کے نفوس میں فساد پیدا ہو گیا ہے اور وہ بنجر زمین کی مانند ہو گئے ہیں جو کہ جڑی بوٹیوں سے بھری ہوئی ہے۔ وہ چارپایوں کی مانند رینگتے اور سیدھے راستہ کو اختیار نہیں کرتے۔ ان کی عادتوں میں افراط ہے اور ظلم کرنا ان کی سیرت ہے۔ان کے عرفان کی انتہا صرف اتنی ہے کہ وہ براہمنوں کے آثار پر قدم رکھیں۔شعراء کے اشعار ان کے وجد کا ایندھن اور ان کے دلوں کی غذا ہے۔انہوں نے اپنے رب کو چھوڑ دیا ہے اور دنیا سے چمٹ گئے۔ اللہ نے ان کے دلوں پر پردہ ڈال دیا ہے اور وہ سمجھ نہیں رکھتے۔انہوں نے اصحاب قبور کو اپنا ٹھکانہ بنالیا اور انہوں نے اپنے رب غفور کی پناہ کی برکات ضائع کر دی ہیں۔ وہ فسق کرتے اور باز نہیں آتے۔ انہوں نے ملکوں کے غالب مقتدر اعلیٰ خدا کو چھوڑ دیا ہے اور ہر اس حقیر کی پیروی کرتے ہیں جو کہ زادِ راہ کی بھی طاقت نہیں رکھتا۔ اللہ نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ وہ خود اپنے نفسوں پر ظلم کرنے والے ہیں۔ وہ اپنی تعریف کرنے والوں کی مبالغہ آمیزی کی وجہ سے فتنہ میں پڑ جاتے ہیں۔

يَقْتَبِسُوْا نُوْرًا مِّنَ الْقُرْآنِ وَفِيْ وَادِي الشُّعَرَآءِ يُهِيْمُوْنَ يُرِيْدُوْنَ غَسْلَ الْمُرِيْدِيْنَ مِنْ إِدْنَاسِ الذُّنُوْبِ. وَهُمْ مُتَلَطِّخُوْنَ بِأَنْوَاعِ الْعُيُوْبِ وَلَا يَعْلَمُوْنَ. أَيُّهَا الْغَمْرُ الْجَاهِلُ قُمْ أَوَّلًا اِغْسِلْ قَلْبَكَ ثُمَّ انْهَضْ لِغَسْلِ أَخِيْكَ بِأَيْدِيْ مُطَهَّرَةٍ وَّلَا تَقُلْ لِّلنَّاسِ مَا لَا تَفْعَلُ فَيَضْحَكُوْنَ. وَكَيْفَ تَغْسِلُ بَدَنَ إِخْوَانِكَ وَإِنَّ بَدَنَكَ قَدِ اتَّسَخَ. وَدَرَنُه قَدْ رَسَخَ. وَأَنْتَ لَا تَنْتَهِجُ مَهْجَةَ الْاِهْتِدَآءِ فَكَيْفَ هُمْ يَنْتَهِجُوْنَ. وَإِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا أُمِرْتُ بِهِ فَتَأَهَّبُوْا لِلنِّضَالِ وَاسْتَعِدُّوْا لِإِرَآءَةِ اٰيَاتِ الْكَمَالِ وَصِدْقِ الْحَالِ مِنَ اللهِ ذِي الْجَلَالِ. وَإِنَّا نَحْنُ لِإِرَآءَتِهَا مُسْتَعِدُّوْنَ. اِعْلَمُوْا أَنَّ الْوِلَايَةَ كُلَّهَا فِيْ إِجَابَاتِ الدُّعَآءِ وَلَا مَعْنٰى لِلْوِلَايَةِ إِلَّا الْقَبُوْلِيَّةُ فِيْ حَضْرَةِ الْكِبْرِيَآءِ. فَالْمِضْمَارُ الْمِضْمَارُ.

درگزر کرنے والوں کے غض بصر نے انہیں ہلاک کر دیا ہے۔ انہوں نے قرآن کے نور سے کچھ نہیں لیااور شعراء کی وادی میں بھٹکتے پھرتے ہیں۔ وہ اپنے مریدوں کو تو گناہوں کی آلودگی سے پاک کرنا چاہتے ہیں مگر وہ خود انواع واقسام کے عیوب سے لتھڑے ہوئے ہیں اور کچھ نہیں جانتے۔ اے جاہل نادان! سب سے پہلے اٹھ اور اپنے دل کو دھو پھر اپنے پاک ہاتھوں سے اپنے بھائی کو پاک کر۔ اور لوگوں کا اس کا حکم مت دے جو تو خود نہیں کرتا کیونکہ لوگ ہنسی کریں گے۔ تو اپنے بھائی کے بدن کو کیسے صاف کر سکتا ہے جبکہ تیرا اپنا بدن میلا ہے اور یہ میل پکی ہوگئی ہے۔ جب کہ تو خود ہدایت کے راستہ پر نہیں چلتا تو وہ کس طرح چل سکتے ہیں؟ اگر تمہیں اس میں شک ہے جس کا مجھے حکم دیا گیا ہے تو مقابلے کیلئے تیار ہو جاؤ اور اللہ ذی الجلال کی طرف سے اپنے کمالات کے نشانات اور صدق حال دکھانے کیلئے نکل آؤ اور ہم ایسا کرنے کیلئے تیار ہیں۔ یاد رکھو! ولایت سب کی سب قبولیت دعا میں ہے اور ولایت اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں قبولیت کے سوا کچھ نہیں۔ پس یہ میدان حاضر ہے اور اگر اب تم نے فرار کو ترجیح دی تو پھر تم جھوٹے ہو۔ آؤ اللہ تمہیں

وَإِنْ تُؤْثِرُوْا الْفِرَارَ فَأَنْتُمْ كَاذِبُوْنَ. تَعَالَوْا يُدْخِلْكُمُ اللّٰهُ فِيْ رِيَاضِ الْأَمْنِ وَلَا تَفْرَحُوْا بِخَضْرَآءِ الدِّمْنِ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ. يَدْعُوْكُمُ اللّٰهُ إِلَى الْخَيْرِ فَمَا لَكُمْ لَا تُلَبُّوْنَ. وَيُوْقِظُكُمْ وَاعِظٌ مِّنْكُمْ فَمَا لَكُمْ تَتَنَاعَسُوْنَ. وَيَجْذِبُكُمْ يَدُ الْغَيْبِ فَلِمَ يَا قَوْمِ تَتَقَاعَسُوْنَ. قَدْ جَآءَكُمْ أَنْبَآءُ اللّٰهِ فَلِمَ تَتَنَاسَوْنَ. وَقَدْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ وَأَنْتُمْ تُمَارُوْنَ وَقَدْ تَجَلَّتْ لَكُمُ الْآيَاتُ وَأَنْتُمْ تَعَامُوْنَ. أَلَا تَرَوْنَ إِنَّ الْأَرْضَ قَدْ زُلْزِلَتْ. وَإِنَّ الْفِتَنَ قَدْ أَحَاطَتْ. وَإِنَّ الْقُلُوْبَ قَدْ مَاتَتْ. وَكُلَّ دَاهِيَةٍ عَلَى الْإِسْلَامِ نَزَلَتْ. وَكُلَّ اٰفَةٍ اِنْدَلَفَتْ إِلَيْهِ وَغَلَبَتْ. وَاسْتَيْقَظَ الْأَعْدَآءُ وَأَنْتُمْ تَنَامُوْنَ. أَرَى الْبِدْعَاتَ فِيْ كُلِّ قَوْلِكُمْ وَفِعْلِكُمْ وَفِيْ كُلِّ عَمَلٍ تَعْمَلُوْنَ. وَفِيْ

امن کے باغ میں داخل کرے۔ کوڑے کے ڈھیر کے سبزے پر خوش نہ ہو اور تم جانتے ہو۔ اللہ تمہیں خیر کی طرف بلاتا ہے پس تم کیوں لبیک نہیں کہتے؟ تم میں سے ایک واعظ تمہیں جگاتا ہے پس تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ تم اونگھتے ہو؟ تمہیں غیب کا ہاتھ اپنی طرف جذب کرتا ہے پھر اے میری قوم! تم کیوں پیچھے ہٹتے ہو۔ یقیناً تمہارے پاس اللہ کی خبریں آئی ہیں۔ تم کیوں ان کو زبردستی بھول جاتے ہو۔ اور یقیناً حق آ گیا اور باطل مٹ گیا ہے اور تم ابھی تک شک میں ہو۔ تمہارے لئے نشانات کو روشن کیا گیا ہے اور تم جان بوجھ کر آنکھیں بند کر لیتے ہو۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ زمین ہلائی گئی اور فتنوں نے اسے گھیر لیا ہے اور دل مردہ ہو گئے ہیں۔ اور ہر مصیبت اسلام پر نازل ہو گئی ہے اور ہر آفت اس کے قریب آ گئی ہے اور اس پر غالب آ گئی ہے۔ تمہارے دشمن جاگ رہے ہیں اور تم سو رہے ہو۔ میں تمہارے ہر قول اور فعل اور ہر عمل میں جو تم کرتے ہو بدعات دیکھتا ہوں۔ ان قبروں کی بدعات کو بھی جن کو تم بلند کرتے ہو اور تمہارے رنگین کپڑوں میں بھی بدعات ہیں۔ وہ اشعار جو تم گاتے ہو اور اس چال میں بھی بدعات ہیں جو تم چلتے ہو۔ ان قصوں میں

الْأَجْدَاثِ الَّتِيْ تَرْفَعُوْنَ. وَفِيْ ثِيَابِكُمُ الَّتِيْ تَصْبَغُوْنَ. وَفِي الْأَشْعَارِ الَّتِيْ تُنْشِدُوْنَ. وَفِي الْوَخْذِ الَّذِيْ تَمْشُوْنَ وَفِي الْقِصَصِ الَّتِيْ تَقُصُّوْنَ بِالْفَخْرِ وَتَتَكَبَّرُوْنَ وَفِيْ لِحْيَتِكُمُ الَّتِيْ تُطِيْلُوْنَ أَوْ تَحْلِقُوْنَ. وَفِيْ طُيُوْرِكُمُ الَّتِيْ تَصْطَادُوْنَ. مَا لَكُمْ لَا تَسْتَعْبِرُوْنَ عَلٰى غَفْلَتِكُمْ وَلَا تَتَنَدَّمُوْنَ. مَا لَكُمْ لَا تَخَافُوْنَ اللهَ وَلَا تَرْتَاعُوْنَ وَلَا تَلْتَاعُوْنَ. وَنَسِيْتُمْ يَوْمَكُمُ الَّذِيْ فِيْهِ إِلَى اللهِ تُرْجَعُوْنَ. وَأَرَى الْفَسَادَ فِيْ أَعْيُنِكُمُ الَّتِيْ إِلَى الدُّنْيَا تَمُدُّوْنَ. وَتَحْمَلِقُوْنَ حَمْلَقَةَ الْبَازِيْ الْمُطِلِّ وَعَلٰى جِيْفَتِهَا تَقَعُوْنَ. وَفِي لَسَنِكُمُ الَّتِيْ تَحِدُّوْنَهَا عَلَى الْإِخْوَانِ وَتُطِيْلُوْنَ وَكَالصَّلِّ تُنَضْنِضُوْنَ وَلَا تَكُفُّوْنَ. وَفِيْ إِرَآءِكُمُ الَّتِيْ تُسْقِطُوْنَ فِيْهَا وَلَا تُصِيْبُوْنَ وَلَا

بھی جنہیں تم فخر سے بیان کرتے ہو اور تکبر کرتے ہو بدعات شامل ہیں۔ اور تمہارا داڑھیوں کو لمبا کرنے اور منڈوانے میں بھی بدعات ہیں اور ان پرندوں میں بھی جنہیں تم شکار کرتے ہو۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اپنی غفلت پر آنسو نہیں بہاتے اور نہ ہی تم نادم ہوتے ہو۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ سے نہیں ڈرتے نہ خوف کھاتے ہو اور نہ تمہارے اندر سوزش پیدا ہوتی ہے۔ تم نے اس دن کو بھلا دیا ہے جس دن تم اللہ کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ میں تمہاری آنکھوں میں فساد دیکھتا ہوں جو کہ دنیا کی طرف لمبی ہیں۔ تم اٹھی ہوئی گردن والے باز کی طرح حملہ کرتے ہو اور اس کے مردار پر ٹوٹ پڑتے ہو۔ تمہاری زبانیں جنہیں تم اپنے بھائیوں پر تیز کرتے ہو اور ان سے زبان درازی کرتے ہو اور سانپ کی طرح اس کو ان پر نکالتے ہو اور رکتے نہیں۔ تم صاحب رائے نہیں ہو۔ بلکہ تم اپنی رائے میں خطا پر ہو۔ تم عالم اور جاہل میں تمیز نہیں کر سکتے اور انہیں آپس میں ملاتے ہو اور ذرا سی بدگمانی پر لوگوں کو گالیاں دیتے ہو اور غیبت کرتے ہو اور پھر اپنی ولایت پر فخر بھی کرتے ہو۔ مقابلے کی دعوت کے وقت تم پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتے ہو اور عزیمت اٹھاتے

تُمَيِّزُوْنَ الْفَآئِقَ مِنَ الْمَآئِقِ
وَتَخْلَطُوْنَ. وَعَلٰى بَادِرَةِ الظَّنِّ
تَسُبُّوْنَ وَتَغْتَابُوْنَ. وَبِوِلَايَتِكُمْ
تَفْتَخِرُوْنَ. وَعِنْدَ الدَّعْوَةِ
لِلْمُقَابَلَةِ تَوَلُّوْنَ الدُّبُرَ
وَتَنْهَزِمُوْنَ ثُمَّ لَا تَخْجَلُوْنَ بَلْ
عَلٰى فُيُوْضِكُمْ تُسَأْجَلُوْنَ. وَإِنِّيْ
أَعْلَمُ أَنَّكُمْ جُمَادٌ مَّحْضٌ مَا
دَنَاكُمْ رُوْحُ اللّٰهِ وَإِنَّكُمْ
مَيِّتُوْنَ. إِنْ كُنْتُمْ عَلٰى شَيْءٍ فَمَا
مَنَعَكُمْ أَنْ تَتَجَاوَلُوْا فِي
الْمَيْدَانِ وَتَتَرَاسَلُوْا وَفِي
الْمِضْمَارِ تَتَبَارُوْا وَفِيْ حَلَقَةِ
السَّوَابِقِ تَتَبَارَزُوْا كَمَآ أَنَّكُمْ
تَدَّعُوْنَ. فَإِنْ بَارَزْتُمْ فَتَجِدُوْنَ
مَطْلَعِيْ عَلَيْكُمْ أَسْرَعَ مِنِ
ارْتِدَادِ طَرَفِكُمْ إِلَيْكُمْ
وَيُخْزِيْكُمُ اللّٰهُ خِزْيًا مُّوْلِمًا
وَّتُغْلَبُوْنَ. إِنِّيْ جِئْتُ لِإِعْلَآءِ
كَلِمَةِ الْإِسْلَامِ وَأَنْتُمْ تُخَالِفُوْنَ.
وَأُرِيْدُ أَنْ أُجَدِّدَ دِيْنِ اللّٰهِ وَأَنْتُمْ
تُزَاحِمُوْنَ. أَلَا تَرَوْنَ أَنَّ الْإِسْلَامَ

ہو مگر شرم اور خجالت تمہارے نزدیک بھی نہیں پھٹکتی۔ حالانکہ تم اپنی فیض رسانی پر مہر لگاتے تھے۔ اور میں جانتا ہوں کہ تم محض پتھر ہو اللہ کی روح تمہارے نزدیک نہیں پھٹکتی اور تم مردہ ہو۔ اگر تمہارے پاس کچھ ہے تو پھر کس چیز نے تمہیں میدان میں مقابلے سے باز رکھا ہے اور میدان میں آمنے سامنے آنے سے کس نے تمہیں روکے رکھا ہے۔ تم کیوں نہیں مقابلے میں برابری کیلئے سامنے آتے؟ پھر سامنے آؤ جیسے کہ تمہارا دعویٰ تھا کہ تم سب سے آگے بڑھ کر لڑنے والے ہو۔ اگر تم میرے مقابلے میں آؤ گے تو میں تمہاری آنکھ جھپکنے سے بھی قبل میدان میں اتر پڑوں گا۔ اور اللہ تمہیں دکھ دینے والی رسوائی کے ساتھ رسوا کرے گا اور تم مغلوب کئے جاؤ گے۔ میں تو اعلائے کلمۃ اسلام کیلئے آیا ہوں اور تم میری مخالفت کرتے ہو۔ میں چاہتا ہوں کہ دین کی تجدید کروں اور تم مزاحمت کرتے ہو۔ کیا تم نہیں دیکھ رہے کہ اسلام پھر غریب ہو گیا ہے اور اس پر وہ مصائب وارد ہو گئے ہیں جو کہ دیکھنے والوں نے کبھی نہیں دیکھے۔ اور نہ ہی راویوں نے ایسی مصیبت کبھی بیان کی ہے۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے! اس کو دیکھ کر بھی تم پر لرزہ طاری نہیں ہوتا اور نہ ہی

عَادَ غَرِيْبًا وَّوَرَدَ عَلَيْهِ مَا لَمْ يَرَهُ
الرَّاءُوْنَ. وَلَا رَوَاهُ الرَّاوُوْنَ. مَا
لَكُمْ لَا تَأْخُذُكُمُ الرَّجْفَةُ مِنْ
هٰذَا وَلَا تَتَأَلَّمُوْنَ. وَمَا لَكُمْ لَا
تُغَيِّرُوْنَ عَلٰى هٰذَا وَلَا تَشْتَعِلُوْنَ.
ءَأَنْتُمْ رِجَالٌ أَمْ مُخَنَّثُوْنَ أَيُّهَا
الْجَاهِلُوْنَ. أَلَا تَرَوْنَ أَنَّ الْفِتَنَ
قَدْ تَعَاظَمَتْ وَأَنَّ ظُلُمَاتُهَا قَدْ
عَمَّتْ وَأَحَاطَتْ. وَأَنَّ الْأَرْضَ
أَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْ وَأَنَّ
الْبِدَعَاتِ قَدْ ثَرَتْ وَكَثُرَتْ. وَأَنَّ
تَعَالِيْمَ الْقُرْآنِ قَدْ رُفِعَتْ
وَالنُّفُوْسُ إِلَى الْأَرْضِ أُخْلِدَتْ.
وَإِلَى الدُّنْيَا مَالَتْ وَتَغَطَّتِ
الْآرَآءُ تَحْتَ الْبِدَعَاتِ وَفِي
الْأَهْوَآءِ أَفْرَطَتْ. وَكُلُّ قَوْمٍ
أَفْسَدَتْ طَرِيْقَهَا وَضَلَّتْ. فَمَا
بَقِيَ بَعْدَ ذٰلِكَ مَا يَنْتَظِرُهُ
الْمُنْتَظِرُوْنَ. وَإِنِّيْ وَاللّٰهِ مِنْ
عِنْدِهٖ وَدَعَوْتُ النَّاسَ مِنْ أَمْرِهٖ
فَلْيَخْتَبِرِ الْمُخْتَبِرُوْنَ. وَإِنِّيْ أَضَعُ
أَمَامَ الْعُلَمَآءِ وَالْمَشَائِخِ لَعْنَةً

تمہیں اس کا کوئی دکھ ہے۔ میں حیران ہوں کہ اس حالت میں بھی تم غیرت نہیں کھاتے اور نہ تمہیں اشتعال آتا ہے۔ اے جاہلو! کیا تم مرد ہو یا مخنث؟ کیا تم نہیں دیکھ رہے کہ فتنے کتنے بڑھ گئے ہیں اور ان کی ظلمتیں عام ہوگئی ہیں اور انہوں نے لوگوں کو گھیر لیا ہے۔ اور زمین نے وہ سب کچھ نکال دیا ہے جو اس میں تھا اور خالی ہوگئی ہے۔ بدعات بہت بڑھ گئی ہیں اور تعلیم قرآن اٹھ گئی ہے۔ نفوس زمین کی طرف جھک گئے ہیں اور دنیا کی طرف مائل ہوگئے ہیں اور آراء بدعات کے نیچے دب کر رہ گئی ہیں۔ اور خواہشات انسانی بہت بڑھ گئی ہیں۔ ہر قوم کے طریقوں میں فساد پیدا ہوگیا ہے اور وہ گمراہ ہوگئی ہیں۔ پس اس کے بعد اور کیا باقی رہ گیا ہے جس کا انتظار کرنیوالے انتظار کر رہے ہیں؟ اور اللہ کی قسم میں اس اللہ کی طرف سے آیا ہوں اور لوگوں کو اس کی دعوت دیتا ہوں جو اس نے حکم دیا ہے۔ اے آزمانے والو! مجھے آزمالو۔ میں علماء اور مشائخ کے سامنے لعنت اور برکت دونوں رکھتا ہوں۔ پس وہ جو چاہیں ان دونوں میں سے لے لیں اور جس طرف چاہیں جھک جائیں۔ مگر لعنت ان لوگوں کیلئے ہے جو میری تکذیب کرتے ہیں

وَّبَرَكَةً فَلْيَأْخُذُوْا مِنْهَا مَا شَآءُوْا وَلْيَمِيْلُوْٓا إِلٰى مَا يَمِيْلُوْنَ. أَمَّا اللَّعْنَةُ فَلِلَّذِيْنَ يُكَذِّبُوْنَنِيْ بِاتِّبَاعِ الظَّنِّ وَيُكَفِّرُوْنَنِيْ رَجْمًا بِالْغَيْبِ وَلَا يَعْلَمُوْنَ الْحَقِيْقَةَ وَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ. وَلَا يَطْلُبُوْنَ مِنِّيْ مَا يَشْفِيْ صُدُوْرَهُمْ وَلَا يَحْضُرُوْنَنِيْ لِيُشَاهِدُوْا الْآيَاتِ وَلْيَنْجُوْا مِنَ الشُّبُهَاتِ كَمَا يَفْعَلُ الْمُتَّقُوْنَ. أَلَآ إِنَّهُمْ هُمُ الَّذِيْنَ شَقُوْا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَعَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ بِمَا يُكَفِّرُوْنَ الْمُسْلِمِيْنَ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّبِمَا كَانُوْا يَظُنُّوْنَ ظَنَّ السَّوْءِ وَبِمَا كَانُوْا يَسْتَعْجِلُوْنَ.

محض ظن کی پیروی کی وجہ سے وہ اندھا دھند میری تکفیر کرتے ہیں۔ وہ حقیقت کو نہیں جانتے اور نہ ہی تدبر کرتے ہیں۔ نہ وہ مجھ سے وہ کچھ طلب کرتے ہیں جو ان کے سینوں کو شفا بخشے۔ نہ وہ میرے پاس آتے ہیں تا کہ نشانات دیکھیں اور تا کہ وہ شبہات سے نجات پائیں جیسا کہ متقی لوگ کرتے ہیں۔ یاد رکھو! یہ وہ لوگ ہیں جو دنیا اور آخر میں بدبخت ہیں۔ ان پر اللہ کی لعنت ہے کیونکہ وہ مسلمانوں کی بغیر علم کے تکفیر کرتے ہیں اور وہ برا ظن رکھتے ہیں اور جلد باز ہیں۔

وَأَمَّا الْبَرَكَةُ فَلِلَّذِيْنَ يَسْمَعُوْنَ كَلَامِيْ وَيَرَوْنَ اٰيَاتِيْ وَيَظُنُّوْنَ بِأَنْفُسِهِمْ خَيْرًا وَّيَقْبَلُوْنَ الْحَقَّ وَلَا يَسْتَكْبِرُوْنَ. فَأُوْلٰٓئِكَ هُمُ الَّذِيْنَ سَعِدُوْا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَقَامُوْا لِطَلَبِ الْحَقِّ فَهُمْ يَطْلُبُوْنَ. لَا يَمْشُوْنَ

جہاں تک برکت کا تعلق ہے تو وہ ان لوگوں کیلئے ہے جو میری باتوں کو سنتے ہیں اور میرے نشانات کو دیکھتے ہیں اور اچھا ظن رکھتے ہیں۔ وہ حق کو قبول کرتے ہیں اور تکبر نہیں کرتے۔ پس یہ وہ لوگ ہیں جو دنیا و آخرت میں سعادت مند ہیں۔ وہ حق کی طلب کیلئے کھڑے ہو جاتے ہیں اور وہ اس حق کو طلب کرتے ہیں۔

مُكِبِّيْنَ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ وَيَسْئَلُوْنَ عِنْدَ كُلِّ شُبْهَةٍ لِيَنْجُوْا مِنْهَا وَلَا يُصِرُّوْنَ عَلَى الْبَاطِلِ وَلَا يَغْفَلُوْنَ. فَعَلَيْهِمْ صَلَوَاتُ اللهِ وَرَحْمَتُهُ وَبَرَكَاتُهُ وَهُمْ مَرْحُوْمِيْنَ. يٰٓأَيُّهَا النَّاسُ اسْئَلُوْنِيَ إِنْ كُنْتُمْ تَشُكُّوْنَ وَادْعُوا اللّٰهَ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً وَّاسْتَكْشِفُوْا مِنْهُ يَكْشِفُ عَلَيْكُمْ وَلَا تَقْعُدُوْا مَعَ الَّذِيْنَ يَخُوْضُوْنَ بِشَرٍّ مِّنْ عِنْدِ أَنْفُسِهِمْ وَلَا يَتْبَعُوْنَ سَبِيْلَ الرُّشْدِ وَلَا يَطْلُبُوْنَ الْحَقَّ وَهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ. يٰٓأَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ نَزُوْلَ الْمَسِيْحِ كَانَ أَمْرًا غَيْبِيًّا. فَاللّٰهُ أَبْدٰى غَيْبَهُ كَيْفَ مَا شَآءَ. فَلَا تُجَادِلُوْا فِيْ غَيْبِ اللهِ وَلَا تَعْتَدُوْا حُدُوْدَكُمْ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ. وَإِنْ كُنْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّمَّا قُلْتُ وَادَّعَيْتُ لِنَفْسِيْ فَاقْصُدُوْا قَرْيَتِيْ. وَالْبِثُوْا أَيَّامًا فِيْ صُحْبَتِيْ. يَكْشِفَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ مَّا فِيْ قُرْبَتِيْ. وَيَحْكُمُ

وہ اوندھے منہ نہیں چلتے۔ وہ ہر شبہ کے وقت سوال کرتے ہیں تاکہ اس سے نجات حاصل کرلیں۔ وہ باطل پر اصرار نہیں کرتے اور نہ غفلت کی زندگی گزارتے ہیں۔ ان پر اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہیں اور وہی ہیں جن پر رحم کیا گیا ہے۔ اے لوگو! اگر تمہیں کسی چیز میں شک ہے تو مجھ سے پوچھو۔ اور اللہ سے تضرع کے ساتھ اور چھپ چھپ کے دعائیں مانگو۔ اس سے حقیقت مانگو تو وہ تم پر میری حقیقت کھول دے گا۔ ان لوگوں کے ساتھ مت ہوجاؤ جو شر پسند ہیں۔ وہ ہدایت کی راہ نہیں چاہتے نہ وہ حق طلب کرتے ہیں اور وہ تکبر کرتے ہیں۔ اے لوگو! نزول مسیح کا معاملہ غیبی امر تھا۔ پس اللہ تعالیٰ نے اپنے غیب کو جس طرح چاہا ظاہر کیا۔ تم اللہ کے غیب کے بارے میں جھگڑا مت کرو۔ اپنی حدوں سے آگے مت بڑھو اور تم جانتے ہو۔ اگر تمہیں میری باتوں اور میرے دعووں کے بارے میں شک ہے تو میری بستی میں آؤ اور میری صحبت میں کچھ عرصہ گزارو تو اللہ تم پر میرے دل کے حالات کھول دے گا اور جس بارے میں تم اختلاف کرتے ہو اس کا فیصلہ خود کردے گا۔ اور اگر تم طاقت رکھتے ہو تو میرے پاس آؤ

فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ. وَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ فَتَعَالَوْا لِإِرَآءَةِ اٰيَاتِ صِدْقِكُمْ وَرُؤْيَةِ صِدْقِيْ وَاجْمِعُوْا عَلَيَّ خَيْلَكُمْ وَرِجْلَكُمْ وَإِخْوَانَكُمُ الْمُبْتَدِعِيْنَ وَأَحْيَآءَكُمُ الْقَبُوْرِيِّيْنَ وَادْعُوْا عَلَيَّ وَلَا تُمَهِّلُوْنِ فَإِنْ كَانَتْ لَكُمُ الْغَلَبَةُ فَاذْبَحُوْنِيْ بِأَيِّ سِكِّيْنٍ تَشَآءُوْنَ. وَاعْلَمُوْا أَنَّ اللّٰهَ مُخْزِيْكُمْ. وَلَا يُؤَيِّدُ إِلَّا عَبْدَهُ وَلَا يَعْلِيْ إِلَّا دِيْنَهُ. وَيَهْلِكُكُمْ أَيُّهَا الْمُفْسِدُوْنَ. إِنَّ اللّٰهَ لَا يَرْضٰى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ وَالشِّرْكَ وَالْبِدْعَةَ. وَأَعْدَآءُهُ هُمُ الْمُذَبَّحُوْنَ. إِنَّهُ مَعِيْ وَقَدْ أَخْبَرَنِيْ مِنْ سِرِّ نَزُوْلِ الْمَسِيْحِ وَعَمّٰى عَلَيْكُمْ وَكَانَ هٰذَا فِتْنَةٌ مِّنَ اللّٰهِ يُخْفِيْ مَا يَشَآءُ وَيُبْدِيْ وَكَذٰلِكَ سُنَّتُه فِيْ أَنْبَآءِ الْغَيْبِ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ يُحَآجُّوْنَ فِيْ غُيُوْبِ اللّٰهِ كَأَنَّهُمْ كَانُوْا عَلَيْهَا مُحِيْطِيْنَ

اپنے صدق کے نشان دکھانے کیلئے اور میرے صدق کے نشان دیکھنے کیلئے۔ تم مجھ پر اپنے پیدل اور سواروں کے ساتھ چڑھائی کرو اور بدعت پسند بھائیوں اور زندہ گور پرست ساتھیوں کو جمع کرو اور میرے لئے بددعا کرو اور مجھے لحہ بھر کیلئے بھی مہلت مت دو۔ اگر تمہیں مجھ پر غلبہ حاصل ہو جائے تو جس چھری سے چاہو مجھے ذبح کر ڈالو۔ مگر جان لو کہ اللہ تم کو ذلیل کرے گا۔ وہ سوائے اپنے بندے کے کسی کی تائید نہیں کرتا اور سوائے اپنے دین کے کسی کو بلندی عطا نہیں کرتا۔ اے مفسدو! وہ اللہ تم سب کو ہلاک کر دے گا اللہ اپنے بندوں سے کفر، شرک اور بدعت سے راضی نہیں ہوتا اور اس کے دین کے دشمن ہلاک کئے جاتے ہیں۔ بیشک اللہ تعالیٰ میرے ساتھ ہے اس نے مجھے نزول مسیح کے راز سے مطلع کیا جبکہ تم سے اس راز کو پوشیدہ رکھا۔ اللہ نے جب تک چاہا اس آزمائش کو مخفی رکھا اور جب چاہا اس کو ظاہر کر دیا۔ اللہ کی سنت غیب کی خبروں کے بارے میں یونہی ہے۔ پس افسوس ہے ان کیلئے جو کہ اللہ کے غیب کے بارے میں جھگڑتے ہیں۔ گویا کہ وہ اس غیب کو احاطہ کئے ہوئے ہیں جیسے کہ وہ اس کے تمام رازوں پر مطلع ہیں اور ان باتوں سے

وَكَانُوْا عَلٰى كُلِّ خَفَايَاهَا مُطَّلِعِيْنَ وَلَا يَحْذَرُوْنَ. أَيُّهَا النَّاسُ كُلُّ شَجَرٍ يُّعْرَفُ بِأَثْمَارِهِ فَسَتَعْرِفُوْنَنِيْ بِأَثْمَارِيْ فَلِمَ تُشَاجِرُوْنَ. وَكُفُّوٓا أَلْسِنَتَكُمْ مِّنَ الْإِكْفَارِ. وَأَيْدِيْكُمْ مِّنَ الْإِضْرَارِ. وَاتَّقُوْا سُخْطَ اللّٰهِ الْقَهَّارِ وَادْعُوْا اللّٰهَ كَشْفَ هٰذِهِ الْأَسْرَارِ فَسَوْفَ تُخْبَرُوْنَ. إِنِّيْٓ أَدْعُوْكُمْ إِلٰٓى أَمْرٍ فِيْهِ ثَمْرَةُ خَيْرِكُمْ وَعِلَاجَ مَيْرِكُمْ. وَهُوَ أَنْ يُّجَاهِدَ كُلُّ أَحَدٍ مِّنْكُمْ وَيَسْئَلُ اللّٰهَ تَعَالٰٓى أَنْ يُّرِيَه رُؤْيَا كَاشِفًا لِّحَقِيْقَةِ الْحَالِ أَوْ يُلْهِمَه إِلْهَامًا يَّلِيْقُ لِلْاِسْتِدْلَالِ. وَاللّٰهُ قَادِرٌ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ فَيُعْطِيْكُمْ إِذْ أَنْتُمْ بِكُلِّ قَلْبِكُمْ تَسْئَلُوْنَ. فَقُوْمُوْا فِيْ أَوَاخِرِ اللَّيَالِيْ وَتَوَضَّئُوْا. ثُمَّ صَلُّوْا رَكَعَاتٍ وَّابْكُوْا وَتَضَرَّعُوْا. وَصَلُّوْا عَلَى النَّبِيِّ الْكَرِيْمِ وَسَلِّمُوْا ثُمَّ اسْتَغْفِرُوْا لِأَنْفُسِكُمْ

ذرہ بھر بھی نہیں ڈرتے۔ اے لوگو! ہر درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے۔ پس تم عنقریب میرے پھلوں سے مجھے پہچان لو گے تو پھر جھگڑا کیوں کرتے ہو؟ اپنی زبانوں کو تکفیر سے اور اپنے ہاتھوں کو ضرر رسانی سے روک لو اور اللہ قہار کے غضب سے بچو۔ اللہ سے ان اسرار کے جاننے کیلئے دعائیں کرو تو عنقریب تمہیں خبر دی جائے گی۔ میں تمہیں ایسے امر کی طرف بلاتا ہوں جس میں تمہارے لئے بھلائی کا پھل اور تمہاری غذا کا علاج ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ تم میں سے ہر کوئی مجاہدہ کرے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرے کہ وہ اس کو حقیقت حال دکھانے کیلئے کوئی رؤیا دکھائے یا اسے ایسا الہام ہو جو اس کی تسلی کا موجب ہو جائے۔ اور اللہ ہر چیز پر قادر رہے جب تم اپنے پورے دل سے مانگو گے تو تمہیں عطا کردے گا۔ پس راتوں کے پچھلے پہر اٹھو، وضو کرو پھر نوافل ادا کرو اور ان میں روؤ اور تضرع اختیار کرو۔ پھر نبی کریمؐ پر درود و سلام بھیجو پھر استغفار کرو اور پھر خدا سے درست خبر کا مطالبہ کرو۔ اور اس پر چالیس روز تک دوام اختیار کرو اور تھک نہ جاؤ۔ پس عنقریب تم اللہ کی طرف سے ایسی بات کو پالو گے جو تمہیں حق کی طرف کھینچ

وَاسْتَخْبِرُوْا. وَدَاوِمُوْا عَلٰى هٰذَا أَرْبَعِيْنَ يَوْمًا وَّلَا تَسْئَمُوْا. فَسَتَجِدُوْنَ مِنَ اللّٰهِ أَمْرًا يَّقُوْدُكُمْ إِلَى الْحَقِّ وَتَنْجَوْنَ مِنَ الشُّبُهَاتِ كَمَا يَنْجِى الصَّالِحُوْنَ. فَمَالَكُمْ لَا تَقْتَدُوْنَ سُنَنَ الصُّلَحَآءِ. وَلَا تَنْتَهِجُوْنَ مَهْجَةَ الْأَتْقِيَآءِ. وَتُحِبُّوْنَ أَنْ تَفْسُقُوْا وَتَكْفُرُوْا إِخْوَانَكُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ فَتُؤْخَذُوْنَ عِنْدَ اللّٰهِ وَتُحَاسَبُوْنَ. أَتَحْسَبُوْنَ الْإِكْفَارَ هَيِّنًا وَّهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمٌ. مَا لَكُمْ لَا تَتَّقُوْنَ اللّٰهَ وَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ. يٰٓأَيُّهَا النَّاسُ تُوْبُوْا تُوْبُوْا قَبْلَ أَنْ تُغْلَقَ أَبْوَابُ التَّوْبَةِ وَأَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ. يٰٓأَيُّهَا النَّاسُ اجْتَنِبُوْا مَجَالِسَ قَوْمٍ مُّتَصَوَّفَةٍ يَّقُوْلُوْنَ إِنَّا نَحْنُ لَجِشْتِيُّوْنَ وَإِنَّا نَحْنُ قَادِرِيُّوْنَ. يَأْتُوْنَكُمْ فِيْ جُلُوْدِ النِّعَاجِ وَهُمْ ذِئَابٌ مُّفْتَرِسُوْنَ. تَرَوْنَهُمْ أُذُنًا لِّلْأَغَارِيْدِ. وَالْمُعْرِضِيْنَ عَنْ

لے جائے گی اور تم شبہات سے نجات حاصل کرلوگے جیسے کہ صالح لوگ بچائے جاتے ہیں۔ تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ تم صالحین کی سنت کی پیروی نہیں کرتے اور نہ ہی متقیوں کا راستہ اختیار کرتے ہو۔تم یہ پسند کرتے ہو کہ تم فاسقانہ زندگی اختیار کرو اور بغیر علم کے اپنے بھائیوں کی تکفیر کرو۔ یاد رکھو! اللہ کے ہاں تمہارا محاسبہ اور مواخذہ ہوگا۔ کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ تکفیر آسان کام ہے حالانکہ وہ اللہ کے نزدیک بہت بڑا جرم ہے۔تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ تم اللہ کا تقویٰ اختیار نہیں کرتے اور نہ ہی فکر سے کام لیتے ہو۔ اے لوگو! توبہ کروتوبہ کروقبل اس کے کہ توبہ کے دروازے بند ہوجائیں اور تم انتظار کررہے ہو۔ اے لوگو! ان صوفیوں کی مجلسوں سے بچو جو کہ کہتے ہیں کہ ہم چشتی اور قادری ہیں۔ وہ تمہارے پاس دنبہ کی کھالوں میں آتے ہیں حالانکہ حقیقت میں وہ پھاڑنے والے بھیڑیئے ہیں۔تم دیکھتے ہو کہ ان کے کان گانے سننے کے عادی ہیں اور وہ یکتا نبیؐ کی سنتوں سے اعراض کرتے ہیں اور اکثر ان میں سے فاسق ہیں۔ وہ نازک اندام گانے والی عورتوں کی آواز کے دلدادہ ہیں اور روشن شریعت محمدیؐ کو چھوڑتے ہیں۔ انہوں نے اس

سُنَنِ النَّبِيِّ الْوَحِيْدِ. وَأَكْثَرُهُمْ فَاسِقُوْنَ. قَرَمُوْا لِقَيْنَاتٍ غَيْدَآءَ وَدَعُوْا الشَّرِيْعَةَ الْغَرَّآءَ. وَخَلَعُوْا رَسْنَهُمْ وَاتَّبَعُوْا الْأَهْوَآءَ فَهُمْ عَلَيْهَا مُنْتَكِسُوْنَ. مَا لَهُمْ مِّنْ عِلْمٍ مِّنْ مَّعَارِفِ الْقُرْآنِ. وَمَا مَسَّتْ قَرِيْحَتُهُمْ دَقَائِقَ الْفُرْقَانِ. وَيَحْسَبُوْنَ أَنَّهُمْ إِلٰى قَصْوَى الْمَطَالِبِ فَآئِزُوْنَ. وَإِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا دَاعِيَ اللّٰهِ قَالُوْا لَا نَعْلَمُ مَا الدَّاعِيْ. وَإِنَّا نَحْنُ الرَّاشِدُوْنَ الْمُرْشِدُوْنَ. وَإِذَا دُعُوْا إِلَى اللّٰهِ وَسُنَنِ رَسُوْلِهِ ﷺ لَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ اسْتِكْبَارًا وَّاتَّخَذُوْا نَذْرَ اللّٰهِ هُزْءَةً وَّبِهِمْ يَسْتَهْزِءُوْنَ. وَيَقُوْلُوْنَ إِنَّ الْمُحَدَّثِيَّةَ وَشَرَفُ مُكَالَمَاتِ اللّٰهِ وَشَرَفُ رِسَالَتِهِ لَيْسَ بِشَيْءٍ. وَلَوْ شِئْنَا لَجَعَلْنَا أَدْنٰى مُرِيْدِيْنَا بَالِغَ هٰذَا الْمُقَامِ. وَلٰكِنَّا مِنْ مِّثْلِ هٰذِهِ الْأُمُوْرِ كَارِهُوْنَ خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَنْظُرُوْنَ إِلَى الْحَقِّ وَلَا

شریعت کی رسی کو اپنی گردنوں سے اتار دیا ہے اور خواہشات کی پیروی کرتے ہیں۔ اور وہ ان خواہشات کی طرف اوندھے منہ پڑے رہتے ہیں۔ ان کے پاس قرآن کے معارف کا کوئی علم نہیں اور نہ ہی ان کی طبیعتوں نے قرآن کے دقائق کو چھوا ہے۔ اس کے برخلاف وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ قرآن کے اعلیٰ مطالب جانے پر فائز ہیں۔ جب انہیں کہا جاتا ہے کہ اللہ کے امور کی پیروی کرو تو کہتے ہیں کہ ہم کسی داعی کو نہیں جانتے۔ اور ہم خود ہدایت یافتہ اور ہدایت دینے والے ہیں۔ اور جب انہیں اللہ اور رسولؐ کی طرف بلایا جاتا ہے تو وہ تکبر کرتے ہوئے اپنے منہ موڑ لیتے ہیں۔ وہ اللہ کے نذیر کا ٹھٹھا اڑاتے ہیں اور اس کے ساتھ مذاق کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ محدثیت اور شرف مکالمات اور اللہ کی رسالت کچھ شئے نہیں اور اگر ہم چاہیں تو اپنے ایک ادنیٰ مرید کو اس مقام تک پہنچا دیں لیکن اس طرح کے امور سے ہم نفرت کرتے ہیں۔ اللہ نے ان کے دلوں پر مہر لگادی ہے۔ وہ حق کی طرف نظر نہیں کرتے اور نہ ہی اس کا ارادہ رکھتے ہیں اور نہ اس کی تعظیم کرتے ہیں۔ اس مامور کی تحقیر کرتے ہیں جسے اللہ نے اپنے بندوں کی

يَقْصُدُوْنَهُ وَلَا يَبَجِّلُوْنَ وَيَحْتَقِرُوْنَ الَّذِيْنَ أَرْسَلَهُ اللّٰهُ إِلٰى عِبَادِهِ وَيَقُوْلُوْنَ قَدْ أَنْبَأَنَا اللّٰهُ إِنَّه كَافِرٌ كَذَّابٌ. وَيُصِرُّوْنَ عَلٰى قَوْلِهِمْ وَهُمْ يُكَذِّبُوْنَ وَيَقُوْلُوْنَ إِنَّ الْبَرَكَاتِ كُلُّهَا مَنُوْطَةٌ بِالْبَيْعَةِ. وَمَا لِهٰذَا الرَّجُلِ شَرَفُ بَيْعَةِ شَيْخٍ مِّنَ الْمَشَآئِخِ. وَمَا بَيْعَتُهُمْ إِلَّا كَصَفْقَةِ الْمَغْبُوْنَ. وَإِنْ قَوْلُهُمْ إِلَّا كَذِبٌ لَخَتَهُ الصَّوَّاغُوْنَ. يَا حَسْرَةً عَلَيْهِمْ. أَلَا يَعْلَمُوْنَ أَنَّ الْمَسِيْحَ يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ بَجَمِيْعِ عُلُوْمِه. وَلَا يَأْخُذُ شَيْئًا مِّنَ الْأَرْضِ مَا لَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ. أَلَا يَعْلَمُوْنَ أَنَّ الَّذِيْنَ يُرْسَلُوْنَ مِنْ لَّدُنْ رَّبِّهِمْ لَا يَحْتَاجُوْنَ إِلٰى بَيْعَةِ أَحَدٍ. وَهُمْ مِّنْ رَّبِّهِمْ يَتَعَلَّمُوْنَ. وَكُلَّ عِلْمٍ مِّنْهُ يَأْخُذُوْنَ. بِه يُبْصِرُوْنَ وَبِه يَسْمَعُوْنَ وَبِه يَنْطُقُوْنَ يَسْكُنُ فِيْهِمْ رُوْحُ اللّٰهِ. فَهُمْ بِرُوْحِه يَتَكَلَّمُوْنَ. وَبِه يُنَوِّرُوْنَ كُلَّ مَنْ

طرف بھیجا ہے اور کہتے ہیں کہ اللہ نے ہمیں خبر دی ہے کہ یہ شخص کافر اور کذاب ہے۔ وہ اپنے اقوال پر اصرار کرتے ہیں اور جھوٹ بولتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ تمام برکات بیعت سے وابستہ ہیں اور اس شخص کو مشائخ میں سے کسی بھی شیخ کی بیعت کا شرف حاصل نہیں ہے۔ جان لو ان کی بیعت بے سود اور خسارہ ہے۔ ان کی بات جھوٹ ہے جو گھڑنے والوں نے گھڑا ہے۔ ہائے افسوس ان پر کیا وہ نہیں جانتے کہ مسیح نے آسمان سے اس کے تمام علوم کے ساتھ نازل ہونا تھا اور زمین سے اس نے کچھ نہیں لینا تھا۔ انہیں کیا ہو گیا ہے کہ وہ شعور نہیں رکھتے۔ کیا وہ نہیں جانتے کہ جو ان کے رب کی طرف سے بھیجے جاتے ہیں وہ کسی کی بیعت کے محتاج نہیں ہوتے۔ وہ اپنے رب کی طرف سے سب کچھ سیکھ کر آتے ہیں اور ہر علم خدا سے حاصل کرتے ہیں وہ اسی کے ساتھ دیکھتے، اسی کے ساتھ سنتے اور اسی کے ساتھ بولتے ہیں۔ ان کے اندر اللہ کی روح بسیرا کرتی ہے۔ اور وہ اس کی روح سے ہی کلام کرتے ہیں۔ وہ ہر سلیم فطرت کو اللہ کی روح سے روشن کرتے ہیں اور اسی روح سے لوگوں کو فیض دیتے ہیں اور اسی کے ذریعہ علم کے خزانوں

سَلِمَ نَظْمَ فِطْرَتِهِ. وَبِه يَفِيْضُوْنَ. وَبِه يَطَّلِعُوْنَ عَلٰى كُنُوْزِ الْعِلْمِ. وَيُقِيْمُوْنَ حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰى كُلِّ مَنْ لَجَّ بِإِنْكَارِ الْحَقِّ وَجُحُوْدِه وَمِنَ اللّٰهِ يُنْصَرُوْنَ. يُوْدَعُ اللّٰهُ صُدُوْرَهُمْ مَعَارِفَ الْقُرْآنِ. وَيُظْهِرُهُمْ عَلٰى نَوَادِرِ وَقَآئِعِ الزَّمَانِ. وَيُعْطِيْهِمْ شَيْئًا مَّا لَا يُعْطِيْ غَيْرَهُمْ وَهُمْ مِّنْ غَيْرِهِمْ يُمَيَّزُوْنَ. وَيَهَبُ لَهُمْ مُلْكًا لَّا يَنْبَغِيْ لِأَحَدٍ مِّنْ بَعْدِهِمْ وَهُمْ بِعِنَايَاتِه يُخَصَّصُوْنَ. وَأَنّٰى بِكُمْ هٰذَا الْفَضْلُ أَيُّهَا الْمُتَمَرِّدُوْنَ الْمُكَذِّبُوْنَ. وَإِنْ كَانَ فِيْ بَيْعَتِكُمْ وَبَيْعَةِ مَشَآئِخِكُمْ أَثَرٌ فَأَرُوْنِيْ فِيْهَا هٰذَا الْأَثَرَ أَيُّهَا الْكَاذِبُوْنَ. وَإِنْ كَانَ فِيْ صُحْبَتِكُمْ وَصُحْبَتِهِمْ فَيْضٌ فَمَالِيْ لَآ أَرَى ذٰلِكَ الْفَيْضَ؟ ءَأَنْتُمْ تَثْبُتُوْنَ. قَدْ هَلَكْتُمْ وَأَهْلَكْتُمْ جِبِلًّا كَثِيْرًا أَيُّهَا الْمُفْتَرُوْنَ. مَا لَكُمْ مَا نَفَعَ

پر لوگوں کو مطلع کرتے ہیں وہ ہر حجت قائم کرتے ہیں ہر اس شخص پر جو انکار حق کی وجہ سے مامور سے الجھتا ہے۔ اور وہ اللہ سے مدد یافتہ ہوتے ہیں۔ اللہ ان کے سینوں میں معارف قرآن ودیعت کرتا ہے اور ان پر زمانے کے بڑے بڑے واقعات ظاہر کرتا ہے اور ان کو وہ کچھ عطا کیا جاتا ہے جو ان کے غیر کو نہیں دیا جاتا۔ وہ غیروں سے ممیز کیئے جاتے ہیں۔ ان کو وہ بادشاہت عطا کی جاتی ہے جو ان کے بعد کسی کو نہیں دی جاتی اور وہ اس کی عنایات سے مخصوص کئے جاتے ہیں۔ اے شک کرنے والے مکذبو! تمہیں یہ فضل کہاں نصیب ہوا؟ اے جھوٹو! اگر تمہاری یا تمہارے مشائخ کی بیعت میں یہ اثر ہے تو وہ اثر مجھے دکھاؤ۔ اگر تمہاری اور ان کی صحبت میں فیض ہے تو پھر مجھے وہ فیض نظر کیوں نہیں آتا۔ کیا تم یہ ثابت کر سکتے ہو؟ اے مفتریو! تم خود ہلاک ہوئے اور کثیر مخلوق کو ہلاک کر دیا۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ تمہاری بیعت کا لوگوں کو کوئی فائدہ نہیں اور نہ ہی تمہیں اس سے کوئی فائدہ ہوا ہے۔ تمہاری مجلسیں سوائے جمگھٹے اور تماشائیوں کے کچھ نہیں۔ تمہاری مجلسوں میں قرآن نہیں پڑھا جاتا بلکہ اشعار کے ساتھ کھیلا جاتا ہے۔ جو لوگ

النَّاسَ بَيْعَتُكُمْ وَّمَآ أَنْتُمْ مِّنْهُ مُنْتَفِعُوْنَ. وَمَا مَجْلِسُكُمْ إِلَّا حَلَقَةٌ مُّلْتَحِمَةٌ وَّنَظَّارَةٌ مُّزْدَحِمَةٌ وَّمَا يُقْرَءُ الْقُرْآنُ فِيْ مَجَالِسِكُمْ بَلْ بِالْأَشْعَارِ تَتَلَاعَبُوْنَ وَالَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكُمْ مَآ أَرٰى فِيْهِمْ حُبُّ اللّٰهِ وَحُبُّ رَسُوْلِهٖ وَمَآ أَرَاهُمْ مُتَنَاهِيْنَ مِنَ الْفِسْقِ وَالْمَعْصِيَةِ بَلْ إِلَى الْمَعَاصِيْ يَسْعَوْنَ وَيُسَارِعُوْنَ. وَيَرْكُنُوْنَ مِنَ اللّٰهِ إِلٰى غَيْرِ رَكِيْنٍ وَّيَعْبُدُوْنَ الْقُبُوْرَ وَيَسْتَعْصِمُوْنَ بِغَيْرِ مَكِيْنٍ وَّيَنْتَكِسُوْنَ عَلٰى جِيْفَةِ الدُّنْيَا فَهُمْ مَالِئُوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنِ. يُكَلِّفُوْنَ بِهَا لِغُبَاوَتِهِمْ وَيُكَلِّبُوْنَ عَلَيْهَا لِشِقَاوَتِهِمْ وَهُمْ فِيْهَا يَعْتَدُوْنَ. لَا يَعْلَمُوْنَ مِنَ الْقُرْآنِ دَقِيْقَةً وَّلَا يَقْرَءُوْنَه وَلَا يَتَزَوَّدُوْنَ لِلْآخِرَةِ شَيْئًا وَّلَمْ يَزَالُوْا الدُّنْيَا هُمْ يُعَانُوْنَ.

تمہاری بیعت کرتے ہیں ان میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی کوئی محبت نہیں پائی جاتی اور نہ ہی وہ فسق اور گناہ سے رکنے والے ہیں۔ بلکہ وہ تو گناہوں کی طرف دوڑتے اور جلدی کرتے ہیں۔ وہ اللہ کو چھوڑ کر نااہل لوگوں کی طرف مائل ہوتے ہیں اور قبروں کی عبادت کرتے ہیں۔ وہ ان سے حفاظت مانگتے ہیں جن کی اپنی کوئی حیثیت نہیں۔ وہ مردار دنیا پر ٹوٹ پڑتے ہیں اور اس سے ہی اپنے پیٹوں کو بھرتے ہیں۔ اپنی بیوقوفی کی وجہ سے اس دنیا کے حریص ہو گئے ہیں۔ اپنی بدبختی کی وجہ سے اس دنیا کیلئے کتے کی طرح آرزومند ہو گئے ہیں اور وہ اس میں حد سے بڑھ جاتے ہیں۔ وہ قرآن کے دقائق میں سے کچھ نہیں جانتے اور نہ ہی اسے پڑھتے ہیں اور نہ ہی اپنی آخرت کیلئے کوئی زادراہ لیتے ہیں۔ وہ ہر وقت اس دنیا کیلئے مشقت اٹھاتے ہیں۔

يٰٓأَيُّهَا النَّاسُ تُوْبُوْا تُوْبُوْا فَإِنَّ الْأَيَّامَ قَدْ كَمُلَتْ وَسَاعَةُ

اے لوگو! توبہ کرو توبہ کرو۔ دن پورے ہو گئے ہیں اور اللہ کی گھڑی قریب آ گئی ہے۔

اللّٰهِ قَدِ اقْتَرَبَتْ. فَطُوْبٰى لِعَيْنٍ
أَمْعَنَتْ وَرَأَتْ. وَطُوْبٰى لِأُذُنٍ
أَصْغَتْ وَسَمِعَتْ. وَطُوْبٰى لِقَدَمٍ
إِلَى الْحَقِّ نَهَضَتْ وَسَارَعَتْ.
وَطُوْبٰى لِقَوْمٍ هُمْ يَقْبَلُوْنَ الْحَقَّ
وَلَا يُعْرِضُوْنَ. يٰٓأَيُّهَا الْمُسْلِمُوْنَ
جَعَلَكُمُ اللّٰهُ مُسْلِمِيْنَ اِعْلَمُوْا
إِنِّيْ مِنَ اللّٰهِ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا
وَّاعْلَمُوْٓا أَنَّه يَنْصُرُنِيْ وَيُؤَيِّدُنِيْ
وَيُعَلِّمُنِيْ وَيُلْهِمُنِيْ وَأَعْطَانِيْ مِنْ
مَّعَارِفٍ لَّا يَعْلَمُهَا أَحَدٌ إِلَّا
بِتَعْلِيْمِه فَمَالَكُمْ لَا تَقْبَلُوْنِ
وَلَا تَمْتَحِنُوْنِ. يٰٓأَيُّهَا النَّاسُ
ادْنُوْا مِنِّيْ وَلَا تَتَحَوَّلُوْا وَافْتَحُوْا
أَعْيُنَكُمْ وَلَا تَغُضُّوْا. وَادْخُلُوْا
فِيْ أَمَانِ اللّٰهِ وَلَا تَبْعُدُوْا.
وَتَطَهَّرُوْا عَنِ الْحِقْدِ وَالشَّنْاٰنِ
وَلَا تَلَطَّخُوْا. وَتَجَلَّدُوْا إِلَى التَّوْبَةِ
وَلَا تَسْتَأْخِرُوْا. وَلَا تُفْرِطُوْا فِيْ
سُوْٓءِ الظَّنِّ وَاتَّقُوْا وَاجْتَنِبُوْا
وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ
وَجَاهِدُوْا وَلَا تُعَجِّلُوْا أَلَا لَا

پس مبارک ہے وہ آنکھ جس نے غور کیا اور دیکھا۔ مبارک ہے وہ کان جس نے توجہ کی اور سنا۔ مبارک ہے وہ قدم جو حق کیلئے اٹھا اور جلدی کی۔ مبارک ہے وہ قوم جو حق کو قبول کرتی ہے اور اس سے اعراض نہیں کرتی۔ اے مسلمانوں! اللہ نے تمہیں فرمانبردار پیدا کیا ہے۔ یقین کرلو میں اللہ کی طرف سے ہوں اور وہ میرے لیے کافی گواہ ہے۔ جان لو! کہ وہ میری مدد کرتا ہے اور میری تائید کرتا ہے۔ وہ مجھے سکھاتا اور الہام کرتا ہے اور اس نے مجھے وہ معارف عطا کئے ہیں جو کہ کوئی نہیں جانتا مگر اللہ کی تعلیم کے ذریعہ۔ اور تمہیں کیا ہوگیا کہ تم مجھے قبول نہیں کرتے اور نہ میرا امتحان لیتے ہو۔ اے لوگو! میرے قریب آؤ اور مجھ سے منحرف نہ ہوجاؤ۔ اپنی آنکھیں کھولو اور انہیں بند مت کرو اور اللہ کی امان میں داخل ہوجاؤ اور اس سے دور مت رہو۔ اور اپنے آپ کو کینے اور دشمنی سے پاک کرو۔ تم اپنے آپ کو غلاظت میں لت پت مت کرو۔ ہمت کے ساتھ توبہ کی طرف جلدی کرو اور تاخیر مت کرو۔ بدگمانی میں افراط سے مت کام لو بلکہ تقویٰ سے کام لو اور بدگمانی سے اجتناب کرو۔ اور نماز اور صبر کے ساتھ مدد مانگو اور کوشش کرو اور تم جلدی مت کرو۔ خبردار

تُعَجِّلُوْا. وَادْعُوا اللّٰهَ مُتَضَرِّعِيْنَ وَاطْرَحُوْا بَيْنَ يَدَیْ رَبِّكُمْ وَاسْئَلُوْهُ حَقِيْقَتِیْ وَحَقِيْقَةَ أَمْرِیْ بِكُلِّ قَلْبِكُمْ وَبِكُلِّ تَوَجُّهِكُمْ وَبِكُلِّ عَزِيْمَتِكُمْ وَبِصِدْقِ هِمَّتِكُمْ يَكْشِفُ الْأَمْرَ عَلَيْكُمْ وَتُجَابُوْا. اِرْفَقُوْا أَيُّهَا النَّاسُ اِرْفَقُوْا. وَلَا تَغْلُوْا فِیْ سَبِّكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا. وَاتَّقُوْا إِنْكَارَ عَجَآئِبِ اللّٰهِ الَّتِیْ أُخْفِيَتْ مِنْ أَعْيُنِكُمْ وَلَا تَجْتَرُوْا. وَارْحَمُوْا عَلٰٓی أَنْفُسِكُمْ وَلَا تَظْلِمُوْا أَيُّهَا الْمُسْتَعْجِلُوْنَ. يَا مَشَآئِخَ الْهِنْدِ إِنْ كُنْتُمْ تَحْسَبُوْنَ أَنْفُسَكُمْ شَيْئًا فَمَالَكُمْ لَا تُبَارِزُوْنَنِیْ وَلَا تُقَاوِمُوْنِ. وَإِنِّیْٓ أَرَاكُمْ فِیْ غُلَوَآءِكُمْ سَادِرِيْنَ وَسَادِلِيْنَ ثَوْبَ الْخُيَلَآءِ وَمُعْجِبِيْنَ. وَأَهْلَكَكُمُ الْمَادِحُوْنَ الْمُطْرِءُوْنَ. تَعَالَوْا نَدْعُ الرَّبَّ الْجَلِيْلَ. وَنَتَحَامَی الْقَالَ وَالْقِيْلَ.

جلد بازی مت کرو اور اللہ کو تضرع کے ساتھ پکارو اور اپنے رب کے آستانہ پر گر جاؤ اور تم اس رب سے میری حقیقت اور میرے کام کی حقیقت اپنے پورے دل کے ساتھ اور کامل توجہ کے ساتھ اور اپنے پورے عزم کے ساتھ اور صدق ہمت کے ساتھ مانگو۔ تو تم پر معاملہ کھول دیا جائے گا اور تمہیں جواب مل جائے گا۔ نرمی اختیار کرو۔ اے لوگو نرمی! اور گالیاں دینے میں غلو مت کرو اور حد سے مت بڑھو۔ اللہ کے ان عجائب کے انکار سے بچو جو تمہاری آنکھوں سے پوشیدہ ہیں اور جرأت مت کرو۔ اے جلد بازو! اپنی جانوں پر رحم کرو اور ظلم مت کرو۔ اے مشائخ ہند! اگر تم اپنے تئیں اپنے آپ کو کچھ سمجھتے ہو تو پھر مقابلے کیلئے میدان میں کیوں نہیں نکلتے؟ میں دیکھتا ہوں کہ تم اپنے جوش میں بڑے بے باک ہو گئے ہو۔ اور تم فاخرانہ لباس پہن کر تکبر کرتے ہو۔ تمہیں تعریف کرنے والوں اور مبالغہ آمیزی کرنے والوں نے ہلاک کر دیا ہے۔ آؤ ہم اپنے رب جلیل کو پکاریں اور قال و قیل سے بچیں۔ اور ہم اللہ سے دلیل اور حجت طلب کریں۔ اور ہم اللہ سے سوال کریں کہ وہ ہمارے اور تمہارے درمیان کھول کر بیان کر دے تا کہ حق ظاہر ہو جائے اور ہلاک

وَنَطْلُبُ مِنَ اللهِ الْبُرْهَانَ وَالدَّلِيْلَ. وَنَسْئَلُ اللهَ أَنْ يَّفْتَحَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ لِيَتَبَيَّنَ الْحَقُّ وَيَهْلِكَ الْهَالِكُوْنَ. وَإِنِّيْ وَاللهِ أَتَيَقَّنُ فِيْكُمْ إِنَّكُمُ الثَّعَالِبُ وَ تَسْتَاسِدُوْنَ. وَبِغُثَانٍ وَ تَسْتَنْسِرُوْنَ. وَكَذٰلِكُمْ فِيْ أَمْرِيْ تَظُنُّوْنَ. فَتَعَالَوْا نَجْعَلُ اللهَ حَكَمًا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ لِيُكَرِّمَ اللهُ الصَّادِقِيْنَ وَيُخْسِرَ الْمُبْطِلُوْنَ. فَإِنْ كَانَ لَكُمْ نَصِيْبٌ مِّنْ نِّعْمَتِيَ الَّتِيْ أَنْعَمَ اللهُ عَلَيَّ فَبَارِزُوْا عَلَيَّ نِدَائِيْ وَوَاجِهُوْا تِلْقَآئِيْ وَابْتَدِرُوْا وَلَا تُمَهِّلُوْنِ. وَوَاللهِ مَآ أَرٰى فِيْكُمْ نَفْسًا مِّنَ الصُّلَحَآءِ. إِلَّا كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَآءِ فِى اللِّمَّةِ السَّوْدَآءِ وَأَرَاكُمْ إِنَّكُمْ أَضْلَلْتُمْ عِبَادَ اللهِ وَعَقَرْتُمْ نَاقَةَ الْإِسْلَامِ وَتَعْقِرُوْنَ. وَقَدْ أَرْسَلَنِيْ رَبِّيْ لِأُعَرِّفَكُمْ طُرُقًا تَسْلِكُوْنَهَا. وَأَعْمَالًا تَعْمَلُوْنَهَا

ہونے والے ہلاک ہوجائیں۔ اللہ کی قسم مجھے تمہارے بارے میں یقین ہے کہ تم حقیقت میں لومڑی ہو مگر اپنے آپ کو شیر تصور کرتے ہو۔ تم گدھ ہو مگر باز بنتے ہو۔ اسی طرح تم میرے بارے میں بھی خیال کرتے ہو۔ پس آؤ ہم اللہ کو ہمارے اور تمہارے درمیان حکم بنائیں تا کہ اللہ سچوں کو عزت عطا کرے اور جھوٹے خسارے میں رہ جائیں۔ پس اگر تمہیں اس نعمت میں سے کچھ حصہ ہے جو اللہ نے مجھ پر انعام کی ہے تو پھر میری آواز پر میدان میں آؤ اور پوری توجہ کے ساتھ میری طرف نکلو اور جلدی کرو اور مجھے مہلت مت دو۔ اللہ کی قسم میں تم میں ایک بھی صالح نفس نہیں پاتا سوائے اس کے جیسے کہ سیاہ زلفوں میں ایک سفید بال۔ میں دیکھتا ہوں کہ تم نے اللہ کے بندوں کو گمراہ کیا ہے اور تم نے اسلام کی اونٹنی کو زخمی کیا ہے اور زخمی کر رہے ہو۔ یقیناً اللہ نے مجھے بھیجا ہے کہ تمہیں تمہارے چلنے کے راستے بتاؤں اور تمہیں تمہارے کرنے والے اعمال کے بارے میں اطلاع دوں اور وہ اخلاق سکھاؤں جو تمہیں مہذب بنادیں۔ پس مجھے جواب دو کہ تم میری دعوت کو قبول کرتے ہو یا اس کو ردّ کرتے ہو۔ تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ تم اسلام

وَأَخْلَاقًا تَتَهَذَّبُوْنَ بِهَا. فَأَجِيْبُوْنِيْ أَتَقْبَلُوْنَ دَعْوَتِيْ أَوْ تَرُدُّوْنَ. مَا لَكُمْ لَا تَنْظُرُوْنَ إِلَى الْإِسْلَامِ وَمَصَآئِبِهَا. وَإِلَىٰٓ اٰفَاتٍ جَدِيْدَةٍ وَّغَرَآئِبِهَا وَلَا تُوَاسُوْنَ أَيُّهَا الْغَافِلُوْنَ. هٰذَا وَقْتُ جَمْعِ ضَلَالَةٍ كُلِّ تَنُوْفَةٍ. وَسَلَالَةِ كُلِّ مَخُوْفَةٍ. وَأَتَى الزَّمَانُ بِعَجَآئِبِ فِتَنٍ وَّعُلُوْمٍ أُطْرُوْفَةٍ يُعْرَفُ فِيْهَا عَلَامَاتُ الْوَقَاحِ كَامْرَأَةٍ مَّطْرُوْقَةٍ يَّقْبَلُهَا الْأَحْدَاثُ وَيَسْتَمْلِحُوْنَ. أَيُّهَا النَّاسُ جِئْتُكُمْ فِيْ وَقْتٍ كَادَتِ الشَّمْسُ تَغْرُبُ فِيْهِ وَتَجِبُّ. وَضِيَآءُ الْإِسْلَامِ يَسْتَتِرُ وَيَحْتَجِبُ. فَمَالَكُمْ لَا تَرَوْنَ الْأَوْقَاتِ وَمَا تَقْبَلُوْنَ النُّوْرَ الَّذِيْ نَزَلَ فِيْ وَقْتِهٖ وَفِيْٓ أَنْبَآءِ الرَّسُوْلِ تَشُكُّوْنَ. مَالَكُمْ قَدْ جَمَدْتُّمْ وَنَاقَتُكُمْ قَعَدَتْ وَارْتَقَتْ بِأُذُنَيْهَا وَنَفْسُكُمْ لَغِبَتْ وَسَقَطَتْ عَلٰى سَاقَيْهَا وَمَا

اور اس کے مصائب کی طرف نہیں دیکھتے اور اس پر آنے والی نت نئی اور رنگا رنگ آفات کی طرف نظر نہیں کرتے۔ اے غافلو! تمہیں اس سے کوئی ہمدردی نہیں ہے۔ یہ تمام جملہ گمراہیوں کا وقت اور پُر خطر دور ہے۔ یہ زمانہ عجیب فتنے اور پسندیدہ علوم لایا ہے۔ یہ زمانہ فحاشت کی علامات کے ساتھ اس طرح پہچانا جاتا ہے جیسے کہ وہ عورت پہچانی جاتی ہے جو مردوں کی پسندیدہ ہوتی ہے۔ جسے نوجوان چومتے اور اس سے چھیڑ خانی کرتے ہیں۔ اے لوگو! میں تمہارے پاس ایسے وقت میں آیا ہوں جس میں قریب ہے کہ سورج (اسلام) غروب ہوجائے اور ڈوب جائے۔ دین اسلام کی روشنی چھپ جائے اور پردے میں چلی جائے۔ پس تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ تم وقت کے تقاضوں کو نہیں سمجھتے اور اس نور کو قبول نہیں کرتے جو اپنے وقت پر نازل ہوا ہے۔ اور تم اللہ کے رسول ﷺ کی خبروں میں شک کرتے ہو۔ تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ تم پتھر کے بن گئے ہو اور تمہاری اونٹنی (ہمت) تھکان سے بیٹھ گئی ہے اور اس نے اپنے کان لٹکا دیئے ہیں۔ تمہارے نفس تھک گئے ہیں اور اپنی پنڈلیوں کے بل گر گئے ہیں۔ تم میں نہ حس اور نہ حرکت باقی رہ گئی ہے اور نہ ہی تم میں

بَقِيَ لَكُمْ حِسٌّ وَّلَا حَرَكَةٌ وَّلَآ
أَنْتُمْ تَتَنَفَّسُوْنَ. ءَأَنْتُمْ نَآئِمُوْنَ
أَوْ مَيِّتُوْنَ. مَالَكُمْ لَا تَسْمَعُوْنَ
وَلَا تُجِيْبُوْنَ أَتُحِبُّوْنَ الْحَيٰوةَ
الدُّنْيَا وَلَا تَذَكَّرُوْنَ مَوْتَ
اٰبَآءِكُمْ وَلَا تَخَافُوْنَ يُحَسْرَةً
عَلٰى شِقْوَتِكُمْ فِي الدِّيْنِ
وَتَشَوُّفِكُمْ أَجْسَامَكُمْ
بِالتَّسْمِيْنِ. وَخُلُوِّكُمْ مِّنْ
مَّوَاسَاةِ الْإِسْلَامِ وَالْعِلْمِ وَالْيَقِيْنِ
وَمِمَّا تَدَّعُوْنَ. أَلَا تَرَوْنَ رِيْحًا
مَطُوْحَةً عَنْ طُرُقِ الصَّوَابِ
وَفِتَنًا مُبْرِحَةً لِّأُوْلِي الْأَلْبَابِ. أَلَا
تَرَوْنَ رَأْسَ الْمِائَةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ
تَنْتَظِرُوْنَهَا. أَلَا تَرَوْنَ إِظْلَالَ
الظَّلَامِ. وَاقْتِحَامَ جَيْشِ اللِّيَامِ.
فَلِمَ لَا تَسْتَيْقِظُوْنَ. أَلَا تَرَوْنَ أَنَّ
الْإِسْلَامَ صَارَ كَالْيَتِيْمِ الْمَرْءُوْدِ.
وَهِمَمُ الْمُسْلِمِيْنَ كَالنِّضْوِ
الْمَجْهُوْدِ. وَخَوْفُ اللهِ كَالْمَتَاعِ
الْمَفْقُوْدِ. وَعِلْمُ الْقُرْآنِ كَالْحَيِّ
الْمَوْءُوْدِ تَرَوْنَه ثُمَّ تَتَجَاهَلُوْنَ.

زندگی کی رمق باقی ہے۔کیا تم سو گئے ہو یا مر گئے ہو؟ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ نہ تم سنتے ہو اور نہ جواب دیتے ہو۔کیا تم دنیا کی زندگی سے محبت کرتے ہو اور اپنے آباء کی موت کو یاد نہیں کرتے اور نہ ہی خوف خدا رکھتے ہو۔ہائے افسوس تم نے دین کو کمزور کر دیا اور اپنے جسموں کو موٹا کرنے کا شوق رکھتے ہو۔تم اسلام، علم، یقین اور جس کی طرف تمہیں بلایا جاتا ہے اس سے خالی ہو۔کیا تم ہلاک کرنے والی ہوا کو نہیں دیکھتے جو راہ راست سے تمہیں ہٹا رہی ہے اور فتنے جو تمہیں پریشان کر رہے ہیں۔کیا تم صدی کے اخیر کو نہیں دیکھتے جس کا تم انتظار کر رہے تھے۔کیا تم اندھیروں کے بڑھتے ہوئے سائے نہیں دیکھ رہے اور ان کمینوں کے لشکر جو داخل ہو رہے ہیں۔پس تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اب بھی بیدار نہیں ہوتے۔کیا تم نہیں دیکھتے کہ اسلام خوف زدہ یتیم کی مانند ہو گیا ہے اور مسلمانوں کی ہمتیں لاغر اونٹنی کی مانند ہو گئی ہیں۔اور اللہ کا خوف گمشدہ متاع کی مانند ہو گیا ہے۔اور علم قرآن زندہ در گور کی طرح دفن کر دیا گیا ہے۔تم دیکھ رہے ہو مگر پھر بھی جہالت پر مصر ہو۔اے لوگو! اپنی فکروں کو مستعدی اور خلوص سے استعمال کرو اور اپنی نظروں میں

أَيُّهَا النَّاسُ اِمْتَحِضُوْا حَزْمَكُمْ فِي الْأَفْكَارِ. وَ دِيَانَتَكُمْ فِي الْأَنْظَارِ. وَلَا تُحِيْدُوْا مِنَ اللّٰهِ الْبَارِ. وَلَا تَرُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ الَّتِيْ جَآءَتْ فِيْ وَقْتِهَا وَلَا تَوَلَّوْا وَأَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ. وَأَنْ تَسْمَعُوْا قَوْلِيْ وَتَلْتَفِتُوْا إِلٰى مَوَاعِظِيْ وَإِلَى الْوَصَايَا الَّتِيْ أَنَا مُوْصِيْكُمُ الْيَوْمَ فَاللّٰهُ يَرْضٰى عَنْكُمْ وَيُثْمِرُكُمْ وَ يُكْثِرُكُمْ وَيَنْزِلُ بَرَكَاتَه عَلَيْكُمْ وَيَجْعَلُ بَرَكَتَه فِيْ أَوْلَادَكُمْ وَذُرِّيَّاتَكُمْ وَ زُرُوْعَكُمْ وَتِجَارَاتَكُمْ وَ عِمَارَاتَكُمْ وَإِمَارَاتَكُمْ وَ يُحْيِيْكُمْ حَيٰوةً طَيِّبَةً فَتَدْخُلُوْنَ فِيْ أَمَانِ اللّٰهِ وَتَحْتَ ظِلِّه تَعِيْشُوْنَ. وَإِنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا مِنْ شُرُوْرِكُمْ وَلَمْ تَضَعُوْا حُكْمَ اللّٰهِ عَلٰى نُحُوْرِكُمْ فَتُؤْخَذُوْنَ بِذُنُوْبِكُمْ وَ تَأْكُلُكُمْ نَارَ عُيُوْبِكُمْ وَ يَجْعَلُكُمُ اللّٰهُ

دیانت پیدا کرو۔ اور اللہ اپنے خالق سے مت کتراؤ اور اللہ کی اس نعمت کو جو اپنے وقت پر آئی ہے اس کو ردّ مت کرو اور اس سے منہ نہ پھیرو اور تم اعراض کرنے والے ہو۔ اگر تم نے میری بات سن لی اور میری نصیحت کی طرف متوجہ ہوئے جو میں آج کے دن تمہیں وصیت کرتا ہوں تو اللہ تم سے راضی ہو جائے گا اور تم پھلو پھولو گے اور اللہ تمہیں کثرت عطا کرے گا اور تم پر برکات نازل کرے گا۔ اور اس کی برکات تمہاری اولادوں، تمہاری ذریت، تمہارے کھیتوں، تمہاری تجارتوں، تمہاری عمارتوں، تمہاری امارتوں میں بھی جاری رہیں گی۔ اور وہ تمہیں ایک پاکیزہ زندگی بخشے گا۔ تم اللہ کی امان میں داخل ہو جاؤ گے اور اللہ کے سائے کے نیچے زندگی گزارو گے۔ لیکن اگر تم اپنے شر سے نہیں رکو گے اور اللہ کے حکم کو اپنی گردنوں کا جؤا نہیں بناؤ گے تو اپنے گناہوں کی وجہ سے پکڑے جاؤ گے۔ تمہارے عیوب کی آگ تمہیں کھا جائے گی۔ اللہ دوسروں کیلئے تم کو محض قصے اور دیکھنے والوں کیلئے عبرت بنادے گا۔ وہ تمہیں منتشر کر دے گا اور تمہاری بیخ کنی کرے گا اور تمہارے محض کھنڈرات باقی رہ جائیں گے اور تم فنا ہو جاؤ گے۔ اور اللہ تمہارے

قِصَصًا لِّلْآخِرِيْنَ وَعِبْرَةً لِّلنَّاظِرِيْنَ وَ يُذَرِّيْكُمْ وَ يُزْعِجَكُمْ فَتَبْقٰى طُلُوْلُكُمْ وَأَنْتُمْ تَفْنُوْنَ. وَيُجَرِّدُ اللّٰهُ وَرَآءَكُمْ سَيْفَه وَيُسَلِّطُ عَلَيْكُمْ مَّنْ يُّؤْذِيْكُمْ وَيَضْرِبَ عَلَيْكُمُ الذِّلَّةَ وَمِنْ كُلِّ مَقَامٍ تُطْرَدُوْنَ. إِنَّ اللّٰهَ يُرِيْدُ أَنْ يُّؤَيِّدَ دِيْنَه وَيَنْصُرَ عَبْدَه. أَفَهٰذَا إِسْلَامُكُمْ إِنَّكُمْ عَلٰى خَلَافِه وَاقِفُوْنَ. أَتَسْتَطِيْعُوْنَ اِزْعَاجَ شَجَرَةٍ غَرَسَهَا الرَّبُّ الْكَرِيْمُ أَ بِاللّٰهِ تُحَارِبُوْنَ. رَبِّ مَآ أَرْعَبَ أَقْدَامُكَ إِذَا نَزَلْتَ لِنُصْرَةِ قَوْمٍ فَهُمُ الْغَالِبُوْنَ. رَبِّ مَآ أَقْطَعَ حِسَامُكَ إِذَا جَرَّدْتَّه عَلٰى حِزْبٍ فَهُمُ الْمَقْطُوْعُوْنَ. إِنَّ اللّٰهَ تَجَلّٰى بِأَلْبِسَةٍ جَدِيْدَةٍ. فَقُوْمُوْا لَه أَيُّهَا الْغَافِلُوْنَ! وَإِنْ تَغَافَلْتُمْ وَأَعْرَضْتُمْ فَسَوْفَ تَذْكُرُوْنَ وَتَتَنَدَّمُوْنَ اُنْظُرُوْا إِلٰى أَقْوَامٍ قَبْلَكُمْ عَصَوُا اللّٰهَ فَضَرَبَهُمْ

پیچھے اپنی ننگی تلوار اٹھائے گا اور تم پر انہیں مسلط کر دے گا جو تمہیں اذیت دیں گے۔ اور تم پر ذلت مارے گا اور تم ہر مکان سے دھتکارے جاؤ گے۔ اللہ چاہتا ہے کہ اپنے دین کی تائید کرے اور اپنے بندے کی مدد کرے۔ پس کیا تمہارا یہی اسلام ہے کہ تم اس کی مخالفت میں کھڑے ہو گئے ہو؟ کیا تم اس درخت کی بیخ کنی کر سکتے ہو جسے رب کریم نے خود لگایا ہے؟ کیا تم اللہ سے لڑتے ہو؟ اے میرے رب تیرا قدم کتنا بارعب ہے کہ جب کسی قوم کی نصرت کیلئے تو اترتا ہے تو وہ غالب آجاتی ہے۔ اے میرے رب تیری تلوار کی اتنی کاٹ ہے کہ جب وہ لشکروں پر چلتی ہے تو ان کو کاٹ کر رکھ دیتی ہے۔ اے لوگو بیشک اللہ تعالیٰ نے نئے لباس میں تجلی فرمائی ہے۔ اے غافلو! اس کیلئے کھڑے ہو جاؤ۔ اگر تم نے غفلت کی اور اس سے اعراض کیا تو عنقریب تم یاد کرو گے اور نادم ہو جاؤ گے۔ اپنے سے پہلی قوموں کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھو انہوں نے اللہ کی نافرمانی کی تو اللہ نے ان کا نشان مٹا دیا۔ اور انہیں تنگی اور دکھ نے آ پکڑا۔ وہ انواع واقسام کی آفات اور بلاؤں سے ہلاک کئے گئے۔ اور تم ان سے بہتر نہیں ہو اور نہ ہی اللہ کمزور ہوا ہے اور نہ ہی تھکا

عَلٰى سِيْمَاهُمْ وَأَخَذَهُمْ بِالْبَأْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَأَبَادَهُمْ بِالْآفَاتِ وَأَنْوَاعَ الْبَلَآءِ وَمَآ أَنْتُمْ خَيْرٌ مِّنْهُمْ وَمَا ضَعُفَ اللّٰهُ وَمَا لَغِبَ وَمَا اسْتَكَانَ فَمَالَكُمْ لَا تَتَّقُوْنَ جَلَالَ اللّٰهِ وَلَا تَرْتَعِدُوْنَ. وَمَا قُلْنَا فِيْكُمْ إِلَّا شَيْئًا قَلِيْلًا وَسَدَلْنَا عَلٰى كَثِيْرٍ مِّنْ مَّخَازِيْكُمْ وَآثَرْنَا التَّغَاضِيَ عَلَى الْمَلَامِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ فِيْ أَنْفُسِكُمْ وَتَتُوْبُوْنَ.

ہے۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ کے جلال سے نہیں ڈرتے اور نہ اس سے لرزتے ہو۔ جو میں نے تمہارے بارے میں کہا وہ بہت ہی تھوڑا ہے۔ تمہارے ذلت کے بہت سے کاموں پر میں نے پردہ ڈال دیا ہے۔ میں نے چشم پوشی کو ملامت پر ترجیح دی ہے تا کہ تم اپنے نفسوں میں شکر کرو اور توبہ کرو۔

إِلٰى مَشَائِخِ الْعَرَبِ وَصُلَحَائِهِمْ

مشائخ عرب اور اس کے صلحاء کے نام

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَيُّهَا الْأَتْقِيَآءُ الْأَصْفِيَآءُ مِنَ الْعَرَبِ الْعُرَبَآءِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَآ أَهْلَ أَرْضِ النَّبُوَّةِ وَجِيْرَانِ بَيْتِ اللّٰهِ الْعُظْمٰى أَنْتُمْ خَيْرُ أُمَمِ الْإِسْلَامِ وَخَيْرُ حِزْبِ اللّٰهِ الْأَعْلٰى. مَا كَانَ لِقَوْمٍ أَنْ يَّبْلُغَ شَأْنَكُمْ قَدْ زِدْتُّمْ شَرَفًا وَّمَجْدًا وَّمَنْزَلًا. وَكَفٰكُمْ فَخْرًا أَنَّ اللّٰهَ افْتَتَحَ وَحْيَه مِنْ آدَمَ وَخَتَمَ عَلٰى نَبِيٍّ كَانَ مِنْكُمْ وَمِنْ أَرْضِكُمْ وَطَنًا وَّمَأْوًى وَّمَوْلَدًا. وَمَآ أَدْرَاكُمْ مَنْ ذٰلِكَ النَّبِيُّ؟ **مُحَمَّدُنِ الْمُصْطَفٰى** سَيِّدُ الْأَصْفِيَآءِ وَفَخْرُ الْأَنْبِيَآءِ وَخَاتَمُ الرُّسُلِ وَإِمَامُ الْوَرٰى. قَدْ ثَبَتَ إِحْسَانُه عَلٰى كُلِّ مَنْ دَبَّ عَلٰى رِجْلَيْنِ وَمَشٰى. وَقَدْ أَدْرَكَ وَحْيُه كُلَّ

السلام علیکم اے خالص عرب کے نیک اور بزرگ لوگو! سلام اے نبی کریمؐ کی زمین اور بیت اللہ عظیم کے پڑوس میں رہنے والو۔ تم اسلام کی بہترین امت ہو۔ اور اس بلند خدا کا سب سے بہتر گروہ ہو۔ کوئی قوم تمہاری شان کو نہیں پہنچ سکتی۔ یقیناً تم شرف، بزرگی اور منزلت میں بڑھ کر ہو۔ تمہارے لئے یہی فخر کافی ہے کہ اللہ نے حضرت آدمؑ سے جو وحی شروع کی اس کو اس نبیؐ پر ختم کیا جو تم میں سے تھے اور تمہاری زمین ان کا وطن، ان کی پناہ اور جائے پیدائش تھی۔ اور تمہیں کیا معلوم کہ وہ نبیؐ کون ہے!! وہ محمد مصطفیٰؐ برگزیدوں کا سردار، انبیاء کا فخر، خاتم الرسل اور سب مخلوق کا امام ہے۔ ان کا احسان زمین پر چلنے والے ہر انسان پر ثابت ہے۔ آپؐ کی وحی نے رموز، معانی اور بلند نکات جو گمشدہ تھے ان سب کو پالیا۔ یقیناً آپؐ کے دین نے معارف حق کے راستے اور ہدایت کے طریقے جو ناپید ہو گئے ان کو از سر نو زندہ کیا۔ اے اللہ تو ان پر اپنا

فَآئِتٍ مِّنْ رَّمُوْزٍ وَّمَعَانٍ وَّنُكَاتٍ عُلیٰ. وأَحْيَا دِيْنُه كُلَّ مَا كَانَ مَيْتًا مِّنْ مَّعَارِفِ الْحَقِّ وَسُنَنِ الْهُدٰى. اَللّٰهُمَّ فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ بِعَدَدِ كُلِّ مَا فِي الْأَرْضِ مِنَ الْقَطِرَاتِ وَالذَّرَّاتِ وَالْأَحْيَآءِ وَالْأَمْوَاتِ وَبِعَدَدِ كُلِّ مَا فِي السَّمٰوَاتِ وَبِعَدَدِ كُلِّ مَا ظَهَرَ وَاخْتَفٰى. وَبَلِّغْهُ مِنَّا سَلَامًا يَّمْلَأُ أَرْجَآءَ السَّمَآءِ. طُوْبٰى لِقَوْمٍ يَّحْمِلُ نِيْرَ مُحَمَّدٍ ﷺ عَلٰى رَقَبَتِه. وَطُوْبٰى لِقَلْبٍ أَفْضٰى إِلَيْهِ وَخَالَطَه وَفِيْ حُبِّه فَنٰى. يَا سُكَّانَ أَرْضٍ أَوْطَأَهَا قَدَمُ الْمُصْطَفٰى رَحِمَكُمُ اللّٰهُ وَرَضِيَ عَنْكُمْ وَأَرْضٰى. إِنَّ ظَنِّيْ فِيْكُمْ جَلِيْلٌ. وَفِيْ رُوْحِيْ لِلِقَآءِكُمْ غَلِيْلٌ يَا عِبَادَ اللّٰهِ وَإِنِّيْ أَحِنُّ إِلٰى عُيَانِ بِلَادِكُمْ وَبَرَكَاتِ سَوَادِكُمْ لِأَزُوْرَ مَوْطِئَ أَقْدَامِ خَيْرِ الْوَرٰى. وَأَجْعَلَ كَحْلَ عَيْنِيْ تِلْكَ

اتنا درود وسلام اور برکات نازل فرما جتنے کہ زمین کے قطرے، زمین کے ذرے، جتنے اس میں رہنے والے زندہ اجسام اور جتنے اس میں مدفون ہیں۔ آپؐ کو اتنی برکتیں عطا کر جتنے آسمانوں میں ذرے جو ظاہر اور جو مخفی ہیں۔ ان کو ہماری طرف سے اتنا سلام پہنچا جس سے آسمان کے کنارے بھر جائیں۔ خوش قسمت ہے وہ قوم جس نے محمد ﷺ کا جُوا اپنے کندھے پر رکھ لیا۔ مبارک ہے وہ دل جو ان تک پہنچا اور ان سے مل گیا اور ان کی محبت میں فنا ہوگیا۔ اے اس سرزمین کے باسیو! جس کو محمد مصطفیؐ کے قدموں نے رونق بخشی اللہ تم پر رحم کرے اور تم سے راضی ہو اور تم کو راضی رکھے۔ میں تمہارے بارے میں اچھا ظن رکھتا ہوں۔ اے اللہ کے بندو! میری روح میں تمہاری ملاقات کیلئے بڑی تشنگی ہے۔ میں تمہارے ملکوں کی اور تمہاری جمعیت کی برکات دیکھنے کا مشتاق ہوں۔ تا اس زمین کو دیکھوں جس کو مخلوق کے سردار کے قدموں نے چھوا اور اس مٹی کا سرمہ اپنی آنکھوں میں لگاؤں۔ اس زمین کی صلاحیتوں اور صلحاء کو ملوں، اس خطے کے مقدس مقامات اور علماء کو دیکھوں اور اس کے اولیاء اور اس کے بڑے بڑے نظاروں سے

الثَّرٰى. وَلِأَزُوْرَ صَلَاحَهَا وَصُلَحَائِهَا. وَمَعَالِمَهَا وَعُلَمَآئِهَا وَتَقَرُّ عَيْنِيْ بِرُؤْيَةِ أَوْلِيَآءِهَا وَمَشَاهِدِهَا الْكُبْرٰى. فَاسْئَلُ اللّٰهَ تَعَالٰى أَنْ يَّرْزُقَنِيْ رُؤْيَةَ ثَرَاكُمْ وَيَسُرُّنِيْ بِمَرَاكُمْ بِعِنَايَةِ الْعُظْمٰى يَا إِخْوَانِ إِنِّيْ أُحِبُّكُمْ وَأُحِبُّ بِلَادَكُمْ وَأُحِبُّ رَمْلَ طُرُقِكُمْ وَأَحْجَارَ سِكَكِكُمْ وَأُوْثِرُكُمْ عَلٰى كُلِّ مَا فِي الدُّنْيَا. يَا أَكْبَادَ الْعَرَبِ قَدْ خَصَّكُمُ اللّٰهُ بِبَرَكَاتٍ أَثِيْرَةٍ وَّمَزَايَا كَثِيْرَةً وَّمَرَاحِمَهُ الْكُبْرٰى. فِيْكُمْ بَيْتُ اللّٰهِ الَّتِيْ بُوْرِكَ بِهَا أُمُّ الْقُرٰى. وَفِيْكُمْ رَوْضَةُ النَّبِيِّ الْمُبَارَكِ الَّذِيْ أَشَاعَ التَّوْحِيْدَ فِيْ أَقْطَارِ الْعَالَمِ وَأَظْهَرَ جَلَالَ اللّٰهِ وَجَلِّيْ. وَكَانَ مِنْكُمْ قَوْمٌ نَّصَرُوْا اللّٰهَ وَرَسُوْلَه بِكُلِّ الْقَلْبِ وَبِكُلِّ الرُّوْحِ وَبِكُلِّ النُّهٰى وَبَذَلُوْا أَمْوَالَهُمْ وَأَنْفُسَهُمْ لِإِشَاعَةِ دِيْنِ اللّٰهِ وَكِتَابِهِ الْأَزْكٰى.

اپنی آنکھوں کو ٹھنڈا کروں۔ پس میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ مجھے تمہاری مٹی دیکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور اپنی بڑی عظمت کے ذریعہ تمہاری زیارت سے مجھے خوش کرے۔ اے میرے بھائیو! میں تم سے، تمہارے ملکوں سے، تمہارے رستے کی ریت سے اور تمہاری گلیوں کے پتھروں سے بھی محبت کرتا ہوں۔ اور تمہیں جو کچھ اس دنیا میں ہے اس پر ترجیح دیتا ہوں۔ اے عرب کے جگرو! تمہیں اللہ نے سابقہ برکات کے علاوہ دوسری کثیر عنایات اور بڑی رحمتوں سے نوازا ہے۔ تمہارے پاس وہ بیت اللہ ہے جس کی وجہ سے بستیوں کی ماں (مکہ) کو برکت دی گئی ہے۔ تم میں اس مبارک نبی کریمؐ کا روضہ ہے جس نے دنیا کے تمام کناروں میں توحید کو پھیلایا اور اللہ کے جلال کو ظاہر کیا اور روشن کیا۔ تم میں وہ قوم تھی جس نے اللہ اور اس کے رسولؐ کی مدد کی پوری جان و دل، پوری روح اور پوری عقل سے۔ انہوں نے دین اللہ اور اس کی پاک کتاب کی اشاعت کے لئے اپنے مال اور اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا۔ صرف تم ہی ان فضائل سے مخصوص کئے گئے ہو۔ جو تمہاری عزت نہیں کرتا وہ یقینا زیادتی اور ظلم کرتا ہے۔ اے

فَأَنْتُمُ الْمُخْصُوْصُوْنَ بِتِلْكَ الْفَضَآئِلِ وَمَنْ لَّمْ يُكْرِمْكُمْ فَقَدْ جَارَ وَاعْتَدٰى. يَاإِخْوَانِ إِنِّيَ أَكْتُبُ إِلَيْكُمْ مَكْتُوْبِيْ هٰذَا بِكَبِدٍ مَّرْضُوْضَةٍ وَّدَمُوْعٍ مَّفْضُوْضَةٍ. فَاسْمَعُوْا قَوْلِيْ جَزَاكُمُ اللّٰهُ خَيْرَ الْجَزَآءِ.

میرے بھائیو! میں تمہیں یہ خط اپنے ریزہ ریزہ جگر اور بہتے آنسوؤں کے ساتھ لکھ رہا ہوں۔ پس میری بات سنو۔ اللہ تمہیں سب سے بہتر جزا دے۔

إِنِّي امْرُؤٌ رَبَّانِيَ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ مِّنْ عِنْدِه وَأَنْعَمَ عَلَيَّ بِإِنْعَامٍ تَامٍّ وَمَآ أَلَتَنِيْ مِنْ شَيْءٍ وَّجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُكَلَّمِيْنَ الْمُلْهَمِيْنَ وَعَلَّمَنِيْ مِنْ لَّدُنْهُ عِلْمًا. وَهَدَانِيْ مَسَالِكَ مَرَضَاتِه وَسِكَكَ تُقَاتِه وَكَشَفَ عَلَيَّ أَسْرَارَهُ الْعُلْيَآءَ. فَطَوْرًا أَيَّدَنِيْ بِالْمُكَالَمَاتِ الَّتِيْ لَا غَبَارَ عَلَيْهَا وَلَا شُبْهَةَ فِيْهَا وَلَا خِفَآءَ. وَتَارَةً نَوَّرَنِيْ بِنُوْرِ الْكُشُوْفِ الَّتِيْ تُشْبِهُ الضُّحٰى.

میں وہ شخص ہوں جس کی اللہ نے اپنی رحمت سے ربوبیت کی۔ اور مجھے مکمل انعام سے نوازا اور مجھے کسی چیز کی کمی نہیں چھوڑی اور مجھے ملہموں اور متکلموں میں سے بنایا اور اپنی جناب سے مجھے علم عطا کیا اور مجھے اپنی مرضی کے راستوں کی طرف ہدایت کی اور اپنے تقویٰ کی راہوں پر چلایا اور مجھ پر اپنے بلند اسرار ظاہر کئے۔ پس کبھی کبھی اس نے میری تائید ان مکالمات سے کی جن پر کوئی شک کوئی غبار اور کوئی پردہ نہیں تھا۔ بسا اوقات اس نے ایسے نورانی کشوف سے مجھے منور کیا جو کہ صبح کی روشنی سے ملتے جلتے تھے۔

وَمِنْ أَعْظَمِ الْمِنَنِ أَنَّه جَعَلَنِيْ لِهٰذَا الْعَصْرِ وَلِهٰذَا الزَّمَانِ إِمَامًا وَّخَلِيْفَةً وَّبَعَثَنِيْ

اس کے احسانوں میں سے سب سے بڑا احسان یہ ہے کہ اس نے مجھے اس زمانے اور اس وقت کا امام اور خلیفہ بنایا ہے اور مجھے اس صدی

عَلٰى رَأْسِ هٰذِهِ الْمِائَةِ مُجَدِّدًا لِأُخْرِجَ النَّاسَ إِلَى النُّوْرِ مِنَ الدُّجٰى. وَأَنْقُلُهُمْ مِّنْ طُرُقِ الْغَيِّ وَالْفَسَادِ إِلٰى صِرَاطِ التَّقْوٰى. وَأَعْطَانِيْ مَا يَشْفِي النُّفُوْسَ وَيَنْفِي اللَّبْسَ الْمَحْسُوْسَ وَيَكْشِفَ عَنِ الْخَلْقِ الْغُمّٰى. إِنَّه وَجَدَ هٰذَا الْعَصْرَ أَسِيْرًا فِيْ مُشْكَلَاتٍ وَّمَخْنُوْقًا مِّنْ مُّعْضَلَاتٍ وَّهَالِكًا تَحْتَ بِدَعَاتٍ وَّسَيِّئٰاتٍ وَّظُلُمَاتٍ فَأَرَادَ أَنْ يَّنْجِيَ أَهْلُه مِنْ تِلْكَ الْآفَاتِ وَأَنْوَاعِ الْبَلَآءِ. وَأَنَّه رَاٰى فَسَادَ قِسِّيْسِيْنَ وَفَلَاسِفَةِ النَّصَارٰى قَدْ بَلَغَ مِنَ الْعِمَارَاتِ إِلَى الْفَلَوَاتِ وَمِنَ النِّيَّاتِ إِلَى عَمَلِ السَّيِّئٰاتِ وَمِنْ سَطْحِ الْأَرْضِيْنَ إِلَى الْجِبَال الشَّامِخَاتِ. وَرَاٰى أَنَّهُمْ عَتَوْا عُتُوًّا كَبِيْرًا وَّبَلَغُوْا أَمْرَهُمْ فِيْ غُلُوِّهِمْ إِلَى الْاِنْتِهَآءِ. وَرَأَى الرَّبَّ الْمَجِيْدَ أَنَّهُ ابْتَلَى كَثِيْرًا مِّنَ الْخَلْقِ بِدَقَآئِقِ فِتَنِهِمْ وَلَطَآئِفِ ذَكَآئِهِمْ وَغَرَابَةِ

کے سر پر مجدد بنا کر مبعوث فرمایا کہ لوگوں کو اندھیرے سے نکال کر روشنی کی طرف لاؤں اور انہیں بغاوت اور فساد کے طریقوں سے صراط مستقیم کی طرف منتقل کروں۔ اور مجھے وہ عطا کیا جونفسوں کو شفا بخشا اور ازالہ شبہات کرتا ہے اور مخلوق سے اندھیروں کو دور کر دیتا ہے۔ اللہ نے اس زمانے کو سخت مشکلات میں قید پایا اور مخلوق کو گمراہیوں میں جکڑا ہوا دیکھا۔ اس نے دیکھا کہ بدعات، گمراہیوں اور ظلمتوں نے اس زمانے کو ہلاک کر دیا ہے۔ پس اللہ نے اس زمانے کے لوگوں کو ان آفات اور انواع و اقسام کے مصائب سے نجات دینے کا ارادہ کیا۔ یقیناً اللہ نے دیکھا کہ پادریوں اور عیسائی فلسفیوں کا فساد شہروں سے لے کر جنگلوں تک جا پہنچا ہے۔ اور نیتوں سے بڑھ کر برے اعمال تک پھیل گیا ہے۔ یہ فساد زمین کی سطح سے لے کر بلند و بالا پہاڑوں تک پہنچ گیا ہے۔ اس رب نے دیکھا کہ انہوں نے گمراہی اختیار کی ہے بڑی گمراہی اور ان کے غلو کے معاملات انتہا کو پہنچ گئے ہیں۔ رب مجید نے دیکھا کہ انہوں نے اپنے باریک فتنوں، اپنی ذہانت کی لطافت، اور اپنی عجیب چالاکیوں، اپنے علوم کی جادوگریوں اور اپنے

دَهَآئِهِمْ وَسِحْرِ عُلُوْمِهِمْ وَطَلْسَمِ فُنُوْنِهِمْ وَخَدِيْعَتِهِمُ الْعُظْمٰى. وَرَاٰى أَنَّهُمْ يَنْهَبُوْنَ دِيْنَ النَّاسِ وَإِيْمَانَهُمْ وَيَسْحَرُوْنَ قُلُوْبَ النَّاسِ وَأَبْصَارَهُمْ وَآذَانَهُمْ. وَيَفْلُوْنَ الْمَعَالِمَ وَالْمَجَاهِلَ لِإِضْلَالِ الْوَرٰى. وَيَرَوْنَ بِسِحْرِهِمُ الظُّلْمَةَ كَالسَّنَا وَخَرَجَ بِتَحْرِيْكَاتِهِمْ قَوْمٌ مِّنَ الْهُنُوْدِ يُسَمُّوْنَ أَنْفُسَهُمْ آرِيَا. وَيَقُوْلُوْنَ لَا نُؤْمِنُ بِكِتَابٍ إِلَّا بِوَيْدِنَا الَّذِيْ أُنْزِلَ فِي ابْتِدَآءِ الدُّنْيَا. وَمَا فِيْ وَيْدِهِمْ إِلَّا تَعْلِيْمُ عِبَادَةِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَالنُّجُوْمِ وَالنَّارِ وَالْمَآءِ وَالْهَوَآءِ وَإِنْ كَانَتْ نِسَآئُهُمْ لَنْ يَّلِدْنَ لَهُمْ أَبْنَآءً فَيَأْمُرُهُمْ وَيْدُهُمْ أَنْ يُّؤْذِنُوْا أَزْوَاجَهُمْ لِارْتِكَابِ الزِّنَا. وَيَذْرَوُا لِأَنْفُسِهِمْ أَوْلَادًا مِّنْ هٰذَا الطَّرِيْقِ وَدَاوَمُوْا لِنَجَاتِهِمْ عَلٰى هٰذَا الْعَمَلِ أَبَدًا. وَيُسَمّٰى هٰذَا الْعَمَلُ بِلِسَانِهِمْ بِه نُيُوْكْ

فنون کی سحر انگیزیوں اور بڑے دھوکوں سے بہت مخلوق کو آزمائش میں ڈال دیا ہے۔ اللہ نے دیکھا کہ ان عیسائیوں نے لوگوں کے دین اور ان کے ایمان کو لوٹ لیا ہے۔ وہ لوگوں کے دلوں، ان کی آنکھوں، ان کے کانوں پر جادو کرتے ہیں۔ مخلوق کو گمراہ کرنے کیلئے وہ جانے پہچانے اور انجان راستوں پر چلتے ہیں۔ وہ اپنے سحر کے ذریعہ رات کو بھی روشن بنا کر دکھاتے ہیں۔ ان کی دیکھا دیکھی ہندوؤں کی ایک قوم آریہ بھی نکل کھڑی ہوئی۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم اپنی کتاب وید کے علاوہ کسی پر ایمان نہیں لاتے جو کہ دنیا کے ابتدائی دنوں میں نازل کی گئی تھی۔ حالانکہ ان کی وید میں سوائے سورج، چاند، آگ، پانی اور ہوا کی عبادت کے کوئی تعلیم نہیں۔ اگر ان کی بیویاں ان کیلئے بیٹے پیدا نہ کرسکیں تو ان کی وید ان کو حکم دیتی ہے کہ وہ اپنی بیویوں کو زنا کی اجازت دیں اور اس طریقے سے ان کیلئے اولاد حاصل کریں۔ اور اپنی نجات حاصل کرنے کیلئے اس طریقہ پر ہمیشہ عمل کرتی رہیں۔ وہ اس عمل کو اپنی زبان میں نیوگ کہتے ہیں اور اس کو مقدس عمل تصور کرتے ہیں۔ یہ ہے ان کی شریعت اور یہ ان کی کتاب کے احکام ہیں۔ باوجود اس کے اپنے لوگوں کو

وَيَحْسَبُوْنَهُ عَمَلًا مُقَدَّسًا. فَهٰذِهٖ شَرِيْعَتُهُمْ وَأَحْكَامُ كِتَابِهِمْ وَمَعَ ذٰلِكَ يَعْضُلُوْنَ قَوْمَهُمْ أَنْ يُّسْلِمُوْا. وَيَسُبُّوْنَ خَيْرَ الْبَرِيَّةِ شَرًّا وَخُبْثًا. وَيُصِرُّوْنَ عَلَى السَّبِّ وَالشَّتْمِ وَالتَّوْهِيْنِ وَيُؤَلِّفُوْنَ فِيْ رَدِّ الْإِسْلَامِ كُتُبًا. وَّمَا رَدُّهُمْ إِلَّا مَجْمُوْعَةُ الْاِفْتِرَآءِ. وَهٰذِهِ الْمَفَاسِدُ كُلُّهَا قَدْ حَدَثَتْ مِنْ قِسِّيْسِيْنَ وَزُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالًا شَدِيْدًا. فَاللّٰهُ خَيْرٌ حَافِظًا وَّخَيْرٌ مَازِرًا. وَّمِنَ الآيَةِ الْمُبَارَكَةِ الْعَظِيْمَةِ إِنَّه إِذَا وَجَدَ فَسَادَ الْمُتَنَصِّرِيْنَ وَرَاٰهُمْ إِنَّهُمْ يَصُدُّوْنَ عَنِ الدِّيْنِ صُدُوْدًا. وَرَاٰى أَنَّهُمْ يُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَيَحْتَقِرُوْنَه وَيَطْرُوْنَ ابْنَ مَرْيَمَ إِطْرَآءًا كَبِيْرًا فَاشْتَدَّ غَضَبُه غَيْرَةً مِّنْ عِنْدِه وَنَادَانِيْ وَقَالَ إِنِّيْ جَاعِلُكَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا. فَأَنَا غَيْرَةُ اللّٰهِ الَّتِيْ فَارَتْ فِيْ وَقْتِهَا لِكَيْ يَعْلَمَ الَّذِيْنَ غَلَوْا فِي عِيْسٰى إِنَّ

اسلام قبول کرنے سے روکتے ہیں اور شرارت اور خباثت کی وجہ سے مخلوق کے سردار حضرت محمد مصطفیٰؐ کو گالیاں دیتے ہیں۔ ان گالیوں، دشنام طرازیوں اور توہین پر اصرار کرتے ہیں۔ اور اسلام کے ردّ میں کتابیں لکھتے ہیں۔ اگرچہ ان کا ردّ سوائے افتراء کے کچھ نہیں۔ یہ سارے فساد کی جڑیں پادریوں کی وجہ سے پھیلی ہیں اور ان سے زمین پر زلزلے برپا ہوگئے ہیں۔ پس اللہ ہی بہترین محافظ اور بہترین پناہ گاہ ہے۔ اللہ کی عظیم بابرکت نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ جب اس نے عیسائیوں کے فساد کو پایا اور یہ دیکھا کہ وہ لوگوں کو دین سے سختی سے روکتے ہیں۔ اور یہ بھی دیکھا کہ وہ رسولؐ اللہ کو تکلیف پہنچا رہے ہیں اور ان کی تحقیر کررہے ہیں اور ابن مریم کے بارے میں مبالغہ آمیزی کررہے ہیں تو اللہ کا غضب اپنی غیرت کی وجہ سے بھڑک اٹھا۔ اس نے مجھے پکارا اور کہا کہ ہم نے تجھے عیسیٰ ابن مریم بنایا اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ پس میں اللہ کی وہ غیرت ہوں جس نے اپنے وقت پر جوش مارا تا کہ وہ لوگ جان لیں جنہوں نے حضرت عیسیٰؑ کے بارے میں غلو کیا کہ حضرت عیسیٰؑ خدا کی طرح واحد نہیں ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر ہے

عِيْسٰى مَا تَفَرَّدَ كَتَفَرُّدِ اللّٰهِ وَإِنَّ اللّٰهَ قَادِرٌ عَلٰٓى أَنْ يَّجْعَلَ عِيْسٰى وَاحِدًا مِّنْ أُمَّةِ نَبِيِّه وَكَانَ هٰذَا وَعْدًا مَّفْعُوْلًا. يَآإِخْوَانِ هٰذَا هُوَ الْأَمْرُ الَّذِىْ أَخْفَاهُ اللّٰهُ مِنْ أَعْيُنِ الْقُرُوْنِ الْأُوْلٰى. وَجَلّٰى تَفَاصِيْلَه فِىْ وَقْتِنَا هٰذَا يُخْفِىْ مَا يَشَآءُ وَيُبْدِىْ وَقَدْ خَلَتْ مَثَلُه فِيْمَا مَضٰى. وَفِى اخْتِيَارِ هٰذَا الطَّوْرِ الْأَخْفٰى مَصْلِحَتَانِ عَظِيْمَتَانِ رَاٰهُمَا اللّٰهُ لِعِبَادِه أَنْسَبُ وَأَوْلٰى أَمَّا الْأُوْلٰى فَهِىَ أَنَّ هٰذَا النَّبَأُ كَانَ مِنْ أَنْبَآءٍ غَيْبِيَّةٍ وَّكَانَ زَمَانُ ظُهُوْرِهِ بَعِيْدًا جِدًّا. وَكَانَ اللّٰهُ يَعْلَمُ أَنَّه لَا يُظْهِرُه إِلَّا بَعْدَ انْقِضَآءِ أَزْمِنَةٍ طَوِيْلَةٍ وَّعُصُوْرٍ مَدِيْدَةٍ وَّارْتِحَالِ كَثِيْرٍ مِّنَ الْأُمَمِ مِنْ هٰذِهِ الدُّنْيَا. وَكَانَ يَعْلَمُ أَنَّه لَا فَائِدَةَ لِلْأَوَّلِيْنَ فِى تَصْرِيْحِ هٰذَا النَّبَإِ الْمُجْمِلِ وَتَفَاصِيْلِهِ الْعُظْمٰى وَكَانَ يَعْلَمُ أَنَّهُمْ يَمُوْتُوْنَ كُلُّهُمْ قَبْلَ ظُهُوْرِ ذٰلِكَ النَّبَإِ وَمَا يُجْدِيْهِمْ

کہ وہ اپنے نبی ﷺ کی امت میں سے ہی کسی کو عیسیٰؑ بنادے۔ اور یہ وعدہ پورا ہونے ہی والا تھا۔ اے میرے بھائیو! یہ وہ بات تھی جو کہ اللہ تعالیٰ نے پہلی صدیوں کے لوگوں کی نظروں سے اوجھل رکھی۔ اور اس کی تفاصیل کو ہمارے اس وقت میں روشن کردیا۔ وہ جو چاہتا ہے مخفی رکھتا ہے اور جو چاہتا ہے ظاہر کرتا ہے۔ پہلے وقتوں میں بھی اس کی مثل گزر چکا ہے۔ اس اخفاء کے طریقے کو اختیار کرنے میں اس کی دو عظیم مصلحتیں تھیں جو کہ اللہ نے اپنے بندوں کیلئے مناسب سمجھیں۔ پہلی مصلحت تو یہ تھی کہ یہ غیبی خبر تھی جس کا ظہور مدتوں بعد ہونا تھا۔ اللہ تعالیٰ جانتا تھا کہ یہ خبر ظاہر نہیں ہوگی مگر طویل زمانہ گزرنے کے بعد اور لمبی مدت کے بعد اور کہ کثیر امت کے اس دنیا سے چلے جانے کے بعد یہ خبر ظاہر ہوگی۔ خدا جانتا تھا کہ اس مجمل خبر کی تصریح وتشریح اور بڑی تفاصیل کا پہلے لوگوں کیلئے کیا فائدہ تھا!! وہ جانتا تھا کہ وہ اس خبر کے ظہور سے قبل فوت ہوجائیں گے۔ اس کی تفاصیل میں ان کیلئے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ پس اس نے ارادہ کیا کہ وہ ان کو ان کے ایمان کا ثواب دے اس کے عوض جس سے وہ محروم کئے گئے تھے۔ اوران کے ایمان کے بعد

تَفَاصِيْلُه نَفْعًا. فَأَرَادَ أَنْ يُّعْطِيَهُمْ ثَوَابُ الْإِيْمَانِ بِعِوْضِ مَا فَاتَ مِنْهُمْ وَيَهَبُ لَهُمْ بَعْدَ إِيْمَانِهِمْ أَجْرًا حَسَنًا. فَتَرَكَ تَفَاصِيْلَ هٰذَا النَّبَإِ فِي وَحْيِه وَاخْتَارَ إِجْمَالًا لَّطِيْفًا مُّبْهَمًا كَالْمُعْمٰى. وَجَعَلَ هٰذَا الْإِجْمَالَ مُتَحَلِّيًا بِالْاِسْتِعَارَاتِ وَمَصْبُوْغًا مِّنَ الْمَجَازَاتِ وَالْكِنَايَاتِ وَأَبْعَدُ مِنَ الْإِفْهَامِ وَالدِّرَايَاتِ وَالْقِيَاسَاتِ لِيَبْلُوَهُمْ أَيُّهُمْ يَتْبَعُ أَمْرًا. فَاٰمَنُوْا فَرِضَیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَجَزَاهُمْ خَيْرَ الْجَزَآءِ. لِأَنَّهُمْ أَحْسَنُوا الظَّنَّ فِي اللّٰهِ وَرَسُوْلِه وَاٰمَنُوْا بِمَا لَمْ يَعْرِفُوْا حَقِيْقَتَه وَلَمْ يُدْرِكُوْا مَاهِيَّتَه أَصْلًا. وَأَمَّا الثَّانِيَةَ فَإِنَّه أَرَادَ جَلَّ اِسْمُه لِيَبْتَلِيَ الْاٰخَرِيْنَ كَمَا ابْتَلَى الْأَوَّلِيْنَ لِيَغْفِرَلَهُمْ ذُنُوْبَهُمْ وَيُهَيِّءْ لَهُمْ عِنْدَ إِيْمَانِهِمْ رَشَدًا. وَكَانُوْا يَعْمَلُوْنَ السَّيِّئَاتِ مِنْ قَبْلُ وَأَضَاعُوْا فِيْهَا قُرُوْنًا وَّحُقُبًا. وَغَلَبَتْ عَلَيْهِمُ

ان کو عمدہ اجر عطا کرے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اپنی وحی میں اس خبر کی تفاصیل کو چھوڑ کر بجائے اس کے مبہم کے طور پر اجمال اور مبہم انداز اختیار کیا۔ اور اس اجمال کو استعارات سے مزین کیا اور ان خبروں کو مجاز اور کنایہ سے رنگین کیا جس کا سمجھنا فہموں اور قیاس سے دور رکھا تا کہ وہ انہیں آزمائے کہ کون اللہ کے اس امر کی پیروی کرتا ہے۔ پس وہ اس پر ایمان لائے تو اللہ ان سے راضی ہو گیا اور انہیں عمدہ جزا دی۔ کیونکہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسولؐ کے اس امر کے بارے میں حسن ظن رکھا اور اس پر ایمان لائے جس کی حقیقت سے وہ واقف نہیں تھے۔ وہ اس کی اصل ماہیت کا ادراک نہیں کر سکتے تھے۔ اس میں دوسری مصلحت یہ تھی کہ اللہ نے ارادہ کیا کہ اس کا نام بلند ہو اور تا کہ وہ آخرین کو بھی اولین کی طرح آزمائے اور ان کے گناہ بخش دے اور ان کے ایمان کو نیکی کی طرف ہدایت کرے۔ اس سے پہلے وہ برائیوں کا ارتکاب کرتے تھے اور اس میں انہوں نے صدیاں گزار دیں تھیں۔ ان پر شہوات اس قدر غالب آ گئی تھیں کہ ان کا اپنے نفسوں پر کوئی قابو نہ رہا۔ اور اپنی کھیتیاں اپنی خواہشات میں صرف کر دیں۔ وہ چٹیل زمین کی

الشَّهَوَاتُ حَتّٰى لَمْ يَمْلِكُوْا
أَنْفُسَهُمْ وَحَصَدُوْا زُرُوْعَهَا فِي
الْأَهْوَآءِ وَشَابَهُوْا صَعِيْدًا جُرُزًا.
فَأَظْهَرَ اللّٰهُ ذٰلِكَ النَّبَأَ الْمُجْمِلَ
الْمَسْتُوْرَ خَلَافَ زَعْمِهِمْ
لِيَبْتَلِيَهُمْ بِهٖ رَشَدًا وَّعِلْمًا
وَّفَهْمًا. وَلِيُعْطِيَ الْمُؤْمِنِيْنَ
كِفْلَيْنِ مِنْ رَّحْمَتِهٖ وَيَجْعَلَ لَهُمْ
لِرَضَآءِهٖ سَبَبًا. وَكَانَ هٰذَا كُلُّهٗ
ابْتِلَآءً مِّنْ عِنْدِهٖ لِيَمِيْزَ
الْمُؤْمِنِيْنَ الْمُخْلِصِيْنَ مِنْ
غَيْرِهِمْ وَيَتُوْبَ عَلَيْهِمْ فَضْلًا
وَّرُحْمًا وَّلِيُخْزِيَ عَقُوْلَ الَّذِيْنَ
اسْتَكْبَرُوْا فِيْٓ أَنْفُسِهِمْ وَاتَّخَذُوْا
عَبْدَ اللّٰهِ وَتَبْلِيْغَهٗ سُخْرَةً
وَّهُزُوًا. وَكَذٰلِكَ أَمْرُ اللّٰهِ إِذَا شَآءَ
ابْتَلَآءَ قَوْمٍ مُذْنِبٍ فَرُبَّمَا يَلْبَسُ
عَلَيْهِمْ نَبَأً مَّوْعُوْدًا وَّيُقَلِّبُ
عُقُوْلَهُمْ وَأَفْهَامَهُمْ فَلَا يَفْهَمُوْنَ
سِرَّ وَعْدِ اللّٰهِ وَلَا مَوْعِدًا.
لِيُذِيْقَهُمْ سُوْٓءَ مَا عَمِلُوْا مِنْ
قَبْلُ وَيَجْعَلَهُمْ مِّنَ الَّذِيْنَ عَادُوْا
عَبْدًا صَادِقًا وَّزَادُوْا حَيْفًا

مانند ہو گئے تھے۔ پس اللہ نے اس پوشیدہ مجمل خبر کو لوگوں کے زعم کے برخلاف ظاہر کیا تا کہ انہیں رشد، علم اور فہم میں آزمائے اور تا کہ مومنوں کو اپنی رحمت سے دگنا اجر دے۔ اور ان کے اس کام کو اپنی رضا کا سبب بنائے اور یہ سب کا سب اس کی طرف سے آزمائش تھی۔ تا کہ وہ مخلص مومنوں کو ان کے غیروں سے متمیز کرے اور ان پر فضل اور رحمت سے متوجہ ہو اور تا کہ ان لوگوں کی عقلوں کو رسوا کرے جنہوں نے اپنے نفسوں میں تکبر کیا اور جنہوں نے اللہ کے بندے اور اس کی تبلیغ کو ہنسی اور مذاق بنایا۔ اور اللہ تعالیٰ کا کام اسی طرح ہوتا ہے کہ جب وہ گناہ گار قوم کو ابتلا میں ڈالنا چاہتا ہے تو بعض اوقات ان پر وعدہ دی گئی چیزوں کو خلط ملط کر دیتا ہے۔ ان کی عقلوں اور فہموں کو الٹا دیتا ہے۔ پس وہ اللہ کے وعدے اور اس کے وقت کے راز کو نہیں سمجھ سکتے تا کہ انہیں ان برے اعمال کا مزہ چکھائے جو انہوں نے پہلے کئے تھے اور انہیں ان لوگوں میں سے بنائے جنہوں نے خدا کے سچے بندے کے ساتھ زیادتی کی اور پھر ظلم اور زیادتی میں بڑھ گئے۔ ان خبروں کی تاویل ان کی آنکھوں کو عجیب لگتی ہے اور اسے عجیب وغریب گھڑا ہوا افتراء

وَّشَطَطًا. فَيُنَكِّرُ تَأْوِيْلُ النَّبَإِ فِيْ أَعْيُنِهِمْ فَيَحْسَبُوْنَه شَيْئًا فَرِيًّا مُّخْتَلِقًا. وَمَا يَخْلِقُوْنَ إِلٰى حَيْثُ يَخْلِقُ ذُو النُّهٰى. وَلَا يَرَوْنَ الْإِشَارَاتِ الْمَطْوِيَّةِ فِيْ ذٰلِكَ النَّبَإِ الْأَخْفٰى وَلَا يَخَافُوْنَ فِتْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْ تُصِيْبُ الْمُجْرِمِيْنَ خَآصَّةً وَّيُجَادِلُوْنَ كَالْأَعْمٰى اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْٓا اَنْ يَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَ هُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ بِنَوْعٍ مِّنَ الْاِبْتِلَآءِ. وَقَدْ خَلَتْ سُنَنُ اللّٰهِ فِيْ مِثْلِ ذٰلِكَ وَفِيْهَا عِبْرَةٌ لِّكُلِّ قَلْبٍ يَّخَافُ وَيَخْشٰى. فَاعْتَبِرُوْا يَآ أُوْلِي الْأَبْصَارِ وَاسْئَلُوْا أَهْلَ ذِكْرٍ إِنْ كَانَ الْأَمْرُ عَلَيْكُمْ مُشْتَبِهًا. أَعَجِبْتُمْ إِنْ أَتَتْكُمْ سُنَّةُ الْأَوَّلِيْنَ قُبُلًا أَعَجِبْتُمْ أَنْ أَرْسَلَ اللّٰهُ إِلَيْكُمْ حَكَمًا كَاشِفًا لِّسِرِّ هٰذَا النَّبَإِ فَنَضَا الْحُكْمُ عَنْ وَجْهِ النَّبَإِ سِتْرًا. أَهٰذَا فِيْ أَعْيُنِكُمْ أَمْرٌ مُّنْكَرٌ وَّنَسِيْتُمْ مَّا قِيْلَ لَكُمْ إِنَّ الْمَسِيْحَ يَأْتِيْ إِلَيْكُمْ حَكَمًا عَدْلًا. فَمَالَكُمْ لَا

سمجھتے ہیں۔ وہ اہل عقل کی طرح بلند پرواز نہیں کرسکتے اور ان چھپی خبروں میں موجود مخفی اشارات کو نہیں دیکھ سکتے اور نہ ہی وہ اللہ کی اس آزمائش سے ڈرتے ہیں جو خاص طور پر مجرموں کو پہنچی ہے اور اندھوں کی طرح جھگڑا کرتے ہیں۔ کیا لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ صرف اس بات پر چھوڑ دیئے جائیں گے کہ وہ کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے اور وہ انواع و اقسام کی مصیبتوں سے آزمائے نہیں جائیں گے۔ حالانکہ اللہ کی اس طرح کی سنت تو پہلے لوگوں میں گزر چکی ہے۔ اس میں ہر ڈرنے اور خوف کرنے والے دل کیلئے عبرت ہے۔ اے عقل والو! عبرت حاصل کرو۔ اور اگر یہ معاملہ تم پر مشتبہ ہے تو اہل ذکر سے پوچھو۔ تم کیوں تعجب کرتے ہو کہ پہلے لوگوں کی سنت تمہارے سامنے آجائے۔ کیا تمہیں اس بات پر تعجب ہے کہ اللہ نے تمہارے پاس حکم بھیجا ہے کہ وہ اس خبر کے راز کو ظاہر کرے۔ پس اس حکم نے اس خبر کے چہرے سے پردہ ہٹا دیا ہے۔ کیا یہ امر تمہاری نظروں میں انوکھا ہے اور تم یہ بھول گئے کہ تمہیں بتایا گیا تھا کہ مسیح تمہارے پاس حکم عدل ہو کر آئے گا۔ پس کیا بات ہے کہ تم اپنے حکم کے قول کو قبول نہیں کرتے۔ کیا تم نے

تَقْبَلُوْنَ قَوْلَ حَكَمِكُمْ أَتَنْسَوْنَ مَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَوْصٰى. وَإِنْ تَحْسَبُوْنَ أَنَّكُمْ عَلٰى صِدْقٍ وَّحَقٍّ فَلَوْ لَا تَأْتُوْنَ عَلَيْهِ بِنَظِيْرٍ مِّنْ قَبْلُ. وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ أَنَّ لِسُنَنِه نَظَآئِرُ فِي الْأُمَمِ الْأُوْلٰى. أَتَعْرِفُوْنَ بَشَرًا رُفِعَ إِلَى السَّمَآءِ ثُمَّ نَزَلَ بَعْدَ قُرُوْنٍ كَمَا تَظُنُّوْنَ فِي عِيْسٰى. وَوَاللّٰهِ إِنَّ هٰذَا خَارِجٌ مِّنْ سُنَنِ اللّٰهِ وَلَنْ تَجِدُوْا مِنْ مِّثْلِه فِيْ كُتُبِ اللّٰهِ أَثَرًا. وَقَدْ قَرَأْتُمْ فِي الصِّحَاحِ أَنَّ الْمَسِيْحَ لَحِقَ بِمَيِّتِيْنَ مِنْ إِخْوَانِه وَاتَّخَذَ مَقَامًا عِنْدَ أَخِيْهِ يَحْيٰى. وَقَدْ وَعَدَ اللّٰهُ لِلَّذِيْنَ تَوَفَّوْا مُسْلِمِيْنَ إِنَّهُمْ لَا يُرَدُّوْنَ إِلَى الدُّنْيَا. وَيَمْكُثُوْنَ فِيْ دَارِ السَّعَادَةِ أَبَدًا. وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنِّيْ أُخْبِرْتُ أَنِّيْ أَعِيْشُ نِصْفَ مَا عَاشَ عِيْسٰى. وَفِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى وَفَاتِ الْمَسِيْحِ لِمَنْ كَانَ لَهُ قَلْبٌ أَوْ يَمْعَنُ النَّظَرَ وَهُوَ يَرٰى. فَلْيَحْكُمْ أَهْلُ الْحَدِيْثِ بِمَا

رسول کریمؐ کے قول اور وصیت کو بھلا دیا ہے۔ اور اگر تم خیال کرتے ہو کہ تم حق اور سچ پر ہو تو پھر اس سچائی پر پہلی کوئی نظیر کیوں نہیں لاتے؟ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ اس کی سنت کی مثالیں پہلی امتوں میں موجود ہیں۔ کیا تم کسی ایسے انسان کو جانتے ہو جو کہ آسمان پر چڑھا ہو اور پھر صدیوں کے بعد نازل ہوا ہو جیسے کہ تمہارا حضرت عیسیٰؑ کے بارے میں خیال ہے۔ اللہ کی قسم یہ اللہ کی سنتوں سے خارج بات ہے۔ اور اس کا تم اللہ کی کتابوں میں کوئی نشان نہیں پاؤ گے۔ تم صحیحین میں پڑھ چکے ہو کہ مسیحؑ اپنی باقی وفات شدہ بھائیوں سے مل گیا ہے اور اس نے اپنے بھائی حضرت یحییٰؑ کے ساتھ مقام بنالیا ہے۔ اللہ نے ان لوگوں سے وعدہ کیا ہے جو اس فرماں برداری میں فوت ہو چکے ہیں وہ واپس دنیا میں نہیں لوٹائے جائیں گے اور وہ ہمیشہ جنت میں رہیں گے۔ اور حضرت نبی کریمؐ نے فرمایا کہ مجھے خبر دی گئی ہے کہ میں اس کی نصف زندگی گزاروں گا جو حضرت عیسیٰؑ کو دی گئی۔ یہ وفات مسیحؑ پر دلیل ہے اس کیلئے جس کے پاس دل اور باریک بین نظر ہے اور وہ دیکھتا ہے۔ پس چاہئے کہ اہل حدیث رسول کریمؐ کی صحیحین میں موجود اس حدیث کے مطابق فیصلہ

جَآءَ مِنَ النَّبِیِّ ﷺ فِی الصِّحَاحِ وَلَا یُجَادِلُوْا بِأَحَادِیْثِ نَزُوْلِه قَبْلَ أَنْ یَّثْبُتُوْا صَعُوْدَه بِجِسْمِه إِلَی السَّمٰوَاتِ الْعُلٰی. وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَفَتَحَ اٰذَانَهُمْ وَبَصَرَ أَعْیُنِهِمْ وَفَهِمَ قُلُوْبُهِمْ وَلٰکِنْ لِّیَبْلُوَهُمْ فِیْمَا اٰتَاهُمْ وَلِیُخْزِیَ اللّٰهُ مَنْ أَرَادَ خِزْیَه فِی الدُّنْیَا وَالْعُقْبٰی. وَلَوْ أَنَّ أَهْلُ الْحَدِیْثِ آمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَکَفَّرَ اللّٰهُ عَنْهُمْ سَیِّئٰاتِهِمْ وَکَتَبَهُمْ فِی الصِّدِّقِیْنَ وَلٰکِنْ بَخِلُوْا وَاسْتَعْجَلُوْا وَاخْتَارُوْا لِأَنْفُسِهِمْ عِوَجًا. وَاتَّبَعُوا أَقْدَامَ السُّفَهَآءِ الَّذِیْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ وَنَسُوْا کُلَّ مَا ذُکِّرُوْا بِه وَطَلَبُوْا لِدُنْیَاهُمْ مِّرْفَقًا. فَلَا یَضَرُّوْنَ اللّٰهَ شَیْئًا مِّنْ مَّکَآئِدِهِمْ وَإِنْ کَانُوْا لِیَزِیْلُوْا مِنْ کَیْدِهِمْ جَبَلًا. وَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنْ أَخْذِ اللّٰهِ وَلَا تَحْسَبُوْا عَدَاوَةَ الْحَقِّ أَمْرًا هَیِّنًا. وَاللّٰهُ یُتِمُّ وَعْدَه وَیَنْصُرُ عَبْدَه فَإِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَهُوَ

کریں۔ اور احادیث نزول کے جھگڑے میں مت پڑیں قبل اس کے کہ وہ حضرت عیسیٰؑ کے بجسد عنصری آسمان پر جانا ثابت نہ کرلیں۔ اگر اللہ نے چاہا تو وہ ان کے کان کھول دے گا اور ان کی آنکھوں کو بصارت عطا کردے گا اور ان کے دلوں کو فہم عطا کردے گا۔ لیکن وہ انہیں آزماتا ہے اس سے جو اس نے ان کو دیا تا کہ ان کو رسوا کرے جو اس دنیا اور آخرت میں رسوائی چاہتا ہے۔ اور اگر اہل حدیث ایمان لاتے اور تقویٰ اختیار کرتے تو اللہ ان سے ان کی برائیاں دور کردیتا اور وہ صادقوں میں شمار کیے جاتے۔ لیکن انہوں نے بخل کیا اور جلدی کی اور اپنے لئے کجی کو اختیار کیا۔ اور انہوں نے بیوقوفوں کا راستہ اختیار کیا جو ان سے قبل گزر گئے۔ وہ اس کو بھول گئے جو کچھ انہیں یاد دلایا گیا تھا۔ انہوں نے اپنی دنیا کیلئے آسان راستہ اختیار کیا۔ وہ اپنے مکروں سے اللہ کو کچھ نقصان نہیں پہنچاسکتے۔ اگرچہ ان کے مکر پہاڑوں کو ہلا دینے والے ہوں۔ جنہیں اللہ پکڑ لے انہیں نجات یافتہ مت خیال کرو۔ اور حق کی عداوت کو معمولی معاملہ مت جانو۔ اللہ اپنے وعدہ کو پورا کرے گا اور اپنے بندے کی مدد ضرور کرے گا۔ اگر وہ

خَيْرٌ لَّهُمْ وَإِنْ عَتَوْا فَسَيُرِيْهِمُ اللّٰهُ ذِلًّا وَّخِزْيًا. وَقَدْ أَتْمَمْتُ عَلَيْهِمْ حُجَّتِيْ وَقَرَأْتُ عَلَيْهِمْ بَرَاهِيْنَ صِدْقِيْ فَمَا نَظَرُوْا مِنَ الْاِنْصَافِ نَظَرًا. أَلَا يَرَوْنَ أَنَّ اللّٰهَ أَخْبَرَ مِنْ وَّفَاتِ الْمَسِيْحِ فِيْ مَقَامَاتٍ شَتّٰى. وَالْقُرْآنُ كُلُّه مَمْلُوٌّ مِّنْ ذٰلِكَ وَلَا تَجِدُ فِيْهِ لِإِثْبَاتِ حَيٰوتِه حَرْفًا أَوْ لَفْظًا. وَنَهِيْكَ قَوْلَ الْمَسِيْحِ فِيْ الْقُرْآنِ **وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ ۚ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ** فَانْظُرْ كَيْفَ يَثْبُتُ مِنْ هٰهُنَا أَنَّ الْمَسِيْحَ تُوُفِّيَ وَخَلَا. وَلَوْ كَانَ نُزُوْلَ الْمَسِيْحِ وَمَجِيْئَه مُقَدَّرًا ثَانِيًا لَذِكْرِ الْمَسِيْحِ فِيْ قَوْلِه شَهَادَتَيْنِ وَلَقَالَ مَعَ قَوْلِه **كُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا** وَأَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّرَّةً أُخْرٰى وَمَا حَصَرَ فِي الشَّهَادَةِ الْأُوْلٰى. وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْهَا تَحْيَوْنَ فَخَصَّصَ حَيٰوةَ النَّاسِ بِالْأَرْضِ كَمَا خَصَّصَ مَوْتَهُمْ

امن کی طرف جھکیں تو وہ ان کیلئے بہتر ہوگا۔ اور اگر انہوں نے انکار کیا تو پھر عنقریب اللہ تعالیٰ انہیں ذلیل ورسوا کرے گا۔ یقیناً میں نے ان پر اپنی اتمام حجت پوری کردی ہے اور اپنی سچائی کے دلائل ان پر پیش کر دیئے ہیں۔ مگر انہوں نے انصاف کی نظر سے اس کو نہیں دیکھا۔ کیا وہ نہیں دیکھتے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں متفرق مقامات پر وفات مسیح کی خبر دی ہے اور پورا قرآن اس خبر سے بھرا ہوا ہے۔ تو حضرت عیسیٰؑ کی حیات کے ثبوت میں کوئی حرف یا لفظ قرآن میں نہیں پائے گا۔ تمہارے لئے قرآن میں حضرت عیسیٰؑ کا صرف یہ قول ہی کافی ہے کہ ''جب تک میں ان میں تھا تو میں ان پر گواہ تھا پس جب تو نے مجھے وفات دے دی تو تو ہی ان پر نگہبان ہے''۔ پس دیکھ یہاں کس طرح ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ فوت ہو چکے ہیں اور اس جہان سے گزر چکے ہیں۔ اگر حضرت عیسیٰؑ کا دوبارہ نزول اور واپس آنا مقدر ہوتا تو وہ اپنے اس قول میں دو گواہیاں دیتے اور وہ اپنے اس قول کے ساتھ کہ میں ان پر گواہ تھا یہ بھی کہتے اور میں ایک مرتبہ پھر ان پر گواہ بنوں گا۔ اور صرف پہلی شہادت پر ہی حصر نہ کرتے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ''تم اسی میں زندہ

بِالثُّرٰی. أَتَتْرُكُوْنَ كَلَامَ اللّٰهِ وَشَهَادَةَ نَبِيِّه وَتَتْبَعُوْنَ أَقْوَالًا أُخَرَ بِئْسَ لِلظّٰلِمِيْنَ بَدَلًا. أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ أَعْثَرَنِيَ اللّٰهُ عَلٰى هٰذَا السِّرِ وَعَلَّمَنِيْ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا وَأَرْسَلَنِيْ إِلَيْكُمْ حَكَمًا عَدْلًا. لِأُكْشِفَ عَلَيْكُمْ مَّا كَانَ عَلَيْكُمْ مُّسْتَتِرًا. فَلَا تَمَارُوْا وَلَا تُجَادِلُوْا وَتَدَبَّرُوْا فِيْ قَوْلِه يٰعِيْسٰى إِنِّيْ مُتَوَفِّيْكَ وَاقْرَءُوْا هٰذِهِ الْآيَةَ إِلٰى قَوْلِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ امْعَنُوْا النَّظَرَ يَا أُوْلِي النُّهٰى. وَانْظُرُوا كَيْفَ افْتَتَحَ اللّٰهُ مِنْ وَّفَاتِ الْمَسِيْحِ وَذِكْرِ كُلِّ وَاقِعَةٍ بِتَرْتِيْبٍ طَبْعِيِّ تَتَعَلَّقُ بِعِيْسٰى. حَتَّى اخْتَتَمَهَا عَلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَلَمْ يَذْكُرْ مِنْ نَزُوْلِ الْمَسِيْحِ فِيْ هٰذِهِ السِّلْسِلَةِ شَيْئًا. وَمَآ أَحْدَثَ فِيْ هٰذَا الْأَمْرِ ذِكْرًا. وَمَا كَانَ نَزُوْلُه عِنْدَ اللّٰهِ إِلَّا نَزُوْلُ إِرَادَتِه وَتَوَجُّهَاتِه عَلَى الْمَظْهَرِ الَّذِيْ قَامَ مَقَامَه وَقَرُبَ بِهِ اسْتِعْدَادًا وَّدَنٰى. فَلَوَّنَه بِلَوْنِه

رہو گے‘‘۔ پس انسانوں کی زندگی کو اس زمین کے ساتھ مخصوص کر دیا ہے جیسے کہ موت کو مٹی کے ساتھ مخصوص کیا ہے۔ کیا تم اللہ کے کلام اور اس کے نبیؐ کی گواہی کو ترک کرتے ہو اور دوسرے اقوال کی پیروی کرتے ہو۔ پس ظالموں کیلئے کیا ہی برا بدلہ ہے۔ اے لوگو! خدا نے مجھے اس راز سے آگاہ کیا ہے۔ اور مجھے وہ سکھایا ہے جو تم نہیں جانتے۔ اور مجھے تمہاری طرف حکم عدل بنا کر بھیجا ہے تاکہ تم پر اس کو واضح کروں جو تم پر پوشیدہ تھا۔ پس تم شک اور جھگڑا مت کرو۔ اور اللہ کے اس قول میں تدبر کرو (یا عیسیٰ انی متوفیک) ’’اے عیسیٰ میں تجھے وفات دوں گا‘‘ اور اس آیت کو (یوم القیامة) تک مکمل پڑھو۔ اور اے عقل والو! اس کو بنظر غور دیکھو اور تدبر کرو کہ کس طرح اللہ نے حضرت عیسیٰؑ کی وفات کے ذکر سے اس کو شروع کیا اور اس کے پورے واقعہ کو طبعی ترتیب کے ساتھ حضرت عیسیٰؑ کے تعلق سے بیان کیا۔ یہاں تک کہ اس کا اختتام قیامت کے دن پر کیا۔ اور اس سلسلہ میں حضرت عیسیٰؑ کے نزول کا کچھ بھی ذکر نہیں کیا۔ اس معاملہ میں کوئی چیز بھی واقع نہیں ہوئی۔ ان کا نزول اللہ کے نزدیک سوائے اس کے ارادوں

وَصَبَّغَه بِصِبْغِه حَتّٰی صَارَ الْمَظْهَرُ مُسْتَغْرَقًا مَّغْمُوْرًا فِیْ مَعنَی الْاِتِّحَادِ وَشَابَهَ عَيْنُ أَصْلِه فِی الْقُوٰی. وَتَقَارَبَتْ مَدَارِکُه بِمَدَارِکِهِ وَأَخْلَاقُه بِأَخْلَاقِه وَجَوْهَرُه بِجَوْهَرِه وَطَبِيْعَتُه بِطَبِيْعَتِه حَتّٰی صَارَ کَشَیْءٍ وَّاحِدٍ وَّکَانَ اسْمُهَا وَاحِدًا فِی الْمَلَإِ الْأَعْلٰی.

اور توجہ کے نزول کے کچھ نہیں جو کہ ان کے قائمقام مظہر پر نازل ہوں گے جو اپنی استعداد کی وجہ سے اس کے قریب ہوگیا۔ پس وہ مظہر اس کے رنگ میں رنگین ہوگیا یہاں تک کہ وہ مظہر اتحاد میں مکمل ہوگیا۔ وہ اپنے قویٰ میں اصل سے مشابہ ہوگیا۔ اس مظہر کا مدارک اس کے مدارک، اس کے اخلاق اس کے اخلاق، اس کے جوہر اس کے جوہر، اس کی طبیعت اس کی طبیعت ایک جیسے ہوگئے۔ یہاں تک کہ وہ ایک ہی بن گئے۔ اور آسمانوں میں ان کا ایک ہی نام رکھا گیا۔

وَإِنِ اشْتَقَتَ أَنْ تَکْتَنِهَ حَقِيْقَةَ هٰذَا السِّرِّ وَتَطْلُعَ عَلٰٓی أَسْبَابِه عَلٰی وَجْهٍ أَظْهَرَ وَأَجْلٰی فَاصْغِ أُبَيِّنْ لَّکَ مَا عَلَّمَنِیْ رَبِّیْ فِیْ هٰذَا الْأَمْرِ مِنْ أَسْرَارِ الْهُدٰی. وَهِیَ أَنَّ اللّٰهَ وَجَدَ فِیْ هٰذَا الزَّمَانِ غَلَبَةَ الْمُتَنَصِّرِيْنَ وَضَلَالَاتَهُمْ إِلَی الْاِنْتِهَا. وَرَاٰی أَنَّهُمْ ضَلُّوْا وَأَضَلُّوْا خَلْقًا کَثِيْرًا وَّنَجَسُوْا الْأَرْضَ بِشِرْکِهِمْ وَکُفْرِهِمْ وَأَکْثَرُوْا فِيْهَا الْفَسَادَ

اگر تمہیں شوق ہے کہ اس راز کی حقیقت کی تہہ تک پہنچو اور اس کے اسباب ظاہری اور کھلے انداز میں جاننا چاہتے ہو تو توجہ سے سنو میں تمہارے لئے وہ بیان کرتا ہوں جو میرے رب نے اس معاملہ میں ہدایت کے راز مجھے سکھائے ہیں۔ اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دیکھا کہ اس زمانے میں عیسائیوں کا غلبہ اور گمراہی انتہا کو پہنچ گئی اور اس نے دیکھا کہ وہ خود گمراہ ہوگئے اور کثیر مخلوق کو انہوں نے گمراہ کردیا ہے اور انہوں نے اپنے کفر اور شرک سے اس زمین کو گندا کردیا ہے اور اس میں فساد کو کثرت سے پھیلا دیا ہے۔

وَأَشَاعُوْا فِي النَّاسِ كِذْبَهُمْ وَفَرِيَّتَهُمْ وَتِلْبِيْسَاتَهُمْ وَفَتَحُوْا أَبْوَابَ الْمَعَاصِي وَالْهَوَآءِ. فَفَارَتْ غَيْرَةُ اللهِ تَعَالىٰ عِنْدَ رُؤْيَةِ هٰذِهِ الْفِتْنَةِ الْعُظْمٰى. فَأَنْبَأَ الرَّبُّ الْغَيُّوْرُ كَلِمَتَه وَنَبِيَّه مِنْ فِتَنِ أُمَّتِه وَمِمَّا أَفْسَدُوْا فِي الْأَرْضِ وَمِمَّا يَصْنَعُوْنَ صُنْعًا. وَكَانَ هٰذَا الْإِخْبَارُ مِنْ سُنَنِ اللهِ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَنِ اللهِ تَحَوُّلًا وَّلَا تَبْدِيْلًا. وَّلَمَّا سَمِعَ الْمَسِيْحُ أَنَّ أُمَّتَه أَهْلَكَتْ أَهْلَ الْأَرْضِ وَأَرَادَتْ أَنْ يَّسْتَفِزَّهُمْ جَمِيْعًا وَّبَغَتْ أَمَامَ رَبِّهَا بَغْيًا كَبِيْرًا. فَكَثُرَ كَرَبُه وَقَلَقُه حَسْرَةً عَلٰٓى أُمَّتِه وَأَخَذَه حُزْنٌ وَّوُجِدَ كَمَثَلِ الَّذِيْ يَهُمُّه إِغَاثَةُ الْمَلْهُوْفِيْنَ. أَوْ يَجِبُ عَلَيْهِ إِعَانَةُ الْمَظْلُوْمِيْنَ. وَاسْتَدْعٰى مِنَ اللهِ نَآئِبًا. وَّقَضٰٓى أَنْ يَّكُوْنَ نَآئِبَه مُتَّحِدًا بِحَقِيْقَتِه وَمُتَشَابِهًا بِجَوْهَرِه وَمُقِيْمًا فِيْ مَقَامِ جَوَارِحِه

انہوں نے اپنے جھوٹ، فریب اور دھوکے کا لوگوں میں خوب پرچار کیا ہے۔ انہوں نے گناہ اور خواہشات کے دروازے کھول دیئے ہیں۔ اس عظیم فتنہ کو دیکھ کر اللہ کی غیرت نے جوش مارا۔ پس اللہ نے اپنے نبی (حضرت عیسیٰؑ) کو اس کی امت میں اٹھنے والے فتنوں کے بارے میں خبر دی تھی اور اس کے بارے جو انہوں نے زمین میں فساد پھیلایا اور اس کے بارے میں جو کچھ وہ کر رہے ہیں۔ ایسی خبریں دینا اللہ کی سنت ہے اور تو اللہ کی سنت میں کوئی ردوبدل اور تبدیلی نہیں پائے گا۔ پس جب مسیحؑ نے سنا کہ ان کی امت نے دنیا میں رہنے والوں کو ہلاک کر دیا اور ان کو بہکا دیا اور اس کی امت نے اپنے رب سے بغاوت کی، بڑی بغاوت۔ اس بات نے حضرت عیسیٰؑ کے دکھ اور تکلیف کو بڑھا دیا اپنی امت پر افسوس کرتے ہوئے اس کو غم اور پریشانی نے آلیا۔ اس شخص کی طرح جو مصیبت زدوں کی مدد کا اہتمام کرتا ہے۔ یا اس شخص کی طرح جس پر لازم ہے کہ وہ مظلوموں کی مدد کرے۔ پس اس نے اللہ تعالیٰ سے اپنا نائب مانگا۔ اور اس نے ارادہ کیا کہ اس کا نائب اس کی حقیقت سے متحد ہو اور اس کے جوہر سے مشابہ ہو۔ اور اس کے ارادوں

لِإِتْمَامِ مُرَادَاتِه وَمَظْهَرًا لِّظُهُوْرِ إِرَادَاتِه. فَصَرَفَ لِهٰذِهِ الْمُنْيَةِ عَنَانَ التَّوَجُّهِ إِلَى الثَّرٰى. فَاقْتَضٰى تَدْبِيْرَ الْحَقِّ أَنْ يَّهَبَ لَه نَآئِبًا تَنْطَبِعُ فِيْهِ صُوْرَتُهُ الْمَثَالِيَّةُ كَمَا تَنْطَبِعُ فِي الْحِيَاضِ صُوَرُ النُّجُوْمِ مِنَ السَّمٰوَاتِ الْعُلٰى. فَأَنَا النَّآئِبُ الَّذِيْ أَرْسَلَنِيَ اللّٰهُ فِيْ زَمَانِ غَلَبَةِ التَّنَصُّرِ غَيْرَةً مِّنْ عِنْدِه وَإِرَاحَةً لِّرُوْحِ الْمَسِيْحِ وَرَأْفَةً بِعَآمَّةِ خَلْقِهِ وَتَرَحُّمًا عَلٰى حَالِ الْوَرٰى فَجِئْتُ مِنَ اللّٰهِ لِأَكْسِرَ الصَّلِيْبَ الَّذِيْ أُعْلِيَ شَأْنُه وَأَقْتُلَ الْخِنْزِيْرَ فَلَا يَحْيٰى بَعْدَه أَبَدًا. وَاخْتَارَنِيْ رَبِّيْ لِمِيْقَاتِه إِنَّ رَبِّيْ لَا يُخْلِفُ مِيْعَادَه وَلَا يَنْقُضُ عَهْدًا. وَقَدْ كَانَ وَعْدُه إِرْسَالُ الْمَسِيْحِ عِنْدَ تَطَاوُلِ فِتْنَةِ الصَّلِيْبِ وَغَلَبَةِ الضَّلَالَاتِ الْعِيْسَائِيَّةِ وَإِنْ كُنْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّمَّا قُلْنَا فَتَدَبَّرُوْا فِيْ قَوْلِ نَبِيِّه أَعْنِيْ قَوْلَهٗ يَكْسِرُ

کی تکمیل کیلئے اس کے مقام پر کھڑا ہوا اور اس کے ارادوں کے ظہور کا مظہر ہو۔ پس اس کی اس آرزو کی تکمیل کیلئے اس نے دنیا کی طرف توجہ کی۔ تب اللہ تعالیٰ نے تدبیر کی کہ اس کو ایک نائب عطا کرے۔ اس نائب کی طبیعت میں اس کی صورت متمثل ہو جیسے کہ پانی کے حوض میں بلند آسمانوں کے ستارے نظر آتے ہیں۔ پس میں وہ نائب ہوں جسے اللہ نے عیسائیوں کے غلبہ کے وقت بھیجا ہے اپنی غیرت اور جوش کے ساتھ۔ میرا آنا مسیحؑ کی روح کو راحت پہنچانے اور عام مخلوق کی ہمدردی اور مخلوق پر رحم کرنے کے مترادف ہے۔ پس میں آیا ہوں تا کہ صلیب کو توڑوں جس کی شان بہت بلند کی گئی ہے۔ اور کہ میں خنزیر کو قتل کروں تا کہ وہ اس کے بعد کبھی زندہ نہ ہو سکے۔ اس موقعے کیلئے میرے رب نے مجھے چنا اور اللہ اپنے وعدے کا خلاف نہیں کرتا اور نہ ہی وہ اپنا عہد توڑتا ہے۔ اس کا وعدہ تھا کہ مسیح کو صلیب کے فتنے کی ظلمت کے وقت بھیجے گا اور عیسائیوں کی گمراہیوں کے غلبہ کے وقت اس کو مبعوث کرے گا۔ اے عقل والو! اگر تمہیں میرے قول کے بارے میں شک ہے تو نبی کریمؐ کے قول پر تدبر کرو یعنی ان کے اس قول پر کہ وہ

الصَّلِيْبَ يَآ أَرْبَابَ النُّهٰى. وَافْتَحُوْا أَعْيُنَكُمْ وَانْظُرُوْا نَظَرًا غَامِضًا إِلٰى زَمَانِكُمْ وَإِلٰى قَوْمٍ جَآءُوْا بِفِتَنٍ عَظِيْمَةٍ ثُمَّ اشْهَدُوْا لِلّٰهِ هَلْ أَتٰى وَقْتُ قُدُوْمِ كَاسِرِ الصَّلِيْبِ أَوْ مَا أَتٰى؟ وَاللّٰهِ إِنِّيْ قَدْ أُرْسِلْتُ مِنْ رَّبِّيْ وَنُفِثَ فِيْ رَوْعِيْ مِنْ رَّوْعِ الْمَسِيْحِ وَجُعِلْتُ وِعَآءً لِّإِرَادَاتِه وَتَوَجُّهَاتِه حَتّٰى امْتَلَأَتْ نَفْسِيْ وَنَسْمَتِيْ بِهَا. وَانْخَرَطْتُّ فِيْ سِلْكِ وُجُوْدِه حَتّٰى تَرَآءَ شَبْحُ رُوْحِه فِيْ نَفْسِيْ وَأُشْرِبْتُ فِيْ قَلْبِيْ وَجُوْدَهُ وَبَرِقَ مِنْهُ بَارِقٌ فَتَلَقَّتْهُ رُوْحِيْ أَتَمَّ تَلَقٍّ وَّلَصِقْتُ بِوَجُوْدِه أَشَدَّ مِمَّا يُخَيَّلُ كَأَنِّيْ هُوَ وَغِبْتُ مِنْ نَّفْسِيْ وَظَهَرَ الْمَسِيْحُ فِيْ مِرْاٰتِيْ وَتَجَلّٰى. حَتّٰى تَخَيَّلْتُ أَنَّ قَلْبِيْ وَكَبِدِيْ وَعُرُوْقِيْ وَأَوْتَارِيْ مُمْتَلِئَةٌ مِّنْ وُجُوْدِه وَوُجُوْدِيْ هٰذَا قِطْعَةٌ مِّنْ جَوْهَرِ وُجُوْدِه وَكَانَ هٰذَا فِعْلُ

مسیح کسر صلیب کرے گا۔ اپنی آنکھوں کو کھولو اور گہرائی کی نظر سے اپنے زمانے اور اس قوم کی طرف دیکھو جو عظیم فتنے کے ساتھ آئی ہے۔ پھر اللہ کیلئے گواہی دو کہ کیا صلیب کے توڑنے والے کے ظاہر ہونے کا وقت آ گیا ہے یا نہیں آیا؟ اللہ کی قسم مجھے میرے رب نے بھیجا ہے، اور مسیح کی روح کو میری روح میں پھونکا اور مجھے اس کے ارادوں اور اس کے کاموں کیلئے چنا۔ یہاں تک کہ میری جان اور میرا رگ و ریشہ اس سے بھر گیا اور میں اس کے وجود میں پرویا گیا۔ یہاں تک کہ اس کی روح کا قالب میرے نفس میں دیکھا جا سکتا ہے۔ اس کے وجود کو میرے دل میں ڈالا گیا۔ اس کی روحانی بجلی چمکی جسے میری روح نے پوری طرح لے لیا۔ میں اس کے وجود کے ساتھ چمٹ گیا اس تصور سے بھی زیادہ جیسے کہ میں وہی ہو گیا۔ میرا نفس غائب ہو گیا اور میرے آئینے میں مسیح ظاہر ہو گیا اور روشن ہو گیا۔ یہاں تک کہ میں نے خیال کیا کہ میرا دل، میرا جگر، میری رگیں اور میرا وجود اس کے وجود سے بھر گیا۔ میرا یہ وجود اس کے وجود کا ٹکڑا ہے۔ یہ میرے بلند بابرکت خدا کا فعل ہے۔ شروع میں وہ میرے ایسے قریب تھا جیسے کہ کشتی سمندر میں۔

رَبِّيْ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى. وَكَانَ هُوَ فِيْ أَوَّلِ أَمْرِيْ قَرِيْبًا مِنِّيْ كَالْبَحْرِ مِنَ الْقَارِبِ ثُمَّ دَنٰى فَتَدَلّٰى. فَكَانَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ الْمَآءِ فِي الْقُرْبَةِ وَتَمَوَّجَ فِيْ جَسَدِيْ رُوْحُه فَصِرْتُ كَشَيْءٍ لَّا يُرٰى. وَوَجَدْتُّهُ كَقَنْدٍ اخْتَلَطَ بِمَآءٍ لَا يُتَمَيَّزُ أَحَدُهُمَا مِنَ الْآخَرِ وَأَدْرَكْتُ بِحَاسَّةِ رُوْحِيْ إِنَّهُ اتَّحَدَ بِوُجُوْدِيْ وَصِرْتُ فِيْ نَفْسِه مُلْتَفًّا. وَصِرْنَا كَشَيْءٍ وَّاحِدٍ يَّقَعُ عَلَيْهِ اسْمٌ وَّاحِدٌ وَّغَابَتْ طِيْنَتِيْ فِيْ طِيْنَتِهِ الْعُلْيَا هٰذَا مَا عَلِمْنَا مِنْ رَّبِّنَا فَاقْضِ مَآ أَنْتَ قَاضٍ وَاتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَخْلُدْ إِلَيٰ أَهْوَآءِ الدُّنْيَا.

پھر وہ اس قدر قریب ہوا جیسے کہ پانی مشک کے اندر ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ اس کی روح میرے جسم میں موجیں مارنے لگی۔ میں ایسے ہوگیا کہ میری کوئی ہستی باقی نہ رہی۔ میں ایسے ہوگیا جیسے کہ شکر پانی میں مل جاتی ہے اور وہ ایک دوسرے سے علیحدہ نہیں کئے جاسکتے۔ میں نے اپنی روح سے محسوس کیا کہ وہ میرے وجود میں متحد ہوگیا ہے۔ اور میں اس کے وجود سے لپٹ گیا اور ہم دونوں ایک ہی ہوگئے جن پر ایک ہی نام بولا جاتا ہے۔ میری سرشت اس کی بلند سرشت میں گم ہوگئی۔ یہ وہ حقیقت ہے جو میں نے اپنے رب سے سیکھی ہے۔ پس تو کر جو کرنا چاہتا ہے اور اللہ کا تقویٰ اختیار کر اور دنیا کی خواہشات کی طرف مت جھک جا۔

وَأَمَّا الْكَلَامُ الْكُلِّيُّ فِي هٰذَا الْمُقَامِ فَهُوَ إِنَّ لِلأَنْبِيَآءِ الَّذِيْنَ ارْتَحَلُوْا إِلٰى خَطِيْرَةِ الْقُدْسِ تَدَلِّيَاتٌ إِلَى الْأَرْضِ فِيْ كُلِّ بُرْهَةٍ مِّنْ أَزْمِنَةٍ يَّهِيْجُ اللّٰهُ تَقَارِيْبَهَا فِيْهَا. فَإِذَا جَآءَ وَقْتُ التَّدَلِّيْ صَرَفَ اللّٰهُ أَعْيُنَهُمْ إِلَى الدُّنْيَا

پس مکمل کلام اس مقام پر یہ ہے کہ وہ انبیاء جو دنیا سے رخصت ہوکر خدا کے ہاں چلے گئے ہر لمحہ ان کی توجہ دنیا کی طرف ہوتی ہے۔ اللہ دنیا میں ان کی اس تقریب کے اسباب پیدا کرتا ہے۔ جب ان کی تقریب کا وقت قریب آتا ہے تو اللہ ان کی توجہ کو دنیا کی طرف پھیر دیتا ہے۔

فَيَجِدُوْنَ فِيْهَا فَسَادًا وَّظُلْمًا وَّيَرَوْنَ الْأَرْضَ قَدْ مَلَأَتْ شَرًّا وَّزَوْرًا وَّشِرْكًا وَّكُفْرًا فَإِذَا ظَهَرَ لِأَحَدٍ مِّنْهُمْ أَنَّ تِلْكَ الشُّرُوْرِ وَالْمَفَاسِدَ مِنْ بَغْيِ أُمَّتِه فَيَضْطَرُّ رُوْحُهُ اضْطِرَارًا شَدِيْدًا وَّيَدْعُوا اللّٰهَ أَنْ يُّنْزِلَه عَلَى الْأَرْضِ لِيُهَيِّءَ لَهُمْ مِّنْ وَّعْظِه رَشَدًا. فَيَخْلُقُ لَهُ اللّٰهُ نَآئِبًا يُّشَابِهُه فِيْ جَوْهَرِه وَيَنْزِلُ رُوْحُه بِتَنْزِيْلٍ اِنْعِكَاسِيٍّ عَلٰى وُجُوْدِ ذٰلِكَ النَّآئِبِ وَيَرِثَ النَّآئِبُ اِسْمَه وَعِلْمَه فَيَعْمَلُ عَلٰى وَفْقِ إِرَادَتِه عَمَلًا. فَهٰذَا هُوَ الْمُرَادُ مِنْ نُّزُوْلِ إِيْلِيَا فِيْ كُتُبِ الْأَوَّلِيْنَ وَنَزُوْلِ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَام وَظُهُوْرِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ ﷺ فِي الْمَهْدِيْ خُلُقًا وَّسِيْرَةً. وَمَا مِنْ مُحَدَّثٍ إِلَّا لَه نَصِيْبٌ مِّنْ تَدَلِّيَاتِ الْأَنْبِيَآءِ قَلِيْلًا كَانَ أَوْ كَثِيْرًا. وَمَنْ تَجَرَّدَ عَنْ وَسْخِ التَّعَصُّبَاتِ فَلَا يَتَرَدَّدُ فِيْ هٰذَا وَيَجِدُ السُّنَّةَ وَالْكِتَابَ مُبَيِّنَيْنَ لَهَا.

پس وہ اس دنیا میں فساد اور ظلم پاتے ہیں۔ اور وہ دیکھتے ہیں کہ زمین شر، جھوٹ، شرک اور کفر سے بھری ہوئی ہے۔ پس اس وقت ان میں سے ایک پر ظاہر ہوتا ہے کہ یہ شر اور فساد اس کی امت کی بغاوت کی وجہ سے ہے۔ تو اس کی روح پر شدید اضطراب طاری ہوتا ہے۔ وہ اللہ سے دعا کرتا ہے کہ وہ اس کو زمین پر بھیجے تا کہ وہ وعظ سے ان کی ہدایت اور رہنمائی کرے۔ پس اللہ اس کے مشابہ اس کا ایک نائب پیدا کرتا ہے جو کہ اس کے جوہر سے حصہ لیتا ہے اور اس نائب کے وجود پر اللہ اس نبی کی روح کو منعکس کرتا ہے۔ پس اللہ اس نائب کو اس نبی کے نام اور علم کا وارث بناتا ہے۔ وہ نائب اس نبی کے ارادوں کے مطابق عمل کرتا ہے۔ جان لو پہلی کتابوں میں ایلیاء اور مسیحؑ کے نزول سے اسی طرح کا نزول مراد ہے۔ اسی طرح مہدی کے اخلاق اور سیرت میں حضرت محمدؐ کے ظہور کا اشارہ ہے۔ ہر ایک محدث کیلئے اس میں انبیاء کے قرب کا حصہ ہوتا ہے۔ خواہ تھوڑا ہو یا بہت۔ جو تعصّبات کی میل سے پاک ہے وہ اس امر میں کوئی شک نہیں کرے گا اور وہ کتاب وسنت کو اس امر کے بیان کرنے والا پائے گا۔

أَيُّهَا الْأَعِزَّةُ أَنَّ حَضْرَةَ اللّٰهِ تَعَالٰى حَضْرَةٌ عَجِيْبَةٌ وَّفِيْ أَفْعَالِ اللّٰهِ أَسْرَارٌ غَرِيْبَةٌ لَّا يَبْلُغُ فَهْمُ الْإِنْسَانِ إِلٰى دَقَآئِقِهَآ أَصْلًا. فَمِنْ تِلْكَ الْأَسْرَارِ تَمَثُّلُ الْمَلَآئِكَةِ وَالْجِنِّ وَمِنْهَا حَقِيْقَةُ نُزُوْلِ الْمَسِيْحِ الَّتِيْ دَقَّ فَهْمُهَا وَعَسُرَ اكْتِنَاهُهَا عَلٰٓى أَكْثَرِ النَّاسِ فَلَا يَفْهَمُوْنَ الْحَقِيْقَةَ وَلَا أَرٰى فِيْ فِطْرَتِهِمْ إِلَّا غَضَبًا. وَّالْأَصْلُ الْكَاشِفُ فِيْ ذٰلِكَ كَلَامُ اللّٰهِ تَعَالٰى فَانْظُرُوْا إِلَى الْقُرْآنِ الْكَرِيْمِ كَيْفَ يُبَيِّنُ مَعْنَى النُّزُوْلِ فِيْٓ اٰيَاتِهِ الْعُظْمٰى وَتَدَبَّرُوْا فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى **وَأَنْزَلْنَا الْحَدِيْدَ** وَفِيْ قَوْلِهٖ عَزَّ اسْمُه **قَدْ أَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا** وَّفِيْ قَوْلِهٖ جَلَّ شَأْنُه **وَأَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ الْأَنْعَامِ** وَفِيْ قَوْلِهٖ جَلَّتْ قُدْرَتُه **وَمَا نُنَزِّلُهٗ إِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ** وَفِيْ أَقْوَالِهِ الْأُخْرٰى. وَأَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ أَنَّ هٰذِهِ الْأَشْيَآءَ لَا تَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ بَلْ تَحْدُثُ

اے میرے عزیزو! اللہ کی ذات عجیب ذات ہے اور اللہ کے افعال میں عجیب وغریب اسرار ہیں۔ انسان کا فہم اس کے اصلی باریک نکات تک نہیں پہنچ سکتا۔ انہی اسرار میں فرشتوں اور جنوں کے تمثّل کا ظہور بھی ہے اور انہی رازوں میں حقیقت نزول مسیح بھی ہے۔ جس کا اکثر لوگوں کو سمجھنا اور اس کی تہہ تک پہنچنا بہت مشکل ہے۔ پس وہ اس کی حقیقت کو نہیں سمجھتے۔ کیونکہ میں ان کی فطرت میں سوائے غضب کے کچھ نہیں دیکھتا۔ اس راز کا اصل فیصلہ اللہ کے مکرم کلام سے ہوتا ہے۔ پس قرآن کو غور سے دیکھو کہ کس طرح اپنی عظیم آیات میں نزول کے معنی بیان کرتا ہے۔ اللہ کے اس قول پر غور کرو (**وانزلنا الحدید**) یعنی ''اور ہم نے لوہے کو اتارا''۔ اور اللہ کے اس قول میں تدبر کرو (**قدانزلنا علیکم لباسًا**) یعنی ''ہم نے تم پر لباس اتارا''۔ پھر خدائے بزرگ و برتر کے اس قول میں فکر کرو (**و انزل لکم من الانعام**) یعنی ''اور اس اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے چارپائے اتارے''۔ پھر اس عظیم الشان قدرت والے کے اس قول پر نظر کرو (**وما ننزلہ الا بقدر معلوم**) یعنی ''اور ہم نہیں اتارتے مگر معلوم اندازے کے مطابق''۔ اور اسی طرح اللہ تعالیٰ کے دوسرے اقوال کو دیکھو۔ اور تم جانتے ہو کہ یہ چیزیں آسمان سے نازل نہیں

وَتَتَوَلَّدُ فِيْ الْأَرْضِ وَفِيْ طَبَقَاتِ الثَّرٰى. وَإِنْ أَمْعَنْتُمُ النَّظَرَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَيَكْشِفُ عَلَيْكُمْ إِنَّ حَقِيْقَةَ نُزُوْلِ الْمَسِيْحِ مِنْ هٰذِهِ الْأَقْسَامِ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ هٰهُنَا فَتَدَبَّرُوْا فِيْ قَوْلِنَا وَامْعَنُوْا نَظَرًا. وَمَا يَنْبَغِيْ أَنْ يَّكُوْنَ اخْتِلَافٌ فِيْ كَلَامِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلَنْ تَجِدُوْا فِيْ مَعَارِفِه تَنَاقُضًا. وَالْقَوْلُ الْجَامِعُ الْمُهَيْمِنُ الَّذِيْ يَهْدِيَ إِلَى الْحَقِّ وَيَحْكُمُ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا اٰيَةٌ جَلِيْلَةٌ مِّنْ سُوْرَةِ الطَّارِقِ تَذَكُّرًا سِرًّا غَفِلُوْا مِنْهُ أَهْلُ الْهَوَآءِ. أَعْنِيْ قَوْلُه تَعَالٰى وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِ. وَالْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ. اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ. وَّمَا هُوَ بِالْهَزْلِ. اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا۔

فَاعْلَمُوْا أَيُّهَا الْأَعِزَّةُ أَنَّ هٰذِهِ الْآيَةَ بَحْرٌ مَوَّاجٌ مِّنْ تِلْكَ الْأَسْرَارِ وَمَا أَحَاطَتْهَا فِكْرٌ مِّنَ الْأَفْكَارِ وَمَا مَسَّتْهَا مُدْرَكَةٌ

ہوتیں بلکہ زمین میں واقع اور پیدا ہوتی ہیں یا زمین کی تہوں میں پائی جاتی ہیں۔ اگر تم اللہ کی کتاب کو بنظر غور دیکھو گے تو تم پر یہ واضح ہوجائے گا کہ نزول مسیح کی حقیقت بھی انہی اقسام کے نزول میں سے ایک ہے جن کا ذکر ہم نے کیا ہے۔ پس میری اس بات پر توجہ کرو اور بنظر عمیق اس پر غور کرو۔ یہ تو ہو نہیں سکتا کہ اللہ کے کلام میں اختلاف ہو اور نہ ہی تو اس کے معارف میں کوئی تناقض پائے گا۔ اللہ نگہبان جو کہ ہمیں حق کی طرف ہدایت کرتا ہے اور وہ ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان فیصلہ کرنے والا ہے۔ اس کے اس جامع قول کی طرف دیکھو جو کہ سورۃ الطارق کی عظیم الشان آیات میں موجود ہے۔ اور جس سے خواہشات کے بندے غافل ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ کا یہ قول کہ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِ۔ وَالْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ۔ اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ۔ وَّمَا هُوَ بِالْهَزْلِ اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا۔ وَّاَكِيْدُ كَيْدًا۔

پس اے عزیزو! جان لو کہ یہ آیات ان اسرار کی موجیں مارتا سمندر ہے جن کا کوئی فکر احاطہ نہیں کرسکی اور نہ ہی مخلوق میں سے کوئی ان رازوں کو جان سکا ہے۔ اللہ نے ان آیات کی

الْوَرٰى. وَفَهَّمَنِيْ رَبِّيْ أَسْرَارَ هٰذِهِ الْآيَةِ وَاخْتَصَّنِيْ بِهَا وَتَفْصِيْلُهُ أَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى أَشَارَ فِيْ هٰذِهِ الْآيَةِ إِلٰى أَنَّ السَّمَآءَ مَجْمُوْعَةُ مُؤَثِّرَاتٍ وَّالْأَرْضُ مَجْمُوْعَةُ مُتَأَثِّرَاتٍ وَيَنْزِلُ الْأَمْرُ مِنَ السَّمَآءِ إِلَى الْأَرْضِ فَتَلَقَّتْهُ الْأَرْضُ بِالْقَبُوْلِ وَلَا تَأْبٰى. وَفِيْ هٰذَا إِشَارَةٌ إِلٰى أَنَّ كُلَّ مَا فِي السَّمَآءِ مِنَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَالنُّجُوْمِ وَالْمَلَآئِكَةِ وَأَرْوَاحِ الْمُقَدَّسِيْنَ مِنَ الرُّسُلِ وَالنَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَغَيْرِهِمْ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ. يُلْقِيْ أَثَرَهُ عَلٰى مَا فِي الْأَرْضِ بِمَنَاسَبَاتٍ اِقْتَضَتْ حِكْمَةُ الْقُدْسِ رِعَايَتَهَا. فَالسَّمَآءُ تَتَوَجَّهُ إِلَى الْأَرْضِ بِأَقْسَامٍ غَيْرَ مُتَنَاهِيَةٍ مِّنَ النُّزُوْلِ وَالرَّجْعِ وَالْأَرْضِ تَتَقَبَّلُهَا بِالْاِنْصِدَاعِ وَالْإِيْوَآءِ بِأَقْسَامٍ لَّا تُعَدُّ وَلَا تُحْصٰى. فَمِنْ أَقْسَامِ نَتَآئِجِ هٰذَا الرَّجْعِ وَالصَّدْعِ أَشْيَآءُ تَحْدُثُ فِيْ طَبَقَاتِ الْأَرْضِ كَالْفِضَّةِ

مجھے ہی تفہیم کی ہے اور یہ تفہیم صرف میرے لئے ہی مخصوص کی ہے۔ اور اس کی تفصیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان آیات میں یہ اشارہ فرماتا ہے کہ آسمان اثر کرنیوالی چیزوں کا مجموعہ ہے اور زمین ان اثرات کو قبول کرنے والی ہے۔ اللہ کا حکم آسمان سے زمین پر نازل ہوتا ہے اور زمین اس حکم کو قبول کرتی ہے اور انکار نہیں کرتی۔ اور اس میں یہ اشارہ ہے کہ جو کچھ آسمان میں ہے خواہ وہ سورج ہو، چاند ہو، ستارے ہوں، فرشتے ہوں یا مقدس انسان یعنی رسول، انبیاء اور صدیق وغیرہ یا مومنین کی روحیں ہوں وہ اپنا اثر ڈالتی ہیں ہر اس چیز پر جو زمین میں ہے۔ خداوند قدوس کے حکم کے تحت مناسبت اور رعایت کے مطابق ہر ایک اپنا اثر ڈالتا ہے۔ پس آسمان زمین کی طرف غیر متناہی اقسام کے نزول کے ساتھ متوجہ ہوتا ہے۔ اور زمین اس نزول کو قبول کرتی ہے پھٹتے ہوئے اور جگہ دیتے ہوئے۔ اس کے نتیجے میں زمین ان غیر متناہی اقسام کو قبول کرتی ہے۔ پھٹنے سے اور جگہ دینے سے۔ یہ وہ چیزیں ہیں جو زمین کی تہہ میں چاندی، سونے، لوہے اور نفیس جواہرات اور مختلف دوسری چیزوں کی صورت میں پیدا ہوتی ہیں۔ اس کے نتیجے میں کھیتی باڑی،

وَالذَّهَبِ وَالْحَدِيْدِ وَجَوَاهِرَاتٍ نَّفِيْسَةٍ وَّأَشْيَآءٍ أُخْرٰى. وَمِنْ أَقْسَامِهِ الزُّرُوْعُ وَالْأَشْجَارُ وَالنَّبَاتَاتُ وَالثِّمَارُ وَالْعُيُوْنُ وَالْأَنْهَارُ وَكُلُّ مَا تَتَصَدَّعُ عَنْهُ الثَّرٰى وَمِنْ أَقْسَامِه جِمَالٌ وَّحَمِيْرٌ وَّأَفْرَاسٌ وَّكُلُّ دَآبَّةٍ تَدِبُّ عَلَى الْأَرْضِ وَكُلُّ طَيْرٍ يَّطِيْرُ فِي الْهَوَآءِ. وَمِنْ أَقْسَامِهِ الْإِنْسَانُ الَّذِىْ خُلِقَ فِيٓ أَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ وَفُضِّلَ عَلٰى كُلِّ مَنْ دَبَّ وَمَشٰى وَمِنْ أَقْسَامِهِ الْوَحْىُ وَالنُّبُوَّةُ وَالرِّسَالَةُ وَالْعَقْلُ وَالْفِطَانَةُ وَالشَّرَافَةُ وَالنَّجَابَةُ وَالسَّفَاهَةُ وَالْجَهْلُ وَالْحُمْقُ وَالرَّذَالَةُ وَتَرْكُ الْحَيَآءِ. وَمِنْ أَقْسَامِهِ نُزُوْلُ أَرْوَاحِ الْأَنْبِيَآءِ وَالرُّسُلِ نَزُوْلًا اِنْعِكَاسِيًّا عَلٰى كُلِّ مَنْ يُّنَاسِبُ فِطْرَتَهُمْ وَيُشَابِهُ جَوْهَرَهُمْ وَخَلْقَتَهُمْ فِي الْخُلْقِ وَالصِّدْقِ وَالصَّفَا وَمِنْ هٰهُنَا ظَهَرَ أَنَّ تَأْثِيْرَاتُ النُّجُوْمِ ثَابِتَةٌ مُّتَحَقِّقَةٌ مَّنْصُوْصَةٌ وَّلَا يَشُكُّ فِيْهَا إِلَّا

پودے، درخت، پھل، چشمے اور نہریں ہیں جو زمین سے پیدا ہوتی ہیں۔اوراسی کی اقسام میں سے اونٹ، گدھے اور گھوڑے اور ہر قسم کے چار پائے ہیں جو زمین پر چلتے ہیں اور ہر قسم کے پرندے جو ہوا میں اڑتے ہیں اوراسی کی اقسام میں سے انسان بھی ہے جو کہ بہترین شکل میں پیدا کیا گیا ہے۔اوراس کو ہراس مخلوق پر فضیلت دی گئی ہے جو زمین پر بستی ہے۔اوراسی کی اقسام میں سے وحی اور نبوت اور رسالت اور عقل اور ذہانت اور شرافت اور بزرگی اور بیوقوفی اور جہالت اور حماقت اور رذیل حرکات اور حیاء کا ترک کرنا بھی ہے۔اورانہی کے اقسام میں سے انبیاء اور رسولوں کی روحوں کا انعکاسی نزول بھی شامل ہے جو کہ ان کی فطرت سے مناسبت رکھتے ہوں۔ان پر ان کی روحوں کا انعکاس ہوتا ہے۔جو ان کی پیدائش، ان کے اخلاق، ان کے صدق اور وفا میں ان سے مشابہت رکھتے ہوں۔ یہاں سے ظاہر ہوتا ہے کہ ستاروں کا اثر بھی یقینی طور پر ثابت ہے۔ اور اس میں سوائے جاہل اور کند ذہن غبی انسان کے جو قرآن کا کچھ علم نہیں رکھتا اور دوسرا کوئی شک نہیں کرتا۔ایسا شخص محض اندھوں کی طرح جھگڑا کرتا ہے۔یہ رجع اور صدع

الْجَاهِلُ الْغَبِيُّ الْبَلِيْدُ الَّذِيْ لَا
يَنْظُرُ فِي الْقُرْآنِ وَيُجَادِلُ
كَالْأَعْمٰى. وَهٰذَا الرَّجْعُ وَالصَّدْعُ
جَارٍ فِي السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ مِنْ
يَّوْمٍ خَلَقَهُمَا اللّٰهُ وَقَالَ ائْتِيَا
طَوْعًا اَوْ كَرْهًا ۭ قَالَتَآ اَتَيْنَا طَآئِعِيْنَ
فَمَالَتِ السَّمَآءُ إِلَى الْأَرْضِ
كَالذَّكَرِ إِلَى الْأُنْثٰى. وَلِأَجْلِ ذٰلِكَ
اخْتَارَ الرَّبُّ الْكَرِيْمُ لَفْظَ
الرَّجْعِ لِلسَّمَآءِ وَلَفْظَ الصَّدْعِ
لِلْأَرْضِ إِشَارَةً إِلٰٓى أَنَّهُمَا
تَجْتَمِعَانِ دَآئِمًا كَاجْتِمَاعِ
الذُّكُوْرِ وَالْإِنَاثِ وَلَا تَأْبىٰٓ
إِحْدٰهُمَا مِنَ الْأُخْرٰى وَلَا
تَطْغٰى. فَتَأْثِيْرَاتُ السَّمَآءِ تَنْزِلُ
ثُمَّ تَنْزِلُ وَالْأَرْضُ تَقْبَلُهَا ثُمَّ
تَقْبَلُ وَلَا تَنْقَطِعُ هٰذِهِ السِّلْسِلَةُ
الدَّوْرِيَّةُ طَرْفَةَ عَيْنٍ وَّلَوْ لَا ذٰلِكَ
لَفَسَدَتِ الْأَرْضُ وَمَا فِيْهَا.
وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْٓ أَوَّلِ هٰذِهِ
الْآيَةِ اِنَّه عَلٰى رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ وَّقَالَ
بَعْدَ ذٰلِكَ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِ فَمَآ
أَدْرٰكَ إِنَّه فِيْ جَمْعِ ذِكْرِ الرَّجْعَيْنِ

کا سلسلہ آسمانوں اور زمین میں اس دن سے جاری ہے جس دن اللہ نے ان کو پیدا کیا۔ اور ان کو حکم دیا کہ وہ عاجزی اختیار کریں چاہتے ہوئے یا نہ چاہتے ہوئے۔ ان دونوں نے کہا کہ ہم فرمانبرداری اختیار کرتے ہوئے تیری درگاہ میں حاضر ہوتے ہیں۔ پس آسمان اور زمین مذکر اور مؤنث کی حیثیت اختیار کر گئے اور اسی وجہ سے رب کریم نے آسمان کیلئے لفظ رجع اختیار کیا۔ اور زمین کیلئے لفظ صدع اختیار کیا۔ اس میں اشارہ ہے کہ یہ دونوں آپس میں ہمیشہ مذکر اور مؤنث کی طرح جمع ہوتے رہیں گے۔ اور ایک دوسرے کا انکار نہیں کرے گا اور نہ ہی سرکشی اختیار کرے گا۔ پس آسمان کی تاثیریں بار بار اتریں گی اور زمین ان تاثیرات کو بار بار قبول کرے گی اور یہ گردشی سلسلہ آنکھ کے جھپکنے کے برابر بھی منقطع نہیں ہوتا اور اگر ایسا نہ ہوتا تو زمین میں فساد برپا ہو جاتا اور اللہ تعالیٰ نے اسی لئے اس آیت کے شروع میں فرمایا ”انه علی رجعه لقادر“ (بیشک وہ اس کے لوٹانے پر قادر ہے)۔ اور پھر اسکے بعد فرمایا ”والسماء ذات الرجع“ (اور آسمان اس کو لوٹانے پر گواہ ہے)۔ پس تجھے کیا معلوم کہ اس دو دفعہ رجوع کو ایک جگہ جمع کرنے

إِلٰى مَآ أَوْمٰى. فَاعْلَمْ أَنَّه أَشَارَ إِلٰٓى أَنَّ عَوْدَ الْإِنْسَانِ بِالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ فِيْ قُدْرَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى كَمَا أَنَّه يُعِيْدُ أَرْوَاحَ الْمُقَدَّسِيْنَ بِإِعَادَاتٍ اِنْعِكَاسِيَّةٍ مِّنَ السَّمَآءِ الَّتِيْ هِيَ ذَاتُ الرَّجْعِ إِلَى الْأَرْضِ الَّتِيْ ذَاتُ الصَّدْعِ وَمَوْلِدُ كُلِّ مَنْ يَّحْيٰى. وَهٰذِهٖ نُكْتَةٌ عَظِيْمَةٌ لَّطِيْفَةٌ عَضِّ عَلَيْهَا بِنَوَاجِذِكَ وَخُذْهَا بِقُوَّةٍ هَدَاكَ اللّٰهُ خَيْرَ الْهُدٰى هٰذَا سِرًّا لِنُزُوْلِ الَّذِيْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ. أَمْرٌ مِّنْ عِنْدِهٖ لِيَقْضِيَ أَمْرًا قُدِّرَ وَقَضٰى. وَاعْلَمُوْا أَنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰى عِنْدَ ذِكْرِ أَنْبَآءِ الْغَيْبِ سُنَّةٌ شَتّٰى فَتَارَةً يُنَبِّئُ فِيٓ أَلْفَاظٍ مُصَرَّحَةٍ لِّلْحَقَآئِقِ الْمَقْصُوْدَةِ وَيَرٰى سُقْيَاهَا وَمَرْتَعَهَا وَيُبْدِيْ مَا قَصَدَ وَعَنٰى. وَتَارَةً يَّنْطِقُ بِلِسَانِ التَّجَوُّزِ وَالْاِسْتِعَارَةِ لِيُخْفِيَ الْأَمْرَ وَيَبْتَلِيَ النَّاسَ بِهَا. وَقَدْ جَرَتْ عَادَتُه وَسُنَّتُه أَنَّه يَخْتَارُ الْإِخْفَآءَ وَالْكَتْمَ فِيْ

کے کیا معنی ہیں اور یہ کس کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ پس جان لے کہ اس میں اللہ تعالیٰ نے اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ انسان کا قیامت کے دن موت کے بعد لوٹنا اللہ کی قدرت تو ہے ہی۔ اسی طرح وہ مقدس ارواح کو انعکاسی طور پر آسمان سے زمین کی طرف لوٹاتا رہتا ہے۔ جو زندہ چیز کی جائے پیدائش ہے۔ یہ بہت ہی لطیف اور عظیم نکتہ ہے اور اس کو مضبوطی سے پکڑ لے اللہ تجھے بہترین ہدایت عطا کرے گا۔ یہ راز ہے اس نزول کا جس میں وہ اختلاف کرتے ہیں۔ یہ وہ امر ہے جس کا اللہ اپنے پاس سے فیصلہ کرتا ہے اور جو واقع ہوگیا۔ اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ غیب کی خبروں کو مختلف انداز میں بیان کرتا ہے۔ کبھی واضح الفاظ میں خبر دیتا ہے تاکہ اصل حقائق حاصل ہوجائیں اور ان کی تفصیلات کو کھول کر بیان کرتا ہے۔ بعض اوقات وہ مجاز اور استعارہ کے رنگ میں بات کرتا ہے تاکہ معاملے کو پوشیدہ رکھے اور اس سے لوگوں کو آزمائے۔ اس کی یہ عادت اور سنت ہمیشہ سے جاری ہے کہ وہ ان واقعات کو خفیہ اور پوشیدہ رکھتا ہے جن کی حکمت ان کا اخفا چاہتی ہے اور لوگوں کی خواہشات اور آراء اصل حقیقت کے برخلاف

وَاقِعَاتٍ اقْتَضَتْ حِكْمَتُهٗ إِخْفَآءَهَا وَيَخْلُقُ الْأَهْوَآءَ فَتُحْشِرُ الْآرَآءَ إِلٰى جِهَاتٍ أُخْرٰى. وَإِذَآ أَرَادَ إِخْفَآءَ صُوْرَةَ نَفْسِ الْوَاقِعَةِ فَرُبَّمَا يَرَى فِيْ تِلْكَ الْمَوَاضِعِ الْوَاقِعَةِ الْكَبِيْرَةِ صَغِيْرَةً مُّهَوَّنَةً وَّالْوَاقِعَةِ الصَّغِيْرَةِ الْمَسْنُوْنَةِ كَبِيْرَةً نَّادِرَةً وَالْوَاقِعَةِ الْمُبَشَّرَةِ مُخَوَّفَةً وَالْوَاقِعَةِ الْمُخَوَّفَةِ مُبَشَّرَةً فَهٰذِهِ أَرْبَعَةُ أَقْسَامٍ مِّنَ الْوَاقِعَاتِ مِنْ سُنَنِ اللّٰهِ كَمَا مَضٰى.

ہوتی ہیں۔ بعض اوقات اس بڑے واقعہ کو ایک چھوٹا اور معمولی واقعہ دکھاتا ہے اور چھوٹے واقعہ کو بڑا اور نادر واقعہ کے طور پر بیان کرتا ہے۔ اور خوشخبری دینے والے واقعہ کو ڈرانے والا اور ڈرانے واقعہ کو خوشخبری دینے والا واقعہ دکھاتا ہے۔ یہ واقعات کی چار اقسام ہیں جو کہ اللہ کی سنت کے مطابق جاری وساری ہیں۔

أَمَّا الْوَاقِعَةُ الْكَبِيْرَةُ الْعَظِيْمَةُ الَّتِيْ أَرَادَ اللّٰهُ أَنْ يُّرِيَهَا صَغِيْرَةً حَقِيْرَةً فَنَظِيْرُهَا فِي الْقُرْآنِ وَاقِعَةُ بَدْرٍ لِّمَنْ يَّتَدَبَّرُ وَيَرٰى. فَإِنَّ اللّٰهَ قَلَّلَ أَعْدَآءَ الْإِسْلَامِ بِبَدْرٍ فِيْ مَنَامِ رَسُوْلِهٖ لِيُذْهِبَ الرَّوْعَ مِنْ قُلُوْبِ الْمُسْلِمِيْنَ وَيَقْضِيَ مَآ أَرَادَ مِنَ الْقَضَا.

وہ عظیم اور بڑا واقعہ جسے اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ اسے چھوٹا اور حقیر کر کے دکھائے وہ واقعہ جنگ بدر کا ہے اس کیلئے جو چاہے کہ تدبر کرے اور آنکھیں کھولے۔ پس اللہ نے بدر کے موقع پر اپنے رسول کریمؐ کی خواب میں دشمنان اسلام کو کم کر کے دکھایا تا کہ مسلمانوں کے دلوں سے ان کا ڈر دور ہو جائے اور تا کہ اللہ جو ارادہ کرتا ہے وہ پورا ہو کر رہے۔

وَأَمَّا الْوَاقِعَةُ الَّتِيْ أَرَادَ اللّٰهُ أَنْ يُّرِيَهَا كَبِيْرَةً نَّادِرَةً، نَظِيْرُهَا

اور وہ واقعہ جسے اللہ نے چاہا کہ بڑا اور نادر کر کے دکھائے تو اس کی نظیر قرآن میں

فِي الْقُرْآنِ بَشَارَةُ مَدَدِالْمَلَآئِكَةِ كَيْ تُقِرَّ قُلُوْبُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا تَأْخُذَهُمْ خِيْفَةٌ فِيْ ذٰلِكَ الْمَأْوٰى. فَإِنَّه تَعَالٰى وَعَدَ فِي الْقُرْآنِ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَبَشَّرَهُمْ بِأَنَّه يُمِدُّهُمْ بِخَمْسَةِ آلَافٍ مِّنَ الْمَلَآئِكَةِ وَمَا جَعَلَ هٰذَا الْعَدَدَ الْكَثِيْرَ إِلَّا لَهُمْ بُشْرٰى. لِأَنَّ فَرَدًا مِّنَ الْمَلَآئِكَةِ يَقْدُرُ بِإِذْنِ رَبِّه عَلٰٓى أَنْ يَّجْعَلَ عَالِيَ الْأَرْضِ سَافِلَهَا فَمَا كَانَ حَاجَةً إِلٰى خَمْسَةِ اٰلَافٍ بَلْ إِلٰى خَمْسَةٍ وّلٰكِنَّ اللّٰهَ شَآءَ أَنْ يُّرِيَهُمْ نُصْرَةً عَظِيْمَةً فَاخْتَارَ لَفْظًا يُّفْهِمُ مِنْ ظَاهِرِهٖ كَثْرَةَ الْمُمِدِّيْنَ وَأَرَادَ مَا أَرَادَ مِنَ الْمَعْنٰى. ثُمَّ نَبَّهَ الْمُؤْمِنِيْنَ بَعْدَ فَتْحِ بَدْرٍ إِنَّ عِدَّةَ الْمَلَآئِكَةِ مَا كَانَتْ مَحْمُوْلَةً عَلٰى ظَاهِرِ أَلْفَاظِهَا بَلْ كَانَتْ مُؤَوَّلَةً بِتَأْوِيْلٍ يَّعْلَمُه اللّٰهُ بِعِلْمِه الْأَرْفَعِ وَالْأَعْلٰى. وَفَعَلَ كَذٰلِكَ لِتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُهُمْ بِهٰذِهِ الْبُشْرٰى وَيَزِيْدَهُمْ حُسْنَ الظَّنِّ وَالرَّجَا.

فرشتوں کی مدد کی خوشخبری کا واقعہ ہے تا کہ مومنوں کے دلوں کو ٹھنڈک پہنچے اور معرکے میں انہیں کوئی ڈر نہ ہو۔ پس اللہ تعالیٰ نے قرآن میں مومنوں سے وعدہ کیا اور انہیں خوشخبری دی کہ وہ پانچ ہزار فرشتوں سے ان کی مدد کو آئے گا۔ اس عدد کو زیادہ کر کے اس لئے دکھایا تا کہ ان کیلئے خوشخبری ہو۔ حالانکہ فرشتوں میں سے ایک فرشتہ ہی یہ قدرت رکھتا ہے کہ وہ اپنے رب کے حکم سے زمین کو تہہ و بالا کر دے۔ اس کیلئے پانچ ہزار کی نہیں بلکہ پانچ کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ ان کو عظیم نصرت دکھائے تو اس نے وہ لفظ اختیار کیا جس سے امداد کرنے والے کی کثرت ظاہر ہوتی ہے۔ اور یہی معنی مراد لیا تھا۔ پھر اس نے فتح بدر کے بعد مومنوں کو خبر دی کہ فرشتوں کی تعداد ظاہری الفاظ پر محمول نہیں تھی بلکہ اس کی وہ تاویل تھی جو کہ اللہ بلند و برتر جانتا ہے۔ اور اللہ نے ایسا اس لئے کیا تا کہ اس خوشخبری کے ذریعہ ان کے دلوں کو اطمینان ہو اور انہیں حسن ظن اور امید میں بڑھائے۔

وَأَمَّا الْوَاقِعَةُ الْمُبَشَّرَةُ الَّتِيْ أَرَادَ اللّٰهُ أَنْ يُّرِيَهَا مُخَوَّفَةً فَنَظِيْرُهَا فِي الْقُرْآنِ وَاقِعَةُ رُؤْيَا إِبْرَاهِيْمَ بَارَكَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَصَلّٰى. إِنَّه تَعَالٰى لَمَّآ أَرَادَ أَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْهِ وَيَزِيْدَه فِيْ مَدَارِجِ قُرْبِه وَيَجْعَلَه خَلِيْلَهُ الْمُجْتَبٰى أَرَاهُ فِي الرُّؤْيَا بِطَرِيْقِ التَّمَثُّلِ كَأَنَّه يَذْبَحُ وَلَدَهُ الْعَزِيْزَ قُرْبَانًا لِلّٰهِ الْأَعْلٰى وَمَا كَانَ تَأْوِيْلُه إِلَّا ذَبْحَ الْكَبْشِ لَا ذَبْحَ الْوَلَدِ وَلٰكِنْ خَشِيَ إِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ تَرْكَ الظَّاهِرِ فَقَامَ مُسَارِعًا لِّطَاعَةِ الْأَمْرِ وَلِذَبْحِ الْوَلَدِ سَعٰى. وَمَا كَانَتْ هٰذِهِ الْوَاقِعَةِ مَبْنِيَّةً عَلَى الظَّاهِرِ الَّذِيْ رَاٰى. وَلَوْ كَانَ كَذٰلِكَ لَلَزِمَ أَنْ يَّقْدِرَ إِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامِ عَلٰى ذَبْحِ اِبْنِه كَمَا رَاٰهُ فِي الرُّؤْيَا وَلٰكِنْ مَّا قَدِرَ عَلٰى ذَبْحِه. ثَبَتَ أَنَّ هٰذِهِ الْوَاقِعَةَ كَانَ لَه تَأْوِيْلٌ اٰخَرُ مَا فَهِمَ إِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَكَيْفَ

اسی طرح وہ مبشر واقعہ جسے اللہ نے چاہا کہ اسے خوفناک کر کے دکھائے اس کی نظیر قرآن میں حضرت ابراہیمؑ کے خواب کا واقعہ ہے۔ جب اللہ نے ارادہ کیا کہ اس پر رجوع برحمت کرے اور اس کو اپنی قربت کے مدارج میں بڑھائے اور اسے اپنا برگزیدہ دوست بنائے تو اسے مثال کے رنگ میں دکھایا کہ وہ اپنے عزیز بیٹے کو اللہ کی خاطر قربانی کرتے ہوئے ذبح کر رہا ہے۔ حالانکہ اس کی تاویل صرف مینڈھے کی قربانی تھی نہ کہ بیٹے کی۔ لیکن حضرت ابراہیمؑ اس کے ظاہر کو ترک کرنے پر ڈرے اس لئے اطاعت امر کیلئے وہ مستعد ہو کر کھڑے ہو گئے کہ اپنے نوجوان بیٹے کو ذبح کریں۔ یہ واقعہ ظاہر پر مبنی نہیں تھا جیسے انہوں نے دیکھا۔ اگر ایسا ہوتا تو لازم تھا کہ ابراہیمؑ اپنے بیٹے کو ذبح کرنے پر قادر ہوتے جیسے کہ انہوں نے رؤیا میں دیکھا تھا۔ لیکن آپؑ کو اسے ذبح کرنے کی قدرت حاصل نہ ہوئی۔ تو اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اس واقعہ کی کوئی دوسری تاویل تھی جو حضرت ابراہیمؑ نہیں سمجھے۔ اور بندہ کسی چیز کو کس طرح سمجھ سکتا ہے جب تک کہ اللہ تعالیٰ اسے اس کی تفہیم عطا نہ کرے۔ بلکہ اس نے ارادہ کیا کہ اس چیز پر پردہ لٹکائے۔ اور

يَفْهَمُ عَبْدٌ شَيْئًا مَّا أَرَادَ اللّٰهُ تَفْهِيْمَهُ بَلْ أَرَادَ أَنْ يَّسْبُلَ عَلَيْهِ سِتْرًا. وَأَنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ كَذَبُ الرُّؤْيَا مُمْتَنَعٌ فِيْ وَحْيِ الْأَنْبِيَآءِ. فَاعْلَمْ أَنَّ ذَبْحَ الْاِبْنِ فِيْ حِلْمِ إِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامِ مَا كَانَ إِلَّا بِسَبِيْلِ التَّجَوُّزِ وَالْاِسْتِعَارَةِ لِيُخَوِّفَهُ اللّٰهُ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِه وَيَرَى الْخَلْقَ إِخْلَاصَه وَطَاعَتَه لِلْمَوْلٰى. وَلِيَبْتَلِيَ إِبْرَاهِيْمَ فِيْ صِدْقِه وَوَفَآئِه وَانْقِيَادِه لِرَبِّ فَمَا لَبِثَ إِبْرَاهِيْمُ إِلَّا أَنْ تَلَّ الْوَلَدَ الْعَزِيْزَ لِلْجَبِيْنِ لِيَذْبَحَه رَبِّ فَارْحَمْ عَلَيْنَا بِنَبِيِّكَ وَإِبْرَاهِيْمَ الَّذِيْ وَفّٰى. اَلَّذِيْ رَاٰى بَرَكَاتَكَ وَلَقِيَ خَيْرًا وَفَلَجًا.

تم جانتے ہو کہ انبیاء کی وحی میں خواب کا جھوٹا ہونا ممتنع ہے۔ جان لے کہ حضرت ابراہیمؑ کے خواب میں بیٹے کا ذبح کرنا مجاز اور استعارہ کے رنگ میں تھا تا کہ اللہ اس کو ڈرائے۔ یہ تھی خدا کی رحمت اور تا کہ وہ مخلوق کو حضرت ابراہیمؑ کا خدا سے خلوص اور اطاعت دکھائے اور حضرت ابراہیمؑ کو اپنے صدق اور وفا اور فرمانبرداری میں آزمائے۔ پس ابراہیمؑ نے فوراً اپنے عزیز بیٹے کو ماتھے کے بل لٹایا کہ اسے ذبح کریں۔ اے ہمارے رب تو اپنے نبی کریمؐ اور اپنے نبی حضرت ابراہیمؑ کے ذریعے ہم پر رحم فرما۔ وہ ابراہیمؑ جس نے وفا کر کے دکھائی۔ وہ ابراہیمؑ جس نے تیری برکات دیکھیں اور خیر و کامیابی کی منزل کو پہنچا۔

وَيُشَابِهُ هٰذِهِ الْوَاقِعَةَ وَاقِعَةَ الدَّجَّالِ فَإِنَّها جُعِلَتْ مُخَوَّفَةً مُهِيْبَةً وَشَدَّدَ فِيْهَا وَمُلِئَ الرُّعْبُ فِيْهَا وَأُعْلِيَ أَمْرُهَا إِلَى الْاِنْتِهَآءِ. وَمَا هِيَ إِلَّا سِلْسِلَةٌ مُّلْتَئِمَةٌ مِّنْ هِمَمٍ دَجَّالِيَّةٍ وَّمَا

اور یہ واقعہ مشابہت رکھتا ہے دجال کے واقعہ سے۔ کیونکہ دجال کا واقعہ بھی خوف اور ہیبت ناک اور رعب سے بھرا ہوا ہے اور اس میں شدت ہے۔ یہ سلسلہ دجال کے ارادوں سے جڑا ہوا ہے حالانکہ دجال میں الوہیت کی کوئی بو نہیں اور نہ ہی اللہ کی صفات میں سے کچھ حصہ

فِيْهَا مِنَ الْأُلُوْهِيَّةِ رَآئِحَةٌ وَّلَا مِنْ صِفَاتِ اللّٰهِ نَصِيْبٌ إِنْ هِيَ إِلَّا سِلْسِلَةُ الْفِتَنِ وَالْمَكَآئِدِ وَدَعَوَاتِ الضَّلَالَةِ ابْتِلَآءً مِّنَ اللّٰهِ الْأَغْنٰى. وَكَيْفَ يُمْكِنُ أَنْ يَّحْدُثَ شَرِيْكُ الْبَارِي وَيَتَصَرَّفَ فِيْ مَلَكُوْتِ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَتَكُوْنَ مَعَه جَنَّةٌ وَّنَارٌ وَّجَمِيْعُ خَزَآئِنِ الْأَرْضِ وَيُطِيْعُ أَمْرَه سَحَابُ السَّمَآءِ وَمَآءُ الْبَحْرِ وَشَمْسُ الْفَلَكِ وَيُحْيِيْ وَيُمِيْتُ سُبْحَانَه وَلَا شَرِيْكَ لَه تَقَدَّسَ وَتَعَالٰى. كَلَّا بَلْ هِيَ اِسْتِعَارَةٌ لَّطِيْفَةٌ مُّخْبِرَةٌ مِّنْ وُجُوْدِ قَوْمٍ يَّعْلُوْنَ فِي الْأَرْضِ وَمِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ وَهُمْ قَوْمُ النَّصٰرٰى الَّذِيْنَ لَهُمْ سَابِقَةٌ فِي التَّلْبِيْسِ وَعَجَآئِبِ الصُّنْعِ وَعَمَرُوا الْأَرْضَ أَكْثَرَ مِمَّا عُمِّرَتْ مِنْ قَبْلُ وَتَرَوْنَ فِيْ أَعْمَالِهِمُ الْخَوَارِقَ كَأَنَّهُمْ يَسْحَرُوْنَ. أَخَذَ الْخَلْقُ حَيْرَةً مِّنْ إِيْجَادَاتِهِمْ

ہے۔ یہ فتنوں، تدبیروں اور گمراہی کی طرف بلاوے کا ایک سلسلہ ہے جو کہ اللہ غنی کی طرف سے آزمائش ہے۔ اور یہ کیسے ممکن ہے کہ خدا کا شریک پیدا ہو جائے۔ اور آسمانوں اور زمین کی بادشاہت میں تصرف کرے۔ اور کیسے اس کے ساتھ ساتھ جنت اور دوزخ اور دنیا کے تمام خزانے ہو سکتے ہیں۔ اور کیسے ممکن ہے کہ آسمان کے بادل، سمندروں کا پانی اور آسمان کا سورج اس کا مطیع ہو۔ اور وہ زندہ کرے اور مارے۔ بلکہ اللہ پاک ہے اور بلند اور اعلیٰ ہے کہ کوئی اس کے ساتھ شریک ہو۔ ہرگز نہیں بلکہ یہ خبر دینے والا ایک لطیف استعارہ ہے ایک ایسی قوم کے وجود کا جو زمین میں غلبہ حاصل کرے گی اور وہ ہر بلندی سے اتر پڑے گی اور یہ عیسائی اقوام ہیں جو کہ شیطانی کاموں میں اور نادر صنعتوں کے بنانے میں سبقت لے گئی ہیں۔ انہوں نے زمین کو اس طرح آباد کیا کہ اس سے قبل کبھی اس طرح آباد نہیں ہوئی تھی۔ تم ان کے کاموں میں ایسے خوارق دیکھتے ہو گویا کہ وہ جادو کرتے ہیں۔ انہوں نے اپنی ایجادات اور نادر صنعتوں سے مخلوق کو حیرت میں ڈال دیا ہے۔ انہوں نے اپنی صنعتوں اور اپنے مکروں سے کثیر مخلوق کو گمراہ

وَنَوَادِرِ صِنَاعَاتِهِمْ وَأَضَلُّوْا
خَلْقًا كَثِيْرًا مِّمَّا يَصْنَعُوْنَ وَمِمَّا
يَمْكُرُوْنَ أَحَاطَتْ تِلْبِيْسَاتُهُمْ
عَلَى الْأَرْضِ وَنَجَسُوْا وَجْهَهَا
وَأَخْلَطُوْا الْبَاطِلَ بِالْحَقِّ
وَيَدْعُوْنَ النَّاسَ إِلَى الشِّرْكِ
وَالْإِبَاحَةِ وَالدَّهْرِيَّةِ وَكَذٰلِكَ
يَفْعَلُوْنَ. وَكَيْفَ يُمْكِنُ أَنْ
يَّحْدُثَ الدَّجَّالُ مِنْ قَوْمِ الْيَهُوْدِ
وَقَدْ ضُرِبَتِ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ
عَلَيْهِمْ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَهُمْ لَا
يَمْلِكُوْنَ الْأَمْرَ أَبَدًا وَّلَا
يَغْلِبُوْنَ. أَلَا تَقْرَءُوْنَ وَعْدَ اللهِ
أَعْنِيْ قَوْلَه **وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ
فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا** أَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ
أَلَا تَتَدَبَّرُوْنَ فِي الْقُرْآنِ؟ كَيْفَ
وَضَعَ كُلَّ غَيْرَ اللهِ تَحْتَ أَقْدَامِنَا
وَبَشَّرَنَا بِعُلُوِّ كَلِمَةِ التَّوْحِيْدِ إِلٰى
يَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَكَيْفَ يُزِيْغُ
قُلُوْبُكُمْ وَتُؤْمِنُوْنَ بِمَا يُعَارِضُ
الْقُرْآنَ وَتُلْحِدُوْنَ. أَيَجْعَلُ اللهُ
لِذَاتِه شَرِيْكًا فِيْٓ اٰخِرِ الزَّمَانِ
وَلَوْ إِلٰٓى أَيَّامٍ مَّعْدُوْدَاتٍ أَلَا سَآءَ

کر دیا ہے۔ ان کی شیطانیت نے زمین کو گھیر لیا ہے اور اس کے چہرے کو ناپاک کر دیا ہے۔ انہوں نے حق کے ساتھ باطل ملا دیا ہے۔ وہ لوگوں کو شرک، لاابالی زندگی اور دہریت کی طرف بلاتے ہیں اور وہ اسی طرح کرتے ہیں۔ اور یہ کیسے ممکن ہے کہ دجال یہودی قوم میں سے ہو جبکہ ان پر قیامت کے روز تک ذلت اور مسکینی ماری گئی ہے۔ پس وہ نہ تو کسی امر کے کبھی مالک ہو سکتے ہیں اور نہ وہ غالب آ سکتے ہیں۔ کیا تم اللہ کے وعدے کو نہیں پڑھتے یعنی اللہ کا یہ قول **"وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا"** (اور ہم تیرے ماننے والوں کو تیرے نہ ماننے والوں پر فوقیت دیں گے)۔ کیا تم قرآن میں فکر نہیں کرتے۔ کیا تم قرآن میں تدبر نہیں کرتے کہ کس طرح تمام غیر اللہ کو ہمارے قدموں کے نیچے رکھا گیا ہے۔ اور ہمیں خوشخبری دی گئی ہے کہ توحید کا کلمہ روز قیامت تک بلند رہے گا۔ پس کیونکر تمہارے دل ٹیڑھے ہو گئے اور تم اس پر ایمان لاتے ہو جو کہ قرآن کے خلاف ہے اور الحاد کرتے ہو۔ کیا اللہ آخری زمانے میں اپنی ذات میں کسی کو شریک کرے گا۔ خواہ وہ محدود مدت تک ہی کیوں نہ ہو۔

مَا تَحْكُمُوْنَ.

وَاَمَّا الوَاقِعَةُ الْمَسْنُوْنَةُ اَلْمَعْلُوْمَةُ الَّتِي اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يُّرِيَه غَرِيْبَةً نَّادِرَةً فَنَظِيْرُه فِي القُرْآنِ وَاقِعَةُ حِلْمِ فِرْعَوْنَ إِذْ قَالَ اِنِّيْٓ اَرٰى سَبْعَ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ يَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّسَبْعَ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ يٰبِسٰتٍ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَاُ اَفْتُوْنِيْ فِيْ رُءْيَايَ اِنْ كُنْتُمْ لِلرُّءْيَا تَعْبُرُوْنَ وَكَذٰلِكَ رُؤْيَا يُوْسُفَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِذْ قَالَ يُوْسُفُ لِاَبِيْهِ يٰٓاَبَتِ اِنِّيْ رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَاَيْتُهُمْ لِيْ سٰجِدِيْنَ فَهٰذِهِ النَّظَائِرُ حَاكِمَةٌ بَيْنِنَا وَ بَيْنَ قَوْمِنَا وَ بَيَانٌ شَافٍ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ وَ يُشَابِهُهَا وَاقِعَةُ نَزُوْلِ المَسِيْحِ اَخْفَاهَا اللّٰهُ كَمَآ اَخْفٰى هٰذِهِ الْوَاقِعَاتِ بِالْاِسْتِعَارَاتِ فَافْهَمُوْا اِنْ كُنْتُمْ تَفْهَمُوْنَ مَا كَانَ مِنْ سُنَنِ اللّٰهِ اَنْ يَّكْشِطَ اَنْبَآءَه فِي كُلِّ وَقْتٍ وَزَمَانٍ بَلْ رُبَّمَا يَبْتَلِيْ عِبَادَه فِيْ بَعْضِ الْاَزْمَنَةِ وَ يُكْتَمُ اَنْبَآءَه وَيُوْمِيْ

افسوس کیا ہی برا ہے جو تم فیصلہ کرتے ہو۔

جہاں تک اس سنت کے مطابق وہ واقعہ جسے اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ اسے عجیب اور نادر کرکے دکھائے۔ اس کی نظیر قرآن کریم میں فرعون مصر کا خواب ہے ''اذ قال اِنِّیْٓ اَرٰی سَبْعَ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ یَّاْکُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّ سَبْعَ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّ اُخَرَ یٰبِسٰت۔ یٰٓاَیُّهَا الْمَلَاُ اَفْتُوْنِیْ فِیْ رُءْیَایَ اِنْ کُنْتُمْ لِلرُّءْیَا تَعْبُرُوْنَ'' (یعنی میں نے سات موٹی گائیں دیکھیں ہیں جو کہ سات پتلی گائیوں کو کھا جاتی ہیں۔ اور سات سرسبز بالیں اور دوسری زرد۔ اے سردارو! مجھے میرے خواب کی تعبیر بتاؤ اگر تم تعبیر جانتے ہو)۔ اسی طرح حضرت یوسفؑ کی یہ خواب ''اِذْ قَالَ یُوْسُفُ لِاَبِیْهِ یٰٓاَبَتِ اِنِّیْ رَاَیْتُ اَحَدَ عَشَرَ کَوْکَبًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَاَیْتُهُمْ لِیْ سٰجِدِیْنَ'' (جب یوسفؑ نے کہا اے میرے باپ میں نے دیکھا ہے کہ گیارہ ستارے اور سورج اور چاند مجھے سجدہ کررہے ہیں)۔ پس یہ مثالیں ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان فیصلہ کن ہیں اور اس کیلئے یہ ایک کافی شافی بیان ہے جس میں وہ اختلاف کرتے ہیں۔ یہ دونوں مثالیں بھی نزول مسیح کے واقعہ سے مشابہ ہیں جسے اللہ نے مخفی رکھا تھا۔ جیسے ان واقعات کو

إِلَىٰٓ اَسْرَارٍ وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ. وَ
اَمَّا الْوَاقِعَةُ الَّتِيْ هِيَ غَرِيْبَةٌ
نَّادِرَةٌ وَ اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يُّرِيَهَا
مَفْهُوْمَةً مَّعْلُوْمَةً فَنَظِيْرُهَا فِيْ
الْقُرْآنِ مَآ اَخْبَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْ
اٰلَآءِ الْجَنَّةِ وَاَنْهَارِهَا وَاَلْبَانِهَا
وَاَشْجَارِهَا وَثَمَارِهَا وَلُحُوْمِ طَيْرٍ
مِّمَّا يَعْرِفُوْنَهُ الْخَلْقُ وَيَشْتَهُوْنَ
يُخْفِيْ مَا يَشَآءُ وَيُبْدِيْ وَفِيْ كُلِّ
فِعْلِهٖ مَصَالِحُ وَّحِكَمٌ
وَاِبْتِلَاءٰتٌ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ
لَا يَعْلَمُوْنَ يَعْلَمُوْنَ ظَوَاهِرَ
الشَّرِيْعَةِ وقُشُوْرِهَا وَهُمْ عَنْ
لُّبُوْبِهَا غَافِلُوْنَ وَاِذَا كُشِفَ
عَلَيْهِمْ مِنْ سِرٍّ فَتَزْدَرِيَ اَعْيُنُهُمْ
وَيَظُنُّوْنَ ظَنَّ السَّوْءِ وَ
يَكْفُرُوْن وَ قَالُوْا كَيْفَ
تَوَارَدَتْ اُمَّةً عَلٰى خَطَاٍ وَّكَيْفَ
نَظُنَّ اَنَّهُمْ اَخْطَؤُا كُلُّهُمْ وَ اَنْتُمُ
الْمُصِيْبُوْنَ يٰحَسْرَةً عَلَيْهِمْ لِمَ لَا
يَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ غَالِبٌ عَلٰٓى اَمْرِهٖ
فَاِذَآ اَرَادَ اَنْ يَّخْبَأَ شَيْئًا فَلَا
يَفْهَمُهُ الْفَهِمُوْنَ وَ يَقْرَءُوْنَ

استعارات کے رنگ میں مخفی رکھا تھا۔ پس ان کو سمجھو اگر تم فہم رکھتے ہو۔ اللہ کی سنت یہ نہیں ہے کہ وہ اپنی خبروں کو ہر وقت اور ہر زمانے میں کھول کر بیان کرے بلکہ بعض زمانوں میں وہ اپنے بندوں کو آزماتا ہے اور اپنی خبروں کو پوشیدہ رکھتا ہے اور ان کے اسرار کی طرف محض اشارہ کرتا ہے۔ مگر وہ لوگ اس کا شعور نہیں رکھتے۔ ہاں وہ واقعہ جو کہ نادر اور عجیب ہے اور اللہ نے چاہا کہ اس کا معلوم مفہوم لوگوں کو دکھائے۔ ان واقعات کی نظیر قرآن مجید میں اللہ کی وہ خبریں ہیں جو کہ اس نے جنت کی نعمتوں، اس کی نہروں، اس کے دودھ، اس کے درختوں، اس کے پھلوں اور پرندوں کے گوشت جن کو مخلوق جانتی ہے اور چاہتی ہے کے بارے میں بیان کی ہیں۔ جس خبر کو چاہتا ہے اس کو پوشیدہ رکھتا ہے اور جس کو چاہتا ہے کھول کر بیان کرتا ہے۔ اللہ کے ہر فعل میں مصلحتیں، حکمتیں اور آزمائشیں ہیں لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ وہ شریعت کے ظاہری چھلکے کا تو علم رکھتے ہیں مگر وہ اس کے اصل مغز سے غافل ہیں۔ اور جب انہیں اس کے اصل مغز سے آگاہ کیا جاتا ہے تو اس کو معیوب سمجھتے ہیں اور اس شخص سے بدگمانی کرتے ہیں اور تکفیر کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ امت کا کس طرح اس خطا پر

سُنَنَه فِیْ الْقُرْآنِ ثُمَّ یَغْفُلُوْنَ اَلَا یَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ یُخْفِی اَمْرًا عَلَی الْمُقَرَّبِیْنَ مِنَ الْاَنْبِیَآءِ فَهُمْ بِاِخْفَآئِه یُبْتَلُوْنَ وَمَا کَانَ لِاُمَّةٍ اَنْ تَسْبِقَ الْاَنْبِیَآءَ فِیْ فَهْمِهَا وَمَاکَانَ اللّٰهُ اَنْ یَّتْرُكَ قَوْمًا بِغَیْرِ اِبْتَلَاءٍ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَکُوْٓا اَنْ یَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ اِنَّ اللّٰهَ یَبْتَلِیْ کُلَّ اُمَّةٍ بِاَنْبَآءِهِ الْغَیْبِیَّةِ وَقَدِ ابْتُلِیَ الْفَارُوْقُ وَ اَمْثَالُه ءَاَنْتُمْ مِنْهُمْ تَزِیْدُوْنَ مَالَکُمْ لَا تَخَافُوْنَ ابْتَلَاءَ اللّٰهِ وَلَا تَخْشَوْنَ لَعَلَّ نَبَاُ نَزُوْلِ الْمَسِیْحِ یَکُوْنُ فِتْنَةَ لَّکُمْ مَالَکُمْ لَا تَتَّقُوْنَ ءَاَنْتُمْ اَسْلَمُ فَهْمًا مِّنَ الَّذِیْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ اَمْ لَکُمْ بَرَاءَ ةٌ مِّنْ فِتْنِ اللّٰهِ مَالَکُمْ لَاتَتَفَکَّرُوْنَ وَقَدْ مَضَتَ ابْتَلَاءَاتٌ قَبْلَ هٰذَا فَطُوْبٰی لِقَوْمٍ یَّفْتَحُوْنَ الْاَبْصَارَ وَیَعْتَبِرُوْنَ وَقَالُوْا کَیْفَ نُؤْمِنُ بِهٰذَا الْمَسِیْحِ وَقَدْ بُشِّرْ لَنَا اَنَّه یَنْزِلُ عِنْدَ مَنَارَةِ دَمِشْقٍ وَّاَنَّه یَقْتُلُ

تو وارد ہوا اور ہم کیسے مان لیں کہ ان سب سے خطا ہوئی اور تمہیں اس کا صحیح علم دیا گیا ہے۔ ہائے افسوس ان پر کہ وہ یہ کیوں نہیں جانتے کہ اللہ اپنے امر پر غالب ہے۔ پس جب وہ ارادہ کرتا ہے کہ کسی معاملہ کو مخفی رکھے تو پھر اہل فہم اور اہل عقل اس کو سمجھ نہیں سکتے۔ وہ قرآن میں اللہ کی سنت کو پڑھتے ہیں پھر بھی غفلت سے کام لیتے ہیں۔ کیا وہ نہیں جانتے کہ اللہ نے اپنے مقربین انبیاء سے کچھ امر مخفی رکھے اور وہ اس کے مخفی رکھے جانے سے آزمائے گئے۔ ان انبیاء کی امتوں کیلئے کس طرح ممکن ہے کہ وہ ان معاملات کے فہم میں اپنے نبیوں سے سبقت لے جاتیں اور نہ ہی ان کیلئے یہ تھا کہ وہ بغیر آزمائے ہوئے چھوڑ دیئے جائیں۔ ”اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَکُوْٓا اَنْ یَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ“ (کیا لوگ خیال کرتے ہیں کہ وہ اس بات پر چھوڑ دیئے جائیں گے کہ انہوں نے کہا کہ ہم ایمان لائے اور وہ آزمائے نہیں جائیں گے)۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے تمام امتوں کو غیب کی خبروں سے آزمایا۔ اس نے حضرت عمر فاروقؓ اور ان کی طرح دوسروں کو آزمایا۔ تو کیا تم ان سے بڑھ کر ہو۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ کی آزمائش سے خوف نہیں کھاتے۔ کیا تمہیں اس کا ڈر نہیں ہے کہ

الدَّجَالَ وَ يُحَارِبُ الْاَعْدَآءِ فَهُمْ يُهْزَمُوْنَ وَكَذٰلِكَ يَنْتَضُوْنَ حُجَجًا مَّغْشُوْشَةً وَّلَقَدْ ضَلَّ فَهْمَهُمْ فَهُمْ مُّخْطَوُّن اَلَا يَعْلَمُوْنَ اَنَّ الْمَسِيْحَ الْمَوْعُوْدَ يَضَعُ الْحَرْبُ اَلَا يَقْرَءُوْنَ الصَّحِيْحَ لِلْبُخَارِيْ اَوْ يَنْسَوْنَ وَ مِنْ اَيْنَ نَبّؤُا اَنَّ الْمَسِيْحَ يَنْزِلُ بِدِمَشْقِ التِيْ هِيَ قَاعِدَةُ الشَّامِ وَ بِاَيِّ دَلِيْلٍ يُوْقِنُوْنَ أَسَارَ مَعَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِلٰى دِمَشْقَ وَ اَرَاهُمْ مَنَارَةً وَّ مَوْضِعَ نَزُوْلٍ اَوْ اَرَاهُمْ صُوْرَتَهَا فِيْ شِقَّةٍ مِّنْ قِرْطَاسٍ فَهُمْ يَعْرِفُوْنَهَا وَلَا يُنْكِرُوْنَ اَوْ هِيَ مِصْرٌ اَفْضَلُ مِنَ الْحَرَمَيْنِ وَلَهَا فَضِيْلَةٌ عَلٰى قُرًى اُخْرٰى وَ يَسْكُنُ فِيْهَا الطَّيِّبُوْنَ وَمَا يَغُرَّنَّهُمْ مَّا جَاءَ فِيْ اَحَادِيْثِ نَبِيِّنَا ﷺ لَفْظُ دِمَشْقَ فَاِنَّ لَه مَفْهُوْمًا عَامًّا وَّهُوَ مُشْتَمِلٌ عَلٰى مَعَانٍ كَمَا يَعْرِفُهَا الْعَارِفُوْنَ فَمِنْهَا اِسْمُ الْبَلْدَةِ وَ مِنْهَا اِسْمُ سَيِّدِ قَوْمٍ مِنْ نَّسْلِ كَنْعَانَ

نزول مسیح کی خبر میں بھی تمہارے لئے آزمائش رکھی گئی ہو۔ تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ تم تقویٰ نہیں اختیار کرتے۔ کیا تم فہم میں زیادہ پختہ ہو پہلے گزرے ہوئے لوگوں کے مقابلے میں یا تمہیں اللہ کی آزمائشوں سے بری کردیا گیا ہے۔ تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ تم فکر سے کام نہیں لیتے۔ یقینا اس سے قبل بھی ابتلا آتے رہے ہیں۔ پس خوشخبری ہے ان لوگوں کیلئے جو اپنی آنکھیں کھولتے اور عبرت حاصل کرتے ہیں۔ اور وہ کہتے ہیں کہ ہم کیسے اس مسیح پر ایمان لائیں جبکہ ہمیں تو یہ خبر دی گئی تھی کہ وہ دمشق کے منارہ پر نازل ہوگا اور وہ دجال کو قتل کرے گا۔ وہ دشمنوں سے لڑے گا اور ان کو ہزیمت سے دوچار کرے گا۔ اور اسی طرح کی دوسری بیکار دلیلیں گھڑتے ہیں۔ یقینا ان کے فہم بھٹک گئے اور انہوں نے اس معاملے میں خطا کھائی ہے۔ کیا وہ یہ نہیں جانتے کہ مسیح موعود تو جنگوں کا خاتمہ کرے گا۔ کیا وہ صحیح بخاری نہیں پڑھتے یا بھول گئے ہیں۔ انہیں کہاں سے خبر دی گئی کہ مسیح دمشق میں نازل ہوگا جو کہ شام کا دارالخلافہ ہے۔ اور کس دلیل کی بنا پر انہیں ایسا یقین ہے۔ کیا رسول کریمؐ ان کے ساتھ چل کر دمشق گئے ہیں اور انہیں وہ مینار اور نزول کی جگہ دکھائی ہے یا انہیں نقشے پر ٹکڑے کی صورت میں

وَمِنْهَا نَاقَةٌ وَّجَمْلٌ وَّمِنْهَا رَجُلٌ سَرِيْعُ الْعَمَلِ بِالْيَدَيْنِ وَ مِنْهَا مَعَانٌ اُخْرٰى فَمَا الْحَقُّ الْخَاصُ لِلْمَعْنَى الَّذِى يُصِرُّوْنَ عَلَيْهِ وَ عَنْ غَيْرِه يَعْرِضُوْنَ وَكَذٰلِكَ لَفْظُ الْمَنَارَةِ الَّتِى جَآءَ فِى الْحَدِيْثِ فَاِنَّه يُعْنٰى بَه مَوْضِعُ نُوْرٍ وَّقَدْ يُطْلَقُ عَلٰى عِلْمٍ يُّهْتَدٰى بِه فَهٰذِه اِشَارَةٌ اِلٰٓى اَنَّ الْمَسِيْحَ الْآتِىْ يُعْرَفُ بِاَنْوَارٍ تَسْبُقُ دَعْوَاهُ فَهِىَ تَكُوْنُ لَه كَعَلَمٍ بِه يَهْتَدُوْنَ وَنَظِيْرُه فِى الْقُرْآنِ قَوْلُه تَعَالٰى وَدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَ سِرَاجًا مُّنِيْرًا فَكَمَا اَنَّ السِّرَاجَ يُعْرَفُ بِاِنَارَتِه كَذٰلِكَ الْمَسِيْحُ يُعْرَفُ بِمَنَارَتِه وَمَا ثَبَتْ وَجُوْدُ مَنَارَةٍ فِىْ شَرْقِىِّ دِمَشْقٍ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَمَا اَوْمٰى اِلَيْهَ اِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ بَلْ هِىَ اِسْتِعَارَاتٌ مَّسْنُوْنَاتٌ يَعْرِفُهَا الَّذِيْنَ اُوْتُوْا العِلْمَ وَمَا يُجَادِلُ فِيْهَا اِلَّا الظَّالِمُوْنَ اَفَلَا يُدَبِّرُوْنَ سُنَنَ

اسے دکھایا ہے۔ اس لئے وہ اسے پہچانتے ہیں اور انکار نہیں کرتے۔ یا کیا یہ شہر دمشق حرمین شریفین سے افضل ہے اور اس کی دوسرے شہروں پر فضیلت ہے اور اس میں پاکباز بستے ہیں۔ اور لفظ دمشق جو کہ احادیث رسول اللہؐ میں آیا ہے وہ انہیں دھوکے میں نہ ڈالے کیونکہ اس کا مفہوم عام ہے اور وہ بہت معنوں پر مشتمل ہے۔ جیسا کہ عارف لوگ اس کو جانتے ہیں۔ پس ایک معنی یہ کہ وہ ایک شہر کا نام ہے اور ایک یہ کہ وہ ایک قوم کے بزرگ کا نام ہے جو کہ کنعان کی نسل میں سے ہے۔ اس کے ایک معنی اونٹ یا اونٹنی کے بھی ہیں۔ اس سے مراد ہاتھوں سے تیز کام کرنے والا انسان بھی ہے۔ اور اس کے علاوہ اس کے اور بھی معانی ہیں۔ پس انہیں صرف ایک خاص معنی پر اصرار کرنے اور دوسروں کے انکار کا کیا حق ہے۔ اور اسی طرح لفظ مینارہ جو حدیث میں آیا ہے تو اس کے معنی نور کی جگہ کے بھی ہیں اس کا اطلاق جھنڈے پر بھی کیا جاتا ہے جس سے رہنمائی حاصل کی جاتی ہے۔ اس میں اشارہ ہے کہ آنے والا مسیح ان انوار سے پہچانا جائے گا جو اس کے دعویٰ سے پہلے ہوں گے۔ یہ انوار وہ علوم ہیں جن کے ذریعے وہ رہنمائی حاصل کریں گے۔ اس کی نظیر قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا یہ قول

اللّٰهِ اَمْ جَآءَهُمْ مَالَمْ يَاْتِ مِنْ
قَبْلُ فَهُمْ لَه مُنْكِرُوْنَ وَ اَيَّ
سِرٍّ كَانَ فِيْ تَخْصِيْصِ بَلْدَةِ
دِمَشْقٍ وَمَنَارَتِهَا فَبَيِّنُوْا لَنَا اِنْ
كُنْتُمْ تَتَّبِعُوْنَ اَسْرَارَ اللّٰهِ وَلَا
تُلْحِدُوْنَ اَتَعْجَبُوْنَ مِنْ هٰذِهِ
الْاِسْتِعَارَةِ وَلَا تَعْلَمُوْنَ اَنَّ
الْاِسْتِعَارَاتِ حُلَلُ كَلَامِ الْاَنْبِيَآءِ
فَهُمْ فِيْ حُلَلٍ يَّنْطِقُوْنَ اُذْكُرُوْا
قَوْلَ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
اَعْنِي قَوْلَه غَيِّرْ عَتَبَةَ بَابِكَ ثُمَّ
انْظُرُوْا اِلَىٰ اِسْمَاعِيْلَ عَلَيْهِ
السَّلَامُ كَيْفَ فَهِمَ اِشَارَةَ اَبِيْهِ
أَفَهِمَ مِنَ الْعَتَبَةِ عَتَبَةً اَوْ زَوْجَةً
فَتَفَكَّرُوْا اَيُّهَا الْمُسْلِمُوْن
وَانْظُرُوْا اِلَى الْفَارُوْقِ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ كَيْفَ فَهِمَ مِنْ كَسْرِ الْبَابِ
مَوْتَه لَا كَسْرَ الْبَابِ حَقِيْقَةً وَ
اِنْ شِئْتُمْ فَاقْرَءُوْا حَدِيْثَ
حُذَيْفَةَ فِي الصَّحِيْحِ لِلْبُخَارِيْ
لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْن وَقَالُوْا اِنَّ
الْمَسِيْحَ الْمَوْعُوْدَ لَا يَجِيْءُ اِلَّا فِيْ
وَقْتِ خُرُوْجِ الدَّجَالِ وَ خُرُوْجِ

ہے "وَدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا" (وہ اللہ کی طرف اللہ کے حکم سے بلانے والا اور چمکتا سورج ہے)۔ پس جس طرح سورج روشنی دینے سے پہچانا جاتا ہے اسی طرح مسیح بھی اپنے علم کے میناروں سے پہچانا جائے گا۔ اور پھر رسول کریمؐ کے عہد میں دمشق کے مشرقی جانب کسی بھی مینار کے وجود کا ثبوت نہیں ملتا اور نہ آپؐ کا اس کی طرف اشارہ کرنے کا کوئی ثبوت موجود ہے۔ بلکہ یہ سنت الٰہی کے مطابق استعارات ہیں جنہیں صرف وہی جان سکتے ہیں جو علم دیئے گئے ہیں اور ان سے سوائے ظالموں کے کوئی نہیں جھگڑا کرتا۔ کیا وہ اللہ کی سنت میں تدبر نہیں کرتے یا ان کے پاس وہ کچھ آیا ہے جو ان سے قبل کسی کو نہیں دیا گیا۔ اس لئے وہ اس کا انکار کر رہے ہیں۔ اس شہر دمشق کے اس منارہ کو مخصوص کرنے میں کیا راز تھا ہمیں بھی تو بتاؤ۔ اگر تم اللہ کے رازوں کی پیروی کرتے ہو اور الحاد نہیں کرتے ہو۔ کیا تم اس استعارہ پر تعجب کرتے ہو اور یہ نہیں جانتے کہ استعارات تو انبیاء کے کلام کا لباس ہیں اور وہ اسی رنگ میں بولتے ہیں۔ تم حضرت ابراہیمؑ کے اس قول کو یاد کرو یعنی ان کا یہ قول "غیر عتبة بابك" (اپنے دروازے کی دہلیز بدل دو)۔ پھر دیکھو کہ حضرت اسماعیلؑ نے کس

يَاْجُوْجَ وَ مَاجُوْجَ وَمَا نَرٰى اَحَدًا مِّنْهُمْ خَارِجًا فَكَيْفَ يَجُوْزُ اَنْ يَّسْتَقْدِمَ الْمَسِيْحُ وَهُمْ يَسْتَاخِرُوْنَ؟ اَمَّا الْجَوَابُ: فَاعْلَمُوْا اَرْشَدَكُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّ هٰذَانِ اِسْمَانِ لِقَوْمٍ تَفَرَّقُ شُعَبُهُمْ فِيْ زَمَانِنَا هٰذَا اٰخِرَ الزَّمَانِ وَهُمْ فِيْ وَصْفٍ مُّتَشَارِكُوْنَ وَهُمْ قَوْمُ الرُّوْسِ وَقَوْمُ الْبِرَاطِنَةِ وَاِخْوَانُهِمْ وَالدَّجَالُ فِيْهِمْ فِيَجُ قِسِّيْسِيْنَ وَدُعَاةُ الْاِنْجِيْلِ الَّذِيْنَ يَخْلِطُوْنَ البَاطِلَ بِالْحَقِّ وَ يَدْجِلُوْنَ وَاهْتَدٰى لَهُمُ الْهِنْدُ مُتَّكَاً وَّ حَقَّتْ كَلِمَةُ نَبِيِّنَاﷺ اِنَّهُمْ يَخْرُجُوْنَ مِنْ بِلَادِ الْمَشْرِقِ فَهُمْ مِنْ مَّشْرِقِ الْهِنْدِ خَارِجُوْن. وَلَوْ كَانَ الدَّجَالُ غَيْرَ مَا قُلْنَا وَ كَذٰلِكَ كَانَ قَوْمُ يَاجُوْجَ وَ مَاجُوْجَ غَيْرَ هٰذَا الْقَوْمِ لَلَزِمَ الْاِخْتَلَافُ وَالتَّنَاقُضُ فِيْ كَلَامِ نَبِيِّ اللّٰهِﷺ وَاَيْمُ اللّٰهِ اِنَّ كَلَامَ نَبِيِّنَا مُنَزَّهٌ عَنْ ذٰلِكَ لٰكِنَّكُمْ اَنْتُمْ عَنِ

طرح اپنے باپ کے اس اشارہ کو سمجھا۔ کیا انہوں نے دہلیز سے مراد دہلیز کا بدلنا لیا یا بیوی کا بدلنا۔ پس اے مسلمانو! فکر کرو۔ حضرت عمر فاروقؓ کی طرف دیکھو کہ کس طرح دروازہ ٹوٹنے سے آپؓ نے اپنی موت کو مراد لیا نہ کہ حقیقت میں دروازے کے ٹوٹنے کو۔ اگر تم چاہو تو صحیح بخاری میں حذیفہ کی حدیث پڑھو تا کہ تم ہدایت پاؤ۔ وہ کہتے ہیں کہ مسیح موعود خروج دجال اور خروج یاجوج ماجوج کے وقت آئے گا۔ اور کہتے ہیں کہ ہم نے انہیں نکلتے نہیں دیکھا اور یہ کیسے جائز ہے کہ مسیح پہلے آئے اور وہ بعد میں خروج کریں۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ جان لو اللہ تعالیٰ تمہیں ہدایت کرے کہ ہمارے اس آخری زمانے میں یہ دونوں نام اس قوم کے ہیں جن کے قبیلے ہر طرف پھیل گئے ہیں۔ اور وہ اپنی صفات میں ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہیں۔ یہ قوم روس اور برطانیہ اور ان کے دیگر بھائی ہیں۔ اور دجال ان میں وہ پادری ہیں جو انجیل کی دعوت دیتے ہیں اور باطل کو حق سے ملا دیتے ہیں۔ اور دجل (دھوکہ) سے کام لیتے ہیں۔ انہوں نے اپنا ٹھکانا ہندوستان کو بنایا ہے اور ہمارے نبی کریمؐ کی بات سچ ثابت ہوئی کہ دجال اور یاجوج ماجوج مشرق سے نکلیں گے۔ پس وہ بعینہٖ

الْحَقِّ مُبْعِدُوْنَ اَلَا تَقْرَءُوْنَ فِيْ اَصَحِّ الْكِتَابِ بَعْدَ كِتَابِ اللّٰهِ "اِنَّ الْمَسِيْحَ يَكْسِرُ الصَّلِيْبَ" وَ فِيْ هٰذِهٖ اِشَارَةٌ بَيِّنَةٌ اِلٰٓى اَنَّ الْمَسِيْحَ يَاْتِيْ فِيْ وَقْتِ قَوْمٍ يُّعَظِّمُوْنَ الصَّلِيْبَ اَلَا تَفْهَمُوْنَ وَقَدْ تَبَيَّنَ اَنَّهُمْ اَعْدَاءُ الْحَقِّ وَ فِيْ اَهْوَآءِهِمْ يَعْمَهُوْنَ وَ قَدْ تَبَيَّنَ اَنَّهُمْ مَلَكُوْا مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَ مَغَارِبَهَا وَمِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ وَقَدْ تَبَيَّنَتْ خَيَانَاتُهُمْ فِي الدِّيْنِ وَفِتَنُهُمْ فِي الشَّرِيْعَةِ وَفِيْ كُلِّ مَايَصْنَعُوْنَ اَتَرَوْنَ لِدَجَّالِكُمُ الْمَفْرُوْضِ فِيْٓ اَذْهَانِكُمْ سِعَةَ مَوْطِئِ قَدَمٍ فِي الْاَرْضِ مَا دَامَ فِيْهَا هٰٓؤُلَآءِ فَالْعَجَبُ مِنْ عَقْلِكُمْ مِنْ اَيْنَ تَنْحِتُوْنَ دَجَّالًا غَيْرَ عُلَمَآءِ هٰذَا الْقَوْمِ وَ عَلٰٓى اَيِّ اَرْضٍ اِيَّاهُ تُسَلِّطُوْنَ اَلَا تَعْلَمُوْنَ اَنَّ الْمَسِيْحَ لَا يُجِيْئُ اِلَّا فِيْ وَقْتِ عَبَدَةِ الصَّلِيْبِ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ اَلَا تَرَوْنَ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى مَكَّنَ

ہندوستان کے مشرق سے نکلے ہیں۔ اگر دجال اس کے علاوہ ہیں جو میں نے کہا ہے یا اسی طرح اگر یاجوج ماجوج ان اقوام کے علاوہ ہیں تو پھر حضرت نبی کریمؐ کے کلام میں اختلاف اور تناقض لازم آئے گا۔ اللہ کی قسم ہمارے نبی کریمؐ کا کلام اس طرح کے اختلاف اور تناقض سے پاک ہے۔ لیکن تم حق سے دور ہو۔ کیا تم کتاب اللہ قرآن کے بعد سب سے اہم کتاب صحیح بخاری میں نہیں پڑھتے کہ مسیح کسر صلیب کرے گا۔ اس میں واضح اشارہ یہ ہے کہ مسیح اس وقت آئے گا جس وقت وہ قوم ہوگی جو کہ صلیب کو عظمت دے گی۔ کیا تم اس کو نہیں سمجھتے۔ اور یقیناً واضح ہو چکا ہے کہ وہ حق کے دشمن ہیں اور وہ اپنی خواہشات میں اندھے ہیں۔ اور یہ بھی ظاہر ہو گیا ہے کہ انہوں نے مشرق سے مغرب تک زمین پر قبضہ کرلیا ہے اور وہ ہر بلندی سے اتر پڑے ہیں۔ ان کی دین کے معاملے میں خیانت ظاہر ہو گئی ہے اور ان کا شریعت کے بارے میں فتنہ اور ہر چیز جو وہ بناتے ہیں اس میں ان کا شرک ظاہر ہو گیا ہے۔ کیا تمہارے فرضی دجال کیلئے اس زمین پر قدم رکھنے کی کوئی جگہ ہے۔ جب کہ یہ عیسائی قوم اس زمین پر محیط ہے۔ افسوس ہے تمہاری عقلوں پر کہ تم اس قوم کے راہبوں کے

هٰذِهِ الْاَقْوَامَ فِي اَكْثَرِ الْاَرْضِ
وَاَرْسَلَ السَّمَآءَ عَلَيْهِمْ مِدْرَارًا
وَّاٰتَاهُمْ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا
وَاَعَانَهُمْ فِيْ كُلِّ مَا يَكْسِبُوْن
فَكَيْفَ يُمْكِنُ مَعَهُمْ غَيْرَهُمُ
الَّذِيْ تَظُنُّوْنَ اَنَّه يَمْلِكُ الْاَرْضَ
كُلَّهَا فَيَا عَجَبًا لِّفَهْمِكُمْ ءَأَنْتُمْ
مُسْتَيْقِظُوْنَ اَمْ نَائِمُوْنَ أَنَسِيْتُمْ
اَنَّكُمْ قَدْ اَقْرَرْتُمْ اَنَّ الْمَسِيْحَ
يَاْتِي لِكَسْرِ الصَّلِيْبِ فَاِذَا كَانَ
الدَّجَالُ مُحِيْطًا عَلَى الْاَرْضِ كُلِّهَا
فَاَنّٰى يَكُوْنُ مِنَ الصَّلِيْبِ
وَمَلُوْكِهِ اَثَرٌ مَّعَه اَلَا تَعْقِلُوْن
اَلَا تَعْلَمُوْنَ اَنَّ هٰذَانِ نَقِيْضَانِ
فَكَيْفَ يَجْتَمِعَانِ فِي وَقْتٍ وَّاحِدٍ
اَيُّهَا الْغَافِلُوْنَ وَ اِذْ زَّعَمْتُمْ اَنَّ
الدَّجَالَ يَكُوْنَ قَاهِرًا فَوْقَ
اَرْضِ اللّٰهِ كُلِّهَا غَيْرَ الْحَرَمَيْنِ
فَاَيَّ مَكَانٍ يَّبْقٰى لِغَلْبَةِ الصَّلِيْبِ
وَاَهْلِ الصَّلِيْبِ ءَاَنْتُمْ تَثْبِتُوْنَه
اَوْ تَشْهَدُوْن مَالَكُمْ لَا
تَفْهَمُوْنَ التَّنَاقُضَ وَ اَفْضٰى
بَعْضَ اَقْوَالِكُمْ اِلٰى بَعْضٍ

علاوہ اور کس کو دجال سمجھتے ہو اور کونسی زمین پر اس کو مسلط کرو گے۔ کیا تم نہیں جانتے کہ مسیح کے آنے کا وقت اہل صلیب کے غلبے کا وقت ہے۔ پھر تم کہاں پھرے جاتے ہو۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ تعالیٰ نے ان اقوام کو زمین کے اکثر حصے پر غلبہ دے دیا ہے اور ان کیلئے آسمان بارش برسانے والا بنایا ہے۔ اور ان پر تمام دروازے کھول دیئے ہیں۔ اور جو کچھ وہ کماتے ہیں اس میں ان کی اعانت کرتا ہے۔ پھر ان کے ہوتے ہوئے کیسے ممکن ہے کہ کوئی اور پوری زمین پر قبضہ کرلے گا جیسے کہ تم خیال کرتے ہو۔ تمہارے فہم پر تعجب ہے۔ کیا تم جاگ رہے ہو یا سوئے ہوئے ہو۔ کیا تم بھول گئے ہو کہ تم نے اقرار کیا ہے کہ مسیح کسر صلیب کیلئے آئے گا۔ اور اگر دجال ساری زمین پر قبضہ کرلے گا تو صلیب اور اس کی بادشاہت کا اثر کیسے ہوسکتا ہے۔ کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے۔ کیا تم نہیں جانتے کہ یہ دونوں چیزیں ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ اے غافلو! یہ دونوں ایک وقت میں کیسے اکٹھی ہوسکتی ہیں۔ اور جب تم یہ خیال رکھتے ہو کہ دجال سوائے حرمین شریفین کے پوری زمین پر تسلط حاصل کرے گا تو پھر صلیب اور اہل صلیب کے غلبہ کیلئے کون سی جگہ باقی رہ جاتی ہے۔ کیا تم اس کو ثابت کرسکتے

يُخَالِفُهَا وَ دَجَلْتُمْ فِيْ اَقْوَالِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ اَنْتُمْ عَلٰى صِدْقِكُمْ تَحْلُفُوْن وَ تُضِلُّوْنَ الَّذِيْنَ ضَعُفُوْا قَلْبًا وَّلُبًّا وَّعَقْلًا تُزَيِّنُوْنَ بَاطِلَكُمْ فِيْ اَعْيُنِهِمْ وَتَزِيْدُوْنَ عَلٰى اَقْوَالِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِه وَتَنْقُصُوْنَ لَنْ تَسْتَطِيْعُوْا اَنْ تَرْفَعُوْا هٰذِهِ الْاِخْتِلَافَاتِ اَوْ تُوَفِّقُوْا اَوْ تَطْبِقُوْا وَلَوْ حَرَصْتُمْ وَلَوْ كَانَ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا فَلَا تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ اِلَى الْبَاطِلِ وَ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْن وَ اَنْ تَقْبَلُوْا الحَقَّ وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ يَتُوْبُ عَلَيْكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ فَلْيَتَدَبَّرْ اَهْلُ الْحَدِيْثِ فِي هٰذَا وَ مَنْ لَّمْ يَهْتَدِ بَعْدَ مَا هُدِىَ فَاُوْلٰٓئِكَ هُمُ الفَاسِقُوْنَ. اَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْ عَلَامَاتُ اٰخِرِ الزَّمَانِ فَلِمَ فِيْ مَجِيْءِ الْمَسِيْحِ تَشَكُّوْنَ؟ تَعَالَوْا اَتْلُ عَلَيْكُمْ بَعْضَهَا لَعَلَّكُمْ تَرْشُدُوْنَ فَمِنْهَا اِنَّ نَارَ الْفِتْنِ

ہواوراس کی گواہی دے سکتے ہو۔تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اس تناقض کونہیں سمجھتے۔ اور تمہارا ایک قول دوسرے قول کے مخالف ہے۔ اور تم نے رسول کریمؐ کے اقوال میں دجل کیا ہے اور پھر تم اپنی صداقت پر قسمیں بھی کھاتے ہو۔تم ان لوگوں کو گمراہ کرتے ہو جو کہ دل، عقل اور دانش کے کمزور ہیں اور تم اپنے باطل کو ان کی آنکھوں میں مزین کر کے دکھاتے ہو۔تم اللہ اور اس کے رسولؐ کے اقوال میں کمی بیشی کرتے ہو۔ تمہارے بس میں نہیں ہے کہ ان اختلافات کو رفع کرسکو۔ اگر تم چاہو بھی تو تم ان اختلافات میں موافقت اور تطبیق پیدا نہیں کر سکتے خواہ تم ایک دوسرے کی مدد بھی کرو۔ اور باطل کی طرف مکمل طور پر مت جھک جاؤ جبکہ تم حقیقت کو جانتے ہو۔ اگر تم حق کو قبول کر لو گے اور تقویٰ اختیار کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہاری توبہ قبول کرے گا اور اس کو بخش دے گا جو گزر چکا ہے۔ پس چاہئے کہ حدیث کے ماہرین اس پر تدبر کریں اور جو کوئی ہدایت اختیار نہ کرے بعد اس کے کہ اس کی رہنمائی کی گئی ہے تو پھر یہی لوگ نافرمان ہیں۔اے لوگو! یقیناً آخری زمانے کی علامات ظاہر ہو گئیں تو پھر تم مسیح کے آجانے پر کیوں شک کرتے ہو۔ میری طرف آؤ میں تمہیں بعض خبریں بتاؤں تا کہ تم

وَالضَّلَالَاتِ قَدْ حَشِرَتِ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ اِلَى الْمَغْرِبِ وَ فِي ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِقَوْمٍ يَّتَّقُوْنَ وَ اَتَى الْاِبْلِيْسُ مِنْ بَيْنَ اَيْدِىْ النَّاسِ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ شَمَآئِلِهِمْ وَاُبْسِلُوْا بِمَا كَسَبُوْا وَمَا عَصِمَ مِنْ فِتْنَةِ اللّٰهِ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ وَحَالَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ اِيْمَانِهِمْ مَّوْجُ الضَّلَالَاتِ فَهُمْ مُّغْرَقُوْنَ وَ كَثِيْرَ مِّنْهُمُ ازْدَادُوْا كُفْرًا وَّعَدَاوَةً بَعْدَ مَا ارْتَدُّوْا وَاعْتَدُوْا فِيْمَا يَفْتَرُوْن وَ جَاهَدُوْا حَقَّ جِهَادِهِمْ اَنْ يُّطْفِئُوْ اَنْوَارَ الْاِسْلَامِ فَمَا اسْطَاعُوْا اَنْ يَّضُرُّوْهُ وَمَا اسْتَطَاعُوْا اَنْ يَّظْهَرُوْهُ وَ لَمَسُوْا كِتَابَ اللّٰهِ فَوَجَدُوْهُ مُلِئَتْ حُجَجًا بَيِّنَةً وَّ نُوْرًا فَرَجَعُوْا وَهُمْ خَآئِبُوْنَ وَاِنَّه لَكَبِيْرٌ فِيْ اَعْيُنِ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ ظُلْمًا وَّ عَلُوًّا وَلٰكِنَّ الظَّالِمِيْنَ لَا يَخَافُوْنَ اللّٰهَ وَلاَ يَتْرُكُوْنْ

ہدایت پاؤ۔ان میں سے ایک خبر یہ ہے کہ فتنوں اور گمراہی کی آگ لوگوں کو مشرق سے مغرب کی طرف لے گئی ہے۔ اور اس میں متقی قوم کیلئے نصیحت ہے ۔ شیطان ابلیس لوگوں کے آگے پیچھے سے اور دائیں بائیں سے حملہ کرر ہا ہے اور وہ ہلاک کئے گئے اس کے سبب جو انہوں نے کمایا۔ اللہ کی آزمائش سے کوئی نہیں بچ سکتا سوائے اس کے جس پر وہ رحم کرے۔ان کے اور ان کے ایمانوں کے درمیان گمراہیوں کی موجیں حائل ہوگئی ہیں۔ پس وہ ان میں غرق ہو گئے ۔ ان میں سے اکثر لوگ کفر اور دشمنی میں بڑھ گئے بعد اس کے جو حق سے پھر گئے اور انہوں نے افتراء میں حد سے تجاز وکیا۔اور انہوں نے پوری کوشش کی کہ اسلام کے نور کو بجھادیں۔مگر وہ طاقت نہیں رکھتے تھے کہ اسے نقصان پہنچا سکتے اور نہ ہی طاقت رکھتے تھے کہ وہ غالب آئیں۔ انہوں نے کتاب اللہ کو چھوا تو اس کو دلائل اور نور سے بھرا ہوا پایا۔پس وہ خائب وخاسر ہوکر لوٹ گئے۔ یہ ان کیلئے بہت بڑی بات ہے جو کہ ظلم اور تکبر سے لڑتے ہیں۔لیکن ظالم لوگ نہ اللہ سے ڈرتے ہیں اور نہ اپنی دنیا کے دھندوں کو چھوڑتے ہیں اور نہ ہی تقویٰ اختیار کرتے ہیں۔ اللہ ان کے دلوں کے نور کو لے گیا اور ان کی

دُنْيَاهُمْ وَلَا يَتَّقُوْنَ وَذَهَبَ اللّٰهُ
بِنُوْرِ قُلُوْبِهِمْ وَ بِصَارَةِ اَعْيُنِهِمْ
بِمَا فَسَقُوْا وَ تَرَكَهُمْ فِيْ ظُلُمَاتٍ
فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ قُلُوْبُهُمْ غُلْفٌ
وَ اَعْيُنُهُمْ كَالْمِرَايَا الَّتِي مَا بَقِيَ
صِفَآءٌ فِيْهَا وَلَا يَعْلَمُوْنَ اِلَّا
الْاَكْلَ وَالشُّرْبَ وَ تَرَكُوْا اللّٰهَ
الْوَحِيْدَ وَهُمْ عَلٰى اَنْدَادِهِمْ
عَاكِفُوْنَ كَثُرَتْ فِتْنَتُهُمْ وَزَادَتْ
عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ مِحَنُهُمْ وَكُلَّ يَوْمٍ
فِيْ تَرَعْرُعِ شَجْرَتِهِمْ وَفِيْ تَمَوُّجِ
رِيْعِهِمْ وَ زِيَادَتِهِمْ وَ تَرَاوُا مِنْ
كُلِّ صَعِقَةٍ وَّ فِيْ دُنْيَاهُمْ يَزِيْدُوْنَ
وَ تَرَى الْاِسْلَامَ كَقَقَّةٍ مَّالَهَا مِنْ
ثَمَرَةٍ وَّافَقَتْ دَجَّاجَتَه وَمَا بَقِيَ
مِنْ بَيْضَةٍ فَلْيَبْكِ الْبَاكُوْنَ
ضَاعَتِ الْاَمَانَةُ وَمَوْضِعُهَا
وَمُحِيَ اَثْرُ الدِّيَانَةِ وَرُفِعَ
شَرْجَعُهَا وَوُئِدَ الْعِلْمُ وَخَلَا
الْعَالِمُوْنَ وَبَقِيَ الْعُلَمَآءُ كَتَنَّانِيْنَ
لَا يَعْلَمُوْنَ الدِّيَانَةَ وَلَا الدِّيْنَ وَ
اِلَى الْاَهْوَاءِ يَافِدُوْنَ وَالَّذِيْنَ

بصارت چھین لی کیونکہ انہوں نے نافرمانی کی۔ اللہ نے انہیں اندھیرے میں چھوڑ دیا پس وہ نہیں دیکھتے ان کے دل پردوں میں ہیں۔ ان کی آنکھیں شیشہ کی طرح ہیں جس میں کوئی صفائی نہیں۔ وہ سوائے کھانے پینے کے کچھ نہیں جانتے۔ انہوں نے اللہ واحد کو چھوڑ دیا اور وہ اپنے شریکوں کی طرف اوندھے منہ جھک گئے ہیں۔ ان کے فتنے بڑھ گئے ہیں اور ان کا مسلمانوں کو ایذا دینا بھی بڑھ گیا ہے۔ ان کے درخت روز بروز بڑھ رہے ہیں۔ ان کی ترقیات موجوں میں ہیں۔ ان کو تُو ہر بلندی سے دیکھ سکتا ہے۔ اور وہ اپنی دنیا میں بڑھتے جا رہے ہیں۔ تو دیکھتا ہے کہ اسلام خشک ٹہنی کی طرح ہو گیا ہے۔ جس پر کوئی پھل نہیں اور اس کی حالت اس مرغی کی طرح ہے جس نے انڈے دینے بند کر دیئے ہیں۔ یہ رونے والوں کیلئے رونے کا مقام ہے۔ امانت اٹھ گئی ہے اور اب تو امانت کی جگہ بھی باقی نہیں رہی۔ دیانت کے آثار مٹ گئے ہیں اور اس کا جنازہ نکل گیا ہے۔ علم زندہ درگور ہو گیا ہے۔ دنیا عالموں سے خالی ہو گئی ہے۔ جو علماء باقی ہیں وہ محض سانپ کی مانند ہیں۔ جو نہ تو دین جانتے ہیں اور نہ ہی دیانت۔ وہ اپنی دنیاوی خواہشات کی طرف دوڑتے ہیں۔ وہ لوگ جو

سَمَّوْا اَنْفُسَهُمْ مُّسْلِمِيْنَ اَكْثَرُهُمْ
أَمَامَ رَبِّهِمْ يَفْسُقُوْنَ وَيَشْرِبُوْنَ
الْخَمْرَ وَيَزْنُوْنَ وَيَظْلِمُوْنَ النَّاسَ
وَفِي الشَّهَادَاتِ يَكْذِبُوْنَ
وَارْتَدَعُوْا عَنِ الطَّاعَاتِ وَلَا
يَرْفَعُوْنَ يَدًا اِلَى الصَّدَقَاتِ وَاِلَى
الْمُنْكَرَاتِ هُمْ بَاسِطُوْن وَهٰذِهِ
الْآفَاتُ كُلُّهَا نَزَلَتْ عَلَيْهِمْ بَعْدَ
مَا نَزَلَتْ عُلُوْمُ الْمَغْرِبِ فِيْ
قُلُوْبِهِمْ وَحُرِّيَةَ التَّنَصُّرِ فِي
بِلَادِهِمْ فَهُمْ اِلَيْهِمْ يُحْشَرُوْنَ
وَهٰذَا هُوَ النَّبَأُ الَّذِيْ قَدْ بَيَّنَه
رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَنْتُمْ تَقْرَءُوْنَه فِيْ
صَحِيْحِ الْبُخَارِيْ اَوْ تَسْمَعُوْن
فَانْظُرُوْا إِلٰى فِتَنِ الْعُلُوْمِ
الْمَغْرَبِيَّةِ كَيْفَ تَحْشُرُ الْاَحْدَاثَ
اِلَى الْمَغْرِبِ وَانْظُرُوْا كَيْفَ
صَدَقَ اللّٰهُ نَبَأَ رَسُوْلِهٖ اَيُّهَا
الْمُؤْمِنُوْنَ وَاعْلَمُوْا اَنَّ الْمُرَادَ
مِنَ النَّارِ نَارُ الْفِتْنَ الَّتِي جَاءَتْ
مِنَ الْمَغْرِبِ وَاَحْرَقَتْ اَثْوَابُ
التَّقْوٰى فَتَارَةً تَوَعَّدَتِ السُّفَهَآءَ

اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں وہ اکثر اپنے رب کے سامنے نافرمانی کرتے ہیں۔ وہ شراب پیتے، زنا کرتے، لوگوں پر ظلم کرتے اور جھوٹی گواہیاں دیتے ہیں۔ وہ اطاعت سے رک گئے ہیں اور ان کے ہاتھ صدقات دینے کی طرف نہیں اٹھتے لیکن غلط کاموں کی طرف ان کے ہاتھ کھلے ہیں اور یہ ساری آفات ان پر اس وقت نازل ہوئیں جب مغربی علوم ان کے دلوں میں بس گئے۔ اور عیسائیوں کی آزادی کا تصور ان کے ملکوں میں پھیل گیا۔ پس وہ ان کی طرف کھینچے چلے جاتے ہیں۔ یہ وہ خبر ہے جس کو رسول اللہ ﷺ نے بیان کر دیا تھا اور جس کو تم بخاری میں پڑھتے اور سنتے ہو۔ پس ان مغربی علوم کے فتنوں کو دیکھو کہ کس طرح انہوں نے نوجوانوں کو مغرب کی طرف کھینچ لیا ہے۔ اے مومنو! دیکھو کس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اللہ ﷺ کی پیشگوئی کو سچا کر کے دکھا دیا۔ اور جان لو کہ اس آگ سے مراد وہ فتنے کی آگ ہے جو مغرب سے آئی ہے اور اس نے تقویٰ کے لباسوں کو جلا دیا ہے۔ پہلے بیوقوف ان کے فتنوں کے شعلوں سے ڈر گئے تھے بعد ازاں ان کا نور ان کی آنکھوں میں مزین ہو گیا۔ اور انہوں نے ان کو اپنے نفسوں سے پھسلا دیا ہے اور وہ اس کے شیدائی ہو گئے۔

مِنْ لَّهَبِهَا وَ اُخْرٰى زُيِّنَتْ فِيْ اَعْيُنِهِمْ نُوْرُهَا وَ رَاوَدَتْهُمْ عَنْ اَنْفُسِهِمْ فَهُمْ بِهَا مَفْتُوْنُوْن فَلَا تَفْهَمُوْا مِنْ هٰذِهِ الْاَنْبَاءِ مَدْلُوْلُهَا الظَّاهِرَ وَلَا تَعْرِضُوْا عَمَّا تَشَاهِدُوْنَ وَاعْلَمُوْا اَنَّ لِكَلِمَاتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ شَانًا اَرْفَعَ وَ اَعْلٰى وَلَا يَفْهَمُهَا اِلَّا الَّذِيْ رَزَقَهُ اللّٰهُ رِزْقًا حَسَنًا مِنَ الْمَعَارِفِ وَاَعْطَاهُ قَلْبًا يَفْهَمُ وَ عَيْنًا تَبْصُرُ وَ اُذُنًا تَسْمَعُ فَهُوَ عَلٰى بَصِيْرَةٍ مِّنْ رَّبِّه وَلَا يُلَقَّاهَا اِلَّا الَّذِيْنَ مَا بَقِيَ لَهُمْ عَيْنٌ وَّلَا اَثَرٌ وَّهُمْ يَفْنُوْنَ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِحَيْثُ يَصِيْرُ وُجُوْدُهُمْ مُنْخَلِعًا عَنْ اَحْكَامِه وَبِاَحْكَامِ وَجُوْدِ النَّبِيِّ يَنْصَبِغُوْن فَاُوْلٰئِكَ الَّذِيْنَ يَمْلَأُ صُدُوْرُهُمْ مِنْ عِلْمِ النَّبِيِّ وَيُؤْتَوْنَ حَظًّا مِّنْ اَنْوَارِه وَ مِنْ عَيْنِه يَشْرَبُوْنَ وَيُعْطٰى لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّنْ صَرَافَةِ الْعِصْمَةِ وَالْحِكْمَةِ وَيَسْقُوْنَ مِنْ كَاسٍ

پس تم ان خبروں کے ظاہری مفہوم کو نہ دیکھو اور اس سے اعراض مت کرو جو تم دیکھتے ہو۔ اور جان لو کہ رسول اللہ ﷺ کے کلمات کی شان بہت اعلیٰ و ارفع ہے جن کو وہی سمجھ سکتا ہے جسے اللہ نے معارف کا عمدہ رزق عطا کیا اور اسے وہ دل دیا ہو جو سمجھتا ہے۔ اور اسے وہ آنکھیں عطا کی ہیں جو دیکھتی ہیں اور وہ کان دیئے ہیں جو سنتے ہیں اور اسے اپنے رب کی طرف سے بصیرت عطا کی گئی ہے۔ اس راز کو کوئی حاصل نہیں کرسکتا سوائے ان کے جن کے پاس اپنی آنکھ اور اثر نہ رہے اور وہ رسول اللہ ﷺ کے وجود میں فنا ہو جائیں اور ان کا اپنا وجود ختم ہو گیا ہو اور وہ اپنی مرضی کے احکامات سے باہر آ جائیں اور رسول اللہ ﷺ کے احکامات کے رنگ میں رنگین ہو جائیں۔ پس یہ وہ لوگ ہیں جن کے سینے رسول اللہ ﷺ کے علم سے بھرے ہوئے ہیں۔ اور ان کو آنحضرت ﷺ کے انوار سے حصہ ملتا ہے۔ اور وہ رسول اللہ ﷺ کے چشمے سے پیتے ہیں اور انہیں خالص پاکیزگی اور حکمت سے حصہ دیا جاتا ہے۔ اور انہیں اس پیالے سے پلایا جاتا ہے جس میں وہ خالص پانی ہے جو بلندی سے گرتا ہے۔ وہ اللہ کے جلال اور اس کی عظمت سے پاک کئے جاتے ہیں اور وہ اس کی حفاظت سے محفوظ کئے جاتے

مِّزَاجُهَا مِنْ تَسْنِيْمٍ وَيُزَكُّوْنَ بِجَلَالِ اللّٰهِ وَ سُلْطَانِه وَ بِحِفْظِهِمْ يَحْفُظُوْنَ ثُمَّ يَرِثُهُمُ السَّعِيْدُ الَّذِىْ يَسْتَمِعُ كَلَامَهُمْ بِحُسْنِ الظَّنِّ وَالْقَبُوْلِ وَيَتَّبِعُهُمْ وَيَلْزَمُهُمْ وَيُوْثِرُ نَفْسَهُمْ لِكَسْرِ سُوْرَةِ نَفْسِه وَيُغِيْبُ فِيْهِمْ بِمُحَبَّتِه فَيَخْرُجُ كَالدُّرَرِ الْمَكْنُوْنِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ جَعَلَنِىْ مِنْهُمْ فَلْيَمْتَحِنُ الْمُمْتَحِنُوْنَ لَقَدْ جِئْتُهُمْ بِالْحِكْمَةِ وَالْبَصِيْرَةِ مِنْ رَّبِّىْ وَلِاُبَيِّنَ لَهُمْ بَعْضَ الَّذِىْ كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْن وَ فَرَّقُوا الْاِسْلَامَ وَجَعَلُوْٓا اَهْلَه شِيَعًا وَّ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يُّصُوْلُوْنَ وَ يَكْفُرُوْن فَالْآنَ نُنَادِيْهِمْ فِىْ عَرَآءٍ فَهَلْ مِنْهُمْ مُبَارِزُوْن وَ قَدْ دَّعَوْنَاهُمْ اِلَى الْمُقَاوَمَةِ فَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُوْن اَمْ اَبْرَمُوْٓا اَمْرًا فَاِنَّا مُبْرِمُوْنَ اَمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ لَا يُمَيِّزُ بَيْنَ الْخَبِيْثِ وَالطَّيِّبِ

ہیں۔ پھر وہ سعید انسان ان کی وراثت کو لیتے ہیں جو ان کے کلام کو حسن ظن، قبول کرنے کی نیت، ان کی پیروی اور ان کے پیچھے چلنے کیلئے سنتے ہیں۔ وہ ان کے نفسوں کو اپنے نفسوں پر ترجیح دیتے ہیں تا کہ اپنے نفسوں کے جوش کو توڑیں۔ وہ اللہ کی محبت میں ان میں فنا ہو جاتے ہیں اور چمکتے موتی کی طرح باہر آتے ہیں۔ اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے مجھے ان میں سے بنایا۔ پس جو کوئی میرا امتحان لینا چاہتا ہے وہ لے لے۔ میں یقینا ان کے پاس حکمت اور بصیرت کے ساتھ اپنے رب کی طرف سے آیا ہوں تا کہ انہیں وہ کھول کر بیان کروں جس میں وہ اختلاف کرتے ہیں۔ انہوں نے اسلام کو فرقے فرقے بنا دیا۔ اور مسلمانوں کو گروہوں میں تقسیم کر دیا۔ وہ ایک دوسرے پر حملہ کرتے ہیں اور ایک دوسرے کی تکفیر کرتے ہیں۔ پس اب میں انہیں کھلے میدان میں مقابلے کیلئے بلاتا ہوں۔ کیا ان میں سے کوئی مقابلے میں آنے کیلئے تیار ہے۔ میں انہیں پہلے بھی مقابلے کی دعوت دیتا رہا مگر وہ مقابلے سے ہمیشہ اعراض ہی کرتے رہے۔ کیا انہوں نے مقابلے کیلئے ٹھان لی ہے تو ہم بھی اپنے موقف پر مضبوطی سے کھڑے ہیں۔ کیا وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ خبیث اور پاک میں تمیز نہیں

مَالَهُمْ كَيْفَ يَتَفَكَّرُوْنَ وَ اِنِّي اُفَوِّضُ اَمْرِيْ اِلَى اللّٰهِ وَ اَصْفَحُ عَنْهُمْ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ. وَمِنْ عَلَامَاتِ اٰخِرِ الزَّمَانِ الَّتِيْ اَخْبَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْهَا فِي الْقُرْاٰنِ وَاقِعَاتٌ نَّادِرَةٌ تُشَاهِدُوْنَهَا فِيْ هٰذَا الزَّمَانِ وَ تَجِدُوْن وَ قَدْ بَيَّنَ لَنَا عَلَامَاتِهٖ وَقَالَ اِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ۔ وَ اِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ۔ وَ اِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ۔ وَاِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ۔ وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ۔. اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ الْاٰيَة وَاِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ۔ وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَ تَخَلَّتْ۔ وَاِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ۔ وَاِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ۔ وَ فِيْ كُلِّ ذٰلِكَ اَنْبَآءُ اٰخِرِ الزَّمَانِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ اَمَّا تَسَيُّرُ الْجِبَالِ فَقَدْ رَاَيْتُمْ بِاَعْيُنِكُمْ اِنَّ الْجِبَالَ كَيْفَ سُيِّرَتْ وَاُزِيْلَتْ مِنْ مَّوَاضِعِهَا وَخِيَامُهَا هُدِّمَتْ وَقُنُوْنُهَا لَاقَتِ الْوَهَادَ وَصَفُوْفُهَا تَقُوِّضَتْ تَمْشُوْنَ عَلٰى مَنَاكِبِهَا وَتَافِدُوْنَ

کرے گا۔ انہیں کیا ہوگیا ہے وہ کس طرح سوچتے ہیں۔پس میں اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔اوران سے منہ پھیرتا ہوں۔یقیناوہ جلدی جان لیں گے۔آخری زمانہ کی علامات جن کی اللہ تعالیٰ نے قرآن میں خبردی ہے۔ان میں سے وہ نادرواقعات ہیں جن کاتم اس زمانے میں مشاہدہ کرتے ہو۔ اور یقینا ہمارے لئے اس کی علامات واضح ہوگئی ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ’’اور جب پہاڑ چلائے جائیں گے۔اور جب دریا خشک کردیئے جائیں گے۔اور جب اونٹنیاں بیکار کردی جائیں گی اور جب لوگ باہم ملادیئے جائیں گے۔اور جب صحیفے پھیلا دیئے جائیں گے۔اوراسی طرح یہ آیت اور جب زمین پھٹ جائے گی اور جو کچھ اس میں ہے اسے نکال دے گی اور خالی ہو جائے گی۔اور جب تارے جھڑ جائیں گے ۔ اور جب وحشی اکھٹے کیے جائیں گے‘‘۔ان سب میں آخری زمانہ کی خبریں ہیں ان لوگوں کیلئے جوفکر سے کام لیتے ہیں۔ پہاڑوں کا پھٹنا تم اپنی آنکھوں سے دیکھ چکے ہو کہ کس طرح پہاڑوں کو چلادیا گیا ہے۔اوران کو جڑوں سے اکھیڑ دیا گیا ہے اوران کے خیمے تباہ ہوگئے۔ پہاڑوں کی چوٹیاں پست زمین میں مل گئی ہیں۔اوران کے سلسلے مٹ گئے ہیں۔تم ان

وَاَمَّا تَفْجِيْرُ الْبِحَارِ فَقَدْ رَاَيْتُمْ اَنَّ اللّٰهَ بَعَثَ قَوْمًا فَجَّرُوْا البِحَارَ وَاَجَرُوْا الْاَنْهَارَ وَهُمْ عَلٰى تَفْجِيْرِهَا مُدَاوِمُوْنَ وَاَحَاطُوْا عَلٰى دَقَآئِقِ عِلْمِ تَفْجِيْرِ الْاَنْهَارِ اَفَاضُوْهَا عَلٰى كُلِّ وَادٍ غَيْرِ ذِیْ زَرْعٍ لِيَعْمُرُوْا الْاَرْضَ وَ يَدْفَعُوْا بَلَايَا الْقَحْطِ مِنْ اَهْلِهَا وَكَذٰلِكَ يَعْلَمُوْن لِيَنْتَفِعُوْا مِنَ الْاَرْضِ حَقَّ الْاِنْتِفاَعِ فَهُمْ مُّنْتَفِعُوْن. وَاَمَّا تَعْطِيْلُ الْعِشَارْ فَهُوَ اِشَارَةٌ اِلٰى وَابُوْرِ الْبَرِّ الَّذِیْ عَطَّلَ الْعِشَارَ وَالْقَلَاصَ فَلَا يُسْعٰى عَلَيْهَا وَالْخَلْقُ عَلَى الْوَابُوْرِ يَرْكَبُوْنِ وَيَحْمِلُوْنَ عَلَيْهِ اَوْزَارَهُمْ وَ اَثْقَالَهُمْ وَ كَطَيِّ الْاَرْضِ مِنْ مُلْكٍ اِلٰى مُلْكٍ يَّصِلُوْنَ. ذٰلِكَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَيْنَا وَعَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْن جَعَلَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْا اَسْرَارَه

کے راستوں پر چلتے ہو اور ان پر آسانی سے بھاگ سکتے ہو۔ جہاں تک سمندروں کا پھاڑنا ہے تو تم دیکھتے ہو کہ اللہ نے ایسی قوم کو بھیج دیا ہے جنہوں نے سمندر کو پھاڑ کر ان سے نہریں نکال دی ہیں۔ اور وہ ان کو پھاڑتے ہی چلے جارہے ہیں۔ اور انہوں نے نہریں نکالنے کے علم کی باریکیوں کو بھی جان لیا ہے اور پانی کو ان وادیوں میں بہا دیا ہے جو کہ چٹیل میدان تھے تاکہ زمین کو کاشتکاری سے آباد کریں اور اس کے رہنے والوں کو قحط کی مصیبت سے بچائیں۔ وہ اسی طرح کرتے جارہے ہیں تاکہ زمین سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں اور وہ فائدہ اٹھارہے ہیں۔ جہاں تک اونٹنیوں کے معطل ہونے کا تعلق ہے تو وہ ریل گاڑی کی طرف اشارہ ہے کہ جس نے اونٹنیوں کو معطل کر کے رکھ دیا ہے اور اب ان پر کوئی سواری نہیں کی جاتی اور تمام مخلوق ریل گاڑیوں پر ہی سفر کرتی ہے۔ وہ اسی پر اپنا سامان اور بوجھ لادتے ہیں اور اس کی وجہ سے آناً فاناً وہ ایک ملک سے دوسرے ملک پہنچ جاتے ہیں۔ یہ وہ اللہ کا فضل ہے جو اس نے ہم پر اور لوگوں پر کیا ہے لیکن اکثر لوگ شکر نہیں کرتے۔ اللہ نے ان کے دلوں پر پردہ ڈال دیا ہے اس لئے وہ اس اسرار کو سمجھ ہی نہیں سکتے۔ ان کے کانوں پر پردہ

وَفِیٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا فَهُمْ لَا
يَسْمَعُوْنَ وَ اِذَا وَجَدُوْا صَنعَةً
مِّنْ صَنَآئِعِ النَّاسِ وَلَوْ مِنْ
اَيْدِی الْكَفَرَةِ يَاْخُذُوْنَهَا
لِيَنْتَفِعُوْا بِهَا وَ اِذَا رَأَوْا صَنعَةَ
رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ فَيَرُدُّوْن وَاَمَّا
تَزْوِيْجُ النُّفُوْسِ فَهُوَ عَلٰٓی اَنْحَآءٍ
مِّنْهَآ اِشَارَةٌ إِلَى الْتِّلْغَرَافِ الَّذِیْ
يَمُدُّ النَّاسَ فِیْ كُلِّ سَاعَةِ
الْعُسْرَةِ وَ يَاْتِی بِاَخْبَارِ اَعِزَّةٍ
كَانُوْا بِاَقْصَی الْاَرْضِ فَيُنَبِّئُ مِنْ
حَالَاتِهِمْ قَبْلَ اَنْ يَّقُوْمَ
الْمُسْتَفْسِرُ مِنْ مَّقَامِه وَ يَدِيْرُ
بَيْنَ الْمَشْرِقِیِّ وَالْمَغْرِبِیِّ سَوَالًا
وَجَوَابًا كَاَنَّهُمْ مُلَاقُوْنَ وَيُخْبِرُ
الْمُضْطَرِّيْنَ بِاَسْرَعِ سَاعَةٍ مِّنْ
اَحْوَالِ اَشْخَاصٍ هُمْ فِیْ اَمْرِهِمْ
مُشْفِقُوْن فَلَا شَكَّ اِنَّه يُزَوِّجُ
نَفْسَيْنِ مِنْ مَّكَانَيْنِ بَعِيْدَيْنِ
فَيُكَلِّمُ بَعْضُهُمْ بِالْبَعْضِ كَاَنَّه لَا
حِجَابَ بَيْنَهُمْ وَ كَاَنَّهُمْ
مُتَقَارِبُوْن وَ مِنْهَا اِشَارَةٌ إِلٰٓی

ہے پس وہ نہیں سنتے۔ جب وہ لوگوں کی بنائی ہوئی چیزیں اپنے اردگرد پاتے ہیں خواہ وہ کافروں نے ہی بنائی ہوں ان کو لیتے ہیں تا کہ ان سے فائدہ اٹھائیں۔مگر جب اللہ کی رحمت کی کارسازی کو دیکھتے ہیں تو اس کا انکار کرتے ہیں۔ اور جہاں تک نفسوں کا آپس میں ملنا ہے تو وہ کئی قسم کا ہے۔اس میں ایک یہ ٹیلی گراف کی طرف اشارہ ہے جو کہ لوگوں کی ہر مشکل گھڑی میں مدد کرتا ہے اور ان کے عزیزوں کی خبریں زمین کے دوسرے کناروں سے لاتا ہے۔ ان کے حالات کی انہیں خبر دیتا ہے قبل اس کے سوال کرنے والا اپنی جگہ سے اٹھے۔اس کے ذریعہ مشرقی و مغربی لوگ اس طرح پر سوال و جواب کرتے ہیں گویا کہ وہ ملاقات کرر ہے ہیں۔ وہ پریشان حال لوگوں کے اموال کی خبر ایک گھڑی میں ان کو پہنچا دیتا ہے جو ان کے معاملے میں فکرمند ہوتے ہیں۔ پس اس میں کوئی شک نہیں کہ دونفوس آپس میں دور کے مکان سے اس ٹیلی گراف کے ذریعہ ملتے ہیں اور وہ ایک دوسرے سے ایسے کلام کرتے ہیں گویا ان کے درمیان کوئی حجاب نہیں جیسے کہ وہ ایک دوسرے کے بالکل قریب ہیں۔اس میں سمندر اور خشکی کے راستوں کی طرف بھی اشارہ ہے کہ وہ پرامن ہوں گے

اَمْنِ طُرُقِ الْبَحْرِ وَالْبَرِّ وَ رَفْعِ
الْحَرَجِ فَيُسِيْرُ النَّاسُ مِنْ بَلَادٍ
إِلٰى بِلَادٍ وَّهُمْ لَا يَخَافُوْن وَلَا
شَكَّ اِنَّ فِيْ هٰذَا الزَّمَانِ زَادَتْ
تَعَلُّقَاتُ الْبِلَادِ بِالبِلَادِ
وَتَعَارَفُ النَّاسِ بِالنَّاسِ فَهُمْ فِيْ
كُلِّ يَوْمٍ يُّزَوِّجُوْن وَزَوَّجَ اللّٰهُ
التُّجَّارَ بِالتُّجَّارِ وَاَهْلُ الثُّغُوْرَ
بِاَهْلِ الثُّغُوْرِ وَ اَهْلَ الْحِرْفَةِ
بِاَهْلِ الْحِرْفَةِ فَهُمْ فِيْ جَلْبِ
النَّفْعِ وَدَفْعِ الضَّرَرَ مُتَشَارِكُوْنَ
وَ فِي كُلِّ نِعْمَةٍ وَّ سُرُوْرٍ وَّ لِبَاسٍ
وَّ طَعَامٍ وَّ حُبُوْرٍ مَّتَعَاوِنُوْنَ وَ
يُجْلَبُ كُلَّ شَيْءٍ مِنْ خِطَّةٍ إِلٰى
خِطَّةٍ فَانْظُرْ كَيْفَ زُوِّجُ النَّاسُ
كَاَنَّهُمْ فِي قَارِبٍ وَاحِدٍ جَالِسُوْن
وَ مِنْ اَسْبَابِ هٰذَا التَّزْوِيْجِ سَيْرُ
النَّاسِ فِيْ وَابُوْرِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ
فَهُمْ فِيْ تِلْكَ الْاَسْفَارِ يَتَعَارَفُوْنَ
وَ مِنْ اَسْبَابِهِ مَكْتُوْبَاتٌ قَدْ
اُحْسِنَتْ طُرُقُ اِرْسَالِهَا فَتَرٰىٓ
اَنَّهَا تُرْسَلُ إِلَىٓ اَقَاصِى الْاَرْضِ

ان میں کوئی تکلیف نہ ہوگی۔ پس آج کل لوگ ایک ملک سے دوسرے ملک بلاخوف وخطر آتے جاتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس زمانے میں ملکوں کے دوسرے ملکوں سے تعلقات بڑھ گئے ہیں۔ لوگوں کی ایک دوسرے سے پہچان ہوگئی ہے اور ہر دن وہ آپس میں ملتے جاتے ہیں۔ اللہ نے تاجروں کو تاجروں سے ملا دیا ہے اور ایک سرحد کے لوگوں کو دوسری سرحد کے لوگوں سے باہم ملا دیا ہے۔ ایک اہل ہنر کو دوسرے ہنرمندوں سے ملا دیا ہے۔ اب وہ نفع حاصل کرنے اور نقصان کو دور کرنے میں آپس میں شریک ہوتے ہیں۔ پس لوگ ہر نعمت، خوشی، لباس اور کھانے کے مواقع پر تعاون کرتے ہیں۔ ہر چیز ایک خطہ سے دوسرے خطہ کی طرف لائی جاتی ہے۔ دیکھو کیسے لوگ آپس میں ملا دیئے گئے گویا کہ وہ ایک ہی کشتی میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ لوگوں کے اس باہم ملنے کے اسباب میں خشکی اور تری کے ذرائع آمدورفت بھی ہیں جن پر لوگ سیر کرتے ہیں اور ان سفروں کی وجہ سے ایک دوسرے سے متعارف ہوگئے ہیں۔ اس کے اسباب میں سے ایک سبب خطوط ہیں جو کہ عمدہ طریق سے ارسال کئے جاتے ہیں۔ پس دیکھو کہ کس طرح وہ ایک کونے سے دوسرے کونے

وَاَرْجَآئِهَا وَاِنْ اَمْعَنْتَ النَّظْرَ فَتُعْجِبُكَ كَثْرَةُ إِرْسَالِهَا وَلَنْ تَجِدَ نَظِيْرُهَا فِيْ اَوَّلِ الزَّمَانِ وَكَذٰلِكَ تُعْجِبُكَ كَثْرَةَ الْمُسَافِرِيْنَ وَالتُّجَّارِيْنَ فَتِلْكَ وَسَائِلُ تَزْوِيْجِ النَّاسِ وَتَعَارُفِهِمْ مَا كَانَ مِنْهَا اَثَرٌ مِّنْ قَبْلُ وَاِنِّيْ اَنْشَدْتُّكُمُ اللّٰهَ اَرَاَيْتُمْ مِثْلَهَا قَبْلَ هٰذَا اَوْ كُنْتُمْ فِي كُتُبٍ تَقْرَءُوْنَ وَاَمَّا نَشْرُ الصُّحُفِ فَهُوَ اِشَارِةَ إِلٰى وَسَآئِلَهَا الَّتِيْ هِيَ الْمَطَابِعُ كَمَا تَرٰى اَنَّ اللّٰهَ بَعَثَ قَوْمًا اَوْجَدُوْا اٰلَاتِ الطَّبْعِ فَكَاَيِّنْ مِّنْ مَّطْبَعٍ يُّوْجَدُ فِي الْهِنْدِ وَغَيْرِه مِنَ الْبِلَادِ ذٰلِكَ فِعْلُ اللّٰهِ لِّيَنْصُرَنَا فِيْ اَمْرِنَا وَلِيُشَيِّعَ دِيْنِنَا وَكُتُبَنَا وَيَبْلُغَ مَعَارِفَنَا إِلٰى كُلِّ قَوْمٍ لَّعَلَّهُمْ يَسْتَمِعُوْنَ اِلَيْهِ وَ لَعَلَّمُ يَرْشُدُوْنَ وَ اَمَّا زَلْزَلَةُ الْاَرْضِ وَاِلْقَاءُهَا مَا فِيْهَا فَهِيَ اِشَارَةٌ إِلَى انْقِلَابٍ عَظِيْمٍ تَرَوْنَه بِاَعْيُنِكُمْ وَ اِيْمَآءٌ إِلٰى ظُهُوْرِ

تک بھیجے جاتے ہیں۔ اگر تو گہرائی کی نظر سے دیکھے تو ان خطوط کے ارسال کی کثرت تجھے تعجب میں ڈال دے گی۔ اس کی نظیر تمہارے لئے پہلے زمانے میں نہیں پائی جاتی۔ اسی طرح تجھے تاجروں اور مسافروں کی کثرت حیرت میں ڈالتی ہے۔ اس طرح لوگوں کو آپس میں ملانے اور تعارف کے وسائل جو اب ہیں اس سے پہلے ان کے آثار نہیں پائے جاتے تھے۔ میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر کہتا ہوں کہ بتاؤ کیا تم نے اس سے قبل اس کی مانند دیکھا یا تم نے اس کی مثل کتابوں میں پڑھا۔ جہاں تک صحیفوں کے پھیلائے جانے کا تعلق ہے تو یہ چھاپہ خانہ (پریس) کی ایجاد کی طرف اشارہ ہے۔ جیسے کہ تم دیکھتے ہو کہ اللہ تعالیٰ نے ایسی قوم کو بھیجا ہے جنہوں نے چھاپہ خانہ (پریس) ایجاد کیا۔ پس تم ہندوستان اور اس کے علاوہ دوسرے ممالک میں کتنے چھاپے خانے (پریس) پاتے ہو۔ یہ کام اللہ نے ہمارے مقصد میں ہماری مدد کیلئے کیا ہے تا کہ ہم اپنے دین اور کتب کی اشاعت کریں۔ اور ہم اپنے معارف اس قوم کو پہنچائیں جو ان کو سنیں تا وہ ہدایت پائیں۔ جہاں تک زمین کے ہلانے اور اس کے اپنے اندرونی خزانے کو باہر پھینکنے کا تعلق ہے تو یہ اشارہ ہے اس عظیم

عُلُوْمِ الْاَرْضِ وَبَدَآئِعَهَا وَصَنَآئِعَهَا وَبِدْعَاتِهَا وَسِيِّئَاتِهَا وَمَكَآئِدَهَا وَخَدْعَتِهَا وَكُلِّ مَا يَصْنَعُوْنَ وَ اَمَّا انْتَشَارُ الْكَوَاكِبِ فَهُوَ اِشَارَةٌ إِلٰى فِتَنِ الْعُلَمَآءِ وَ ذِهَابِ الْمُتَّقِيْنَ مِنْهُمْ كَمَا اَنَّكُمْ تَرَوْنَ اَنَّ اٰثَارَ الْعِلْمِ قَدْ مُحِيَتْ وَ عَفَتْ وَالَّذِيْنَ كَانُوْا اُوْتُوْا الْعِلْمَ فَبَعْضُهُمْ مَّاتُوْا وَبَعْضُهُمْ عَمُوْا وَصَمُّوْا ثُمَّ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ عَمُوْا وَصَمُّوْا وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فَاسِقُوْنَ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌ بِمَا يَعْمَلُوْنَ. وَ اَمَّا حَشَرُ الْوُحُوْشِ فَهُوَ اِشَارَةٌ إِلٰى كَثْرَةِ الْجَاهِلِيْن الْفَاسِقِيْنَ وَ ذِهَابِ الدِّيَانَةِ وَالتَّقْوٰى فَتَرَوْنَ بِاَعْيُنِكُمْ كَيْفَ نُزِحَ بِئْرُ الصَّلَاحِ وَاَصْبَحَ مَاءُه غَوْرًا وَّاَكْثَرُ الْخَلْقِ يَسْعَوْنَ اِلَى الشَّرِّ وَ فِيْ اُمُوْرِ الدِّيْنِ يَدْهَنُوْن اِذَا رَأَوْا شَرًّا فَيَاْخُذُوْنَه وَاِذَا رَأَوْا خَيْرًا فَهُمْ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ يَنْقَلِبُوْن

انقلابات کی طرف جنہیں تم اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہو۔ اس میں زمینی علوم کے ظاہر ہونے، اس کی نئی نئی ایجادات، نئی اختراعات، اس کی برائیاں، اس کے مکروں، اس کے دھوکوں اور اس کی ہر صنعت کی طرف اشارہ ہے۔ جہاں تک ستاروں کے جھڑ جانے کا تعلق ہے تو وہ علماء کے فتنوں اور ان میں سے متقی انسانوں کا دنیا سے چلے جانے کی طرف اشارہ ہے۔ جیسا کہ تم دیکھتے ہو کہ علم کے آثار مٹ گئے ہیں اور جو لوگ علم دیئے گئے تھے بعض ان میں سے مر گئے اور بعض اندھے اور بہرے ہو گئے۔ پھر اللہ نے ان پر رجوع برحمت کیا مگر پھر بھی اکثر ان میں اندھے اور بہرے ہو گئے۔ اللہ اس کو دیکھتا ہے جو وہ کرتے ہیں۔ جہاں تک وحشیوں کے اکٹھے ہونے کا ذکر ہے تو یہ جاہلوں اور نافرمانوں کی کثرت کی طرف اشارہ ہے۔ اور اس میں دیانت اور تقویٰ کے اٹھ جانے کی طرف بھی اشارہ ہے۔ پس تم اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہو کہ کس طرح اصلاح کے کنواں کا پانی کم ہو گیا ہے اور آہستہ آہستہ اس کا پانی زمین کی گہرائیوں میں جا رہا ہے۔ اکثر مخلوق شر کی طرف دوڑ رہی ہے اور دین کے امور میں مداہنت اختیار کرتے جا رہے ہیں۔ جب شر کو دیکھتے ہیں تو اس کو لیتے

يَنْظُرُوْنَ إِلىٰ صَنَآئِعِ الْكَفَرَةِ
بِنَظَرِ الْحُبِّ وَعَنْ صُنْعِ اللهِ
يُعْرَضُوْنَ اَيُّهَا النَّاسُ انْظُرُوْا
إِلىٰٓ اٰلَآءَ اللهِ كَيْفَ جُدِّدَ
زَمَنُكُمْ وَ اُبْدِعَ هَيْئَةُ دَهْرِكُمْ
وَ اُتْرِعَ فِيْهِ عَجَائِبُ مَّا رَأَتْهَا
أَعْيُنُ اٰبَاءِكُمْ وَلَآ اَجْدَادِكُمْ
وَ اَنْتُمْ بِهَا تَتْرُفُوْن وَ عَلَّمَ اَهْلُ
اَرُوْبَا صَنْعَةَ وَابُوْرِ الْبَرِّ اِهْدَآءً
لَّكُمْ وَلِعَشِيْرَتِكُمْ لَعَلَّكُمْ
تَشْكُرُوْنَ اُنْظُرُوْا اِلَيْهَا كَيْفَ
تَجْرِيْ بِاَمْرِهِ فِي الْبِرَارِيْ
وَالْعِمْرَانِ تَرْكَبُوْنَهَا لَيْلًا وَّنَهَارًا
وَّتَذْهَبُوْنَ بِغَيْرِ تَعْبٍ إِلىٰ مَا
تَشَآءُوْنَ وَكَذٰلِكَ فَهِمَ اَهْلُ
الْمَغْرِبِ صَنَآئِعَ دُوْنَ ذٰلِكَ مِنْ
اٰلَاتِ الْحَرْثِ وَالْحَرْبِ
وَالْعِمَارَاتِ وَالطَّحْنِ وَاللَّبُوْسِ
وَ اَنْوَاعِ اَدْوَاتِ جَرَّ الثَّقِيْلِ وَمَا
يَتَعَلَّقُ بِتَزْيِيْنَاتِ الْمُدَنِ
وَالْمَنَازِلِ وَتَسْهِيْلِ مُهِمَّاتِهَا
فَاَنْتُمْ تَرْغَبُوْنَ فِيْهَا

ہیں اور جب نیکی اور بھلائی ان کو نظر آتی ہے تو وہ اپنی ایڑھیوں کے بل اس سے پھر جاتے ہیں۔ کافروں کی صنعتوں کو محبت کی نظر سے دیکھتے اور اللہ کی صنعت سے اعراض کرتے ہیں۔اے لوگو! اللہ کی نعمتوں کی طرف نظر کرو، کس طرح اس نے تمہارے زمانے کی تجدید کی ہے اور کس طرح اس نے تمہارے زمانے کی ہیئت کو بدل دیا ہے۔ اور اس زمانے کو ان عجائبات سے بھر دیا ہے جن کو تمہارے آباؤاجداد کی آنکھوں نے نہیں دیکھا۔لیکن تم ان سے لطف اٹھا رہے ہو۔اہل یورپ نے تمہیں ریل کی صنعت سکھائی جو کہ تمہارے لئے اور تمہارے خاندانوں کیلئے تحفہ ہے تاکہ تم شکر کرو۔ ذرا ملاحظہ تو کرو کہ کس طرح وہ ویرانوں اور آبادیوں میں تمہارے اشارے سے چلتی ہے اور تم اس میں دن رات سفر کرتے ہو۔اور جہاں تم چاہو بغیر مشقت کے پہنچ جاتے ہو۔اسی طرح اہل مغرب نے تمہیں اس کے علاوہ دوسری صنعتیں سکھائیں مثلاً زراعت کے آلات، جنگ کے سامان، عمارتوں کو بنانے کی مشینری، پیسنے کی مشین، کپڑا بننے کی مشینیں اور سامان کھینچنے والی کرین۔ اس کے علاوہ شہروں کی آرائش، گھروں کی زیبائش اور مشکل کاموں کو آسان بنانے والے آلات۔تم

وَتَسْتَعْمِلُوْنَ وَتَجِدُوْنَ فِیْ کُلِّ شَهْرٍ وَّسَنَةٍ مِّنْ اِیْجَادَاتٍ غَرِیْبَةٍ نَّادِرَةٍ لَّمْ تَرٰی عَیْنُکُمْ مِثْلَهَا فَمِنْهَا مَا تَمُدُّکُمْ فِیْ عَیْشَتِکُمْ وَ تُنْجِیْکُمْ مِّنْ شِقِّ الْاَنْفُسِ کَصَنَادِیْقِ طَاقَةِ الْکِبْرِیْتِ الَّتِیْ بِهَا تُوْقِدُوْنَ وَ کَزَیْتِ الْغَازِ الَّذِیْ مِنْهُ مَصَابِیْحَکُمْ تُنِیْرُوْن وَمِنْهَا صَنَآئِعُ هِیَ زِیْنَةُ بُیُوْتِکُمْ فَتَاْخُذُوْنَهَا وَ اَنْتُمْ مُسْتَبْشِرُوْنَ فَانْظُرُوْا وَ تَفَکَّرُوْا اَنَّ اللّٰهَ رَبُّکُمْ، اَلرَّبُّ الْکَرِیْمُ الَّذِیْ اَعْطَاکُمْ مِنْ کُلِّ نَوَادِرِ الْاَرْضِ وَامْتَلَآءِ بُیُوْتِکُمْ مِّنْهَا فَکَیْفَ تَعْجَبُوْنَ مِنْ نُّزُوْلِ نَوَادِرِ السَّمَآءِ وَتَسْتَبْعَدُوْنَ وَتُسَرُّوْنَ بِاَشْیَآءِ دُنْیَاکُمُ الَّتِیْ هِیَ اَیَّامٌ مَّعْدُوْدَاتٌ وَلَا تَنْظُرُوْنَ اِلٰی زَادِ عُقْبَاکُمْ وَلَا تَبَالُوْنَ وَکَیْفَ تَعْجَبُوْنَ مِنْ نُّزُوْلِ الْمَسِیْحِ وَاَیَّامِ الْفَضْلِ الرُّوْحَانِیِّ

ان سب چیزوں کی طرف رغبت رکھتے ہو اور ان کو استعمال کرتے ہو۔ تم ہر مہینے اور ہر سال کے اندر نئی نئی ایجادات کو دیکھتے ہو جو تمہاری آنکھوں نے اس کی مثل پہلے نہیں دیکھا۔ ان میں سے بعض تمہاری معیشت میں تمہاری مدد کرتی ہیں اور تمہیں جان کی تنگی سے بچاتی ہیں۔ جیسے کہ ماچس کی ڈبیہ جس سے تم آگ جلاتے ہو۔ اور مٹی کا تیل جس سے تم اپنے چراغوں کو روشن کرتے ہو۔ ان میں وہ چیزیں ہیں جو کہ تمہارے گھروں کی زینت ہیں اور ان کو تم لیتے ہو اور خوش ہوتے ہو۔ پس دیکھو اور فکر کرو کہ اللہ تمہارا رب ہے اور وہ رب کریم ہے جس نے تمہیں زمین کے تمام نادر خزانے عطا کئے اور تمہارے گھروں کو ان سے بھر دیا ہے تو پھر تم آسمان سے نازل ہونے والے نادر خزانوں کے بارے میں کیوں تعجب کرتے ہو اور ان سے کیوں دوری اختیار کرتے ہو۔ تم اپنی دنیا کی اشیاء سے خوش ہوتے ہو جو کہ چند محدود دنوں کیلئے ہیں۔ اور اپنی آخرت کی زادِ راہ کی طرف نہیں دیکھتے اور اس کی کوئی پرواہ نہیں کرتے۔ تم نزول مسیح اور روحانی افضال کے بارے میں کس طرح تعجب کرتے ہو حالانکہ تم اللہ کے فضل سے ان عجائب کو دیکھتے ہو جو کہ تمہارے جسموں کی راحت کیلئے نئی صورت میں

وَ اَنْتُمْ تَرَوْنَ عَجَآئِبَ فَضْلِ اللّٰهِ قَدْ تَجَلَّتْ لِاِرَاحَةِ اَجْسَامِكُمْ بِصُوَرٍ جَدِيْدَةٍ وَ حُلَلٍ نَّادِرَةٍ مَّا تَجِدُوْنَ مِثْلَهَا فِيْ اَيَّامِ اٰبَآءِكُمْ اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِعَجَآئِبِ الْكُفَّارِ وَ بِفِعْلِ اللّٰهِ تَكْفُرُوْن وَ تَيْئَسُوْنَ مِنْ قُدْرَةِ اللّٰهِ وَ مِنْ قُدْرَةَ الْخَلْقِ لَا تَيْئَسُوْنَ مَالَكُمْ لَا تَعْرِفُوْنَ اَفْعَالَ اللّٰهِ النَّادِرَةِ بِبَعْضِ اَفْعَالِهِ الَّتِي تَعْرِفُوْنَهَا وَتُشَاهِدُوْن أَكُنْتُمْ مُطَّلِعِيْنَ مِنْ قَبْلُ علٰى هٰذِهِ النَّوَادِرِ الَّتِيْ ظَهَرَتْ فِيْ زَمَانِكُمْ مِنْ وَّابُوْرِ الْبَرِّ وَالتِّلْغَرَافِ وَ صَنَآئِعَ اُخْرٰى وَكَانَتْ هِيَ كُلُّهَا مَكْتُوْبَةٌ فِيْ الْقُرْآنِ وَلٰكِنَّكُمْ كُنْتُمْ لَا تَفْهَمُوْنَ وَ كَذٰلِكَ مَا فَهِمْتُمْ سِرَّ نَزُوْلِ الْمَسِيْحِ مِنْ غَرَرَاتِكُمْ وَ قَدْ كَانَ مَكْتُوْبًا فِي كِتَابِ اللّٰهِ وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يَّفْهَمَ شَيْئًا قَبْلَ تَفْهِيْمِ اللّٰهِ وَلَوْ كَانَ

اور نادر موتیوں کی مانند ظاہر ہو رہے ہیں جس کی مثل تم اپنے آباؤ اجداد کے زمانے میں نہیں پاتے۔ کیا تم کافروں کے عجائب پر تو ایمان لاتے ہو اور اللہ کے فعل کا انکار کرتے ہو۔ تم اللہ کی قدرت سے مایوس ہوتے ہو مگر مخلوق کی قدرت سے مایوس نہیں ہوتے۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ اللہ کے نادر افعال کو اس کے بعض دنیاوی افعال سے نہیں پہچانتے جن کو تم دیکھتے ہو اور جن کا تم مشاہدہ کرتے ہو۔ کیا تم ان نادر چیزوں سے اس سے قبل آگاہ تھے جو کہ تمہارے زمانے میں ظاہر ہوئی ہیں جیسے کہ ریل گاڑی، ٹیلی گراف اور دوسری ایجادات۔ ان تمام کا ذکر قرآن میں موجود تھا لیکن تم اس کا فہم نہیں رکھتے تھے۔ اسی طرح تم اپنی بیوقوفی اور غرور کی وجہ سے نزول مسیح کا راز بھی نہیں سمجھ سکے۔ حالانکہ وہ بھی اللہ کی کتاب میں لکھا ہوا تھا۔ یہ کسی انسان کے بس میں ہی نہیں کہ وہ کسی چیز کا فہم حاصل کرے جب تک کہ خدا اسے وہ فہم عطا نہ کردے خواہ وہ نبی ہی کیوں نہ ہو۔ تعجب ہے تم پر سخت تعجب کہ تم جدید صنعتوں سے بنائی ہوئی چیزوں کو جو تمہارے جسموں کیلئے مفید ہیں ان کے استعمال سے کراہت نہیں کرتے لیکن جب تمہیں اللہ کی پیدا کردہ چیزوں کی طرف بلایا جاتا ہے جس نے

النَّبِيُّوْن وَالْعَجَبُ كُلَّ الْعَجَبِ مِنْكُمْ اَنَّكُمْ لَا تَظْهَرُوْنَ كَرَاهَةً فِيْ قَبُوْلِ صَنَاعَاتٍ جَدِيْدَةٍ مُّفِيْدَةٍ لِّاَجْسَامِكُمْ وَلٰكِنْ اِذَا دَعَوْتُكُمْ اِلٰى صُنْعِ اللّٰهِ الَّذِىْ اَتْقَنَ كُلَّ شَيْءٍ وَ رَاَيْتُمُوْهُ فِيْ اَعْيُنِكُمْ غَرِيْبًا نَّادِرَةً فَاَظْهَرْتُمْ كِرَاهَةً وَّسَخْطَةً وَاَبَيْتُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْن اَيُّهَا النَّاسُ مَا جِئْتُ بِاَمْرٍ مُّنْكَرٍ وَّ قَدْ شَهِدَ اللّٰهُ عَلٰى صِدْقِيْ وَ رَاَيْتُمْ بَعْضَ اٰيَاتِيْ وَ وَجَدْتُّمْ ذِكْرَ زَمَنِيْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ الَّذِيْ بِه تُؤْمِنُوْن وَاللّٰهُ نَكَّرَ الْاَمْرَ فِيْ اَعْيُنِكُمْ لِيَبْتَلِيَ عِلْمَكُمْ وَتَقْوَاكُمْ فَاغْتَرَتْ فِتْنَةٌ وَّ اَنْتُمْ غَافِلُوْن اَيُّهَا الْاِخْوَانُ خُذُوْا كِتَابَ اللّٰهِ بِاَيْدِيْكُمْ ثُمَّ تَدَبَّرُوْا فِيْهِ هَلْ جَآءَ وَقْتُ اٰخِرِ الزَّمَانِ اَوْ فِيْ مَجِيْئِه حُقُبٌ وَّ قُرُوْنٌ اَنَّكُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ الْمَسِيْحَ يَأْتِيْ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ وَقَدْ رَاَيْتُمْ

ہر چیز کو مضبوط کیا تو اس کو عجیب وغریب جانتے ہو۔ اور تم اس پر کراہت، ناراضگی اور انکار کا اظہار کرتے ہو حالانکہ تم حق کو جانتے ہو۔ اے لوگو! میں کسی منکر امر کے ساتھ نہیں آیا اور اللہ نے میری سچائی کی گواہی دی ہے اور تم نے میری بعض نشانیوں کو بھی دیکھا ہے۔ تم نے میرے زمانے کا ذکر کتاب اللہ جس پر تم ایمان لاتے ہو اس میں پایا ہے۔ اللہ نے اس معاملے کو تمہاری آنکھوں میں انوکھا کر کے دکھایا تا کہ تمہارے علم اور تمہارے تقویٰ کو آزمائے۔ پس تم آزمائش میں پڑ گئے اور تم غافل ہو۔ اے میرے بھائیو! اللہ کی کتاب کو مضبوطی سے پکڑو پھر اس میں تدبر کرو۔ کیا آخری زمانہ آ گیا یا اس کے آنے میں ابھی صدیاں لگیں گی۔ تم جانتے ہو کہ مسیح نے آخری زمانہ میں آنا تھا اور تم اپنی آنکھوں سے آخری زمانے کی علامات کو دیکھ چکے ہو اور تم زمین کے ان نوادرات کو دیکھ چکے ہو جن کو قرآن کریم نے آخری زمانے کی علامات قرار دیا ہے اور تم ان سے فائدہ بھی اٹھاتے ہو۔ پس تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم ان آسمانی نوادرات پر ایمان نہیں لاتے جن پر یہ آیت کریمہ دلالت کرتی ہے ”واذالسماء کشطت“ (جب آسمان کی کھال اتاری جائے گی)۔ تم زمینی فوائد کی طرف

بِاَعْيُنِكُمْ عَلَامَاتِه وَشَاهَدْتُّمُ النَّوَادِرَ الْاَرْضِيَّةَ الَّتِي جَعَلَهَا الْقُرْآنَ الْكَرِيْمُ مِنْ اٰثَارِ الزَّمَانِ الْمُتَاَخِّرِ وَاَنْتُمْ مِنْهَا تَنْتَفِعُوْنَ فَمَالَكُمْ لَا تُؤْمِنُوْنَ بِالنَّوَادِرِ السَّمَاوِيَّةِ الَّتِي تَدُلُّ عَلَيْهَا الْآيَةُ الْكَرِيْمَةُ اَعْنِيْ بِذٰلِكَ قَوْلَه تَعَالٰى اِذَا السَّمَآءُ كُشِطَتْ وَ تَخْلُدُوْنَ اِلَى الْاَرْضِ وَ مِنْ اٰلَآءِ السَّمَآءِ تَبْعَدُوْن وَ قَدْ بَشَّرَا الرَّبُّ الْكَرِيْمُ فِيْ هٰذَا الْاَمْرِ بَشَارَةً اُخْرٰى بِقَوْلِه وِاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ۔ وَلٰكِنَّ تَنْسَوْنَ بَشَارَاتِ رَبِّكُمْ وَفِيْ اٰيَاتِه تُلْحِدُوْن اِعْلَمُوْا اَيُّهَا الْاَعِزَّةُ اَنَّ السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقَهُمَا اللّٰهُ فَكُشِطَتِ السَّمَآءُ بِاَمْرِهِ وَصَدَعَتْ وَ نَزَلَتْ نَوَادِرُ وَ خَرَجَتْ لِيَبْتَلِيَ اللّٰهُ عِبَادَه اِلٰى اَيِّ جِهْةٍ يَّمِيْلُوْنَ وَ تَقَدَّمَتْ نَوَادِرُ الْاَرْضِ علٰى نَوَادِرِ السَّمَآءِ فَاغْتَرَّ النَّاسُ بِصَنِآئِعَهَا

جھک جاتے ہو۔ آسمان کی نعمتوں سے دوری اختیار کرتے ہو۔ اور رب کریم نے اس امر میں ایک دوسری بشارت دی ہے جیسے کہ قرآن میں آیا ہے ”وانا له لحافظون“ (یقینا ہم اس کی حفاظت کرنیوالے ہیں)۔ لیکن تم اپنے رب کی بشارات کو بھول جاتے ہو اور اس کی آیتوں سے منہ پھیرتے ہو۔ اے عزیزو! جان لو کہ آسمان اور زمین آپس میں ملے ہوئے تھے پس اللہ نے ان کو جدا کر دیا۔ اور اپنے حکم سے آسمان کی کھال اتار دی اور زمین پھٹ گئی اور آسمان کے چھپے خزانے نازل کر دیئے اور زمین نے بھی اپنے خزانے اگل دیئے تا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو آزمائے کہ وہ کس طرف جھکتے ہیں۔ زمین کے عجائبات آسمان کے عجائبات پر سبقت لے گئے۔ پس لوگ زمین کی صنعتوں، اس کے عجیب وغریب علوم وفنون سے دھوکا کھا گئے اور قریب تھا کہ وہ ہلاک ہوجاتے۔ پس اللہ رب کریم نے زمین کی طرف نظر کی اور اس کو مہلک چیزوں سے بھرا ہوا پایا اور فسادات سے بھرا ہوا دیکھا اور اس نے مشاہدہ کیا اور دیکھا کہ مخلوق دنیا کے ان عجیب نوادرات کی وجہ سے فتنے میں پڑ گئی ہے۔ اور اللہ نے دیکھا کہ عیسائی خود گمراہ ہوگئے ہیں اور دوسروں کو گمراہ کر رہے ہیں۔ اور اللہ نے

وَعَجَآئِبَ عُلُوْمِهَا وَغَرَآئِبُ فُنُوْنِهَا وَكَادُوْا يُهْلِكُوْن فَنَظَرَ الرَّبُّ الْكَرِيْمُ اِلَى الْاَرْضِ وَرَاَهَا مَمْلُوَّةً مِّنَ الْمُهْلِكَاتِ وَمُتْرَعَةً مِّنَ الْمُفْسِدَاتِ وَرَاٰى الْخَلْقَ مَفْتُوْنًا بِنَوَادِرِهَا وَرَأى الْمُتَنَصِّرِيْنَ اَنَّهُمْ ضَلُّوْا وَ يَضِلُّوْنَ وَرَاٰى فَلَاسِفَتَهُمُ اخْتَلَبُوْا النَّاس بِعُلُوْمِهِمْ وَ نَوَادِرِ فُنُوْنِهِمْ فَوَقَعَتْ تِلْكَ الْعُلُوْمُ فِيْ قُلُوْبِ الْاَحْدَاثِ بِمَوْقِعٍ عِظِيْمٍ كَاَنَّهُمْ سُحِرُوْا فَجُذِبُوْا إِلَى الشَّهَوَاتِ وَ اِسْتِيْفَآءِ اللَّذَّاتِ وَالْتَحقُوْا بِالْبَهَآئِمِ وَالْحَشَرَاتِ وَعَصَوْا رَبَّهُمْ وَاَبَوَيْهِمْ وَاَكَابِرَهُمْ وَاُشْرِبُوْا فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْحُرِّيَّةَ وَغُلِبَتْ عَلَيْهِمُ الْخَلَاعَةُ وَالْمَجُوْنُ فَاَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّحْفَظَ عِزَّةَ كِتَابِه وَدِيْنَ طُلَّابِه مِنْ فِتَنِ تِلْكَ النَّوَادِرِ كَمَا وَعَدَ فِيْ قَوْلَه اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَ اِنَّا لَهٗ

دیکھا کہ اس قوم کے فلسفیوں نے اپنے علوم کی وجہ سے اور نادر فنون کی وجہ سے لوگوں کو فریفتہ بنالیا۔ اور نوجوانوں کے دلوں میں ان علوم کو ڈال دیا گیا ہے جس سے ایک عظیم فتنہ کھڑا کر دیا گیا ہے۔ جیسے کہ ان پر جادو کر دیا گیا ہو۔ پس وہ شہوات کی طرف مائل ہو گئے اور اپنی لذات کو پورا کرنے میں لگ گئے اور وہ جانوروں اور حشرات الارض کے ساتھ مل گئے۔ انہوں نے اپنے رب کی، اپنے والدین اور اپنے اکابرین کی نافرمانی کی۔ ان کے دلوں میں آزادی رچ بس گئی ہے۔ ان پر دیوانگی اور بے باکی غالب آ گئی ہے۔ پس اللہ نے ارادہ کیا کہ ان عجیب وغریب فتنوں کے مقابلے پر اپنی کتاب کی حفاظت کرے اور اپنے دین کے طالبوں کی مدد کرے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں وعدہ فرمایا ہے ''اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَ اِنَّا لَهٗ لَحَافِظُوْنَ'' (بیشک ہم نے ہی اس ذکر کو اتارا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں)۔ پس اللہ نے اپنا وعدہ پورا کیا اور اپنے فضل اور رحمت سے اپنے بندے کی تائید کی اور میری طرف وحی کی کہ میں ڈرانے کیلئے کھڑا ہو جاؤں۔ اور اس نے میرے ساتھ بہت سے نادر نکات اور علوم نازل کئے اور آسمان سے میرے لئے تائیدیں نازل

لَحَافِظُوْنَ۔ فَاَنْجَزَ وَعْدَه وَ اَيَّدَ عَبْدَه فَضْلًا مِّنْهُ وَ رَحْمَةً وَّاَوْحٰی اِلَیَّ اَنْ اَقُوْمَ بِالْاَنْذَارِ وَ اَنْزَلَ مَعِیَ نَوَادِرِ النُّكَاتِ وَالْعُلُوْمَ وَالتَّايِيْدَاتِ مِنَ السَّمَآءِ لِيَكْسِرَ بِهَا نَوَادِرَ الْمُتَنَصِّرِيْنَ وَصَلِيْبَهُمْ وَيَحْتَقِرَ اَدَبَهُمْ وَ اَدِيْبَهُمْ وَ يُدْحِضَ حُجَّتَهُمْ وَ يَفْحَمَ بَعِيْدَهُمْ وَ قَرِيْبَهُمْ فَمَظْهَرُ نَوَادِرِ الْاَرْضِ وَ فِتْنَهَا هُوَالَّذِیْ سُمِّیَ بِالدَّجَّالِ الْمَعْهُوْدِ وَ مَظْهَرُ نَوَادِرِ السَّمَآءَ وَ اَنْوَارِهَا هُوَ الَّذِیْ سُمِّیَ بِالْمَسِيْحِ الْمَوْعُوْدِ۔ خَصْمَانِ تَقَابَلَا فِیْ زَمَنٍ وَّاحِدٍ فَلْيَسْتَمِعِ الْمُسْتَمِعُوْنَ.

کی تا کہ اس سے میں عیسائیوں کی صلیب اور ان کے عجیب وغریب اعتراضات کو توڑ ڈالوں۔ ان کے ادب اور ادیبوں کو حقیر ثابت کروں۔ ان کی حجت کو مٹا ڈالوں، ان کے دور و نزدیک کو لاجواب کر دوں۔ یاد رکھو زمین کے فتنے اور اس کے عجائبات دجال موعود کا مظہر ہیں۔ جبکہ آسمان کے عجائبات اور اس کے انوار کا مظہر مسیح موعود کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ ان دونوں فریقوں کا ایک ہی زمانہ میں آپس میں مقابلہ ہے۔ پس چاہئے کہ سننے والے سنیں۔

فَالْاٰيَةَ الْاُوْلٰی مِنْ اٰيَاتِ صِدْقِیْ اَنِّیْ اُرْسِلْتُ فِیْ وَقْتِ هٰذِهِ الْفِتَنِ الَّتِی قَدْ اَشَارَ كِتَابُ اللّٰهِ اِلَيْهَا فَاَنْزَلَنِیْ رَبِّیْ مِنَ السَّمَآءِ كَمَآ اَخْرَجَ الْفِتْنَ مِنَ الْاَرْضِ وَ تَكَلَّمَ فِی اسْتِعَارَاتٍ وَ اَيَّدَنِیْ كَمَا اُيِّدَ الصَّادِقُوْنَ اُنْظُرُوْٓا اِلَی

پس میری صداقت کے نشانوں میں سے پہلا نشان یہ ہے کہ مجھے ان فتنوں کے زمانہ میں بھیجا گیا جن کا اشارہ اللہ کی کتاب میں کیا گیا تھا۔ اللہ نے مجھے آسمان سے بھیجا ہے جیسے کہ فتنے زمین سے نکلے ہیں اور ان سب کو استعارات کی زبان میں بیان کیا ہے اور میری تائید ایسے کی جیسے صادقوں کی تائید کی جاتی ہے۔ پس اپنے سے پہلے گزرے ہوئے ایام کی طرف نظر

الْاَيَّامِ الَّتِيْ كَانَتْ قَبْلَكُمْ مِنَ
الْيَوْمِ الَّذِيْ خَلَقَ اللّٰهُ فِيْهِ
الْاِنْسَانَ هَلْ شَاعَتْ وَغَلَبَتْ
مِثْلَ هٰذِهِ الْفِتَنِ الْعَظِيْمَةِ عَلٰى
وَجْهِ الْاَرْضِ اَوْ هَلْ سُمِعَ
نَظِيْرُهَا وَ نَظِيْرُ نَوَادِرِهَا فِيْ شِيَعِ
الْاَوَّلِيْنَ فَمَالَكُمْ لَا تَتَفَكَّرُوْنَ
اَمَا تَرَوْنَ كَيْفَ تُرَدُّ اٰيَاتُ اللّٰهِ
بِاَقْوَالِ الْفَلَاسَفَةِ وَ لِتُسْتَهْزَءُ
بِهَا وَتُكْتَبُ فِيْ رَدِّهَا اُلُوْفٌ مِّنْ
كُتُبٍ هَلْ سَمِعْتُمْ مِثْلَهَا مِنْ
قَبْلُ اَيُّهَا الْمُؤَرِّخُوْنَ هَلْ سَمِعْتُمْ
مِنْ قَبْلُ تَوْهِيْنَ الرَّسُوْلِ الْكَرِيْمِ
وَسَبَّه وَطَعْنًا فِيْ دِيْنِه وَالضِّحْكَ
عَلَيْهِ كَمَا اَنْتُمْ فِيْ هٰذِهِ
الزَّمَانِ تَسْمَعُوْنَ اَوْ هَلْ سَمِعَ
اَحَدٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ اِزْدِرَآءَ كِتَابَ
اللّٰهِ وَاحْتِقَارَ رَسُوْلِه بِاَلْفَاظٍ
شَنِيْعَةٍ مُّؤْلِمَةٍ كَمَا تَسْمَعُهَآ
اٰذَانُكُمْ فَلِمَ تَعْجُبُوْنَ مِنْ
رَّحْمَةِ اللّٰهِ فِيْ هٰذَا الطُّوْفَانِ اَيُّهَا

دوڑاؤ۔ اس وقت سے کہ جب سے اللہ نے انسان کو پیدا کیا ہے کیا اس قسم کے عظیم فتنے پہلے کبھی شائع ہوئے یا زمین پر کبھی غالب آئے یا کیا پہلی قوموں نے اس کی مثل سنا اور ان جیسے عجائبات کو انہوں نے دیکھا۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم فکر سے کام نہیں لیتے۔ کیا تم نہیں دیکھتے ہو کہ فلسفیوں کے اقوال سے کس طرح اللہ کی آیات رد کی جاتی ہیں اور ان کا مذاق اڑایا جاتا ہے اور ان آیات کے ردّ میں ہزاروں کتابیں لکھی گئیں۔ اے مؤرخو! کیا تم نے اسکی مثل پہلے کبھی سنا ہے۔ کیا تم نے اس سے پہلے رسول کریم ﷺ کی ایسی توہین اور اتنی گالیاں کبھی سنی ہیں۔ وہ دین اسلام کو طعنے دیتے اور ہنسی کرتے ہیں جیسا کہ تم اس زمانے میں سنتے ہو۔ کیا اس سے پہلے کسی نے کتاب اللہ کی ایسی بے عزتی سنی ہے اور اس کے رسول ﷺ کو برے اور درد دینے والے الفاظ سے کبھی ایسے یاد کیا گیا ہے جیسا کہ اب تمہارے کان سنتے ہیں۔ پس اے سونے والو! تم اس طوفان کے وقت میں اللہ کی رحمت کا کیوں تعجب کرتے ہو۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ وہ کس طرح تم سے اور تمہارے دین سے ٹھٹھا کرتے ہیں۔ اللہ نے ان سے ٹھٹھا کیا اور ان کو اندھا اور بہرہ کر دیا۔ پس وہ بصیرت نہیں

النَّآئِمُوْن اَلَا تَرَوْنَ كَيْفَ
يَسْخَرُوْنَ مِنْكُمْ وَ مِنْ
دِيْنِكُمْ سَخِرَ اللّٰهُ مِنْهُمْ وَ
اَصَمَّهُمْ وَ اَعْمَاهُمْ فَهُمْ لَا
يُبْصِرُوْن اَيُّهَا الْاَعِزَّةُ هَلْ اَتٰى
زَمَانٌ عَلٰٓى اَحَدٍ كَمَا اَتٰى
عَلَيْكُمْ سَمِعْتُمْ مِّنْ اَهْلِ
الْكِتَابِ اذًى كَثِيْرًا وَّسَبَقُوْا فِىْ
الْاِفْتِرَآءِ وَالسَّبِّ وَالْاِيْذَآءِ وَ
صُبَّتْ عَلَى الْاِسْلَامِ مَصَآئِبُ
تَرْتَعُ الْحَمِيْرُ فِىْ مَرْعَى الْخَيْلِ وَ
تَرْتَعُ الْكِلَابُ عَلَى الْفِيْلِ بِشِدَّةِ
الْمَيْلِ فَاَىَّ زَمَانٍ بَعْدَ ذٰلِكَ
تَنْتَظِرُوْن. وَ مِنْ اٰيَاتِ صِدْقِىْ
اَنَّه تَعَالٰى وَفَّقَنِى بِاِتِّبَاعِ رَسُوْلِه
وَاِقْتِدَاءِ نَبِيِّه ﷺ فَمَا رَاَيْتَ اَثَرًا
مِّنْ اٰثَارِ النَّبِيِّ اِلَّا قَفَوْتُه وَلَا
جَبَلًا مِّنْ جِبَالِ الْمُشْكِلَاتِ اِلَّا
عَلَوْتُه وَ اَلْحَقَنِىْ رَبِّى بِالَّذِيْنَ هُمْ
يُنْعَمُوْنَ. وَ مِنْ اٰيَاتِ صِدْقِىْ اَنَّه
اَظْهَرَنِى عَلٰى كَثِيْرٍ مِّنْ اُمُوْرِ

رکھتے۔اے عزیزو! کیا اس طرح کا زمانہ کسی پر آیا ہے جس طرح کہ تم پر آیا ہے۔تم اہل کتاب کے منہ سے کثرت سے اذیت سنتے ہو۔انہوں نے افتراء کرنے میں، گالیاں دینے میں اور ایذا پہنچانے میں سبقت اختیار کی اور اسلام پر ایسے مصائب ڈالے جس طرح کہ گدھا گھوڑے کی چراگاہ سے چارہ کھالے اور کتے ہاتھیوں پر پوری شدت کے ساتھ حملہ آور ہوں۔پس اس زمانے کے بعد اور کس کا انتظار کر رہے ہو۔میری سچائی کے نشانات میں سے یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے توفیق دی کہ میں اس کے رسول کریمؐ کی اقتداء اور پیروی کروں۔اور مجھے رسول کریمؐ کی کوئی حدیث نہیں ملی مگر میں نے اس پیروی کی۔اس کیلئے مجھے پہاڑوں جیسی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا تو میں ان مشکلات کے پہاڑوں کو عبور کر گیا۔اور میرے رب نے مجھے انعام یافتہ لوگوں کے ساتھ ملا دیا۔میری سچائی کے نشانوں میں سے یہ بھی ایک نشان ہے کہ اس نے مجھے کثیر امور غیب پر مطلع کیا۔اور وہ سوائے اپنے مرسلوں کے کسی پر غیب کے امور ظاہر نہیں کرتا۔میری سچائی کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ وہ میری دعاؤں کا جواب دیتا ہے اور میری حاجات کو پوری کرتا ہے اور اس نے میرے افعال اور میرے کلمات میں

الْغَيْبِ وَهُوَ لَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖ اَحَدًا اِلَّاالَّذِيْنَ هُمْ يُرْسَلُوْن. وَمِنْ اٰيَاتِ صِدْقِيْ اَنَّه يُجِيْبُ دَعْوَاتِيْ وَ يَتَوَلّٰى حَاجَاتِيْ وَ يُبَارِكُ فِيْ اَفْعَالِيْ وَكَلِمَاتِيْ وَ يُوَالِيْ مَنْ وَّالَانِيْ وَ يُعَادِيْ مَنْ عَادَانِيْ وَ يُنَبِّئُ مِمَّا يَكْتُمُوْنَ. وَاَنَّه سَمِعَ كَثِيْرًا مِّنْ بُكَائِيْ وَرَفَعَنِيْ اِذَا خَرَرْتُ اَمَامَه وَاَجَابَ اَدْعِيَةً لَّا اَسْتَطِيْعُ اِحْصَآءَهَا وَاَحْسَنَ مَثْوٰى وَمَنَّ عَلَيَّ بِاٰلَاءٍ لَّيْسَتْ لِيْ اَلْفَاظٌ لِّبَيَانِهَا وَاَتَمَّ عَلَيَّ رَحْمَتَه فِيْ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَجَعَلَنِيْ مِنَ الَّذِيْنَ يُنْصَرُوْنَ وَخَاطَبَنِيْ وَقَالَ يَااَحْمَدِيْ اَنْتَ مُرَادِيْ وَ مَعِيَ اَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ تَوْحِيْدِيْ وَ تَفْرِيْدِيْ فَحَانَ اَنْ تُعَانَ وَ تُعْرَفَ بَيْنَ النَّاسِ اَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةٍ لَّا يَعْلَمُهَا الْخَلْقُ فَكَلَّمَنِيْ بِكَلِمَاتٍ لَّوْ كَانَتْ لِيَ الدُّنْيَا كُلُّهَا مَآ اَسَرَّنِيْ كَمَا

برکت رکھی ہے۔ وہ اس سے دوستی کرتا ہے جو میرا دوست ہے اور اس سے دشمنی کرتا ہے جو میری دشمنی کرتا ہے۔ وہ مجھے مخفی چیزوں سے مطلع کر دیتا ہے۔ اس نے کثرت سے میرے رونے کو سنا اور جب میں اس کے سامنے گرا تو اس نے مجھے بلند کر دیا۔ اور اس نے میری اتنی دعائیں قبول کیں جن کو میں گننے کی بھی طاقت نہیں رکھتا۔ اس نے مجھے بہت ہی اچھا ٹھکانا مہیا کیا اور مجھ پر اتنے انعامات کئے جن کو بیان کرنے کیلئے میرے پاس الفاظ نہیں۔ اس نے دنیا اور آخرت کی رحمت مجھ پر مکمل کی اور مجھے ان لوگوں میں سے بنایا جن کی مدد کی جاتی ہے۔ اللہ نے مجھے مخاطب کیا اور کہا اے میرے احمد تو میری مراد ہے اور میرے ساتھ ہے۔ تو میرے نزدیک میری توحید اور تفرید کی مانند ہے۔ پس وہ وقت آنے والا ہے کہ تمہاری مدد کی جائے گی اور تو لوگوں میں نیک شہرت پائے گا۔ تیرا میرے ساتھ ایسا تعلق ہے جسے مخلوق میں سے کوئی نہیں جانتا۔ اس نے مجھے ان کلمات سے مخاطب کیا کہ اگر ساری دنیا بھی میرے لئے ہوتی تو بھی مجھے وہ خوشی نہ ہوتی جو مجھے ان پیارے کلمات سے ہوئی ہے۔ پس میری روح اس کے راستے میں فدا ہوگئی۔ وہی میرا دنیا اور آخرت میں ولی ہے۔ مجھے کوئی پیاس

اَسَرَّتْنِی هٰذِهِ الْكَلِمَاتُ الْمَحْبُوْبَةُ فَرُوْحِی فِدَآءُ سَبِیْلَه هُوَ وَلِیّ فِی الدُّنْیَا وَالْآخِرَةِ مَآ اَصَابَنِی ظَمَأٌ وَّلَا نَصَبٌ وَّلَا مَخْمَصَةٌ اِلَّآ اَتَانِی لِنُصْرَتِی وَاَرٰی اٰلَائَه وَاِرْدَةً تَتْرًا عَلَیَّ كَالَّذِیْنَ لَا یَسْتَحْسِرُوْنَ.

نہیں لگتی نہ تھکاوٹ پہنچتی ہے اور نہ ہی کوئی تکلیف مجھے آتی ہے مگر کہ اللہ تعالیٰ میری مدد کیلئے آجاتا ہے۔ میں اللہ کی نعمتوں کو پے درپے اترتا دیکھتا ہوں۔

وَمِنْ اٰیَاتِ صِدْقِی أَنَّه اَعْطَانِی عِلْمُ الْقُرْآنِ وَ اَخْبَرَنِی مِنْ دَقَآئِقِ الْفُرْقَانِ الَّذِیْ لَا یَمَسُّه اِلَّا الْمُطَهَّرُوْن.

اور میری سچائی کے نشانوں میں سے یہ بھی ایک نشان ہے کہ اس نے مجھے قرآن کا علم عطا کیا اور مجھے فرقان کے باریک نقطوں پر اطلاع دی۔ وہ قرآن جس کو سوائے پاکیزہ لوگوں کے کوئی نہیں چھوسکتا۔

وَمِنْ اٰیَاتِ صِدْقِی أَنَّه اَدَّبَنِیْ فَاَحْسَنَ تَادِیْبِی وَ جَعَلَ مَشْرَبِی الصَّبْرُ وَالرِّضَآءُ وَالْمُوَافِقَةُ لِرَبِّی وَالْاِتْبَاعُ لِرَسُوْلِی وَاَوْدَعَ فِیْ فِطْرَتِیْ رَمُوْزَ الْعِرْفَانِ وَ جَعَلَنِی عَارِفًا لِّمَصَالِحِ الْاُمُوْرِ وَ مَفَاسِدِهَا وَ اَدْخَلَنِی فِی الَّذِیْنَ هُمْ مُّنْفَرِدُوْنَ.

میری سچائی کے نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ اس نے مجھے ادب سکھایا اور اچھی تہذیب سکھائی اور صبر اور رضا اور اللہ کی مرضی کے ساتھ راضی رہنے والا بنایا۔ اس نے مجھے میرے رسول کریم ﷺ کی مکمل اطاعت کا شرف بخشا اور میری فطرت میں علم و عرفان کے خزانے ڈالے اور جملہ مصالح اور مفاسد سے مجھے آگاہی بخشی اور مجھے ان لوگوں میں داخل کیا جو ان معاملات میں یکتا ہیں۔

یَا مَشَآئِخَ الْعَرَبِ وَ

اے مشائخ عرب! اے حرمین شریفین

اَصْفِيَآءَ الْحَرَمَيْنِ هٰذَا هِيَ الْاَخْبَارُ وَالْمَوَاعِظُ الَّتِي عَرَضْتُهَا عَلٰى عُلَمَآءِ الْهِنْدِ وَ نَبَّهْتُهُمْ فَلَمْ يَنْتَبِهُوْا وَوَعَّظْتُ فَلَمْ يَتَّعِظُوْا وَ اَيْقَظْتُ فَلَمْ يَسْتَيْقِظُوْا وَوَقَعُوْا فِيْ ظُنُوْنِ الْجَاهِلِيَّةِ وَ هَمُّوْا بِتَكْفِيْرِيْ وَ تَكْذِيْبِيْ وَ اَخَذُوْا بِتَلَابِيْبِي وَهُمْ عَلٰى قَوْلِهِمْ يَصِرُّوْنَ وَ قَدْ اَتْمَمْتُ عَلَيْهِمْ حُجَّتِي وَابْتَلَجَ عَلَيْهِمْ صَبَاحُ صِدْقِي وَ جَحَدُوْا بِدَعْوَتِي وَاسْتَيْقَنَتْهَآ اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ بِلِسَانِهِمْ مُّنْكِرُوْن وَ اِنِّيْ اَرٰى قُلُوْبَهُمْ وَجِلَةً وَفِيْ مُّهْجَتِهِمْ حَسْرَةً وَّكُرْبَةً وَّتُرَآءًا لَّهُمُ الْحَقُّ وَ هُمْ يَتَجَاهَلُوْن وَاَرٰى اَنَّهُمْ قَدْ تَفَرَّقُوْا وَكَانُوْا فِيْ اَمْرِيْ اَزْوَاجًا شَتّٰى فَبَعْضُهُمْ صَدَّقَنِي وَهُمْ ضُعَفَآئُهُمْ وَاَتْقِيَآئُهُمْ وَبَعْضُهُمْ كَذَّبَنِي وَ اَعْرَضَ وَازْدَرَانِي فِيْ عَيْنِه كِبْرًا وَّ قَلًى وَ هُمُ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ وَ

کے پاکیزہ لوگو! یہ وہ خبریں اور مواعظ ہیں جنہیں میں نے علماء ہند کے سامنے پیش کیا تھا۔ میں نے ان کو خبردار کیا مگر وہ اس کو سننے کیلئے تیار نہیں۔ میں نے انہیں وعظ کیا مگر وہ میری نصیحت کو قبول کرنے کیلئے تیار نہیں۔ میں نے انہیں بیدار کرنے کی کوشش کی مگر وہ نہیں جاگے بلکہ وہ جہالت کی بدگمانی میں پڑ گئے اور انہوں نے میری تکفیر اور تکذیب کی کوشش کی۔ انہوں نے میرا گریبان پکڑا او روہ اپنی ان باتوں پر مصر ہیں۔ یقینا میں نے اپنی حجت ان پر تمام کردی۔ میری سچائی کی صبح ان پر مکمل طور پر ظاہر ہوئی۔ مگر انہوں نے میرے دعویٰ کا انکار کیا۔ حالانکہ ان کے نفسوں کو میری سچائی کا یقین تھا مگر وہ اپنی زبانوں سے انکار کررہے تھے۔ میں نے دیکھا کہ ان کے دل ڈرتے ہیں اور ان کی روح میں حسرت اور بے چینی ہے۔ ان پر حق واضح ہوگیا مگر وہ جہالت اختیار کئے ہوئے ہیں۔ میں نے دیکھا کہ ان کی آرا میرے متعلق مختلف ہوگئیں اور میرے معاملے میں مختلف گروہ بن گئے۔ بعض نے میری تصدیق کی وہ کمزور لیکن متقی ہیں۔ بعض نے میری تکذیب کی اور مجھ سے اعراض کیا اور مجھے اپنی نظروں میں حقیر جانا، تکبر کرتے ہوئے اور دشمنی کرتے ہوئے۔ اور یہ

اِنِّی اَرَی الْمُصَدِّقِیْنَ اَنَّھُمْ یَزِیْدُوْنَ وَاَرَی الْمُکَذِّبِیْنَ اَنَّھُمْ یَنْقُصُوْنَ. وَ یَأْتِی الْاَرْضَ رَبِّیْ یَنْقُصُھَا مِنْ اَطْرَافِھَا وَ یُفَھِّمُ الْقُلُوْبَ وَ یَفْتَحُ الْعُیُوْنَ وَ یَزِیْلَ الظُّنُوْنَ وَالَّذِیْنَ یَاْتُوْنَنِی بِتَوَسُّمِ الْاَتْقِیَآءِ فَھُمْ یَعْرِفُوْنَنِی وَ یُبَایِعُوْنَ یَشْحُذُ بَصِیْرَۃَ تَقْوٰھُمْ فَھُمْ لَا یَتَرَدَّدُوْنَ. وَ قَدْ اَنْبَأَنِی رَبِّی اَنَّنِی کَسَفِیْنَۃِ نَوْحٍ لِّلْخَلْقِ فَمَنْ اَتَانِی وَ دَخَلَ فِی الْبَیْعَۃِ فَقَدْ نَجَا مِنَ الضَّیْعَۃِ فَطُوْبٰی لِقَوْمٍ ھُمْ یَنْجُوْنَ وَمَا اٰمَرُ النَّاسَ اِلَّا بِالْقُرْآنِ وَ اِلَی الْقُرْآنِ وَ اِلٰی طَاعَۃِ الرَّبِّ الَّذِی اِلَیْہِ یَرْجِعُوْن اِنَّ اللّٰہَ قَدْ رَأٰی فِیْ قُلُوْبِ النَّاسِ وَ جَوَارِحِ النَّاسِ وَ اَعْیُنِ النَّاسِ وَ اٰذَانِ النَّاسِ وَ نِیَّاتِ النَّاسِ ذُنُوْبًا وَّ اٰثَامًا وَ اَجْرَامًا وَ اَرٰی ھُمْ مُلَوَّثِیْنَ بِاَنْوَاعِ الْمَعَاصِی وَالْخَطِیَّاتِ فَاَقَامَ عَبْدًا مِّنْ عِبَادِہٖ لِدَعْوَتِھِمْ

لوگ تکبر کرنے والے ہیں۔ میں مشاہدہ کرتا ہوں کہ میری تصدیق کرنے والے بڑھتے جارہے ہیں اور میری تکذیب کرنے والے گھٹتے جارہے ہیں۔ میرا رب زمین کواس کے کناروں سے گھٹاتا چلا آرہا ہے۔ وہ دلوں کو سمجھا رہا ہے اور آنکھوں کو کھول رہا ہے۔ وہ بدظنیوں کو زائل کرتا جارہا ہے۔ اور جو لوگ میرے پاس آتے ہیں وہ تقویٰ کی علامات کے ساتھ مجھے پہچانتے ہیں اور میری بیعت کرتے ہیں۔ اور یہ بیعت ان کے تقویٰ کی بصیرت کو تیز کرتی ہے۔ پس وہ اس میں کوئی شک نہیں کرتے اور میرے رب نے مجھے خبر دی ہے کہ میں مخلوق کیلئے کشتی نوح کی حیثیت رکھتا ہوں۔ پس جو میرے پاس آئے گا اور میری بیعت میں داخل ہوگا وہ ضائع ہوجانے سے بچ جائے گا۔ خوشخبری ہو ان کیلئے جو نجات یافتہ ہیں۔ میں نے لوگوں کو کوئی حکم نہیں دیا بجز قرآن کے حکم کے اور انہیں قرآن ہی کی طرف بلایا۔ اور انہیں ان کے رب کی اطاعت کی طرف دعوت دی جس کی طرف وہ لوٹ کر جانے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے دیکھا کہ لوگوں کے دل، ان کے اعضاء، ان کی آنکھیں، ان کے کان اور ان کی نیتیں گناہ، جرم اور گندگی سے بھرے ہوئے ہیں۔ اس نے دیکھا کہ یہ لوگ انواع واقسام

إِلٰى لُبِّ الدِّيْنِ وَحَقِيْقَةِ الشَّرِيْعَةِ الَّتِي مَا ذَاقَ النَّاسُ طَعْمَهَا فَهُمْ مِّنْهَا مَهْجُوْرُوْن اَيُّهَا الْاِخْوَانُ مِنَ الْعَرَبِ وَمِنْ مِّصْرَ وَ بِلَادِ الشَّامِ وَ غَيْرِهَا اِنِّي لَمَّا رَاَيْتُ اَنَّ هٰذِهِ النِّعْمَةَ نِعْمَةٌ عَظِيْمَةٌ وَمَآئِدَةٌ نَّازِلَةٌ مِّنَ السَّمَآءِ وَ اٰيَةٌ كَرِيْمَةٌ مِنَ اللّٰهِ ذِي الْعَطَآءِ فَلَمْ تَطِبْ نَفْسِي اَنْ لَّآ اُشَارِكَكُمْ فِيْهَا وَ رَاَيْتَ التَّبْلِيْغَ حَقًّا وَّاجِبًا وَّ دِيْنًا لَّازِمًا لَا يَسْقُطُ بِدُوْنِ الْاَدَاءِ فَهَآ اَنَا قَدْ قُلْتُ لَكُمْ مَا تَبَدَّى لِيْ مِنْ رَّبِّي وَأَنْتَظِرُ كَيْفَ تُجِيْبُوْنَ. وَوَاللّٰهِ اِنِّيْ مَأْمُوْرٌ مِّنَ اللّٰهِ الَّذِىْ اَرْسَلَ نَبِيَّنَا وَ سَيِّدَنَا **مُحَمَّدَنِ الْمُصْطَفٰى**ﷺ لِهِدَايَةِ كَافَّةِ النَّاسِ وَ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ أَنَّه لَا يُضِيْعُنِيْ وَ قَدْ خَلَعَ عَلَيَّ مِنْ حُلَلِ الْوَلَايَةِ وَسَقَانِيْ مِنْ كَأْسِهَا وَاَعْطَانِيْ مَا يُعْطَى الْمُقَرَّبُوْنَ وَاَرٰى بَرَكَاته نَازِلَةً عَلٰى اَنْفَاسِيْ وَعَلٰى قَلْبِي وَلِسَانِيْ

کے گناہوں اور خطاؤں میں ملوث ہیں تب اللہ نے ان کے درمیان اپنے بندوں میں سے ایک بندے کو کھڑا کر دیا تا کہ وہ انہیں دین کی حقیقت کی طرف بلائے اور انہیں شریعت کی وہ حقیقت سمجھائے جس کا ذائقہ لوگوں نے نہیں چکھا۔ اور وہ ابھی اس سے محروم ہیں۔ اے مصر، ملک شام اور دیگر عرب ممالک کے بھائیو! پس جب میں نے دیکھا کہ یہ نعمت ایک عظیم نعمت ہے اور وہ مائدہ ہے جو آسمان سے نازل ہوا ہے۔ یہ اللہ عطا کرنے والا کی طرف سے نشان ہے۔ تو میں نے یہ پسند نہیں کیا کہ تمہیں اس میں شریک نہ کروں۔ میں نے سمجھ لیا کہ تبلیغ ایسا قرضہ ہے جو کہ ادا کئے بغیر پورا نہیں ہوتا۔ ہاں میں نے تمہارے لئے وہ بیان کر دیا ہے جو میرے رب نے مجھ پر ظاہر کیا۔ اب میں انتظار کروں گا کہ تم کیا جواب دیتے ہو۔ اللہ کی قسم میں اس اللہ کا مامور ہوں جس نے ہمارے نبی حضرت محمد مصطفی ﷺ کو تمام لوگوں کی ہدایت کیلئے بھیجا۔ اللہ کی طرف سے میں جانتا ہوں کہ وہ مجھے ضائع نہیں کرے گا۔ اللہ نے مجھے ولایت کی پوشاک عطا کی اور اس کے پیالے سے مجھے پلایا اور مجھے وہ کچھ عطا کیا جو کہ خدا کے مقربوں کو عطا کیا جاتا ہے۔ میں نے خدا کی برکات کو اپنے نفس پر، اپنے دل پر،

وعَلٰی فَهْمِیْ وَبَیَانِی وَعلٰی جُدْرَانِ بَیْتِیْ وَعَتَبَةِ بَابِیْ وَاَسْکُفَتِهَا فَهَلْ اَنْتُمْ تَقْبُلُوْنَ-وَ عَسٰۤی اَنْ تَكْرَهُوْا شَیْـًٔا وَّ هُوَ خَیْرٌ لَّكُمْ ۚ وَ عَسٰۤی اَنْ تُحِبُّوْا شَیْـًٔا وَّ هُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ یَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ. وَ اِنِّی مُتَوَكِّلٌ علٰی رَبِّی وَ اُفَوِّضُ اَمْرِیَ اِلَی اللّٰهِ وَ اَدْعُوَ اللّٰهَ اَنْ یَّصْفِیَ خَلْقَه مِنْ خُبْثِ الْاَهْوَآءِ وَیُلْهِمُهُمْ فِعْلَ الْخَیْرَاتِ وَقُبُوْلَ نِدَآءِ اَهْلِ الْاِجْتِبَآءِ وَیُنْجِیْهِمْ فِی الدُّنْیَا وَالْآخِرَةِ مِنْ سُوْءِ الْخِزْیِ وَجَهْدِ الْبَلَاءِ وَیُلْحِقَهُمْ بِالَّذِیْنَ هُمْ صَادِقُوْن.

اپنی زبان پر، اپنے فہم پر، اپنے گھر کی دیواروں پر اور اپنے گھر کی چوکھٹ پر نازل ہوتے دیکھا۔ بتاؤ کیا تم قبول کرنے والے ہو؟ اور ہوسکتا ہے کہ تم ایک چیز کو ناپسند کرو مگر وہ تمہارے لئے بہتر ہو۔ اور ہوسکتا ہے کہ تم ایک چیز سے محبت کرو اور اس میں تمہارے لئے شر چھپا ہو اور اللہ جانتا ہے مگر تم نہیں جانتے۔ میں اپنے رب پر توکل کرنے والا ہوں۔ اور اپنے معاملے کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں اور اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ اپنی مخلوق کو خواہشات کی خباثتوں سے صاف کرے اور انہیں نیکی کے کام کرنے کی توفیق دے۔ اور انہیں خدا کے چنے ہوئے لوگوں کی آواز سننے کی توفیق دے اور اللہ انہیں دنیا و آخرت میں رسوائی کے عذاب اور آزمائش کی سختی سے نجات دے۔ اور انہیں ان لوگوں کے ساتھ ملائے جو صادق ہیں۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ یَهَبُ الْاِیْمَانَ وَ یَفْتَحُ الْاٰذَانَ وَیُنَوِّرُ الْعُیُوْنَ وَ یَزِیْلُ الظُّنُوْنَ.

آخر میں اس اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں جو ایمان کا تحفہ دیتا ہے اور جو کانوں کو کھولتا ہے اور آنکھوں کو روشنی عطا کرتا ہے اور ظنون کو زائل کرتا ہے۔

تتمة

اَلْبَيَانِ فِيْ ذِكْرِ بَعْضِ السَّوَانِحِ

وَمِنَنِ اللّٰهِ الْمَنَّانِ

ضمیمہ

میری سوانح اور مجھ پر اللہ کے احسانوں کا کچھ بیان

اَيُّهَا الْاِخْوَانُ قَدْ اُلْقِيَ بِبَالِيْ مِنْ بَعْدِ مَا نَمَقْتُ مَكْتُوْبِيْ وَ اَتْمَمْتُ مَقَالِي اَنْ اَكْشُفَ الْقِنَاعُ عَنْ بَعْضِ سَوَانِحِيْ وَ سَوَانِحِ اٰبَآئِيْ لِتَعْلَمُوْا مَا اَسْبَغَ اللّٰهُ عَلَيَّ مِنَ الْعَطَاءِ وَ رَبَّانِيْ مِنْ اَيْدِي الْمِنَنِ وَالْاٰلَآءِ وَلِكَيْ يَحْصُلَ لَكُمْ بَصِيْرَةٌ تَآمَّةٌ فِيْ اُمُوْرِيْ وَ مُهِمَّاتِيْ وَ يَتَّضِحَ وَ يَنْكَشِفَ عَلَيْكُمْ مَسْكَنِيْ وَ مُسْتَقَرِّيْ وَ مَقَامِيْ وَ لَعَلَّ اللّٰهُ يُقَلِّبُ قُلُوْبُكُمْ وَ تَاْتُوْنَنِيْ

اے میرے بھائیو! جب میں اپنا یہ خط لکھ چکا اور میں نے اپنا مقالہ مکمل کرلیا تو میرے دل میں خیال آیا کہ میں اپنی اور اپنے آباؤ اجداد کی سوانح پر سے کچھ پردہ ہٹاؤں تا کہ تم جان لو کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے مجھ پر عنایت کی ہے اور مجھے احسانات اور نعمتوں کے ساتھ نواز ہے۔ تا تمہیں میرے معاملات اور میری مہمات کے بارے میں مکمل بصیرت حاصل ہوجائے۔ تا کہ تم پر میرا مسکن اور میرا ٹھکانہ کھل کر واضح ہوجائے۔ ہوسکتا ہے کہ اللہ تمہارے دلوں کو پھیر دے اور تم میرے پاس رشد وہدایت کیلئے آؤ۔ یا تم مجھ سے خط و کتابت کے ذریعہ رابطہ رکھو اور سوال کرو۔

مُسْتَرْشِدِيْنَ اَوْ تَرَاسَلُوْنَنِي وَ
تَسْئَلُوْن فَاعْلَمُوْا اَيَّدَكُمُ اللّٰهُ
اَنَّ اٰبَائِي كَانُوْا الفَارِسِيِّيْنَ اَصْلًا
وَ مِنْ سَادَةِ الْقَوْمِ وَ اُمَرَآءِهِمْ ثُمَّ
قَادَهُمْ قَضَآءُ الرَّحْمَانِ إِلٰى بَلْدَةِ
سَمَرْقَنْدِ فَلَبِثُوْا فِيْهِ بُرْهَةً مِّنَ
الزَّمَانِ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ بِمَا لَبِثُوْا وَلَا
عِلْمَ لِيْ اِلَّا مَا اَنْبِئْتُ مِنْ
صُحُفِهِمُ الَّتِي كَانُوْا يَكْتُبُوْن
ثُمَّ بَدَا لَهُمْ اَنْ يَّسِيْرُوْا اِلَى
الْاَرْضِ الْهِنْدِ فَسَافَرُوْا مِنْ
وَطْنِهِمْ وَانْحَدَرُوْا إِلٰى بَعْضِ
اَضْلَاعِ مِّنْهَا يُقَالُ لَهَا فَنْجَابُ
وَوَجَدُوْا فِي بَعْضِ نَوَاحِيْهَآ
اَرْضًا طَيِّبَةً مُّخْصَبَةً صَالِحَةُ
الْهَوَآءِ عُذْبَةُ الْمَآءِ فَاَلْقَوْا بِهَا
عَصَا التِّسْيَارِ وَنَزَلُوْا فِيْهَا بَنِيَّةِ
الْاِسْتِقْرَارِ وَ كَانُوْا مُتَغَرِّبِيْنَ فِي
نَفْرٍ مِّنْ قَوْمِهِمْ مِنْهُمُ السَّيِّدُوْنَ
وَمِنْهُمُ الْخَادِمُوْن فَاٰوَاهُمُ اللّٰهُ فِيْ
تِلْكَ الْاَرْضِ وَ بَوَّءَهُمْ مُبَوَّءَ
عِزَّةٍ وَّمَكَّنَهُمْ فَعَمَرُوْا فِيْهَا
قَرْيَةً وَّ سَمُّوْهَا اِسْلَامُ پُوْر

پس جان لو! اللہ تمہاری تائید کرے کہ میرے آباؤاجداد اصل میں فارسی النسل تھے اور قوم کے سرداروں اور امراء میں سے تھے۔ پھر خدائے رحمن کی قضا انہیں سمرقند کی طرف کھینچ کر لے گئی اور وہ وہاں کچھ عرصہ رہے۔ اللہ بہتر جانتا ہے کہ وہ وہاں کتنا عرصہ رہے میرے پاس اس کا کوئی علم نہیں سوائے ان صفحات کے جو انہوں نے لکھے تھے۔ پھر ان کو یہ سوجھی کہ وہ ارض ہند کی طرف سفر کریں۔ پس وہ اپنے وطن سے نکلے اور پنجاب کے بعض اضلاع میں آ کر پڑاؤ کیا۔ انہوں نے دیکھا کہ اس کے بعض علاقوں کی زمین بہت زرخیز اور سرسبز ہے اور اس کی ہوا بھی صاف ستھری ہے اور پانی بھی میٹھا ہے۔ اس لئے انہوں نے یہیں ڈیرے ڈال دیئے اور یہاں مستقل رہنے کی نیت کرلی۔ وہ اپنی قوم کے مختلف لوگوں کے ساتھ سفر کر رہے تھے جن میں سردار بھی شامل تھے اور خادم بھی۔ پس اللہ تعالیٰ نے انہیں اس زمین میں پناہ دی اور ان کو عزت کا ٹھکانا عطا کیا۔ انہوں نے یہاں پر ایک بستی کی بنیاد ڈالی جس کا نام اسلام پور رکھا (جو اَب قادیان کے نام سے مشہور ہے) انہوں نے یہ بستی اس ارادے سے بنائی تھی کہ اس میں مسلمانوں کی جماعت رہے گی جو کہ ان کے عزیز

(اَلْمَعْرُوْفِ بِقَادِيَانِ) ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ اَرَادُوْا اَنْ يَّسْكُنُوْهَا جَمَاعَةُ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ اَعِزَّتِهِمْ لِيَكُوْنَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا وَّلَعَلَّهُمْ يَحْفَظُوْنَ اَنْفُسَهُمْ مِنَ الْاَعْدَاءِ وَ اِذَا اَصَابَهُمُ الْبَغْيُ يَنْتَصِرُوْن وَ سَكَنُوْهَا وَ تَمَلَّكُوْا وَ اَثْمَرُوْا وَ بُوْرِكُوْا وَ كَانَ هٰذِهِ الْوَاقِعَةُ فِيْ اَيَّامِ دُوْلَةِ الْمُلُوْكِ الْجُغْتَائِيَّةِ اَلَّذِيْنَ كَانُوْا مِنْ اَقْوَامِ الْجِيْلِ وَكَانَ زَمَامُ الْحُكُوْمَةِ اِذْ ذَّاكَ بِيَدِ اِقْتِدَارِ الْمَلِكِ الَّذِيْ كَانَ اِسْمُه بَابَرَ وَكَانَ مِنَ الَّذِيْنَ يُكْرِمُوْنَ الشُّرَفَآءَ وَيُعَظِّمُوْنَ فَاَعَزَّهُمْ وَاَكْرَمَهُمْ وَاَعْطَاهُمْ قُرًى كَثِيْرَةً وَّجَعَلَهُمْ مِنْ اُمَرَآءِ هٰذِهِ الدَّيَارِ وَ اَهْلُ الْاَرْضِيْنَ وَعُظَمَآءَ الْحَرَّاثِيْنَ وَزُعَمَآئِهِمْ وَمِنَ الَّذِيْنَ يَتَمَلَّكُوْنَ فَرَقُوْا فِيْ مَدَارِجِ الْاِقْبَالِ وَ زَادُوْا اَمْوَالًا وَّاَرَاضِيَّ وَاِمَارَةً وَّكَانُوْا مَعَ اِمَارَاتِهِمْ وَثَرْوَتِهِمْ يَتَّقُوْنَ اللّٰهَ وَ فِيْ سُبُلِ الْخَيْرِ يَسْلُكُوْن وَ فِيْ

واقارب پر مشتمل تھی۔ تاکہ وہ ایک دوسرے کا سہارا بن سکیں اور اپنے آپ کو دشمنوں سے محفوظ رکھ سکیں اور جب ان کے خلاف کوئی بغاوت کرے تو ایک دوسرے کی مدد کر سکیں۔ اس طرح انہوں نے یہاں سکونت اختیار کی۔ اور اس علاقے کی زمین خرید لی۔ وہ خوب پھلے پھولے اور انہیں یہاں بہت برکت ملی۔ یہ واقعہ چغتائی بادشاہوں کے وقت کا ہے جو کہ اسی نسل کے لوگ تھے اور اس وقت پورے ہند کا اقتدار بابر بادشاہ کے پاس تھا وہ شرفاء کی عزت اور تعظیم کرنے والا تھا۔ اس نے انہیں عزت دی، ان کی مہمان نوازی کی اور انہیں ایک بہت بڑی بستی عطا کی۔ اور انہیں اس علاقے کے امراء میں سے بنایا اور انہیں صاحب جائیداد بنایا اور زمینداروں کا سردار مقرر کر دیا اور انہیں اس علاقے کی بادشاہت عطا کی۔ اس طرح وہ عزت کے درجات میں بلند ہوتے چلے گئے ۔ ان کی دولت، زمین اور امارت بڑھتی گئی۔ لیکن باوجود اپنی دولت اور امارت کے وہ اللہ کا تقویٰ اختیار کرنے والے تھے۔ اور نیکی کے کاموں میں قدم بڑھانے والے تھے۔ ان کی امارت کے دنوں میں اسلام کا چہرہ ان کی رعایا اور قوموں میں چمک اٹھا۔ وہ اس قدر متقی تھے کہ ان کی رعایا ان

أَيَّامِ أَمَارَتِهِمْ تَهَلَّلَ وَجْهُ الْإِسْلَامِ فِيْ رِعَايَاهُمْ وَ أَقْوَامِهِمْ وَ كَانُوْا أَتْقِيَآءُ وَكَانَ الْأُمَمُ لَهُمْ يَخْضَعُوْنَ وَ كَانُوْا يَرْغَبُوْنَ فِي الصَّالِحَاتِ وَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَ يُمَسِّكُوْنَ بِكِتَابِ اللّٰهِ وَ يَنْصُرُوْنَ دِيْنِ اللّٰهِ وَ إِلٰى نَوَآئِبِ الْحَقِّ يَافِدُوْنَ وَ بَعْدَ ذٰلِكَ الْأَيَّامِ قُلِّبَ أَمْرُ سَلْطَنَةِ الْإِسْلَامَ وَ تَطَرَّقَ الْإِخْتِلَالُ وَالضُّعْفُ فِيْهَا لِيُصِيْبُ الَّذِيْنَ أَجْرَمُوْا مِنَ الْمُلُوْكِ صِغَارٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَ عَذَابٌ شَدِيْدٌ بِمَا كَانُوْا نَسُوْا حُدُوْدَ اللّٰهِ وَ بِمَا كَانُوْا يَعْتَدُوْنَ فَصَارُوْا طَرَآئِقَ قِدَدًا يَّبْغِيْ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَ يَقْتُلُوْنَ أَنْفُسَهُمْ وَ يَفْسُدُوْن وَ تَرَكُوْا كُلَّ رُشْدٍ وَّ صَلَاحٍ وَ مَالُوْا إِلٰى مَا يُبَايِنَ الْوَرْعَ وَ كَانُوْا فِيْ أَعْمَالِهِمْ يَعْتَدُوْن وَلَمْ يَبْقَ فِيْهِمْ مَنْ يَّتَعَاشَرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَرْحَمُ عَلَى الضَّعِيْفِ الْمَاءُوْفِ بَلْ عَاقَبَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا

کے سامنے عاجزی اختیار کرتی تھی۔ وہ نیکیوں کی ترغیب دیتے تھے اور خیراتی کاموں کی حوصلہ افزائی کرتے تھے۔ وہ اللہ کی کتاب کو مضبوطی سے پکڑنے والے تھے۔ وہ اللہ کے دین کے مددگار تھے۔ وہ حادثات میں مصیبت زدہ لوگوں کیلئے آگے بڑھ کر مدد کرنے والے تھے۔ مگر ان ایام کے بعد اسلامی سلطنت کے معاملات پر انقلاب آ گیا اور اس کے طریقوں میں خلل اور کمزوری واقع ہوگئی تا کہ بدکردار بادشاہوں کو اللہ کی طرف سے ان کے جرموں کی سزا ملے۔ ان پر شدید عذاب آیا کیونکہ انہوں نے حدود اللہ کو بھلا دیا اور وہ حد سے بڑھنے والے ہو گئے۔ ان کے درمیان اختلاف پیدا ہو گیا اور ان کے راستے جدا جدا ہو گئے۔ بعض بعض سے بغاوت کرنے لگ پڑے اور انہوں نے اپنے ہی لوگوں کو قتل کرنا اور فساد کرنا شروع کر دیا۔ انہوں نے ہدایت اور اصلاح کو مکمل طور پر ترک کر دیا اور وہ ان باتوں کی طرف مائل ہو گئے جو خلاف تقویٰ تھیں۔ اور وہ اپنے اعمال میں زیادتی کرنے والے ہو گئے۔ ان میں کوئی بھی ایسا باقی نہ رہا جو کہ نیکی سے پیش آتا اور مصیبت زدوں اور کمزوروں پر رحم کرتا بلکہ اسکے برعکس انہوں نے ایک دوسرے کا پیچھا تلواروں کے ساتھ کیا اور

بِالسُّيُوْفِ وَ اَرَادُوٓا اَنْ يَّاْكُلُوْا
شُرَكَآئَهُمْ وَيَسْتَاصِلُوٓا اِخْوَانَهُمْ
وَ اَكَابِرَهُمْ وَ اٰبَاءَهُمْ وَ كَانُوْا مِنْ
بَعْدِهِمْ كَالَّذِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهُمْ
فِي الْمُلْكِ وَهُمْ مُتَوَحِّدُوْنَ
وَاَكْثَرُهُمْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ
السَّيِّئٰاتِ وَيَسْتَوْفُوْنَ دَقَآئِقِ
الشَّهَوَاتِ وَيَتْرُكُوْنَ فَرَآئِضَ
اللّٰهِ وَحُدُوْدَه وَ إِلٰى شِرْكِ الْاَهْوَآءِ
يُوْفِضُوْنَ ثُمَّ لَا يَقْصِرُوْن وَ
فَرِحُوْا بِمَا عِنْدَهُمْ مِنَ الدُّنْيَا
وَاسْتَقْرَءُوْا طُرُقًا مُّنْكَرَةً
وَّأَخَذُوْا سُبُلًا مُّنْقَلِبَةً وَّطَاغُوْا
وَزَاغُوْا وَانْتَهٰى اَمْرُهُمْ إِلٰى فَسَادِ
ذَاتَ الْبَيْنِ فَسَقَطُوْا مِنَ الزَّيْنِ
فِي الشَّيْنِ فَغُيِّرَ زَمَانُهُمْ وَ قُلِّبَ
دَهْرُهُمْ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ لَا يَرْضٰى
اَنْ يَّرِثَ اَرْضَهُ الْفَاسِقُوْنَ وَكَانَ
بَعْضُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِيْنَ ارْتَدُّوْا
مِنْ دِيْنِ الْاِسْلَامِ وَ خَلَعُوْا
عَنْهُمْ رِدَآءَ اُسْوَةِ خَيْرِالْاَنَامِ وَ
كَانُوْا لَا يَعْرِفُوْنَ نُعَمَآءَ اللّٰهِ وَلَا
يَشْكُرُوْن فَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَ

انہوں نے ارادہ کیا کہ وہ اپنے شریکوں کو کھا جائیں اور اپنے بھائیوں، بڑوں اور آباؤاجداد کی بیخ کنی کریں۔ اوران کے بعد وہ ایسے ہو جائیں کہ ان کا بادشاہت میں کوئی شریک نہ رہے اور وہ بلا شرکت غیرے اس کے مالک ہوں۔ اور ان میں سے اکثر برائی کے کام کرتے تھے اور اپنی باریک شہوات کو پورا کرنے والے تھے۔ وہ اللہ کے فرائض اور اس کی حدود کو ترک کرنے والے تھے اور وہ خواہشات کے جال کی طرف دوڑ کر جانے والے تھے اور اس میں کوئی کوتاہی نہیں کرتے تھے۔ وہ اس دنیا سے خوش تھے جو ان کے پاس تھی۔ وہ برائی، بغاوت اور ٹیڑھے پن کے نئے نئے راستے تلاش کرتے تھے۔ ان کا کام محض فساد ڈالنا رہ گیا تھا۔ پس وہ اپنی شان و شوکت سے ذلت کے گڑھے میں جا گرے۔ اس لئے زمانہ ان کیلئے بدل گیا اور ان کا دور الٹ گیا۔ یہ سب اس لئے ہوا کیونکہ اللہ تعالیٰ نہیں چاہتا کہ فاسق اس کی زمین کے وارث بنیں۔ ان میں سے بعض ایسے تھے جیسے وہ لوگ جو دین اسلام سے مرتد ہو گئے۔ انہوں نے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے اعلیٰ اسوہ حسنہ کی چادر کو اتار دیا۔ وہ اللہ کی نعمتوں کو نہ پہچان سکے اور نہ ہی اس کا شکر ادا کیا۔ پس اللہ نے اپنا غضب ان پر

مَزَّقَ مُلْكَهُمْ وَجَعَلَه عَضِيْنًا
وَبَعَثَ اَقْوَامًا كَانُوْا يَبْسُطُوْنَ
اَيْدِيَهُمْ اِلٰى مُمَالِكِهِمْ وَ
يَقْتَسِمُوْنَ وَ كَانَ ذٰلِكَ الزَّمَنُ
زَمَانَ طَوَائِفِ الْمَلُوْكِ وَ كَانُوْا
اِلٰى ثَغُوْرِهِمْ يَحْكُمُوْن وَ كَانَ
اٰبَائِیَ مِنْهُمْ يَاْمُرُوْنَ علٰى ثِغْرِهِمْ
وَ كَالْمُلُوْكِ علٰى قَرَاهُمْ يَقْتَدِرُوْنَ
وَكَانَ يَرْفَعُ اِلَيْهِمْ مَا وَقَعَ فِیْ
رِعَايَاهُمْ فَكَانُوْا يَحْكُمُوْنَ كَيْفَ
يَشَآءُوْنَ وَلَا يَخَافُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ
وَلَا يَسْتَجِيْزُوْنَ اَحَدًا وَّلَا
يَسْتَاذِنُوْن ثُمَّ نُقِلَ صُلْحَآءُ
اٰبَآئِیَ اِلٰى جَوَارِ رَحْمَةِ اللّٰهِ وَ
خَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ قَوْمٌ اَضَاعَوْا
الصَّالِحَاتِ الْمَسْنُوْنَاتِ وَمَا
رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا وَوَقَعُوْا فِیْ
الْبِدْعَاتِ وَالرَّسُوْمِ مَا تَعَافُوْهَا
وَكَانُوْا لِدُنْيَاهُمْ يَلْتَاعُوْنَ وَ
كَذٰلِكَ هَبَّتِ الرِّيْحُ فِیْ تِلْكَ
الْاَيَّامُ علٰى جَمِيْعِ اُمَرَآءِ
الْمُسْلِمِيْنَ وَطَوَآئِفِ مُلُوْكِهِمْ وَ
غَفَلُوْا مِنَ الْاِنْقِيَادِ اِلَى اللّٰهِ

اتارا، ان کی بادشاہت کوٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور اس کا شیرازہ بکھر گیا۔ اللہ نے ایسی قومیں ان پر مسلط کر دیں جنہوں نے اپنے ہاتھ ان کی بادشاہت کی طرف بڑھانے شروع کئے اور اس کو تقسیم کر دیا۔ یہ طوائف الملوکی کا زمانہ تھا اور ہر ایک اپنے اپنے علاقے پر حکومت کرنے لگا۔ اور میرے آباؤ اجداد بھی انہی میں سے تھے جو کہ اپنی ریاست پر حکم چلاتے تھے اور بادشاہوں کی طرح ان بستیوں پر ان کو اقتدار حاصل ہو گیا تھا۔ ان کی رعایا میں جو بھی واقعہ ہوتا اس کا فیصلہ میرے آباؤ اجداد کرتے تھے۔ اور وہ جس طرح چاہتے تھے فیصلہ دیتے تھے۔ وہ سوائے اللہ کے کسی سے نہ ڈرتے تھے۔ نہ ہی وہ کسی سے اجازت لیتے تھے اور نہ ہی وہ اس میں تجاوز کرتے تھے۔ پھر میرے آباؤ اجداد میں سے نیک بزرگ اللہ کو پیارے ہو گئے اور ان کے بعد نااہل لوگوں کا تسلط ہو گیا۔ جنہوں نے مسنون نیکیوں کو ضائع کر دیا۔ وہ نیکیوں کو کما حقہٗ ادا نہیں کرتے تھے جیسا کہ اس کا حق تھا۔ پس وہ بدعات اور رسوم میں پڑ گئے اور ان سے نفرت نہ کی۔ اور ان کے دل دنیا کیلئے پریشان ہو گئے۔ ان دنوں میں اسی طرح کی ہوا تمام مسلمان امراء میں چل پڑی اور طوائف الملوکی کا راج ہو گیا۔

وَالْاِخْبَاتِ لَه وَ عَصَوْا اَحْكَامَ الْقُرْآنِ وَ اِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى وَ كَانُوْا يَرَآءُوْنَ وَلَا يَخْلِصُوْن وَنَظَرَ اللّٰهُ اِلَيْهِمْ فَوَجَدَهُمْ كَاَجْسَادٍ لَا اَرْوَاحَ فِيْهَا وَرَاٰهُمْ اَنَّهُمُ انْتَكَسُوْا عَلَى الدَّنْيَا وَ كَانُوْا مِمَّا سَوَاٰهَا يَسْتَوْحِشُوْن وَكَانُوْا يَشْفُقُوْنَ علىٰ مُهِمَّاتِ دُنْيَاهُمْ وَعَلَى الدِّيْنَ لَا يَشْفَقُوْنَ وَتَلَطَّخُوْا بِقُذُوْرَاتِ النَّشْأَةِ الْاُوْلىٰ وَغَفَلُوْا عَنِ النَّشْأَةِ الثَّانِيَّةَ فَمَا طَلَبُوْهَا وَمَا كَانُوْا يَطْلُبُوْن فَاقْتَضَتْ حِكْمَةُ اللّٰهِ تَعَالىٰ لِيُنَبِّهَهُمْ وَاَرَادَ اَنْ يَّنْزِعَ الْمُلْكَ مِنْهُمْ وَ يُوْتِيَ قَوْمًا مِّنْ عَبْدَةَ الْاَوْثَانِ كَانُوْا يُسَمُّوْنَ اَنْفُسُهُمْ خَالِصَة وَكَانُوْا اُمِّيِّيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ شَيْئًا وَّلَا يَعْقِلُوْنَ فَاَهَاجَ اللّٰهُ تَقْرِيْبَاتٍ عَجِيْبَةٍ لِنُصْرَتِهِمْ وَ اِقْبَالِهِمْ وَ اِزْعَاج شَجْرَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَحَطْمِهِمْ لِيَعْلَمُوْا اَنَّهُمْ فَسَقُوْا اَمَامَ رَبِّهِمْ وَ اِنَّهُمْ ظَالِمُوْنَ فَقَامَ الْخَالِصَةُ

وہ اللہ کی فرمانبرداری سے اور اس کے سامنے عاجزی کے ساتھ جھکنے سے غافل ہو گئے۔انہوں نے قرآن کے احکام کی نافرمانی کی۔ جب بھی نماز کیلئے کھڑے ہوتے تو کاہلی اور سستی سے کھڑے ہوتے۔ وہ محض دکھاوا کرتے اور خلوص دل سے ایسا نہ کرتے تھے۔ پس اللہ نے ان کی طرف دیکھا تو ان کو ایسے جسموں کی طرح پایا جس میں کوئی روح نہیں۔ وہ ایسے تھے جو دنیا پر ٹوٹ پڑے اور دنیا کے علاوہ ہر چیز سے وحشت کرنے والے تھے۔ وہ اپنی دنیا کی مہمات کیلئے تو ڈر رکھتے تھے مگر دین کی ان کو کوئی پرواہ نہ تھی۔ وہ نشاۃ اول کی جہالت کی غلاظت میں لتھڑے ہوئے تھے مگر نشاۃ ثانیہ کی روحانی زندگی سے غافل تھے۔ نہ انہیں اس کی طلب تھی اور نہ ہی وہ اس کو طلب کرنے والے تھے۔ پس اللہ تعالیٰ کی حکمت نے تقاضا کیا کہ ان کو تنبیہ کرے۔ اس نے ارادہ کیا کہ ان سے بادشاہت کو چھین لے اور یہ بادشاہت ان لوگوں کو دے جو کہ بتوں کی پوجا کرنے والے تھے جو اپنے آپ کو خالصہ (سکھ) کہتے ہیں۔ وہ بالکل جاہل تھے اور کچھ نہیں جانتے تھے اور نہ ہی عقل رکھتے تھے۔ پس اللہ نے ان کی مدد اور بلندی کیلئے اور مسلمانوں کی بیخ کنی کیلئے اور ان کو چورا چورا کرنے کیلئے عجیب

بِجَمِيْعِ الْجُهْدِ وَالْهِمَّةِ لِيَسْتَاصِلُوْا الْمُسْلِمِيْنَ وَ يَصْفُوا مُلْكَهُمْ لَهُمْ وَاَعَانَهُمُ اللّٰهُ عَوْنًا عَجِيْبًا فَكَانُوْا فِيْ كُلِّ مَوْطِنٍ يَّغْلِبُوْن فَفِي هٰذِهِ الْاَيَّامِ صُبَّتْ عَلٰٓى اٰبَائِيْ حَوَادِثٌ وَ نَوَازِلُ وَاسْتَوْلَى الْخَالِصَةُ عَلٰى بِلَادِهِمْ وَجَاسُوْا دِيَارَهُمْ وَ غَصَبُوْا مُلْكَهُمْ وَ رِيَاسَتَهُمْ وَاسْتَخْلَصُوْهَا مِنْ اَيْدِيْهِمْ وَ نَهَبُوْا اَمْوَالَهُمْ وَ خَرَبُوْا عِمَارَاتِهِمْ وَ فَرَّقُوْا اَجْيَالَهُمْ وَأَحَرَقُوْا دَارَ كُتُبِهِمْ وَأُحرِقَ فِيْهَا زُهَآءَ خَمْسُمِائَةِ مُجَلَّدَاتِ كِتَابِ اللّٰهِ الْفُرْقَانِ وَكَانَ الْمُسْلِمُوْنَ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْهَا وَ يَبْكُوْنَ وَاتَّخَذُوْا مَسَاجِدَهُمْ مَعَابِدَ اَصْنَامِهِمْ وَ قَتَلُوْا كَثِيْرًا مِّنَّا بِحِسَامِهِمْ وَجَعَلُوْا اَعِزَّتَنَا اَذِلَّةً حَتّٰى اِذَا بَلَغَتِ الْكُرْبَةُ مُنْتَهَاهَا وَاَحَاطَتِ الْهُمُوْمُ عَلٰٓى اٰبَائِيْ وَضَاقَتِ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَاُخْرِجُوْا مِنْ دَارِ

تقریبات پیدا کیں تا کہ وہ جان لیں کہ انہوں نے اپنے رب کی نافرمانی کی ہے اور کہ وہ ظالم ہیں۔ پس خالصے (سکھ) پوری کوشش اور ہمت سے اُٹھ کھڑے ہوئے تا کہ مسلمانوں کی بیخ کنی کریں اور ان کی بادشاہت پر قابض ہو جائیں۔ اللہ نے ان کی عجیب طریقے سے مدد کی۔ پس وہ ہر معرکے میں غالب آتے تھے۔ انہی ایام میں میرے آباؤ اجداد پر بھی حادثات اور مصائب آئے سکھ ان کے شہروں پر قابض ہو گئے اور ان کے گھروں میں داخل ہو گئے۔ ان کی جائیداد اور ان کی ریاست غصب کر لی اور وہ ان کے ہاتھوں سے چھن گئی۔ انہوں نے ان کے اموال لوٹ لئے اور ان کی عمارتوں کو تباہ کر دیا۔ ان کی قوم کو بکھیر دیا، ان کے کتب خانے جلا دیئے اور ان کتب خانوں میں تقریباً قرآن مجید کی پانچ سو جلدیں جل گئیں۔ مسلمان ان کی طرف دیکھتے تھے اور رو رہے تھے۔ انہوں نے مسلمانوں کی مسجدوں کو اپنے مندروں میں بدل دیا۔ انہوں نے ہم میں سے کثیر جماعت کو اپنی تلواروں سے قتل کیا۔ ہمارے عزت داروں کو ذلیل کر کے رکھ دیا۔ یہاں تک کہ مصیبت اپنی انتہا کو پہنچ گئی۔ میرے آباؤ اجداد کو غموں نے گھیر لیا۔ ان پر زمین تنگ ہو گئی باوجود وسیع ہونے کے۔ وہ

رِيَاسَتِهِمْ فِى نَفَرٍ مِّنْ اِخْوَانِهِمْ وَ
عَبِيْدِهِمْ وَ خَدَمِهِمْ فَكَانُوْا فِىْ
كُلِّ اَرْضٍ يَّتِيْهُوْنَ وَاَظْهَرَ
الْكَفَرَةُ فِىْ بِلَادِهِمْ شَعَآئِرَ
الْكُفْرِ وَ مَحَوْا اٰثَارَ الْاِسْلَامَ وَ
جَعَلُوْهَا غُثَآءً وَّقَلَّبُوا الْاُمُوْرَ
كُلَّهَا وَكَذٰلِكَ كَانُوْا يَفْعَلُوْن
فَاَصَابَتِ الْمُسْلِمِيْنَ فِىْ هٰذِهِ
الْاَيَّامِ مُصِيْبَةٌ عَظِيْمَةٌ وَ دَاهِيَةٌ
عَامَّةٌ وَمَا كَانَ لِاَحَدٍ اَنْ يَّأْذَنَ فِىْ
مَسْجِدٍ اَوْ يَقْرَءِ الْقُرْآنَ جَهْرًا
اَوْ يُدْخِلَ اَحَدً مِّنَ الْهَنُوْدِ فِىْ
دِيْنِ اللهِ اَوْ يَذْبَحَ بَقَرَةً وَكَانَ
الْجَزَآءُ فِىْ كُلِّ هٰذِهِ الْاُمُوْرِ اَلْقَتَلُ
وَالنَّهَبُ وَاِنْ خُفِّفَ فَتَقْطِيْعُ
الْاَيْدِىْ وَالْاَرْجُلِ وَاِنْ رُحِمَ
عَلَيْهِ فَالْحَبْسُ الشَّدِيْدُ حَتى
يَمُوْتَ فِى السِّجْنِ ظَمَاً وَّمَخْمَصَةً
وَّهُمْ يَشْهَدُوْن وَكَانَ الْمُسْلِمُوْنَ
مَظْلُوْمِيْنَ مَجْرُوْحِيْنَ مَغْصُوْبِيْنَ
مَضْرُوْبِيْنَ كُلَّ الْاَيَّامِ وَمَا كَانَ
لَهُمْ مَحِيْصٌ وَّلَا مَنَاصٌ وَّلَا
مَخْلَصٌ وَّلَا رَاحِمٌ وَّكَانُوْا مِنْ كُلِّ

اپنی ریاست سے اپنے بھائیوں، نوکروں اور خادموں کے ساتھ گروہوں کی صورت میں نکال دیئے گئے۔ وہ زمین میں دربدر پھرتے رہے۔ سکھوں نے ان کے شہروں میں کفر اور اس کے شعائر قائم کر دیئے اور اسلام کے آثار مٹا دیئے۔ انہوں نے اسلامی شعائر کو کوڑا کرکٹ کا ڈھیر بنا کر رکھ دیا اور تمام امور الٹ پلٹ ہو گئے۔ یہ سکھ اسی طرح کر رہے تھے۔ ان ایام میں مسلمانوں پر یہ عظیم مصیبت وارد ہوئی اور عام تکلیف ان کو پہنچی۔ کسی کو مسجد میں اذان دینے کی جرأت نہیں تھی اور نہ ہی وہ قرآن اونچا پڑھ سکتے تھے۔ نہ ہی کسی ہندو کو دین اسلام میں داخل کر سکتے تھے اور نہ ہی مسلمان گائے ذبح کر سکتے تھے۔ ان میں سے کسی ایک کام کرنے کی سزا قتل اور مال چھین لینا تھا۔ اگر سزا میں کوئی کمی کی جاتی تو ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے جاتے تھے۔ اگر کبھی کسی پر رحم کرنا مقصود ہوتا تو ایسے شخص کو شدید قید میں رکھا جاتا یہاں تک کہ وہ بھوک پیاس اور پریشانی میں اس قید خانے میں ہی مر جاتا تھا اور وہ دیکھ رہے ہوتے تھے۔ ان تمام ایام کے دوران مسلمان مظلوم، زخمی، مغضوب اور مارے پیٹے جاتے تھے۔ مسلمان نہ بھاگ سکتے تھے اور نہ ہی ان کی خلاصی ہو سکتی تھی نہ ان پر کوئی رحم

بَابٍ يُّطْرَدُوْنَ وَ كَانُوْا يَبْنُوْنَ بَيْتًا وَّلَا يَبِيْتُوْنَ فِيْهَا وَ يَكْسِبُوْنَ اَمْوَالًا وَّلَا يَنْتَفِعُوْنَ مِنْهَا وَلَا يَحْظُوْنَ وَ كَانُوْا مِنْ كُلِّ جِهَةٍ شُنَّتِ الْغَارَاتُ عَلَيْهِمْ وَ يُنْهَبُوْن وَكَانُوْا تَارَةً يُّحْبَسُوْنَ وَتَارَةً يُّقْتَلُوْنَ وَاُخْرٰى اِلَى السَّبْيِ يُذْهَبُوْن وَكَانُوْا يَزْرَعُوْنَ بِجَهْدِ مُهْجَتِهِمْ وَلَا يَاْكُلُوْنَ مِمَّا زَرَعُوْا شَيْئًا وَّلَا يَدَّخِرُوْنَ صُيِّرَتِ الْمُدَنُ خَرِبَةً وَّالطُّرُقُ مُخَوَّفَةً وَّالزُّرُوْعُ مَعْدُوْمَةً وَّالْاَمْوَالُ مَفْقُوْدَةً وَّالْمَسَاجِدُ مُوَحَّشَةً وَّالْعُلُوْمُ مُوْءُوْدَةً وَّكَانَ الْمُسْلِمُوْنَ فِيْ اَعْيُنِهِمْ كَالْجَرَادِ وَفِي الْاِزْدَرَآءِ يَزِيْدُوْنَ وَ كَانَ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ يُهَاجِرُوْنَ إِلٰى بِلَادٍ اُخْرٰى وَيَتْرِكُوْنَ بُيُوْتَهُمْ وَمَسَاكِنَهُمْ وَعَلٰى جَنَاحِ التَّعْجِيْلَ يَرْحُلُوْن وَ اَكْثَرُهُمْ كَانُوْا كَالْمُقَيَّدِيْنَ بِاَيْدِى الْكَفَرَةِ وَ كَانَتِ الْفَجَرَةُ كَالْاَفَاعِى يَصُوْلُوْنَ عَلَى

کرنے والا تھا۔ ان کو ہر دروازے سے دھتکارا جاتا تھا۔ مسلمان گھر تو بناتے تھے مگر اس میں ان کو رہنا نصیب نہیں ہوتا تھا۔ وہ مال تو کماتے تھے مگر اس سے فائدہ حاصل نہیں کر سکتے تھے اور نہ ہی اس مال کا مزہ لے سکتے تھے۔ ان پر ہر طرف سے لوٹ مار کا بازار گرم تھا، اور ان کو لوٹا جاتا تھا۔ بعض اوقات ان کو قید کیا جاتا تھا اور بعض اوقات قتل کر دیا جاتا تھا۔ کچھ کو قید خانہ میں ڈال دیا جاتا تھا۔ وہ اپنی پوری محنت سے کھیتی باڑی کرتے تھے مگر جو کچھ وہ اگاتے تھے اس سے ایک دانہ بھی نہیں کھا سکتے تھے اور نہ ہی ذخیرہ کر سکتے تھے۔ شہر اجڑ گئے، راستے پُرخطر ہو گئے تھے۔ کھیتی معدوم ہو گئی تھی۔ مال ان کے چھن گئے تھے۔ مسجدیں ویران ہو گئی تھیں اور علوم معدوم ہو گئے تھے۔ مسلمان ان سکھوں کی نظر میں ٹڈیوں جیسے ہو کر رہ گئے تھے اور وہ ان سے حقارت میں بڑھتے جا رہے تھے۔ ان میں بعض گروہوں نے دوسرے ممالک کی طرف ہجرت شروع کر دی۔ انہوں نے اپنے گھر اور مسکن چھوڑ دیئے اور جلدی جلدی وہاں سے نکلنے لگے۔ ان میں سے اکثر کافروں کے قیدی ہو گئے تھے۔ اور یہ فاجران مومنوں پر اژدہا کی مانند حملہ کرتے اور انہیں ہڑپ کر جاتے تھے۔ تب مسلمانوں

الْمُؤْمِنِيْنَ وَ يَلْقَفُوْنَ فَتَابَ
الْمُسْلِمُوْنَ إِلٰى رَبِّهِمْ وَطَرَحُوْا
بَيْنَ يَدَىْ مَوْلٰهُمُ الْكَرِيْمِ وَكَانُوْا
فِي الْمَسَاجِدِ يَخِرُّوْنَ عَلَى
الْمَسَاجِدِ وَيَدْعُوْنَ عَلَيْهِمْ
وَلِكَشْفِ هٰذَا الرِّجْزِ
يَتَضَرَّعُوْنَ وَقَدْ قُتِلَ اُلُوْفُ مِنْهُمْ
بِمَا اَذَّنُوْا وَصَلُّوْا وَذَبَحُوْا بَقْرَةً اَوْ
عَقَرُوْا وَمَا كَانَ لَهُمْ حَكَمٌ
لِّيَرْفَعُوْا قَضَايَاهُمْ اِلَيْهِ وَلَا
كَهْفٌ لِّيَبْكُوْا علٰى بَابِه فَكَانُوْا
فِيْ كُلِّ وَقْتٍ إِلٰى رَبِّهِمْ يَرْجِعُوْن
وَ اُوْذُوْا وَ عُذِّبُوْا وَ كَادَتْ اَنْ
تَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ يَنْدُبُوْنَ
وَيرِثُّوْنَ وَزُلْزِلُوْا زِلْزَالًا شَدِيْدًا
وَقُتِّلُوْا تَقْتِيْلًا شَنِيْعًا وَّبُدِّدُوْا
تَبْدِيْدًا حَتّٰى صَعِدَ اِلَى الْعَرْشِ
عَوِيْلَ الْيَتَامٰى وَنِيَاحُ الْاَرَامِلَ
وَضَجِيْجُ الضَّعْفَةِ وَارْتَعْدَتِ
الْاَرْضُ تَحْتَ اَقْدَامِ الْكَفَرَةِ
وَاَخَذَ الْمُقَرَّبُوْنَ اَذْيَالَ رَحْمَةِ
اللّٰهِ وَهُمْ يَشْفَعُوْن فَلَمَّا
اجْتَمَعَتْ اَدْعِيَةُ الضُّعَفَآءِ

نے اپنے رب کی طرف رجوع کیا اور وہ اپنے مولا کریم کے سامنے جھک گئے اور وہ مساجد میں سجدوں میں گر گئے۔ وہ ان کافروں کیلئے بدعائیں کرتے تھے اور اس عذاب کے دور کرنے کیلئے گڑگڑاتے تھے۔ ان میں سے ہزاروں لوگ اذان دینے، نماز پڑھنے گائے ذبح کرنے یا اس گائے کو زخمی کرنے کی پاداش میں مارے گئے۔ ان کیلئے کوئی حاکم نہیں تھا جس کے پاس اپنے فیصلے کیلئے جاتے اور نہ ہی کوئی ٹھکانہ تھا جس کے در پر جا کر روتے۔ پس وہ ہر وقت اپنے رب کی طرف رجوع کر رہے تھے۔ وہ تکلیف اور عذاب دیئے گئے اور قریب تھا کہ ان کی جان نکل جائے۔ وہ روتے اور نوحہ کرتے تھے۔ وہ ہلائے گئے شدید انداز میں ہلانا ۔وہ برے طریقے سے قتل کئے گئے اور وہ پراگندہ اور تتر بتر کر دیئے گئے۔ یہاں تک کہ یتیموں کی فریاد بھری صدائیں، بیواؤں کی ماتم بھری آوازیں اور کمزوروں کی چیخ و پکار عرش تک پہنچ گئیں۔ کافروں کے پاؤں کے نیچے زمین لرز گئی۔ مقرب لوگوں نے اللہ کی رحمت کے دامن کو پکڑ لیا اور دعائیں کرتے تھے۔ اللہ کے دربار میں کمزوروں اور بے بسوں کی دعائیں جمع ہو گئیں اور ان کے ساتھ اللہ کے مقربوں کی توجہ بھی مل

وَالْمُضْطَرِّيْنَ فِيْ حَضْرَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلَحِقَتْ بِهَا تَوَجُّهَاتُ الْمُقَرَّبِيْنَ وَ تَوَاطَئَتِ الْاَسْبَابُ مَنْ كُلِّ جِهَةٍ وَّ طَرَفٍ وَ رَأَى اللّٰهُ تَعَالٰى اَنَّ الْمُسْلِمِيْنَ اُصِيْبُوْا فِيْ مَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ وَ عَيَالِهِمْ وَ اَعْرَاضِهِمْ وَ رِحَالِهِمْ وَعَقَآئِدِهِمْ وَاَعْمَالِهِمْ وَرَاٰى اَنَّ الْمُصِيْبَةَ قَدْ بَلَغَتْ اِنْتِهَآئُهَا فَنَظَرَ نَظَرَ التَّحَنُّنِ وَالتَّرَحُّمِ اِلَى الْمُذْنِبِيْنَ وَادَّكَرَ قَوْمَهُ الَّذِيْنَ هُمْ عِبَادُه الْمُنْتَخِبُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا اسْتَغْفَرُوْا مُتَنَدِّمَيْنَ فَيُغْفَرُوْنَ وَاِذَا اسْتَنْزَلُوْا لِرَحْمَتِه بَاكِيْنَ فَيُرْحَمُوْنَ وَاِذَا اسْتَغَاثُوْا مُتَضَرِّعِيْنَ فَيُنْصَرُوْنَ وَاِذَا خَرُّوْا سَاجِدِيْنَ عِنْدَ حُدُوْثِ نَّازِلَةٍ يَّسْعَى اللّٰهُ اِلَيْهِمْ وَ يُؤَيِّدُوْنَ وَ اِذَا جَآءُوْا تَوَّابِيْنَ يُقْبَلُوْنَ وَ اُجِيْبَتِ الدَّعْوَاتُ وَسُمِعَتِ التَّضَرُّعَاتُ وَاشْتَدَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَى الْخَالِصَةِ وَ قَضٰى بِهِلَاكِهِمْ وَهُمْ غَافِلُوْن

گئی اور ہر طرح کے اور ہر طرف کے اسباب بھی ان کی موافقت میں پیدا ہو گئے۔ اللہ نے دیکھا کہ مسلمانوں کے مالوں، جانوں، ان کے گھر والوں، ان کی عزتوں، ان کے خزانوں، ان کے عقائد اور ان کے اعمال مصیبت میں ہیں اور اللہ نے دیکھا کہ یہ مصیبت انتہا کو پہنچ گئی ہے تو اس نے اس گناہگار قوم کی طرف شفقت اور رحم کی نظر سے توجہ کی۔ پس اللہ نے اپنی قوم یعنی جو اس کے منتخب بندے ہیں ان پر رجوع برحمت کیا۔ وہ لوگ جب وہ ندامت اختیار کرتے ہوئے استغفار کرتے ہیں تو بخش دیئے جاتے ہیں۔ جب وہ اللہ کی رحمت کے نزول کیلئے روتے ہوئے گرتے ہیں تو ان پر رحم کیا جاتا ہے۔ اور جب وہ تضرع کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں تو ان کی مدد کی جاتی ہے۔ جب وہ حادثات کے نزول کے وقت سجدہ کرتے ہوئے گر جاتے ہیں تو اللہ ان کی مدد کیلئے دوڑ کر آتا ہے اور ان کی تائید کی جاتی ہے۔ جب وہ توبہ کرتے ہوئے آتے ہیں تو ان کی توبہ قبول کی جاتی ہے۔ پس ان کی دعائیں قبول ہوئیں اور لوگوں کا گڑگڑانا سنا گیا۔ تب اللہ کا غضب سکھوں پر بھڑک اٹھا اور اس نے ان کو ہلاک کرنے کا ارادہ کرلیا اور وہ غافل تھے۔ پس جب ان کی ہلاکت کا وقت آ گیا

فَلَمَّا حَانَ وَقْتُ هَلَاكِهِمْ اَغْرَى اللّٰهُ بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءُ يَقْتُلُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فَكَانُوْا كَالسِّبَاعِ يَفْتَرِسُوْنَ اَعِزَّتَهُمْ وَيَسْفُكُوْن وَاَرَادَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ اَنْ يَّقْطَعَ دَابِرَ اَخِيْه وَاَسَرُّوْا فِيْ اَنْفُسِهِمْ اِسْتِيْصَالَ شُرَكَآئِهِمْ وَقَالُوْا لَوْ قَتَلْنَا هٰؤُلَآءِ فَبَعْدَهُمْ اِنَّا لَنَحْنُ الْحَاكِمُوْنَ فَسَلُّوْا سُيُوْفَهُمْ عَلٰٓى اٰبَاءِهِمْ وَاَعْمَامِهِمْ وَاِخْوَانِهِمِ وَاَبْنَآئِهِمْ فَقُضِىَ الْاَمْرُ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدَات وَاَذَاقَهُمُ اللّٰهُ مَاكَانُوا يَسْتَبَاحُوْنَ وَهُمْ فِيْ تِلْكَ الْاَيَّامِ تَفَرَّقُوْا وَصَارُوْا شِيَعًا وَّجَعَلُوْا يَفْسُدُوْنَ فِى الْاَرْضِ وَيَقْطَعُوْنَ الطَّرِيْقَ وَيَصُوْلُوْنَ عَلَى الْمُسَافِرِيْنَ كَالسِّبَاعِ وَبِاِدْلَالِ الدَّوْلَةِ الْفَانِيَّةِ يَسْتَكْبِرُوْنَ وَمَا كَانَ لَهُمْ عِلْمٌ لِّيَتَهَذَّبُوْا وَلَا قَلْبٌ لِّيَفْهَّمُوْا وَلَآ اَذَانُ يَّسْمَعُوْا وَلَا اَعْيُنٌ لِّيُبْصِرُوْا وَكَانُوْا كَالْوُحُوْشِ الْبَرِيَّةِ فَوَذَرُوْا لْاٰخِرَةَ

تو اللہ نے ان کے درمیان دشمنی اور بغض ڈال دیا۔ بعض بعض کو قتل کرنے لگا۔ پس وہ درندوں کی طرح ہو گئے جو اپنے صاحب عزت لوگوں کو پھاڑنے لگے اور خون بہانے لگے۔ ان میں سے ہر ایک نے ارادہ کیا کہ وہ اپنے بھائی کی جڑ کاٹ ڈالے۔ انہوں نے اپنے دلوں میں اپنے شرکاء کا استیصال کرنے کا ارادہ کیا۔ وہ کہتے تھے کہ اگر ہم ان لوگوں کو قتل کر دیں تو ان کے بعد پھر ہم ہی حاکم بن جائیں گے۔ پس انہوں نے اپنے آباؤاجداد، اپنے چچاؤں، اپنے بھائیوں اور اپنے بیٹوں پر تلواریں چلائیں اور چند دنوں میں اس امر کا فیصلہ ہو گیا۔ اللہ نے ان کی بے باکی کا ان کو مزہ چکھا دیا اور وہ ان دنوں میں فرقہ فرقہ ہو گئے اور گروہ گروہ ہو گئے اور زمین میں فساد کرنے لگے۔ وہ ایک دوسرے کے راستے کاٹنے لگے۔ اور مسافروں پر درندوں کی طرح حملے کرنے لگے۔ وہ اس فانی دولت کے نشے میں تکبر کرنے لگے۔ ان کے پاس کوئی علم نہیں تھا کہ تہذیب اختیار کرتے اور نہ ان کے پاس دل تھے کہ فہم حاصل کرتے۔ نہ ان کے پاس کان تھے کہ ان سے سنتے اور نہ آنکھیں تھیں کہ ان سے دیکھتے۔ بلکہ وہ جنگلی درندے بن گئے تھے۔ پس انہوں نے آخرت کو چھوڑ ہی دیا بلکہ اس کو لغو

وَالْغَوْهَا وَكَانُوْا يَقْعَوْنَ عَلَى الْآجِلَةِ كَالْكَلْبِ عَلَى الْجِيْفَةِ اَوْ يَزِيْدُوْنَ فَمَا بَقِيَ مِنْ مُّهْجَةٍ وَّلَا شُعُبٍ اِلَّا شَغَبُوْا عَلَيْهَا وَمَارَأَوْا مِنْ اَمْوَالٍ اِلَّا نَهَبُوْهَا وَ كَانَ سَفْكُ دِمَآءُ الْمُسْلِمِيْنَ عِنْدَهُمْ اَخَفَّ مِنْ قَتْلِ بَعُوْضَةٍ وَّكَانُوْا عَلٰى قَتْلِهِمْ يَحْرُصُوْن وَ كَانُوْا كَذَّابِيْنَ غَدَّارِيْنَ لَا يَرْقُبُوْنَ اِلَّهُمْ وَلاَ يَرْعَوْنَ حَلْفَهُمْ وَ يَنْقُضُوْنَ الْعُهُوْدَ وَ يَنْكُثُوْنَ الْاَيْمَانَ وَلَا يَتَّقُوْن فَاَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّاسُوَ جُرُوْحَ الْمُسْلِمِيْنَ وَ يَفُكَّ رَقَبَتَهُمْ مِنْ نَّيَرِ الظَّالِمِيْنَ وَ يَنْقُذَهُمْ مِنْ سِجْنِ الْفِرْعَوْنِيِّيْنَ وَ يَمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ كَانُوْا يُسْتَضْعَفُوْنَ فَدَعَا قَوْمًا مِّنْ اَقْصَى الْاَرْضِ فَنَسَلُوْا اِلٰى دَوَيْرَتِهِمُ الْخَرِيْبَةِ يَنْقُصُوْنَهَا مِنْ اَطْرَافِهَا وَجَآءُوْا بِاَفْوَاجٍ كَرَارَةٍ مُّبَشَّرَةٍ بِنجَاحٍ وَ فَتْحٍ وَ نَزَلُوْا بِعَرَآءِ بَلْدَةٍ اِسْمُهَا فِيْرَوْزَبُوْرَ وَكَانَ الْمُسْلِمُوْنَ بَرِيًّا قُدُوْمِهِمْ

خیال کیا۔ وہ دنیا پر اس طرح گرتے تھے جس طرح کہ کتا مردار پر گرتا ہے بلکہ اس سے بھی بڑھ کر۔ پس کوئی راستہ، کوئی گھاٹی نہیں تھی مگر وہ اس پر چڑھ گئے۔ کوئی مال نہیں تھا جو انہوں نے نہ لوٹا ہو۔ ان کے نزدیک مسلمانوں کا قتل کرنا مچھر کے مارنے سے بھی کم تر تھا۔ اور وہ ان کے قتل پر حریص تھے۔ وہ جھوٹے غدار ہو گئے تھے۔ نہ انہیں برادری اور ناطے رشتے کا خیال تھا نہ وہ دوستوں کو رعایت دیتے تھے۔ وہ وعدوں کے توڑنے والے اور قسموں کا پاس نہ رکھنے والے تھے اور تقویٰ اختیار نہیں کرتے تھے۔ پس اللہ نے ارادہ کیا کہ مسلمانوں کے زخموں کا مداوا کرے اور ظالموں کے جوئے سے ان کی گردنوں کو آزاد کرے اور انہیں فرعونوں کے قید خانے سے رہائی دلوائے اور کمزوروں پر احسان کرے۔ پس اللہ نے دور کے کونے سے ایک قوم کو بلایا۔ وہ قوم ان کے برباد گھروں میں دوڑ کر داخل ہوگئی اور ہر طرف سے اس کو نقصان پہنچایا۔ وہ قوم حملہ آور فوج کے ساتھ آئی جو کہ کامیابی اور فتح کی خوشخبری لے کر آئی۔ پس وہ قوم فیروز پور شہر کے میدان میں اتری۔ مسلمان ان کے آنے خوش ہو گئے۔ ذلیل سکھوں کیلئے یہ ممکن نہ تھا کہ وہ ان کا مقابلہ کرتے یا ان سے

يَفْرَحُوْن فَمَا كَانَ لِلْخَالِصَةِ الدَّنِيَّةِ اَنْ يُّقَاوِمُوْهُمْ اَوْ يُحَارِبُوْهُمْ وَاَلْقَى اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الْفَشَلَ كَاَنَّ الدَّمَ عُصِرِ مِنْ اَبْدَانِهِمْ فَوَاجَهُوْٓا اِلٰى بُيُوْتِهِمْ وَهُمْ يَهْزِمُوْنَ وَاَلْقَى اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِهِمْ رُعْبًا عَجِيْبًا وَّهَيَّجَ الْبَلَابِلُ فِيْ صُدُوْرِهِمْ وَاَضْرَمَ فِيْ اَحْشَآئِهِمْ جَمْرَةُ حُبِّ الْحَيٰوةِ فَوَلَّوا الدُّبَرَ كَالْخِنَاثَا وَ هُمْ يَبْكُوْن وَعَاقَبَتْهُمْ فَتِيَّةُ قَوْمٍ كَانَ عَوْنُ اللّٰهِ مَعَهُمْ وَسَقَطُوْا عَلٰى وُجُوْهِهِمُ الْمُسْوَدَّةِ الدَّمِيْمَةِ كَالشُّهُبِ فَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ قُتِلُوْا وَكَثِيْرٌ غَرَّقُوْا فِي الْيَمِّ وَكَثِيْرٌ شَابَهُوْا الْاَمْوَاتَ وَهُمْ يَهْرُبُوْنَ وَهَرَبَتِ الْحَوَاسُ مِنْ بُطُوْنِ دِمَاغِهِمْ كَاَنَّه خَدَرَتْ اَعْضَآئُهُمْ كُلَّهَا اَوْ هُمْ مَفْلُوْجُوْنِ وَاَقَرَّ اللّٰهُ اَعْيُنَ الْمُسْلِمِيْنَ بِرُؤْيَةِ رَايَاتِ اَنْصَارِهِمْ وَ دُقِّقَتِ الْخَالِصَةُ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ كَالْعُرُوْقِ الصَّغَارِ

جنگ کرتے۔ اللہ نے ان پر بزدلی ڈال دی گویا کہ ان کے بدنوں سے خون نچوڑ دیا گیا ہو۔ وہ عزیمت خوردہ ہو کر اپنے گھروں کی طرف متوجہ ہوئے۔ اللہ نے ان کے دلوں میں عجیب رعب ڈال دیا اور ان کے سینوں میں کرب ڈال دیا۔ ان کے دلوں میں زندگی سے محبت کی آگ کو بھڑکا دیا۔ پس وہ روتے ہوئے مخنثوں کی طرح پیٹھ پھیر کر بھاگ گئے اللہ کی مدد والی قوم سے جو ان کا تعاقب کرتے تھے۔ یہ نوجوان ان کے منحوس خون آلودہ چہروں پر بجلی کی مانند پڑ گئے۔ ان میں سے اکثر کو قتل کر دیا اور بیشمار سمندر میں غرق ہو گئے اور لاتعداد مُردوں کی مانند ہو گئے اور بھاگ رہے تھے۔ ان کے دماغی حواس نے کام کرنا چھوڑ دیا۔ گویا کہ ان کے تمام اعضاء سن ہو کر رہ گئے ہیں اور وہ مفلوج ہو کر رہ گئے ہیں۔ اللہ نے مسلمانوں کو اپنے مددگاروں کے جھنڈے دیکھنے سے ٹھنڈک عطا کی۔ سکھ زمین پر چُور چُور ہو کر گر پڑے۔ جس طرح کہ مچھر کی جلد پر چھوٹی چھوٹی رگیں بنی ہوئی ہوتی ہیں۔ وہ ایسے دکھائی دیتے تھے جیسے کہ موت کی غشی ان پر طاری ہو گئی ہے۔ انہیں یقین ہو گیا تھا کہ وہ ہلاک کئے جائیں گے۔ مسلمان سکھوں کے قاتلوں کیلئے دعائیں کرتے تھے یہ کہتے ہوئے کہ اللہ

الْمُنْتَسِجَةِ عَلٰى سَطْحِ جَلْدِ
الْبُعُوْضَةِ وَتُرَآءُوا كَالْمَغْشِيِّ
عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ وَ تَيَقَّنُوْا اَنَّهُمْ
سَيُوْبِقُوْن وَ كَانَتِ الْمُسْلِمُوْنَ
يَدْعُوْنَ لِقَاتِلِي الْخَالِصَةِ قَآئِلِيْنَ
جُزِيْتُمْ خَيْرًا وَّوُقِيْتُمْ ضَيْرًا
اَنَّكُمْ مُّحْسِنُوْنَا وَاِنْ كَفَرْنَا
فَاِنَّا ظَالِمُوْن فَمَحَا اللّٰهُ بِاَيْدِيْهِمْ
اِسْمَ الْخَالِصَةِ مِنْ تَحْتِ السَّمَآءِ
وَاسْتَأْصَلَهُمْ مِنْ اَرْضِهِمْ وَ رَفَعْ
مُؤُنَّتَهُمْ مِّنْ خَلْقِه فَمَا تَرٰى
مِنْهُمْ مِّنْ اَثَرٍ كَاَنَّ الْاَرْضَ
ابْتَلَعَتْهُمْ فَيَا لِلْعَجِيْبَةِ اَيُّهَا
النَّاظِرُوْن وَالْآنَ نَقُصُّ
عَلَيْكُمْ قَلِيْلًا مِّنْ حَالَاتِ
هٰذَا الْقَوْمِ الَّذِيْ جَعَلَهُ اللّٰهُ
لِلْمُسْلِمِيْنَ اَوَاصِرَ رَحْمِه
وَاَرْسَلَهُمْ لَنَا كَالنَّاصِرِ الْحَارِدِ
اَوِالْمَغْنَمِ الْبَارِدِ لِيَجْزِيَ
الْمُوْذِيْنَ الْمُلَطِّيْنَ جَزَآءَ
اَعْمَالِهِمْ وَ يُؤَمِّنَ قَوْمًا كَانُوْا
يُخَوَّفُوْن وَاِنِّيْ اَرَى اَنْ اَذْكُرَهُمْ
بِتَذْكِرَةٍ مُّمَيِّزَةٍ عَلٰى حِدَةٍ مُنَزَّهَةٍ

تمہیں اس کی اچھی جزا دے اور تم نقصان سے
بچائے جاؤ۔ تم ہمارے محسن ہو اور اگر ہم
تمہارے احسان کا انکار کریں تو ہم ظالموں میں
سے ہوں گے۔ پس اللہ نے اس قوم کے ہاتھوں
سے آسمان کے نیچے سکھوں کا نام مٹا دیا اور زمین
سے ان کی جڑ اکھیڑ دی۔ اپنی مخلوق سے ان کی
تکلیف کو ہٹا دیا۔ پس تو ان کے کوئی آثار نہیں
پائے گا گویا کہ انہیں زمین نگل گئی ہے۔ دیکھنے
والو کیا عجیب منظر ہے!! اب میں آپ کو اس قوم
کے کچھ مختصر حالات بیان کرتا ہوں جسے اللہ نے
مسلمانوں کیلئے رحمت کا ذریعہ بنایا۔ جسے اللہ
نے ہماری مدد کیلئے ایک مستعد دوست کی صورت
میں بھیجا ہے اس مال غنیمت کی طرح جو کہ بغیر
لڑے حاصل ہوگیا ہو تا کہ وہ تکلیف دینے
والے منکروں کو ان کے اعمال کی سزا دے اور
خوف زدہ قوم کو امن نصیب کرے۔ میں چاہتا
ہوں کہ میں ان کا ذکر علیحدہ کروں بغیر کسی
شراکت کے جس میں سکھوں کا ذکر نہ آئے۔
علیحدہ اس لئے تا کہ اللہ کی نعمت کا اکرام کروں کہ
اللہ ہمیں ان لوگوں میں سے بنائے جو اس کی
نعمتوں کی تعظیم کرتے اور اس کا شکر ادا کرتے
ہیں۔ تا کہ میں اس بزرگ ہستی یعنی پیغمبر خدا
(حضرت محمدؐ) کے طریق کی اتباع کروں جنہوں

مِنْ مُّشَارِكَةِ ذِكْرِ الْخَالِصَةِ اِكْرَامًا لِّنِعْمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى لَعَلَّ اللّٰهُ يَجْعَلُنَا مِنَ الَّذِيْنَ يُعَظِّمُوْنَ نُعَمَآئَه وَيَشْكُرُوْنَ وَلِأَتْبَعَ سَبِيْلِ السَّيِّدِ الَّذِىْ سَنَّ الشُّكْرَ لِلنَّاسِ وَقَالَ مَنْ لَّمْ يَشْكُرِ النَّاسَ فَلَمْ يَشْكُرِ اللّٰهَ وَنَسْتَكْفِى بِهِ الْاِفْتَنَانَ بِاِطْرَآءٍ فِىْ مَدْحٍ اَوْ اِغْضَآءٍ عِنْدَ قَدْحٍ وَلَا نَقُوْلُ اِلَّا الْحَقَّ فَلْيَشْهَدُ الشَّاهِدُوْنَ.

نے لوگوں کا شکر ادا کرنا مسنون قرار دیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ جو لوگوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ اللہ کا شکر بھی ادا نہیں کرتا۔ تا کہ ہم مدح میں مبالغہ آمیزی نہ کریں۔ اور قدح (عیب جوئی) میں چشم پوشی نہ کریں۔ پس دیکھنے والوں کو چاہئے کہ کھلی آنکھوں سے مشاہدہ کریں۔

ذِكْرِ الدَّوْلَةِ الْبَرْطَانِيَّةِ وَقَيْصِرَةُ الْهِنْدِ

جَزَاهَا اللّٰهُ عَنَّا خَيْرَ الْجَزَآءِ

حکومت برطانیہ وقیصرہ ہند کا ذکر جسے اللہ ہماری دعا سے اعلیٰ ترین جزا دے

اِعْلَمُوْا اَيُّهَا الْاِخْوَانُ اِنَّنَا قَدْ نَجَوْنَا مِنْ اَيْدِ الظَّالِمِيْنَ فِيْ ظِلِّ دَوْلَةِ هٰذِهِ الْمَلِيْكَةِ الَّتِيْ نَمَّقْنَا اسْمَهَا فِي الْعُنْوَانِ الَّتِيْ نَضَرَنَا فِيْ حَكُوْمَتِهَا كَنَضَارَةِ الْاَرْضِ فِيْ اَيَّامِ التَّهْتَانِ. هِيَ اَعَزُّ مِنَ الزُّبَآءِ بِمِلْكِهَا وَمُلُوْكَتِهَا اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا وُجُوْدَهَا وَجُوْدَهَا وَاحْفَظْ مُلْكَهَا مِنْ مَكَآئِدِ الرُّوْسِ وِمِمَّا يَصْنَعُوْنَ. قَدْ رَاَيْنَا مِنْهَا الْاِحْسَانَ الْكَثِيْرَ وَالْعَيْشَ النَّضِيْرَ فَاِنْ فَرَّطْنَا فِيْ جَنْبِهَا فَقَدْ فَرَّطْنَا فِيْ جَنْبِ اللّٰهِ وَ اِنَّ

اے بھائیو! جان لو کہ ہمیں ظالموں کے ہاتھوں سے اس ملکہ کے زیر سایہ حکومت سے نجات ملی جس کا ذکر ہم نے اپنے اس عنوان میں کیا ہے۔ اس کی حکومت ہمارے لئے تروتازہ جھونکا لے کر آئی۔ جیسے کہ تیز بارش کے دنوں میں زمین تروتازہ ہوجاتی ہے۔ یہ ملکہ قیصرہ ہے جو ہر لحاظ سے قابل عزت ہے۔ اس کی بادشاہت اور اس کی حکومت ملکہ زباؔ سے بڑھ کر ہے۔ اے اللہ ہمارے لئے اس کے وجود اور اس کی سخاوت کو بابرکت بنا اور اس کی حکومت کو روس کی تدبیروں سے جو وہ گھڑتے ہیں محفوظ رکھ۔ ہم نے اس کے بے شمار احسان دیکھے ہیں اور اچھی زندگی پائی ہے اگر ہم اس کے حق میں کوتاہی کریں گے تو گویا ہم اللہ کے حق میں کوتاہی کریں گے۔ سب سے

شَرَّالدَّوَابِ عِنْدَ اللّٰهِ الْاَشْرَارُ الَّذِيْنَ يُوْذُوْنَ الْمُحْسِنِيْنَ وَ يُتْبَعُوْنَ الْمُرِيْحِيْن. فَاللّٰهُ يَضَعَ الْفَاسَ عَلٰٓى اَشْجَارِ حَيَاتِهِمْ فَهُمْ يُقْطَعُوْن. اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا كُنَّا قَبْلَ عَهْدِ دَوْلَةٍ هٰذِهِ الْمَلِيْكَةِ الْمُكَرَّمَةِ مَخْذُوْلِيْنَ مَطْرُوْدِيْنَ مِنْ كُلِّ طَرْفٍ لَا نَعْرِفُ سَكَنًا وَّلَا نَمْلِكُ مَسْكَنًا وَّ كَانَتِ الْخَالِصَةُ يَخْطَفُوْنَ اَمْوَالَنَا خَطْفَةَ الْبَاشِقِ. ثُمَّ يَمْرُقُوْنَ مُرُوْقَ السَّهْمِ الرَّاشِقِ وَ يَنْسِلُوْن. وَ كُنَّا كَالَّذِيْنَ فِي الْمَعَامِيْ وَالْمَوَامِيْ يَسْتَفْرِدُوْنَ. وَ مِنْ لَظَى الْغُرْبَةِ يَتَاَجَّجُوْن. فَنَجَّانَا اللّٰهُ مِنْ هٰذِهِ الْبَلَايَا كُلِّهَا وَ اَعَانَنَا بِقَوْمٍ ذِي الْوَجْهِ الْبَدْرِيِّ وَاللَّوْنِ الدُّرِّيِّ فَعَادَتْ بِقُدُوْمِهِمْ اَيَّامُ رَوْحِنَا وَ رِيْحَانِنَا وَ رَاَيْنَا بِهِمْ شَكْلَ اَوْطَانِنَا وَ اِخْوَانِنَا وَاَيَّدُوْا وَ نَصَرُوْا وَ قَامُوْا لِاِيْطَانِنَا فَدَخَلْنَا بَعْدَ عُمْرٍ فِي الَّذِيْنَ يَرَوْحُوْنَ. وَ

بدترین جانور اللہ کے نزدیک وہ شریر ہیں جو کہ اپنے محسنوں کو تکلیف دیتے ہیں اور راحت پہنچانے والوں کو دکھ دیتے ہیں۔ پس اللہ ایسے شریر لوگوں کی زندگیوں کے درخت پر کلہاڑا چلائے گا اور وہ کاٹے جائیں گے جو احسان فراموشی کرتے ہیں۔ اے لوگو! اس قابل عزت ملکہ کی حکومت سے پہلے ہم ہر طرف سے ذلیل و خوار اور دھتکارے ہوئے تھے۔ نہ ہم سکون کو جانتے تھے اور نہ کوئی ہمارا مسکن تھا۔ اور سکھ ہمارے مالوں کو ایسے لوٹتے تھے جیسے کہ باز اچک کر لے جاتا ہے۔ پھر ایسے نکل جاتے تھے جیسے کہ تیز تیر نکل جاتا ہے اور بھاگ جاتے تھے۔ ہم اس شخص کی مانند تھے جو کہ بیابان جنگل میں اکیلا بھٹک رہا ہو۔ ہم اس غربت کی آگ میں جھلس رہے تھے۔ پس اللہ نے ہمیں ان تمام مصیبتوں سے نجات دی اور چودھویں کے چاند کی طرح چمکنے والے اور گورے رنگ کی قوم کے ذریعہ ہماری مدد فرمائی۔ پس ان کی آمد کی وجہ سے ہمارے اچھے ایام لوٹ آئے۔ ان کی وجہ سے ہمیں اپنے وطنوں اور اپنے بھائیوں کو دوبارہ دیکھنا نصیب ہوا۔ اس قوم نے ہماری مدد اور ہماری تائید کی۔ ہمارے وطن ہمیں واپس دینے

ظَهَرْنَا بِرُؤْيَةِ رَايَاتِهِمْ ظُهُوْرَ الشَّمْسِ بِالصَّبَاحِ. وَتَقَوَّيْنَا بِعَنَايَاتِهِمْ تَقْوَى الْاَجْسَامِ بِالْاَرْوَاحِ. وَوَدَّعَنَا بِقُدُوْمِهِمْ اَبَا غَمْرَةٍ وَاَبَا عَمْرَةٍ كَانَ قَدْ اَضْرَمَ فِيْ اَحْشَآئِنَا الْجَمْرَةَ. وَكُنَّا مِنَ الَّذِيْنَ يَعِيْشُوْنَ بِاَرْغَدِ عَيْشٍ وَّبِنَوْمِ الْاَمَنَةِ يَنَامُوْنَ. وَاَوَّلُ مَا لَقِفْنَا مِنْ اٰلَآئِهِمْ وَثَقِفْنَا مِنْ نُعَمَآئِهِمْ هُوَ الْاَمْنُ وَالنَّجَاةُ مِنْ تُطَاوُلِ اللَّيَامِ وَ ظُلْمِ عَبَدَةِ الْاَصْنَامِ فَاِنَّهُمْ اٰمَنُوْنَا مِنْ كُلِّ خَوْفٍ وَ جَبَرُوْا بَالَنَا وَ اَزَالُوْا بِلُبَالِنَا فَدَخَلْنَا الْجَنَّةَ بَعْدَ مَا كُنَّا مِنَ الَّذِيْنَ هُمْ يُعَذَّبُوْنَ. وَصِرُّنَا فِي هٰذَا الْعَهْدِ الْمُبَارَكِ مِنْ اَرْبَابِ الْبِضَاعَةِ وَ اُوْلِي الْمَكْسَبَةِ بِالصَّنَاعَةِ وَمِنَ الَّذِيْنَ يَتَنَعَّمُوْنَ. وَاَمَّا فِيْ عَهْدِ الْخَالِصَةِ فَكَانَتْ تِجَارَاتُنَا عُرْضَةً لِّلْمُخَاطَرَاتِ. وَزُرُوْعُنَا طُعْمَةً لِّلْغَارَاتِ. وَصَنَاعَتُنا غَيْرَ فَاضِلَةِ الْاَقْوَاتِ وَمَعَ ذٰلِكَ

کیلئے کھڑی ہوگئی۔ پس ہم ایک عرصہ کے بعد ان لوگوں میں داخل ہوئے جنہیں راحت نصیب ہے۔ ہم باہر نکل آئے جس طرح کہ سورج صبح کے وقت ظاہر ہوتا ہے ۔ ہمیں ان کی عنایات سے تقویت حاصل ہوئی۔ جس طرح جسم کو روح سے تقویت ملتی ہے۔ ان کی آمد سے ہماری وہ بھوک اور پیاس ختم ہوگئی جس نے ہماری انتڑیوں کو آگ سے جلا دیا تھا۔ اور ایک بار پھر ہم اپنے لوگوں میں بافراغت زندگی گزارنے لگے اور امن کی نیند سونے لگے۔ اس قوم کی پہلی نعمتیں اور راحتیں جو ہم نے پائیں وہ امن اور ظلم کی طویل راتوں اور بتوں کی پرستش کرنے والوں کے ظلم سے نجات تھی۔ انہوں نے ہمیں ہر قسم کے خوف سے دور کر دیا۔ ہمارے دلوں کو اطمینان حاصل ہوگیا اور ہماری مصیبتیں دور ہوگئیں۔ پس ہم عذاب سے نکل کر جنت میں آ گئے۔ اس بابرکت دور میں ہم صاحب جائیداد ہو گئے اور صنعت کے ذریعہ معاش کا سامان پیدا ہو گیا اور ہم نعمتوں کے حاصل کرنے والے ہو گئے۔ جب کہ سکھوں کے دور میں ہماری تجارت خطرے میں تھی۔ ہماری کھیتی باڑی ان کے لوٹ کا سامان تھا۔ ہماری صنعت سے قوت لایموت

مَحْدُوْدَةِ الْاَوْقَاتِ وَكَانَ اِنْسِلَاكُنَا فِي اَعْوَانِ رِيَاسَتِهِمْ وَعُمَّالِهِمْ وَعَمَلَتِهِمْ وَحَفَدَتِهِمْ تَمْهِيْدًا لِّلْغَرَامَاتِ وَاِرْهَاصًا لِّاَنْوَاعِ التَّبَعَةِ وَالْعُقُوْبَاتِ. وَكُنَّا كَشَيْءٍ يُّقَلَّبُ فِيْ يَوْمٍ مِائَةُ مَرَّةٍ مَّا نَدْرِيْ اَيْنَ نَكُوْنُ غَدًا فِي الْاَحْيَآءِ اَوْ فِيْ الَّذِيْنَ يُشْغَبُوْنَ ثُمَّ يُقْتَلُوْنَ. فَالْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِيْ بَدَّلْنَا مِنْ بَعْدِ خَوْفِنَا اَمْنًا وَاَعْطَانَا مَلِيْكَةً رَّحِيْمَةً كَرِيْمَةً مَا نَرٰى فِي عُمَّالِهَا سَطْوَةَ الْمُتَحَكِّمِيْنَ وَ نَضْنَضَةَ اللَّادِغِيْنَ الْعَاضِيْنَ بَلْ هُمْ عَلَى الضُّعَفَآءِ يُرْحَمُوْنَ وَ نَحْنُ تَحْتَ ظِلِّهِمْ نَقْتَحِمُ الْاَخْطَارَ. وَ نَخُوْضُ الْغِمَارَ لِنُدْرِكَ الْاَوْطَارَ. وَ مَعَ ذٰلِكَ كُنَّا مِنَ الَّذِيْنَ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ. وَاِنِ اتَّفَقَ اَنْ تَرَكْنَا الْبُيُوْتَ عَوْرَةً وَّ فَارَقْنَا الدِّيَارَ فَجَآءَةً مَّا كَانَ اَنْ يَّمَسَّنَا مِنْ سُوْءٍ بَلْ كُنَّا فِيْ اَمْنٍ مِّنْ كُلِّ حَرَامِيْ وَ سَارِقٍ

بھی میسر نہ ہوتی تھی وہ بھی محدود وقت کیلئے تھی۔ ہمارا ان سکھوں کی حکومت میں معاون کے طور پر منسلک ہونا یا ان کے عمال کے طور پر کام کرنا اور امداد کیلئے ان کے ساتھ ہونا بھی سزاؤں کا پیش خیمہ ہوتا تھا۔ ان کی یہ نوکری انواع و اقسام کی مصیبتوں اور سزاؤں کا پیش خیمہ تھی۔ ہم اس چیز کی مانند ہو گئے تھے جسے دن میں سو مرتبہ الٹا پلٹا جاتا ہے۔ ہم نہیں جانتے تھے کہ ہم کل کس حال میں ہوں گے۔ زندوں میں ہوں گے یا ان لوگوں کی طرح جو جنگ میں اچک لئے جاتے ہیں اور پھر قتل کر دیئے جاتے ہیں۔ پس اللہ کا شکر ہے کہ اس نے ہمارے خوف کو امن میں بدل دیا۔ اور ہمیں ایک رحم دل بزرگ ملکہ عطا کی جس کے عمال میں ہمیں حاکموں جیسا دبدبہ نہیں ملتا اور نہ ہی وہ سانپوں کی طرح کاٹنے والے اور ڈسنے والے ہیں۔ بلکہ وہ کمزوروں پر رحم کرنے والے ہیں۔ ہم ان کے سائے میں پُر خطر کام بھی سرانجام دینے لگے۔ اور ہم پر تمام کاموں کے دروازے کھل گئے تا کہ اپنی حاجات کو پورا کر سکیں۔ باوجود اس کے ہم ان لوگوں میں سے ہو گئے جن پر کوئی غم اور خوف نہیں تھا۔ اور اگر اتفاقاً ہمیں گھر اکیلے چھوڑ کر جانا پڑے اور ہمیں

كَاَنَّه لَمْ نَرِمْ وَجَارَنَا وَلَا ظَعَنَّا عَنِ الْفَنَا وَ جَارَنَا. فَكَيْفَ لَا نَشْكُرُ اَيُّهَا الْغَافِلُوْنَ اِنَّهُمْ اَعْطَوْنَا حُرِّيَةً تَآمَّةً فِى اِشَاعَةِ الدِّيْنِ وَ تَالِيْفِ الْكُتُبِ وَ اِقَامَةِ الْبَرَاهِيْنِ. وَالْوَعْظِ وَ دَعْوَةِ الْخَلْقِ اِلَى الْاِسْلَامِ وَ فِى الصَّوْمِ وَ الصَّلٰوةِ وَالْحَجِّ وَالزَّكٰوةِ وَ اَكْثَرُ قَضَايَا الشَّرِيْعَةِ اِلَى الشَّرِيْعَةِ يُرَدُّوْنَ. وَ يَسْتَفْتُوْنَ مِنْ عُلَمَآءِ الْاِسْلَامِ فِىْ مُعَامَلَاتِ الْمُسْلِمِيْنَ وَلَا يَعْتَدُوْنَ وَ يُفَتِّشُوْنَ عِنْدَ كُلِّ حُكْمٍ وَّقَضَآءٍ وَّ فَصْلٍ وَّاِمْضَآءٍ وَّلَا يَسْتَعْجِلُوْنَ وَ اِذَا حَضَرَ مُحَاكَمَاتِهِمُ الْمُسْلِمَانِ يَرْغَبُوْنَهُمْ فِىْ شُوْرَى الْمُسْلِمِيْنَ وَيَعِظُوْنَهُمْ لِيَقْبَلُوْا حَكَمًا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهِمَا وَ اِذَا قَبِلُوْا فَيَفْرَحُوْنَ. وَ ظَهَرَتْ فِىْ اَيَّامِهِمْ عُلُوْمُ الْاِسْلَامِ وَ سُنَنُ خَيْرِ الْاَنَامِ ﷺ وَلَا يَنْكُرُهَا اِلَّا الْمُتَعَصِّبُوْنَ. وَ كَمْ مِّنْ

اچانک اپنے وطن سے جانا پڑے تو ہمیں کوئی مصیبت نہیں پہنچتی بلکہ ہم ہر چور ڈاکو سے امن میں ہوتے ہیں گویا کہ ہم اپنے گھر سے نکلے ہی نہیں بلکہ بستی میں ہی ہیں۔ پس اے غافلو! ہم کیوں نہ شکر کریں۔ اس لئے کہ انہوں نے ہمیں اشاعت دین اور کتابوں کی اشاعت میں مکمل آزادی دی ہے اور ہمیں وعظ اور دلائل کیلئے کھڑے ہونے کی آزادی دی۔ ہمیں مخلوق کو دعوت اسلام دینے، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اور شرعی معاملات میں شریعت کے مطابق فیصلے کرنے کا مکمل اختیار دیا ہے۔ وہ مسلمانوں کے معاملات میں علماء سے فتویٰ مانگتے ہیں اور زیادتی نہیں کرتے۔ اور وہ ہر حکم، فیصلے اور تعمیل جاری کرتے وقت اچھی طرح تفتیش کرتے ہیں اور جلدی بازی نہیں کرتے۔ اگر دو مسلمان ان کے پاس فیصلے کیلئے آئیں تو انہیں مسلمانوں کی شوریٰ سے فیصلہ لینے کی ترغیب دیتے ہیں اور انہیں نصیحت کرتے ہیں کہ وہ اپنے حکم کے فیصلے کو قبول کریں۔ اور جب وہ قبول کرتے ہیں تو وہ خوش ہوتے ہیں۔ ان کے دور میں اسلام کے علوم اور سنت رسولؐ ظاہر ہو گئے۔ اس کا انکار سوائے متعصبوں کے کوئی نہیں کرتا۔ کتنے ہی سکول

مَّدَارِسِ عَمَرُوْهَا وَ اَشَاعُوْا
اَنْوَاعَ الْفَنُوْنِ وَاَخْرَجُوْا كُلَّ
مَاكَانَ كَالْمَدْفُوْنِ. وَ رَتَّبُوْا فِيْهَا
قَوَاعِدَ الْاِمْتِحَانِ لِيُكْرِمَ
الطَّالِبُ اَوْ يُهَانَ. وَلاَ شَكَّ
اِنَّهُمْ اَحْسَنُوْا ضَوَابِطَ التَّعْلِيْمِ
وَاَكْمَلُوْا طُرَقَ التَّفْهِيْمِ. وَ
مَلَّكُوْا فِيْ هٰذَا الْاَمْرِ كُلَّ زِنْدَةٍ
مُتَعَسَّرَةِ الْاِقْتِدَاحِ وَ كُلَّ قَلْعَةٍ
مُسْتَصْعَبَةِ الْاِفْتِتَاحِ وَمَعَ ذٰلِكَ
مَؤُنَّةُ هٰذَا التَّعْلِيْمِ قَلِيْلَةٌ وَ
اَيَّامُهَا مَعْدُوْدَةٌ وَفَوَآئِدُهَا
جَلِيْلَةٌ فَلْيَغْبَطِ الْغَابِطُوْنَ.
وَلَعَمْرِيْ اِنَّ هٰذَا الْقَوْمَ قَوْمٌ
اَرْسَلَهُ اللّٰهُ لَنَا وَلِخَيْرِنَا. اَبَادُوْا
مَنْ اَبَادَنَا وَقَلَّدُوْا بِالنِّعَمِ
اَجْيَادَنَا. وَوَجَبَ عَلَيْنَا شُكْرُهُمْ
بِالْقَلْبِ وَاللِّسَانِ. وَهَلْ جَزَآءُ
الْاِحْسَانَ اِلَّاالْاِحْسَانَ فَلْيَتَلَقَّهُ
الْمُسْلِمُوْنَ بِالْاِجْلَالِ وَالْاِعْظَامِ
وَيَحْمَلُوْا نِيْرَ طَاعَتِهِمْ عَلٰى كَاهِلِ
الْمَبَرَّةِ وَالْاِكْرَامِ. وَ مَنْ عَصَاهُمْ
مِنَّا اَوْ خَرَجَ عَلَيْهِمْ اَوْ حَارَبَهُمْ

انہوں نے بنوائے اور ان میں مختلف اقسام کے فنون کو ترویج دی۔ ان نے ہر مدفون خزانے کو باہر نکالا۔ انہوں نے امتحان کے طریقہ کار اور قواعد کو ترتیب دیا تا کہ کامیاب طلباء کو انعام ملے یا پھر ناکامی کی صورت میں رسوائی۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ انہوں نے تعلیم کے نہایت عمدہ قوانین بنائے ہیں اور سکھانے کے اچھے طریقے نکالے ہیں۔ تعلیم کے سلسلے میں انہوں نے ہر مشکل پر قابو پالیا اور ہر مشکل قلعے کو سر کرلیا۔ باجود اس کے کہ اس تعلیم کے حصول کے اخراجات بہت کم ہیں اور وہ بھی محدود دنوں کیلئے مگر اس کے فائدے بہت زیادہ ہیں۔ پس رشک کرنے والوں کو اس پر رشک کرنا چاہئے۔ خدا گواہ ہے کہ اس قوم کو اللہ نے ہمارے لئے اور ہماری بھلائی کیلئے بھیجا ہے۔ اس قوم نے ہمارے دشمنوں کو تباہ کر دیا۔ ہماری گردنوں کو انہوں نے اپنے بے پناہ احسانات اور نعمتوں سے جھکا دیا ہے۔ ہم پر ان کا شکر کرنا دل و جان سے فرض ہوگیا۔ کیونکہ احسان کا بدلہ احسان ہی ہوتا ہے۔ پس مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ اس جلال اور نصرت کے ساتھ اسے لیں۔ اس کی اطاعت کا جُوا اپنی نیکی اور اکرام کے کندھوں پر ڈالیں۔ جو

فَاُوْلٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اعْتَدَوْا حُدُوْدَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِه وَ اُوْلٰٓئِكَ هُمُ الْجَاهِلُوْنَ. وَحَرَامٌ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ تَجْدِيْفُهُمْ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اَنْ يَّعْصِيَ فِي الْمَعْرُوْفِ مَلِكًا يَّحْفَظُ عِرْضَه وَمَالَه وَيَتَحَامٰى اَهْلَه وَعِيَالَه وَيَشْفِي الْاِحْسَانَ وَيَذْهَبُ الْاِحْزَانَ وَيُنْشِي الْاِسْتِحْسَانَ. فَخُذِ الْفَتْوٰى اَيُّهَا الْمُسْتَفْتُوْنَ. فَاْذَنُوْا بِحُكْمِ اللّٰهِ وَلَا تَمِيْلُوا إِلٰى جَذْبَاتِ النَّفْسِ وَلَا تَاذَنُوْا بِاٰرَآءِ الْعُلَمَآءِ الَّذِيْنَ يَفْتُوْنَ بِغَيْرِ عِلْمٍ فَيُضَلُّوْنَ وَيُضِلُّوْن. اِنَّنّا لَقَدْ عَايَنَنَا اٰلاَءً كَثِيْرَةً وَّنُعْمَآءَ كَبِيْرَةً مِنْ قَيْصَرَةِ الْهِنْدِ فَكَيْفَ نَنْسَاهَا وَ نَكْفُرُ بِهَا وَاَنَّ اللّٰهَ لَايَرْضٰى لِعِبَادِه اَنْ يَّكْفُرُوْنَ. لَا رَيْبَ فِيْ اَنَّ الْقَيْصَرَةَ اَحَدُ جَنَاحَيِ الْمُسْلِمِيْنَ وَحَافِظَةُ اٰثَارِ الْاِسْلَام وَ مِنَ الَّذِيْنَ هُمْ

ہم میں سے ان کو گزند پہنچائے یا ان پر خروج کرے یا ان سے جنگ کرے تو وہ ایسے لوگ ہوں گے جنہوں نے اللہ اور اس کے رسولؐ کی حدوں سے تجاوز کیا اور یہ جاہل ہیں۔ مومنوں پر ان کی ناشکری اس وقت تک حرام ہے جب تک کہ وہ اپنی طرز حکومت بدل نہ دیں۔ کسی مومن کو شایاں نہیں کہ وہ اس بزرگ ملکہ کے معروف کاموں کی نافرمانی کرے۔ وہ ملکہ جو ان کی عزت اور ان کے مال کی حفاظت کرتی ہے۔ وہ ان کے اہل و عیال کی خیرخواہ ہے۔ وہ ان پر احسان کرتی ہے اور ان کے غموں کو دور کرتی ہے۔ فتویٰ مانگنے والو! قابل عمل یہ فتویٰ ہے۔ اللہ کے اس حکم کو قبول کرو اور جذبات نفس کی طرف مت جھکو۔ اور ان علماء کی باتوں کو قبول نہ کرو جو بغیر علم کے فتویٰ دیتے ہیں۔ وہ خود گمراہ ہیں اور لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں۔ ہم نے قیصرہ ہند سے بہت نعمتیں پائیں، ہم ان کو کس طرح بھلا سکتے ہیں اور کس طرح ناشکری کر سکتے ہیں۔ اللہ پسند نہیں کرتا کہ اس کے بندے اپنے محسن کی ناشکری کریں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ قیصرہ ہند مسلمانوں کا ایک بازو ہے اور آثار اسلام کی حفاظت کرنے والی ہے۔ اور ان لوگوں میں سے

يُحْسِنُوْن. وُجُوْدُهَا لَنَا بَرْكَةٌ. وَجُوْدُهَا لَنَا مُزْنَةٌ. لَيْسَتْ علىٰ اَذِيَّتِنَا بِرَاضِيَّةٍ وَّقَدْ عَصَمَهَا اللّٰهُ مِنْ ظُلْمٍ وَّتَغَاضٍ. اٰوَتْ اَقْوَامًا مُتَفَرِّقَةً فِي ذَيْلٍ فَضْفَاضٍ. كُلُّ حِزْبٍ بِعَنَايَتِهَا فَرِحُوْنَ. وَ اَمَّا فَسَادُ قِسِّيْسِيْنَ وَ تَطَاوُلِهِمْ وَ هُبُوْبِ سَمُوْمِهِمْ. وَ شُيُوْعِ ضَلَالَاتِ الْفَلَاسَفَةِ وَانْتَشَارِ عَلُوْمِهِمْ فَلَيْسَ فِيْهَا دَخْلُ هٰذِهِ الْمَلِيْكَةِ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ وَ هٰذِهِ الدَّوْلَةُ بَرِيَّةٌ مِنَ الظَّنِّ بِحَمَايَتِهَا بَلْ هٰذِه نَتَآئِجُ حُرِّيَةٍ قَدْ اُعْطٰى لِكُلِّ قَوْمٍ نَّصِيْبٌ تَامُ مِّنْهَا وَمَآ اَعْطٰى قَانُوْنَ الْقَيْصَرَةِ حَقًّا زَآئِدًا لِّلْقِسِّيْسِيْنَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ بَلْ سَوَّاهُمَا فِيْ ذٰلِكَ فَلَمْ يَرْتَبِ الْمُرْتَابُوْنَ. وَمِنْ فَهِمَ اَنَّ الْقِسِّيْسِيْنَ شُعْبَةٌ مِّنْ شُعْبِ هٰذِهِ الدَّوْلَةِ وَأَنَّهُمْ يَعِظُوْنَ بِاَمْرِالْقَيْصَرَةِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيْدًا وَّصَارَ مِنَ الَّذِيْنَ يَظْلِمُوْنِ. اَتَمْنَعُ الْقَيْصَرَةُ مِنْ

ہے جو احسان کرتے رہتے ہیں۔ اس کا وجود ہمارے لئے موجب برکت ہے۔اس کی سخاوت ہمارے لئے ابر کرم ہے۔ وہ ہماری تکلیف پر راضی نہیں ہوتی۔ اللہ نے اسے ظلم وزیادتی سے بچایا ہوا ہے۔ اس نے اپنے وسیع دامن میں متفرق قوموں کو پناہ دی ہوئی ہے۔ ہر ایک گروہ اس کی عنایت سے خوش ہے۔ جہاں تک پادریوں کے فساد اور ظلم کا تعلق ہے ان کی زہریلی ہوا چلنے اور فلسفیوں کی گمراہیوں کے شائع ہونے کا تعلق ہے اور علوم کے پھیلنے کا تعلق ہے تو اس میں اس ملکہ کا ذرہ بھر بھی دخل نہیں ہے۔ یہ دولت برطانیہ کے بارے میں جو لوگوں کا خیال ہے کہ وہ ان کی حمایت کرتی ہے غلط خیال ہے۔ بلکہ یہ اس آزادی کا نتیجہ ہے جو اس نے ہر قوم کو دی ہوئی ہے۔ ملکہ کا قانون پادریوں کو مسلمانوں پر کوئی زیادہ حق نہیں دیتا۔ بلکہ اس میں سب برابر ہیں۔ پھر شکر کرنے والے کیوں شکر نہیں کرتے۔ جو یہ خیال کرتا ہے کہ پادری بھی اس حکومت کا ایک شعبہ ہیں اور کہ وہ ملکہ کے حکم سے تبلیغ کرتے ہیں۔ تو ایسا خیال کرنے والا یقیناً گمراہی میں بھٹک گیا اور ان لوگوں میں سے ہوگیا جو ظلم کرتے ہیں۔ کیا ملکہ اشاعت اسلام

اِشَاعَةِ دِيْنِ الْاِسْلَامِ وَ كَاَيِّنْ مِّنْ قَوْمِهَا وَ مِنْ نَوَاحِ دَارِ دَوْلَتِهَا اَسْلَمُوْا وَ اُسِّسَ الْمَسَاجِدَ فِيْهَا وَ عُمِرَتْ فَمَالَكُمْ لَا تَفْهَمُوْنَ. وَ عَنَايَاتُهَا لَيْسَتْ مُخْتَصَّةٌ بِقَومٍ دُوْنَ قَوْمٍ. ذٰلِكَ ظَنُّ الَّذِيْنَ يَقْنَعُوْنَ علٰى خَيَالَاتِ سَطْحِيَّةٍ وَ هُمْ عَنْ حَقِيْقَةِ الْاَمْرِ غَافِلُوْنَ. اُنْظُرُوْٓا إِلَىٓ اٰثَارِ فَيْضِهَا كَيْفَ اَقَامَتْ فِيْ كُلِّ بَلْدَةٍ اَنْدِيَّةَ الْاِفَادَةِ فَمِنْهَا اَنْدِيَّةُ الْاَدَبِ وَمِنْهَا اَنْدِيَّةُ سِيَاسَةِ الْمُدُنِ وَوَشَحَتْهَا بِشُوْرٰى الْحُكَمَآءِ وَالْعُقَلَآءِ وَاَجْرَتْ مِنَ الْعُلُوْمِ اَنْهَارًا وَفَتَحَتْ لِلطُّلَبَآءِ مَدَارِسَ وَهَمَّنَتْ لِفُقَرَآئِهِمْ دِرْهَمًا وَ دِيْنَارًا وَ اَعَانَتْهُمْ اِدْرَارًا. وَّطَالَمَا دَاوَمَتْ علٰى ذٰلِكَ فَاشْكُرُوْا لَهَا اَيُّهَا الْمُسْلِمُوْنَ وَادْعُوْا اللّٰهَ اَنْ يُّدِيْمَ عِزَّ هٰذِهِ الْمَلِيْكَةِ الْكَرِيْمَةِ وَيَنْصُرُهَا علٰى الرُّوْسَ الْمَنْحُوْسِ وَ يَدْخَلَهَا فِيْ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِه وَ

سے روکتی ہے۔ حالانکہ اس کی قوم سے اور اس کی حکومت میں کتنے ہی لوگ اسلام قبول کر چکے ہیں۔ اس نے مساجد تعمیر کیں۔ تمہیں کیا ہو گیا تم کیوں نہیں سمجھتے۔ اس کی عنایات کسی ایک قوم سے مخصوص نہیں ہیں۔ ایسا خیال صرف وہ کرتے ہیں جو سطحی خیالات کے مالک ہیں اور حقیقت امر سے غافل ہیں۔ اس حکومت کی فیض رسانی کی طرف توجہ کرو کہ کس طرح ہر شہر میں اس نے مفید شعبے قائم کر دیئے ہیں۔ اس میں ادب، شہریت کی سیاست کے شعبے ہیں اور انہیں حکما اور عقلاء کے مشوروں سے مزین کیا گیا ہے۔ علوم کی نہریں جاری کر دی ہیں۔ طلباء کیلئے مدارس کھول دیئے ہیں۔ فقیروں کیلئے اس نے درہم و دینار کے وظائف جاری کر دیئے ہیں۔ یہ حکومت مدتوں اس پر مداومت اختیار کئے ہوئے ہے۔ اے مسلمانو اس کا شکریہ ادا کرو اور اللہ سے دعائیں کرتے رہو کہ اللہ اس بزرگ ملکہ کی عزت کو قائم دائم رکھے اور اسے منحوس روس کے خلاف مدد دے۔ اور یہ کہ اللہ اسے ان لوگوں میں داخل کرے جو اللہ اور اس کے رسول کریمؐ پر ایمان لاتے ہیں۔ اور اسے دونوں جہانوں کی خیر عطا کرے اور اسے ان لوگوں میں سے بنائے

يُعْطِيَهَا خَيْرَالْكَوْنَيْنِ وَ يَجْعَلُهَا
مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوْا حَظَّ الدَّارَيْنِ وَ
يُسْعَدُوْن.

يَا قَيْصَرَةَ الْهِنْدِ وُقِيْتِ
التَّلْفَ وَاُنْسِيْتِ كُلَّ رَزْءٍ سَلَفٍ.
قَدْ بَذَلْتِ فِيْ اِقَامَةِ الْاَمْنِ جَهْدَ
الْمُسْتَطِيْعِ. وَوَسِعْتِ الْحُرِيَّةَ
غَايَةَ التَّوْسِيْعِ. وَنَجَّيْتِ
الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ هُمُوْمٍ نَاصِبَةٍ. وَ
اَخْرَجْتِ لَهُمْ اَصْدَافَ دُرَرٍ
نَاضِبَةً. وَرَاَيْنَا مِنْكَ رَاحَةَ
الْقُلُوْبِ وَ قُرَّةُ الْاَعْيُنِ وَ تَوْدِيْعَ
الْكُرُوْبِ. فَوَاهًا لَّكِ لَوْ كُنْتِ
مِنَ الَّذِيْنَ يُسْلِمُوْنَ. جَزَاكَ اللّٰهُ
عَنَّا خَيْرَ الْجَزَآءِ. وَاَعْطَاكِ مَا فِيْ
قَلْبِكِ مِنَ التَّمَنى. لَا يَنْسٰى
نَعْمَآئُكِ ذُرِّيَّةُ الْمُسْلِمِيْنَ. وَلَا
يُمْحَى اسْمُكِ عَنْ دَفَاتَرِ
الْفُرْقَانِيِّيْنَ. يَنْقَطِعُ الزَّمَانُ وَلَا
يَنْقَطِعُ ذِكْرُ مَاٰثِرِكِ. فَطُوْبٰى لَكِ
اَيَّتُهَا الْمُحْسِنَةُ اِلَى الَّذِيْنَ كَانُوْا
يُقْمَعُوْنَ.

جنہیں دونوں جہانوں کی خوشیاں عطا کی گئیں اور وہ سعادت مند بنائے گئے۔

اے ملکہ برطانیہ! تم نقصان سے بچائی جاؤ اور ہر اس تکلیف کو بھلا دو جو گزر گئی۔ تم نے اپنی سلطنت میں امن قائم کرنے کیلئے انتہائی کوشش کی۔ اور آزادی کو انتہائی حد تک وسعت دی۔ اور مسلمانوں کو رنج پہنچانے والے مصائب سے نجات دلائی۔ اور ان کیلئے گہرائی سے قیمتی موتی نکالے۔ اور ہم نے تجھ سے دلوں کی راحت اور آنکھوں کی ٹھنڈک پائی۔ اور دکھوں کو دور کرنے میں راحت پائی۔ تو کتنی اچھی ہے کاش تو اسلام قبول کر لیتی۔ اللہ تجھے اس کی بہتر جزا دے۔ اللہ تمہارے دل کی آرزوؤں کو پورا کرے۔ مسلمانوں کی نسلیں تمہاری عنایات کو نہیں بھولیں گی۔ اور قرآن پڑھنے والوں کے دفتروں سے تیرا نام نہیں مٹایا جائے گا۔ زمانہ گذر جائے گا مگر تیری خوبیوں کا ذکر کبھی منقطع نہیں ہوگا۔ اے محسنہ ملکہ خدا تجھے خوش وخرم رکھے۔ یہ ان لوگوں کی دعا ہے جنہیں ذلیل وخوار کیا جاتا تھا۔

اَيَّتُهَا الْمَلِيْكَةِ الْمُكَرَّمَةُ
اِنِّى فَكَّرْتُ فِىْ نَفْسِىْ كَمَالَاتَكِ
فَوَجَدْتُّكِ اِنَّكِ حَاذِقَةٌ يَّمُرَّ
رَائُكِ فِىْ شِعَابِ الْمُعْضَلَاتِ مَرَّ
السَّحَابِ وَتَزِفُّ مَدَارِكُكِ فِى
الْغَامِضَاتَ كَزَفِّ الْعِقَابِ.
وَلَكِ يَدٌ طُوْلٰى فِى اسْتِنْبَاطِ
الدَّقَآئِقِ وَمَاٰثِرِ غَرَآءٍ فِىْ تَفتِيْشِ
الْحَقَائِقِ. وَاَنْتِ بِفَضْلِ اللّٰهِ مِنَ
الَّذِيْنَ يُصِيْبُوْنَ فِى اسْتِقْرَاءَ
الْمَسَالِكِ وَلَا يُخْطُوْنَ. اَنْتِ يَا
مَلِيْكَةُ! تَسْتَشْفِيْنَ كُلَّ جَوْهَرٍ
نَّقِيٍّ وَ تَسْتَنْبِطِيْنَ دَقَآئِقَ
الْمَعْدِلَةِ بِفِكْرٍ دِقِيْقٍ وَ ذِهْنٍ
زَكِيٍّ. وَاِنَّ لَكِ فِىْ هٰذِهِ اللِّيَاقَةِ
مَاٰثِرُ حُلْوَ الْمَذَاقَةِ مَلِيْحَ
السَّيَاقَةِ وَ يَحْمُدَكَ الْمَحْمُوْدُوْنَ.
فَالْآنَ قَدْ اُلْقِيَ فِىْ بَالِىْ بَعْدَ
تَصَوُّرِ كَمَالَاتِكِ وَ حُسْنِ
صِفَاتِكِ الَّتِى تَضَوَّعَتْ رِيْحُهَا
فِى الْعَالَمِ اَنْ اُخْبِرَكِ مِنْ اَمْرٍ
عَظِيْمٍ. لِيَرْتَفِعَ بِه قَدْرُكِ عِنْدَ

اے نیک ملکہ میں نے تیرے کمالات کے بارے میں غور کیا ہے میں نے تجھے تجربہ کار پایا۔ تیری رائے مسائل اور مشکلات حل کرنے میں بادلوں کی طرح تیز چلتی ہے۔ تیری سمجھ بوجھ مشکل معاملات کے حل میں عقاب کی طرح تیز ہے۔ باریک معاملات کی تہہ تک پہنچنے میں تو یدطولیٰ رکھتی ہے۔ حقائق کی تلاش میں تیری عقل زیادہ روشن ہے۔ اور تو اللہ کے فضل سے ان لوگوں میں سے ہے جو راستوں کی تلاش میں صائب رائے ہیں اور خطا نہیں کرتے ہیں۔ اے ملکہ تو ہر صاف موتی کی تفتیش کرتی ہے۔ اور انصاف کے دقائق سے استنباط کرتی ہے بڑی گہری فکر سے اور ذہین دماغ کے ساتھ۔ اور اس معاملے میں تو حسن ذوق رکھتی ہے اور معاملہ فہم ہے۔ اور قابل تعریف لوگ تیری تعریف کرتے ہیں۔ پس تیرے کمالات کے تصور، تیری عمدہ صفات جن کی خوشبو پورے عالم میں پھیل گئی ہے کو دیکھتے ہوئے میرے دل میں ڈالا گیا ہے کہ تمہیں اس عظیم امر کی خبر دوں جس سے تیری قدر رب کریم کے نزدیک بھی بڑھ جائے۔ میں اس کا ذکر اخلاص کے پورے جوش کے ساتھ کر رہا ہوں کیونکہ میرا اخلاص یہ تقاضا کرتا ہے کہ میں تجھے تیری بھلائی کی طرف بلاؤں۔ اور تیرا شکر بجا

رَبٍّ كَرِيْمٍ. وَمَآ اَذْكُرُه اِلَّا بِفَوْرَةِ اِخْلَاصِى لِاَنَّ اِخْلَاصِى قَدِ اقْتَضٰى اَنْ اَدْعُوْكِ اِلٰى خَيْرِكِ وَلَآ اُلْغِىَ لَوَازِمَ شُكْرَكِ وَاِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَ بِصِدْقِ النِّيَّةِ يُعْرَفُ الْمُخْلِصُوْنَ. وَمَا كَانَ لِمُخْلِصٍ اَنْ يَّسْتَشْعِرَ اَمْرًا فِيْهَ خَيْرُ مُحْسِنِه بَلْ يَسْتَعْرِضُ مَتَاعَه لَه وَلَا يَكُوْنُ مِنَ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ.

لاؤں کیونکہ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔اور مخلص لوگ ہمیشہ اچھی نیت سے پہچانے جاتے ہیں۔اور مخلص انسان کیلئے یہ جائز نہیں کہ وہ اس امر کو چھپائے جس میں اس کے محسن کیلئے بھلائی ہو۔ بلکہ وہ اپنی متاع کو اس کیلئے پیش کرے اور چھپانے والوں میں سے نہ ہو۔

اَيَّتُهَا الْمَلِيْكَةُ الْكَرِيْمَةُ الْجَلِيْلَةُ أَعْجَبَنِىَ اَنَّكِ مَعَ كَمَالِ فَضْلِكِ وَعِلْمِكِ وَ فِرَاسَتِكِ تَنْكُرِيْنَ لِدِيْنِ الْاِسْلَامِ. وَلَا تَمْعَنِيْنَ فِيْهَ بِعُيُوْنِ الَّتِى تَمْعَنِيْنَ بِهَا فِىْ الْاُمُوْرِ الْعِظَامِ. قَدْ رَاَيْتِ فِىْ لَيْلٍ دَجٰى. وَالْاٰنَ لَاحَتِ الشَّمْسُ فَمَالَكِ لَا تَرِيْنَ فِى الضُّحٰى. اَيَّتُهَا الْجَلِيْلَةُ اِعْلَمِى اَيَّدَكِ اللّٰهُ اَنَّ دِيْنِ الْاِسْلَامِ مَجْمَعُ الْاَنْوَارِ وَ مَنْبَعُ الْاَنْهَارِ وَ حَدِيْقَةُ الْاَثْمَارِ وَمَا مِنْ دِيْنٍ

اے بزرگ شان والی ملکہ مجھے یہ بات تعجب میں ڈالتی ہے کہ باوجود تیرے کمال فضل، کمال علم اور فراست کے تو دین اسلام کا انکار کرتی ہے۔تو اس میں اس گہرائی کی نظر سے غور نہیں کرتی جس نظر سے تو بڑے بڑے معاملات میں غور وفکر کرتی ہے۔ یقینا تو نے اسلام کو کالی رات میں دیکھا مگر اب تو اسلام کا سورج چڑھ آیا ہے۔اور تجھے کیا ہو گیا ہے کہ تو صبح کی روشنی کی طرف نظر نہیں کرتی۔اے بزرگ ملکہ! اللہ تیری تائید کرے جان لے کہ دین اسلام انوار کا مجموعہ ہے۔اور یہ روحانی نہروں کا منبع اور پھلوں کا باغ ہے۔دنیا میں کوئی دین نہیں مگر وہ اسلام کا حصہ ہے۔پس اس کی بناوٹ اور خوبصورتی اور جنت

اِلَّا هُوَ شُعْبَتُه فَانْظُرِیْ اِلٰی
حِبْرِه وَ سِبْرِه وَجَنَّتِه وَكُوْنِیْ مِنَ
الَّذِیْنَ یُرْزَقُوْنَ مِنْهُ رِزْقًا رَّغَدًا
وَّ یَرْتَعُوْنَ. وَ اَنَّ هٰذَا الدِّیْنَ حَیٌّ
مُّجْمِعُ الْبَرَكَاتِ وَمَظْهَرُ الْاٰیَاتِ
یَاْمُرُ بِالطَّیِّبَاتِ وَ یَنْهٰی عَنِ
الْخَبِیْثَاتِ وَمَنْ قَالَ خِلَافَ
ذٰلِكَ اَوْ اَبَانَ فَقَدْ مَانَ. وَ نَعُوْذُ
بِاللّٰهِ مِنَ الَّذِیْنَ یَفْتَرُوْنَ فَبِمَا
اِخْفَآءِهِمِ الْحَقَّ وَ اِیْوَآءِهِمُ
الْبَاطِلَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ وَ نَزَعَ مِنْ
صُدُوْرِهِمْ اَنْوَارَا الْفِطْرَةِ فَنَسُوْا
حَظَّهُمْ مِنْهَا وَ فَرِحُوْا
بِالتَّعَصُّبَاتِ وَمَا یَصْنَعُوْنَ.

اَیَّتُهَا الْمَلِیْكَةُ اِنَّ هٰذَا
الْقُرْاٰنَ یُطَهِّرُ الصُّدُوْرَ وَ یُلْقِیْ
فِیْهَا النُّوْرَ وَیُرِی الْحُبُوْرَ
الرُّوْحَانِیَّ وَالسُّرُوْرَ وَ مَنْ تَبِعَه
فَیَجِدُ نُوْرًا وَّجَدَهُ النَّبِیُّوْنَ وَلَا
یُلَقِّیْ اَنْوَارَه اِلَّاالَّذِیْنَ لَا یُرِیْدُوْنَ
عَلُوًّا فِی الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا
وَّیَاْتُوْنَه رَاغِبًا فِیْ اَنْوَارِه فَاُوْلٰٓئِكَ

کی طرف دیکھ۔ اور ان لوگوں میں سے ہو جا جو اس سے رزق حاصل کرتے ہیں بافراغت رزق اور اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اور یہ دین اسلام زندہ دین ہے۔ برکات کو جمع کرنے والا، نشانیوں کا ظاہر کرنے والا، نیکیوں کا حکم دینے والا اور برائیوں سے روکنے والا ہے اور جو کوئی اس کے خلاف کہتا یا ظاہر کرتا ہے تو اس نے یقیناً جھوٹ بولا۔ ہم جھوٹ بولنے والوں سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔ چونکہ انہوں نے حق کو چھپایا اور باطل کو جگہ دی پس اس کی وجہ سے اللہ نے ان پر لعنت کی اور فطرتی انوار کو ان کے سینوں سے چھین لیا۔ پس وہ اس میں سے اپنا حصہ بھول گئے اور وہ تعصّبات اور جو کچھ انہوں نے گھڑا ہے اس پر خوش ہو گئے۔

اے ملکہ! یہ قرآن سینوں کو صاف کرتا اور ان میں نور بھرتا ہے۔ روحانی خوشی اور سرور دکھاتا ہے۔ جو اس قرآن کی پیروی کرتا ہے یقیناً وہ اس نور کو پاتا ہے جو نبیوں کو ملا۔ مگر وہ یہ نور صرف ان کے دلوں میں ڈالتا ہے جو زمین میں تکبر اور فساد نہیں کرتے۔ بلکہ وہ اس کے انوار کی طرف رغبت رکھتے ہوئے آتے ہیں۔ پس یہی وہ لوگ ہیں جن کی آنکھیں کھولی جاتی ہیں اور ان کے نفوس پاک کئے جاتے ہیں۔ پس وہ صاحب

الَّذِيْنَ تُفْتَحُ اَعْيُنُهُمْ وَ تَزَكّٰى اَنْفُسُهُمْ فَاِذَاهُمْ مُّبْصِرُوْنَ. وَاِنِّي بِفَضْلِ اللّٰهِ مِنَ الَّذِيْنَ اَعْطَاهُمُ اللّٰهُ مِنْ اَنْوَارِ الْفُرْقَانِ وَاَصَابَهُمْ مِنْ اَتَمِّ حُظُوْظِ الْقُرْآنِ فَاَنَارَ قَلْبِيْ وَوَجَدَتْ نَفْسِيْ هَدَاهَا كَمَا يَجِدُهُ الْوَاصِلُوْنَ ثُمَّ بَعْدَ ذٰلِكَ اَرْسَلَنِيْ رَبِّي لِدَعْوَةِ الْخَلْقِ وَاَتَانِيْ مِنْ اٰيَاتٍ بَيِّنَةٍ لِّاَدْعُوَ خَلْقَه إِلٰى دِيْنِه فَطُوْبٰى لِلَّذِيْنَ يَقْبُلُوْنَنِي وَيَذْكُرُوْنَ الْمَوْتَ اَوْ يَطْلَبُوْنَ الْآيَاتِ وَ بَعْدَ رُؤْيَتِهَا يُؤْمِنُوْنَ.

بصیرت ہوجاتے ہیں۔اور میں اللہ کے فضل سے ان لوگوں میں سے ہوں جنہیں اللہ تعالیٰ قرآن کے انوار عطا کرتا ہے اور انہیں قرآن کی پوری لذت پہنچاتا ہے۔ پس اس نے میرے دل کو روشن کیا۔اور میرے نفس نے اس کی ہدایت کو پالیا جیسے کہ واصل لوگ پاتے ہیں۔پھر اس کے بعد میرے رب نے مجھے مخلوق کو دعوت دینے کیلئے بھیجا ہے اور مجھے وہ روشن نشان دیئے کہ میں مخلوق کو اس کے دین کی طرف بلاؤں۔خوش خبری ہے ان کیلئے جو مجھے قبول کرتے ہیں۔اور موت کو یاد کرتے ہیں یا نشان طلب کرتے ہیں اور نشان دیکھنے کے بعد ان پر ایمان لاتے ہیں۔

اَيَّتُهَا الْمَلِيْكَةُ الْكَرِيْمَةُ قَدْ كَانَ عَلَيْكِ فَضْلُ اللّٰهِ فِي اٰلَاءِ الدُّنْيَا فَضْلًا كَبِيْرًا فَارْغَبِي الْآنَ فِيْ مُلْكِ الْآخِرَةِ وَ تُوْبِيْ وَاقْنُتِيْ لِرَبٍّ وَّحِيْدٍ لَّمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّه شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَ كَبِّرِيْهِ تَكْبِيْرًا. اَتَتَّخِذُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً لَّا يَخْلُقُوْنَ شَيْئًا وَّ هُمْ يُخْلَقُوْنَ. وَ اِنْ كُنْتِ فِيْ شَكٍّ مِّنَ

اے بزرگ ملکہ! تجھ پر اللہ کی دنیاوی نعمتوں کا بہت بڑا فضل ہے۔پس اب تو آخرت کی بادشاہت کی فکر کر۔ اور توبہ کر اور واحد خدا کے سامنے جھک جا جس کا کوئی بیٹا نہیں اور جس کی بادشاہت میں کوئی دوسرا شریک نہیں اور اس کی بڑائی بیان کر۔ کیا تم اس کے علاوہ دوسروں کو معبود بناتے ہو جو کہ کچھ پیدا نہیں کر سکتے بلکہ وہ خود پیدا کئے گئے ہیں۔پس اگر تجھے اسلام کے بارے میں کوئی شک ہے تو میں یہاں حاضر ہوں اس کی صداقت کے نشانات دکھانے کیلئے۔ وہ

الْاِسْلَامِ فَهَآ اَنَا قَآئِمٌ لِّاِرَآءَةِ اٰيَاتِ صِدْقِهٖ وَ هُوَ مَعِیَ فِیْ كُلِّ حَالِیْ اِذَا دَعَوْتُه يُجِيْبُنِیَ وَ اِذَا نَادَيْتُه يُلَبِّيْنِیْ. وَ اِذَا اسْتَعَنْتُه يَنْصُرُنِی. وَ اَنَا اَعْلَمُ اَنَّه فِیْ كُلِّ مَوْطِنٍ يُّعِيْنُنِیْ وَلَا يُضِيْعُنِی. فَهَلْ لَّكِ رَغْبَةٌ فِیْ رُؤْيَةِ اٰيَاتِیْ وَعَيَانَ صِدْقِیْ وَ سِدَادِیْ خَوْفًا مِّنْ يَّوْمِ التَّنَادِیْ.

اللہ ہر حال میں میرے ساتھ ہے۔ جب میں اس کو پکارتا ہوں وہ جواب دیتا ہے۔ جب وہ آواز دیتا ہے میں لبیک کہتا ہوں۔ جب اس سے مدد طلب کرتا ہوں وہ میری مدد کو آتا ہے۔ اور مجھے خوب یقین ہے کہ وہ ہر موقعہ پر میری مدد کرے گا اور مجھے ضائع نہیں کرے گا۔ پس کیا تو میرے نشانات دیکھنے کی رغبت رکھتی ہے اور کیا تو میری سچائی اور صداقت کو دیکھنا چاہتی ہے آخرت کے خوف سے۔

يَا قَيْصَرَةُ تُوْبِیْ تُوْبِیْ وَاسْمَعِی اِسْمِعِیْ بَارَكَ اللّٰهُ فِیْ مَالِكِ وَ كُلِّ حَالِكِ وَكُنْتِ مِنَ الَّذِيْنَ يُرْحَمُوْنَ. فَاِنْ ظَهَرَ كَذِبِیْ عِنْدَ الْاِمْتِحَانِ فَوَاللّٰهِ اِنِّیْ رَاضٍ اَنْ اُقْتَلَ اَوْ اُصْلَبَ اَوْ تُقْطَعْ اَيْدِیْ وَاَرْجُلِیْ وَاُلْحَقَ بِالَّذِيْنَ يُذْبَحُوْنَ. وَاِنْ ظَهَرَ صِدْقِیْ فَمَآ اَسْئَلُ اَجْرًا مِّنْكِ اِلَّا رَجُوْعَكِ اِلَی الَّذِیْ خَلَقَكِ وَ رَبَّاكِ وَ اَعَزَّكِ وَ اٰتَاكِ كُلَّ مَا سَأَلْتِيْهِ فَاسْمَعِیْ دَعْوَتِیْ.

اے ملکہ برطانیہ! توبہ توبہ کر اور میری بات سن۔ میری پکار سن اللہ تجھے تیری بادشاہی میں برکت دے تمہارے مال و حال میں۔ اور تو ان میں سے ہوجائے جن پر رحم کیا جاتا ہے۔ اگر امتحان کے وقت میرا جھوٹ ظاہر ہوجائے تو اللہ کی قسم میں راضی ہوں کہ مجھے قتل کردیا جائے یا صلیب دے دی جائے یا میرے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے جائیں۔ اور ان لوگوں کے ساتھ ملادیا جاؤں جنہیں ذبح کیا جاتا ہے۔ اور اگر میری سچائی ظاہر ہوجائے تو میں تجھ سے کوئی اجر نہیں مانگتا سوائے تیرے رجوع کرنے کے اس ذات کی طرف جس نے تجھے پیدا کیا اور تیری ربوبیت کی اور تجھے عزت دی۔ اور تجھے وہ سب عطا کیا جو تم نے مانگا۔ پس تو میری دعوت کو سن۔

يَا مَلِيْكَةِ الْمُمَالِكَةِ الْعَظِيْمَةِ وَ قَيْصَرَةِ الْهِنْدِ وَلَا تَكُوْنِىْ مِنَ الَّذِيْنَ يَشْمَئِزُّ قُلُوْبُهُمْ عِنْدَ ذِكْرِ الْحَقِّ وَ يَعْرِضُوْنَ.

اے مملکت عظیمہ کی ملکہ قیصرہ ہند! ان لوگوں میں سے مت ہو جن کے دل حق کے ذکر کے وقت تنگ ہو جاتے ہیں اور وہ اعراض کرتے ہیں۔

اَيَّتُهَا الْقَيْصَرَةُ الْكَرِيْمَةُ الْجَلِيْلَةُ اَذْهَبَ اللّٰهُ اَحْزَانَكِ وَاَطَالَ عُمُرَكِ وَعُمَرَ فَلَذَ كَبِدَكِ وَعَافَاكِ وَحَفِظَكِ مِنْ شَرِّ الْاَعْدَآءِ وَالْحَسَدَآءِ اِنِّىْ كَتَبْتُ هٰذِهِ الْوَصَايَا خَالِصًا لِلّٰهِ رَحْمًا عَلَيْكِ وَ علىٰ عُقْبَاكِ وَ اَدْعُوْ لَكِ بَرَكَاتِ اللَّيْلِ وَ بَرَكَاتِ النَّهَارِ وَ بَرَكَاتِ الدَّوْلَةِ وَ بَرَكَاتِ الْمِضْمَارِ.

اے معزز ملکہ برطانیہ! اللہ تیرے غموں کو دور کرے اور تیری عمر اور تیری نسل کو دراز کرے۔ اللہ تجھے عافیت میں رکھے اور دشمنوں اور حاسدوں کے شر سے محفوظ رکھے۔ میں نے یہ وصایا محض خالصتاً اللہ کی خاطر تجھ پر رحم کھاتے ہوئے اور تیری آخرت کو سنوارنے کیلئے کی ہیں۔ میں تیرے لیے دن رات کی برکات مانگتا ہوں۔ میں تیری حکومت اور تیرے لئے ہر میدان کی برکات کیلئے دعا گو ہوں۔

يَا مَلِيْكَةَ الْاَرْضِ اَسْلِمِى تَسْلِمِيْنَ اَسْلِمِى مَتَّعْكِ اللّٰهُ إِلىٰ يَوْمِ التَّنَادِىْ. وَسُلِّمْتِ وَحُفِظْتِ مِنَ الْاَعَادِىْ. وَيَحْفَظُكَ مِنَ اللّٰهِ الْحَافِظُوْنَ.

اے زمین کی ملکہ! اسلام قبول کرلے تو امن میں آجائے گی۔ تو اسلام قبول کرلے تو اللہ تعالیٰ تجھے قیامت کے دن تک رفع عطا کرے گا۔ اللہ تجھے دشمنوں سے سلامت اور محفوظ رکھے۔ اللہ تیری حفاظت ان کے ذریعے کرے جو اس کی طرف سے حفاظت کیلئے مقرر کئے جاتے ہیں۔

اَيَّتُهَا الْمَلِيْكَةُ الْكَرِيْمَةُ اَنَا اِمْرُءٌ جَذَبَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنَ الدُّنْيَا إِلَى الْآخِرَةِ وَمَآ اَسْئَلُه مِنْ هٰذِهِ الدُّنْيَا اِلَّا رَغِيْفِيْنَ وَكُوْزَةَ مَآءٍ وَّصُرِفَ قَلْبِيْ مِنْ اَهْوَآءٍ لَّآ اُرِيْدُ عُلُوًّا وَّلَا مَزِيَّةً فِي الدُّنْيَا وَلَا زِيْنَتَهَا وَ اُرِيْدُ اَنْ اَكُوْنَ بِالَّذِيْنَ يُبْسَطُ لَهُمْ سُرُرٌ فِي الْجَنَّةِ وَ مِنْ نُعْمَآئِهَا يُرْزَقُوْنَ وَ فِيْ رِيَاضِ حَظِيْرَةَ الْقُدْسِ يَرْتَعُوْنَ.

اے ملکہ! میں وہ شخص ہوں جسے اللہ تعالیٰ نے اس دنیا سے آخرت کی طرف کھینچ لیا ہے۔ مجھے اس دنیا میں سوائے دو روٹیوں اور پانی کے کوزے کے علاوہ کچھ نہیں چاہئے۔ اللہ نے میرے دل کو دنیا کی خواہشات سے پھیر دیا ہے۔ نہ مجھے مرتبہ چاہئے نہ دنیا کی چمک اور زینت۔ میں چاہتا ہوں کہ میں ان لوگوں میں سے ہوجاؤں جن کیلئے جنت میں عزت کے تخت بچھائے جاتے ہیں اور وہ اس کی نعمتوں سے رزق دیئے جاتے ہیں۔ اور وہ خدا کے مقدس باغوں میں سیر کرتے ہیں۔

اَيَّتُهَا الْمَلِيْكَةُ اَنَا اَحَدٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ رَزَقَنِيَ اللّٰهُ عِرْفَانَه وَاَعْطَانِيْ نُوْرَهٗ وَضِيَآءَهٗ وَلَمَعَانَه. وَاَظْهَرَ عَلَيَّ مَلَكُوْتَ السَّمٰوَاتِ وَحَبَّبَهَآ إِلَيَّ بَالِيْ وَاَرَانِيْ مَلَكَ الْاَرْضِ وَ كَرَّهَآ إِلٰى قَلْبِيْ وَ صَرَفَ عَنْهُ خَيَالِيْ. فَالْيَوْمَ هُوَ فِيْ اَعْيُنِيْ كَجِيْفَةٍ اَوْ اَنْتَنَ مِنْهَا وَ كَذَا كُلَّ زِيْنَةِ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَالْمَالِ وَالْبَنُوْنَ. وَفِيْ اٰخِرِ كَلَامِيْ اَنْصَحُ لَكِ يَا قَيْصَرَةُ خَالِصًا لِلّٰهِ

اے ملکہ معظّمہ! میں مسلمانوں سے ایک شخص ہوں۔ اللہ نے مجھے عرفان سے رزق دیا اور مجھے اپنا نور، روشنی اور چمک عطا کی اور مجھ پر آسمانی بادشاہتوں کو ظاہر کیا اور یہ آسمانی بادشاہت میرے دل کو لگی۔ اس نے مجھے زمین کی بادشاہتیں دکھائیں مگر میرے دل کو ان سے کراہت ہوئی۔ میرا خیال ان سے ہٹ گیا۔ پس یہ دنیا آج میری آنکھوں میں مردار کی مانند ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ بدبودار۔ اسی طرح زندگی کی زینت، مال اور بیٹے میری نظر میں کچھ نہیں ہیں۔ اے ملکہ برطانیہ! آخر میں مَیں تجھے محض للہ نصیحت کرتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ مسلمان تیرے

وَهُوَ اَنَّ الْمُسْلِمِيْنَ عَضُدُكِ الْخَاصِ وَلَهُمْ فِيْ مُلْكِكِ خَصُوْصِيَّةٌ تَفْهَمِيْنَهَا فَانْظُرِيْ اِلَى الْمُسْلِمِيْنِ بِنَظَرٍ خَاصٍ وَاَقِرِّيْ اَعْيُنَهُمْ وَاَلِّفِيْ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَاجْعَلِيْ اَكْثَرَهُمْ مِّنَ الَّذِيْنَ يُقَرَّبُوْنَ اَلتَّفْضِيْلُ اَلتَّفْضِيْلُ. اَلتَّخْصِيْصُ اَلتَّخْصِيْصُ وَ فِيْ هٰذِهٖ بَرَكَاتٌ وَّ مَصَالِحُ. اَرْضِيْهِمْ فَاِنَّكِ وَرِثْتِ اَرْضَهُمْ وَدِيَارَهُمْ فَاِنَّكِ نَزَلْتِ بِدَارِهِمْ وَاٰتَاكِ اللّٰهُ مُلْكَهُمُ الَّذِىْ اَمَرُوْا فِيْهِ قَرِيْبًا مِّنْ اَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ فَاشْكُرِيْ رَبَّكِ وَ تَصَدَّقِيْ عَلَيْهِمْ فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يَتَصَدَّقُوْنَ. اَلْمُلْكُ لِلّٰهِ يُؤْتِيْ مَنْ يَّشَآءُ وَ يَنْزِعُ مِمَّنْ يَّشَآءُ وَ يُطِيْلُ اَيَّامَ الَّذِيْنَ يَشْكُرُوْنَ.

خاص بازو ہیں۔ تیری مملکت میں ان کی خاص اہمیت ہے جسے تم سمجھتی ہو۔ پس تو مسلمانوں پر خاص نظر کرم فرما۔ انکی آنکھوں کو ٹھنڈک عطا کر۔ ان کے دلوں میں اپنی محبت پیدا کر اور ان میں سے اکثر لوگوں کو اپنا مقرب بنا۔ تو ان کو فضیلت دے اور ان کو اپنے خاص آدمیوں میں شامل کر۔ اس میں تیرے لئے بہت سی برکات اور مصلحتیں ہیں۔ تو ان کو خوش رکھ کہ تو اس زمین کی مالک بنی ہے جس کے وہ مالک تھے۔ تو ان کے ملک میں آ گئی ہے جس پر وہ ہزار سال حاکم رہے تھے۔ پس تو اپنے رب کا شکر ادا کر اور ان سے اچھے طریقے سے پیش آ کیونکہ اللہ صدقہ کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ بادشاہت اللہ کی ہے جسے چاہے عطا کرتا ہے اور جس سے چاہے چھین لیتا ہے۔ اللہ شکر کرنے والوں کے ایام حکومت کو لمبا کر دیتا ہے۔

اَيَّتُهَا الْمَلِيْكَةُ الْمُكَرَّمَةُ لَا شَكَّ اِنَّ قُلُوْبَ مُسْلِمِى الْهِنْدِ مَعَكِ وَلَآ اَسْتَنْشَقُّ مِنْهُمْ رِيْحَ

اے ملکہ برطانیہ! اس میں کوئی شک نہیں کہ ہند کے مسلمانوں کے دل تیرے ساتھ ہیں۔ تجھے ان میں فساد کی بو نہیں آئے گی۔ نہ میں ان

الفَسَادِ وَمَا اَرٰی فِیْهِمْ نَارَ الْعِنَادِ وَاِنَّهُمْ رَجِلُكِ وَخَیْلُكِ الْمُسْتَعِدُّوْنَ لِفَدَآءِ النَّفْسِ وَاَدَآءِ شَرَآئِطِ الْاِنْقِیَادِ وَالْحَامِلُوْنَ لَكِ جَمِیْعَ شَدَآئِدَ الْفِتَنِ وَالْوَهَادِ بَلْ هُمْ اَوَّلُ خَدَمَكِ فِیْ مَوَاطِنِ الْاَقْدَامِ وَالْاِنْبَرَآءِ. وَجَوَارِحِكِ فِیْ مَوَاضِعِ الْفَصْلِ وَالْاِمْضَآءِ اِشَارَتُكِ لَهُمْ حُكْمٌ. وَطَاعَتُكِ لَهُمْ غَنَمٌ. لَنْ تَرٰی مِنْهُمْ غَدْرًا وَّلَا عُذْرًا وَلٰكِنَّهُمْ یَا قَیْصَرَةَ الْهِنْدِ قَوْمٌ كَانَ لَهُمْ شَاْنٌ. وَ كَانَتْ فِیْهِمْ سُرُرٌ وَّتِیْجَانٌ. وَكَانُوْا یَحْكُمُوْنَ عَلٰی عَبْدَةِ الصَّنَمِ كَالرُّعَاةِ عَلَی الْغَنَمِ. فَقُلِّبَ اَیَّامُهُمْ مِنْ سُوْءِ اَعْمَالِهِمْ وَ ظُلِمُوْا مِنْ اَیْدِی الْخَالِصَةِ وَاِخْوَانِهِمْ وَكَانُوْا یَسْتَشْرِفُوْنَ وَقْتَ حَكُوْمَتِكِ كَاسْتِشْرَافِ الصَّآئِمِیْنِ هِلَالَ الْعِیْدِ. وَ یَرْقُبُوْنَ عَنَایَتَكِ رَقْبَةُ الْحُبْلٰی

میں دشمنی کی آگ دیکھتا ہوں۔ وہ تیری فوج ہیں اور وہ پیدل اور سوار اپنی جان کے ساتھ تجھ پر فدا ہیں۔ اور وہ فرمانبرداری کی شرائط کے ساتھ مستعد ہیں۔ وہ تیرے لئے تمام قسم کے مصائب کی وادیوں اور چوٹیوں کو عبور کرنے کیلئے تیار ہیں۔ بلکہ وہ تمام موقعوں پر ہراول دستہ ہوں گے۔ وہ تیرا ہر حکم بجالانے کیلئے تیار ہیں۔ تیرا اشارہ ان کیلئے حکم کے برابر ہے۔ تیری اطاعت ان کیلئے دولت کے برابر ہے۔ تو ان میں ہرگز کوئی غدار نہیں پائے گی اور نہ کوئی عذر۔ لیکن اے ملکہ برطانیہ! مسلمان وہ قوم ہیں جن کی بہت شان تھی اور وہ تخت و تاج کے مالک تھے۔ وہ ہندوؤں کے اوپر اس طرح حکمرانی کرتے تھے جس طرح کہ گڈریا بکریوں کو چراتا ہے۔ مگر ان کی بداعمالیوں کی وجہ سے ان کے دن الٹ گئے اور وہ اور ان کے بھائی سکھوں کے ہاتھوں ظلم کا نشانہ بنے۔ پس وہ تمہاری حکومت کا اس طرح انتظار کرتے تھے جس طرح روزے دار عید کے چاند کا انتظار کرتے ہیں۔ وہ تیری عنایت کا اس طرح انتظار کرتے ہیں جس طرح کہ حاملہ عورت ایک نیک بیٹے کی پیدائش کا انتظار کرتی ہے۔ وہ تمہارے آنے کیلئے دعائیں مانگتے تھے۔ ان کا

وَلَادَةَ الْاِبْنِ السَّعِيْدِ وَكَانُوْا بِقَدُوْمِكِ يَسْتَفْتِحُوْنَ. وَ قَدْ مَضَتْ عَلَيْهِمْ اَيَّامٌ كَانُوْا فِيْ حُلَلِ اَمَارَاتٍ وَ بِعَصِيِّ اِخْتِيَارَاتٍ فَيَلُوْعُهُمْ فِيْ بَعْضِ الْاَوْقَاتِ اِدِّكَارَ هٰذِهِ الدَّرَجَاتِ فَاِنَّ قَلْعَ الْعَادَاتِ مِنَ الْمُشْكِلَاتِ. وَمَا قُلْتُ لَكِ اِلَّا نُصْحًا وَّاِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَاتِ. وَوَاللّٰهِ اِنَّ الْخَيْرَ كُلَّهٗ فِيْ اِكْرَامِهِمْ وَ رَدِّ عِزَّتِهِمْ اِلَيْهِمْ بِبَعْضِ الْمَنَاصِبِ وَالْعَطِيَّاتِ. وَمَآ اَرٰى خَيْرًا فِيْ حِيَلِ اِسْتِيْصَالِهِمْ وَ قَتْلِهِمْ كَالْحَيَّاتِ. وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اَوْ تُنْفٰى مِنَ الْاَرْضِ اِلَّا بِحُكْمِ رَبِّ السَّمٰوَاتِ. فَاشْفِقِيْ عَلَيْهِمْ اَيَّتُهَا الْمَلِيْكَةُ الْكَرِيْمَةُ الْمُشْفِقَةِ اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَيْكِ. وَاعْفِيْ عَنِّيْ اِنْ رَاَيْتِ مَرَارَةَ قَوْلِيْ فَاِنَّ الْحَقَّ لَا يَخْلُوْا مِنَ الْمَرَارَةِ وَالْعَفْوُ مِنْ كِرَامِ النَّاسِ مَاْمُوْلٌ. اِنِّيْ اَرٰى

وہ وقت گزر چکا ہے جب وہ صاحب امارت تھے اور وسیع اختیارات کے مالک تھے۔ بسا اوقات ان کو ان دنوں کی یاد ستائے گی کیونکہ عادات کو چھوڑنا اور ان کا قلع قمع کرنا بہت مشکل ہے۔ جو میں نے تمہیں کہا ہے وہ محض نصیحت کی خاطر کہا ہے۔ بے شک اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔ اور اللہ کی قسم تمہاری جملہ بھلائی اسی میں ہے کہ مسلمانوں کی عزت کی جائے اور ان کی عزت ان کو لوٹائی جائے اور ان کو کچھ اعلیٰ مناصب اور عطیات لوٹائے جائیں تاکہ وہ باعزت رہیں۔ میں نہیں سمجھتا کہ ان کی بیخ کنی کرنے کے طریقوں میں اور ان کو سانپوں کی طرح قتل کرنے میں کوئی بھلائی ہے۔ کیونکہ زندگی اور موت کا اختیار صرف رب السموات کو ہے۔ اے شفیق اور عظمت والی ملکہ! تو ان مسلمانوں پر شفقت کر اللہ تجھے اس کا اچھا بدلہ دے گا۔ مجھے معاف کرنا اگر میری باتوں میں تجھے کڑواہٹ محسوس ہوئی ہو کیونکہ حق کڑواہٹ سے خالی نہیں ہوتا۔ اور معاف کر کیونکہ بڑے لوگوں سے معافی کی امید کی جاتی ہے۔ میں نے مسلمانوں کو دیکھا ہے کہ ان کو بھوک اور فقیری نے آلیا ہے اور امراء کے گھروں میں بھی سوائے اینٹ اور پتھروں

الْمُسْلِمِیْنَ قَدْ مَسَّهُمُ الْبُوْسُ وَالْاِفْتِقَارُ وَمَا بَقِیَ فِیْ بُیُوْتِ ذُرِّیَةِ الْاُمَرَآءِ اِلَّا اللِّبَنُ وَالْاِحْجَارُ. سَقَطَتِ الْعَمَآئِمُ عَنِ الرَّءُوْسِ. وَمَا بَقِیَ لِلرِّهْنِ غَیْرَ الْاَبَارِیْقِ وَالْکُؤسِ. کَانُوْا فِیْ وَقْتٍ ذَیْ حَوَاشِیْ وَ غَوَاشِیْ وَمَتَاعٍ وَّقُمَاشٍ وَّالْیَوْمَ لَآ اَرٰی حَفَدَتُهُمْ اِلَّاجَوَارِحَهُمْ وَاَرَاهُمْ مِنْ تَقَلُّبِ الْاَیَّامِ کَالسُّکَارٰی وَمَا هُمْ بِسُکَارٰی. وَلٰکِنْ غَشِیَهُمْ مِنَ الْغَمِّ مَا یَغْشَی النَّاسَ عِنْدَ اِزْدِیَادِ الْاِعْتِیَاصِ وَانْسِدَادِ طُرُقِ الْمَنَاصِ. وَ اِنِّی اَرٰی اَنَّكِ کَرِیْمَةٌ جَلِیْلَةٌ وَمِثْلُكِ لَا یُوْجَدُ فِی الْمُلُوْكِ وَ قَدْ وَهَبَكِ اللّٰهُ حَزَامَةً وَّانْبِعَاثًا. تَوَاسِیْنَ رِعَایَاكِ بِالتَّعْبِ الشَّدِیْدِ وَلَا تُطِیْعِیْنَ رَاحَةً اِلَّا حَثَاثًا. وَ تَسْتَغْرِقِیْنِ اَوْقَاتَكِ فِیْ تَفَقُّدِ الرِّعَایَا وَ فِکْرِ مَصَالِحِهُمْ وَ تَخْتَارِیْنَ النَّصَبَ لَعَلَّ الْخَلْقُ

کے کچھ باقی نہیں رہا۔ ان کے سروں سے عمامے گر گئے۔ ان کے پاس رہنے کیلئے سوائے لوٹوں اور پیالوں کے کچھ باقی نہیں رہا۔ ایک وقت وہ تھا جب وہ محفلیں سجاتے تھے، عمدہ گھروں میں بستے تھے اور خوبصورت لباس پہنتے تھے۔ مگر آج کل سوائے ان کے اپنے اعضاء کے ان کا کوئی ملازم باقی نہیں رہا وہ ان تنزلی کے ایام میں مدہوشوں کی طرح دکھائی دیتے ہیں۔ حالانکہ وہ مدہوش نہیں ہیں۔ بلکہ وہ غم کی وجہ سے غشی کی حالت میں ہیں۔ ایسی غشی جو کہ لوگوں پر رنج اور مصیبت کے وقتوں میں طاری ہوتی ہے۔ اس مصیبت سے خلاصی کے تمام راستے ان کیلئے مسدود ہیں۔ میں دیکھتا ہوں کہ اے ملکہ معظّمہ! تیری مثل کوئی بھی بادشاہوں میں موجود نہیں۔ اللہ نے تجھے ہوشیاری اور مستعدی عطا کی ہے۔ تو پوری مشقت اٹھا کر اپنی رعایا کی خیر خواہی کرتی ہے۔ حالانکہ تجھے خود تھوڑی راحت ہی میسر ہے۔ تو زیادہ وقت رعایا کی بھلائی میں اور ان کی مصلحتوں کی فکر میں گزارتی ہے اور ان کی بہبود میں غلطاں ہے۔ تو خود مشقت پسند کرتی ہے تا کہ مخلوق خدا کو آرام میسر آئے۔ میں گمان غالب رکھتا ہوں کہ تو نے ہند میں اپنے نائبوں کو کہا ہوگا

يَسْتَرِيْحُوْنَ. وَ ظَنِّيْ اَنَّكِ قَدْ قُلتِ لِنَآئِبِيْكِ فِيْ الهِنْدِ اَنْ يُّفَضِّلُوْا شُرَفَآءَ الْمُسْلِمِيْنَ عَلٰى غَيْرِهِمْ وَ يَنْظُرُوْٓا اِلَيْهِمْ بِاِعْزَازٍ خَاصٍ وَيُقَرِّبُوْهُمْ بِخُصُوْصِيَّةٍ وَلٰكِنَّ النَّآئِبِيْنَ سَوُّوا الْاَمْرَ وَمَا رَعَوْا مَصْلِحَةَ اِعْزَازِ الْمُسْلِمِيْنَ حَقَّ رِعَايَتِهَا بَلْ مَا خَطَرَ بِبَالِهِمْ اَنْ يَّنْظُرُوْٓا اِلٰٓى اَطْمَارِهِمْ وَ يَسْعَفُوْنَ. هٰذَا مَا قُلْتُ شَيْئًا مِّنْ حَالِ مُسْلِمِيْ الْهِنْدِ وَاَمَّا عَبَدَةُ الْاَصْنَامِ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ اِنَّنَا هِنْدُوْ وَ اٰرِيَه فَهُمْ قَوْمٌ اَنْفَدُوْٓا اَعْمَارَهُمْ كَالْعَبِيْدِ وَالْحَفَدَةِ وَ مَرَّتْ عَلَيْهِمْ قُرُوْنٌ وَهُمْ كَمَجْهُوْلٍ لَّا يُعْرَفُ اَوْ نَكِرَةٌ لَّا تَتَعَرَّفُ. وَتَعْرِفِيْنَ اَيَّتُهَا الْمَلِيْكَةُ الْجَلِيْلَةُ! اَنَّهُمْ مَّسْلُوْبَةُ الطَّاقَاتِ وَمَطْرُوْدَةُ الْفَلَوَاتِ مِنْ دَهْرٍ طَوِيْلٍ جُلُوْدُهُمْ قَدْ وُسِمَتْ وَجُنُوْدُهُمْ قَدْ حُمَّتْ. وَزَمَامُ نُفُوْسِهِمْ قَدْ

کہ وہ مسلمانوں کے شرفاء کو ان کے غیروں پر فضیلت دیں۔ اور ان کی طرف خاص اعزاز سے نظر کرم کریں۔ ان کو خاص طور پر اپنا مقرب بنائیں۔ لیکن تمہارے نائبوں نے اس امر میں سب کو برابر رکھا۔ انہوں نے مسلمانوں کے اعزاز کی مصلحت کو ملحوظ نہیں رکھا جیسا کہ اس کا حق تھا۔ بلکہ ان کے دلوں میں یہ خیال بھی نہیں گذرا ہوگا کہ وہ ان کے پھٹے پرانے کپڑوں کی طرف نظر اٹھا کر دیکھیں اور ان کی حاجت پوری کریں۔ یہ تو میں نے ہند کے مسلمانوں کا کچھ حال بیان کیا ہے۔ مگر بت پرست جو کہ اپنے آپ کو ہندو یا آریہ کہتے ہیں۔ یہ وہ قومیں جنہوں نے اپنی عمریں غلاموں اور نوکر چاکروں کی طرح گزاری ہیں اس حالت میں انہوں نے صدیاں گزار دی ہیں وہ بالکل گمنام تھے جنہیں کوئی نہیں جانتا تھا۔ اے ملکہ معظّمہ! تو جانتی ہے کہ ان کی طاقت سلب ہو چکی تھی۔ لمبے زمانے تک وہ جنگلوں میں بھٹکے ہوئے تھے۔ ان کی جلدیں داغ دار ہو گئی تھی۔ ان کے لشکر مر چکے تھے۔ ان کی زندگیوں کی لگامیں پک چکیں تھیں۔ ان کے عزم کی پیٹھ ٹوٹ چکی تھی۔ انہیں جس طرف چاہو ہانک لے جاؤ وہ کوئی عذر نہیں کرتے تھے۔ وہ

ضُفِرَ. وَظَهَرُ عَزْمِهِمْ قَدْ كُسِرَ. فَيَمْشُوْنَ إِلىٰ مَا سِيْقُوْا وَلَا يَعْتَذِرُوْنَ. وَلَا يُرِيْدُوْنَ عِزَّةً وَّفِيْ قُلُوْبِهِمْ جُبْنُ الْغَلَمَةِ فَهُمْ لَا يَبْسُلُوْنَ. وَالسِّرُّ فِيْ ذٰلِكَ اَنَّهُمْ مِنْ حُقُبٍ مُّتَلَاحِقَةٍ مُطِيْعَةٌ خَدَمَةٌ لَا اَهْلُ حَكُوْمَةٍ وَ مُعْتَادُ فَقْرٍ وَمَسْأَلَةٍ لَّا مِنْ اَهْلِ عِزَّةٍ وَ دَوْلَةٍ اِنْتَابَ الْمُلُوْكُ عَلَيْهِمْ مِنْ غَيْرِ قَوْمِهِمْ فَهُمْ بِهٖ مُتَعَادُوْنَ. مَثَلُ الْمُسْلِمِيْنَ كَمَثَلِ مَاءٍ لَا يَجْرِيْ اِلَّا إِلىٰ اَرْضٍ غَوْرٍ ذَاتِ خَطْوَطٍ وَ مَثَلُ عَبَدَةِ الْاَحْجَارِ كَقَوْمِ لُوْطٍ اَوْ كَحَمِيْرٍ اِحْتَجَّتْ لِسُوْقِهَا إِلىٰ سَوْطٍ اَوْ عَصَا مَخْرُوْطٍ. تِلْكَ عِظَامُ نَخِرَةٌ وَهُمْ قَوْمٌ كَانُوْا عَرَجُوْا وَيَعْرِجُوْنَ. هٰذَا مَا رَاَيْتُ فَقُلْتُ نُصْحًا لِلّٰهِ وَ اِخْلَاصًا فِيْ حَضْرَتِكِ وَالْاَمْرُ اِلَيْكِ اِنَّا تَابِعُوْنَ.

عزت کے متمنی بھی نہیں تھے۔ ان کے دلوں میں غلاموں جیسی بزدلی تھی۔ ان میں بہادری نام کی نہ تھی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ صدیوں سے مسلسل فرمانبرداری اور خدمت میں لگے ہوئے تھے۔ وہ حکومت کے اہل نہیں تھے اور فقراء اور سوال کرنے کے عادی ہوگئے تھے۔ وہ صاحب عزت وثروت نہیں تھے۔ ان پر ہمیشہ دوسری قوموں کے بادشاہوں نے ہی حکمرانی کی اور وہ اس کے عادی ہو چکے تھے۔ مسلمانوں کی مثال اس پانی کی طرح ہے جو تیز رفتاری کے ساتھ صرف پست اور نیچے زمین کی طرف بہتا ہے۔ ان بت پرستوں کی قوم کی مثال قوم لوط کی طرح ہے یا اس گدھے کی طرح جسے چلانے کیلئے مضبوط عصا کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ بوسیدہ ہڈیاں تھیں اور مسلمان عروج والے تھے اور عروج میں رہیں گے۔ یہ وہ ہے جو کچھ میں نے مناسب سمجھا اور محض اللہ کی خاطر نصیحت کرتے ہوئے تیری جناب میں پورے اخلاص کے ساتھ بیان کر دیا ہے۔ اب معاملہ تم پر چھوڑتا ہوں اور ہم تو پیرو ہیں۔

الخاتمة

فِيْ بَعْضِ الْحَالَاتِ الْخَاصَّةِ الَّتِي هِيَ مُفِيْدَةٌ لِّلْمُسْتَطْلِعِيْنَ الَّذِيْنَ يَتَمَنَّوْنَ زِيَادَةَ الْمَعْرِفَةِ فِيْ سَوَانِحِيْ وَسَوَانِحِ آبَائِيْ وَسَوَانِحِ بَعْضِ إِخْوَانِيْ فِي الدِّيْنِ.

خاتمہ

ان خاص حالات کے بارے میں جو معلومات حاصل کرنے والوں کیلئے مفید ہوں گے۔ وہ لوگ جو میری سوانح اور میرے آباؤ اجداد کی سوانح اور میرے بعض دینی بھائیوں کی سوانح سے معرفت زیادہ کرنے کے خواہش مند ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَ الْعُلَمَآءَ الرُّوْحَانِیِّیْنَ الْمُحَدِّثِیْنَ وَرَثَةَ النَّبِیِّیْنَ وَاَدَّبَھُمْ فَاَحْسَنَ تَادِیْبَھُمْ وَاَزَالَ کُدُوْرَاتِھِمْ کُلَّھَا وَجَعَلَھُمْ کَالْمَآءِ الْمَعِیْنِ وَعَلَّمَھُمْ فَصَفَا عُلُوْمُھُمْ

اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے جس نے روحانی علماء اور محدثین کو انبیاء کا وارث بنایا ہے اور ان کو ادب سکھایا اچھا ادب۔ ان کی تمام کدورتیں دور کیں اور انہیں صاف پانی کی مانند بنایا۔ اور انہیں علم سکھایا اور ان کے علوم کو مصفّا کیا ان کو معارف سکھلائے اور ان کو مکمل معارف عطا کئے

وَعَرَّفَهُمْ فَاَتَمَّ مَعَارِفَهُمْ وَبَلَّغَهُمْ
اِلٰى مَنَارَاتِ حَقِّ الْيَقِيْنِ
وَوَفَّقَهُمْ فَدَقَّ لَوَازِمِ التَّوْفِيْقِ فِيْ
نِيَّاتِهِمْ وَاَعْمَالِهِمْ وَاَفْعَالِهِمْ
وَاَقْوَالِهِمْ حَتّٰى تُزَكُّوْا وَتَرَآءُوْا
كَسَبِيْكَةِ الذَّهَبِ بِلَمْعٍ مُّبِيْنٍ.
وَشَرَحَ صُدُوْرَهُمْ وَاَكْمَلَ
نُوْرَهُمْ وَجَعَلَ وَجْهَهٗ حَبُوْرَهُمْ
وَسُرُوْرَهُمْ وَجَعَلَهُمْ مِنْ غَيْرِهٖ
مُنْقَطِعِيْنَ وَرَفَعَ مَقَامَهُمْ وَثَبَّتْ
اَقْدَامَهُمْ وَنَوَّرَ اِفْهَامَهُمْ وَطَهَّرَ
فِرَاسَتَهُمْ وَاِلْهَامَهُمْ وَاَعْطٰى
جَوَاهِرَ السُّيُوْفِ اَقْلَامَهُمْ
وَلَمْعَاتَ الدُّرِّ كَلَامَهُمْ وَاٰمَنَهُمْ
مِّنْ كُلِّ خَوْفٍ وَاَعْطَاهُمْ مِنْ كُلِّ
شَيْءٍ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَكْرَمَ
الْمُعْطِيْنَ. وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ
عَلَى السَّيِّدِ الْكَرِيْمِ الْجَلِيْلِ
الطَّيِّبِ خَاتَمَ الْاَنْبِيَآءِ وَفَخْرِ
الْمُرْسَلِيْنَ الَّذِيْ سَبَقَ الْاَوَّلِيْنَ
وَالْآخِرِيْن. فِي الْاِهْتِدَآءِ
وَالْاِصْطِفَآءِ وَالْاِجْتِبَآءِ وَالتَّرَحُّمِ

اور انہیں حق الیقین کی بلندی تک پہنچایا۔ ان کے رگ و ریشہ میں نیتوں، اعمال، افعال اور اقوال کی توفیق کوٹ کوٹ کر بھر دی۔ یہاں تک کہ وہ مکمل طور پر پاک کئے گئے اور ایسے دکھائی دیئے جیسے کہ خالص سونے کی چمک۔ ان کے سینوں کو کھول دیا اور ان کے انوار کو مکمل کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات ہی کو ان کی خوشی اور سرور کا موجب بنایا۔ اور خدا کے سوا سے تعلق منقطع کرلیا۔ پس ان کا مقام بلند کیا گیا اور ان کے قدموں کو استقامت بخشی گئی۔ ان کے فہموں کو منور کیا گیا۔ ان کی فراست اور الہام کو پاک کیا گیا۔ اور تلوار کے جوہر ان کے قلموں میں رکھ دیئے گئے اور موتیوں کی چمک ان کے کلام میں سجا دی گئی۔ انہیں ہر خوف سے امن عطا کیا اور انہیں ہر چیز عطا کی۔ اللہ بزرگی والا سب سے بڑھ کر عطا کرنے والا ہے۔ درود وسلام اس عظیم، عزت والے، جلیل المرتبت پاکیزہ خاتم النبیینؐ اور فخر مرسلینؐ پر ہو جس نے ہدایت دینے میں، پاکیزگی میں اور تقدس میں تمام اولین وآخرین پر اور تمام انسانوں پر رحم کرنے میں سبقت حاصل کرلی۔ یہاں تک کہ رب العالمین کے بعض نام اس کے نام ہوگئے۔ شرف کے مقام میں وہ سب

عَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ حَتّٰی سُمِّیَ بِبَعْضِ اَسْمَاءِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ. لَا شَرْفَ اِلَّا وَهُوَ الْاَوَّلُ فِيْهِ وَلَا خَيْرَ اِلَّا وَهُوَ الدَّالُّ عَلَيْهِ وَلَا هِدَايَةَ اِلَّا وَهُوَ مَنْبَعُهَا وَمَنِ ابْتَغَى الْهُدٰى مِمَّنْ سِوَاهُ فَهُوَ مِنَ الْهَالِكِيْنَ.

اَمَّا بَعْدُ فَاَرٰى اَيُّهَا الْاِخْوَانُ اَنْ اُفَصِّلَ لَكُمْ قَلِيْلًا مِّنْ بَعْضِ حَالَاتِيَ الْخَاصَّةِ وَحَالَاتِ اٰبَائِيْ لِتَزْدَادُوْا مَعْرِفَةً وَّبَصِيْرَةً وَمَا تَوْفِيْقِيْ اِلَّا بِاللّٰهِ الَّذِيْ اَنْطَقَنِيْ مِنْ رُّوْحِهٖ وَهُوَ رَبِّيْ وَمُحْسِنِيْ وَمُعَلِّمِيْ وَهُوَ الَّذِيْ نَوَّرَنِيْ بِاَنْوَارِ الْيَقِيْنِ. فَاعْلَمُوْا يَا اِخْوَانِ اَنَّ اِسْمِيْ غُلَامُ اَحْمَدُ وَاِسْمُ اَبِيْ غُلَامُ مُرْتَضٰى وَاِسْمُ اَبِيْهِ عَطَا مُحَمَّد وَكَانَ عَطَا مُحَمَّد اِبْنُ گل مُحَمَّد وَگل مُحَمَّد اِبْنُ فَيْضِ مُحَمَّد وَفَيْضِ مُحَمَّد اِبْنُ مُحَمَّدْ قَائِمْ وَمُحَمَّد قَائِمْ اِبْنُ مُحَمَّدْ اَسْلَمِ وَمُحَمَّد اَسْلَمْ اِبْنُ مُحَمَّد دِلَاوَرُ وَمُحَمَّد دِلَاوَرُ اِبْنُ اِلٰه دِيْن وَاِلٰه دِيْن اِبْنُ جَعْفَر بِيْك وَجَعْفَرْ

سے اول ہے۔ کوئی بھلائی نہیں مگر وہ اس کی خبر دینے والا ہے۔ کوئی رہنمائی نہیں مگر وہ اس کا سرچشمہ ہے۔ جو اس کے علاوہ ہدایت چاہتا ہے تو وہ ہلاک ہونے والوں میں سے ہے۔

اس کے بعد اے بھائیو! میں چاہتا ہوں کہ میں تمہیں کچھ تفصیل سے اپنے اور اپنے آباؤاجداد کے خاص حالات سے آگاہ کروں۔ تا کہ وہ تمہاری معرفت اور بصیرت میں اضافے کا باعث بنیں۔ یہ توفیق سوائے اللہ کے کسی کو نہیں جس نے میری روح سے کلام کیا۔ وہ میرا رب، میرا محسن اور میرا معلم ہے۔ وہی ہے جس نے مجھے یقین کے انوار سے منور کیا۔ اے بھائیو! جان لو میرا نام غلام احمد میرے والد کا نام غلام مرتضیٰ اور میرے دادا کا نام عطا محمد اور پردادا کا نام گل محمد ابن فیض محمد بن محمد قائم بن محمد اسلم بن محمد دلاور بن اللہ دین بن ابی جعفر بیگ ابن محمد بیگ بن عبدالباقی بن محمد سلطان بن میرزا ہادی بیگ جو کہ مورث اعلیٰ تھے۔ یہ میرا اور میرے آباؤاجداد کے اسماء ہیں۔ اللہ میری اور ان کی بخشش فرمائے

بِيْك اِبْنُ مُحَمَّد بِيْك وَمُحَمَّد بِيْك اِبْنُ عَبْدُ الْبَاقِي وَعَبْدُ الْبَاقِي اِبْنُ مُحَمَّد سُلْطَانِ وَمُحَمَّد سُلْطَانِ اِبْنُ مِيْرزَا هَادِي بِيْك اَلْمَوْرِثُ الْاَعْلٰى. فَذٰلِكَ اِسْمِي وَهٰذِهٖ اَسْمَآءُ اٰبَائِيَ غَفَرَ اللّٰهُ لَنَا وَلَهُمْ وَهُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ.

اور وہ سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔

وَاِنِ اسْتَطْلَعْتُمْ عَلَامَاتٍ لَابُدَّ مِنْهَا فِيْ اِيْصَالِ الْمَكَاتِيْبِ إِلَيَّ فَاكْتُبُوْا هٰكَذَا عَلٰى لِفَافَةِ مَكْتُوْبِكُمْ اَعْنِي بِذٰلِكَ قَادِيَانْ ضِلَعْ كَوْرْدَاسْبُوْرَ قِسْمَتُ اَمْرَتْسَرْ مُلْكِ فَنْجَابِ مِنْ مَّمَالِكِ هِنْدِ وَاكْتُبُوْا عَلَيْهِ اِسْمِي مِيْرزَا غُلَامُ اَحْمَد قَادِيَانِيْ يَصِلُنِي اِنْشَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَهُوَ خَيْرُ الْمُوْصِّلِيْنَ. وَالْآنَ اُبَيِّنَ لَكُمْ مِنْ بَعْضِ وَاقِعَاتٍ اَرٰى فِيْ تَبْيِيْنِهَا خَيْرًا وَّ بَرْكَةً وَتَفْهِيْمَ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ بِعِلْمِ الْيَقِيْنِ. فَاعْلَمُوْا اَيَّتُهَا السَّادَةُ اَنَّ اٰبَائِيَ كَمَا ذَكَرْتُ فِيْمَا مَرَّ كَانُوا مِنْ عُظَمَآءِ الحُرَّاثِيْنَ وَكَانَتْ

اور اگر تم میری علامات کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرنا چاہتے ہو تو ضروری ہے کہ مجھے ایک خط اس پتہ پر ارسال کرو۔ قادیان ضلع گورداسپور تحصیل امرتسر پنجاب ہندوستان اور لفافے پر میرا نام مرزا غلام احمد قادیانی لکھ دو۔ اگر اللہ نے چاہا تو وہ خط مجھے مل جائے گا اور اللہ سب سے بہتر پہنچانے والا ہے۔ اب میں وہ بعض واقعات کھول کر بیان کرنا چاہتا ہوں جن کے بیان کرنے میں مَیں بھلائی اور برکت دیکھتا ہوں۔ اور تمہیں مکمل یقین کے ساتھ وہ کچھ سمجھ میں آ جائے گا جو تمہیں معلوم نہیں۔ اے سادات! جان لو کہ میرے آباؤ اجداد جیسے کہ پہلے بیان ہو چکا ہے بڑے زمیندار تھے، ان کی صفت زمینداری تھی۔ وہ امیر صاحب جائداد اور زمین کے مالک تھے۔ وہ معزز اور پاکیزہ خاندان سے تھے۔ وہ صاحب فضل اور وجاہت کے مالک

صَنَاعَتُهُمُ الْفَلَاحَةُ وَكَانُوْا مِنْ
اَهْلِ الْاَمَارَةِ وَالْقُرٰى
وَالْاَرْضِيْنَ. وَكَانُوْا مِنْ اَكْرَمِ
جَرْثُوْمَةٍ وَّاَطْهَرِ اَرُوْمَةٍ. ذَوِى
فَضْلٍ وَّ وَجَاهَةٍ. وَسَيْدُوْدَةٍ
وَّنَبَاهَةٍ بَنَاةِ الْمَجْدِ وَاَرْبَابِ
الْجَدِّ وَمِنَ الْمَقْبُوْلِيْنَ وَكَانُوْا فِىْ
زَوَايَا هٰذِهِ الْاَرْضَ خَبَايَا وَبَقَايَا
مِنَ الْاَمْرَآءِ الصَّالِحِيْنَ.
وَبَعْضُهُمْ كَانَ مِنْ مَّشَاهِيْرِ
الْمَشَآئِخِ وَنَادِرَةِ الدَّهْرِ فِى الْتِزَامِ
دَقَآئِقِ الْعِفَّةِ وَاَنْوَاعِ الصَّالِحَاتِ
وَصَاحِبِ الْاَوْقَاتِ بِالْمَشْهُوْدِ
بِالْكَرَامَاتِ وَالْآيَاتِ وَخَرْقِ
الْعَادَاتِ وَمِنَ الْمُتَعَبِّدِيْنَ
الْمُنْقَطِعِيْنَ. وَكَانُوْا فِىْ هٰذِهِ
الْاَرْضِ ثَاوِيْنَ فِى الْكَفَرَةِ
الْفَجَرَةِ فَصُبَّتْ عَلَيْهِمْ مَا
صُبَّتْ وَقَدْ ذَكَرْنَاهَا مِنْ قَبْلُ
لِلنَّاظِرِيْن. وَكُنَّا ذُرِّيَةً ضُعَفَآءَ
مِنْ بَعْدِهِمْ وَمِنَ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ
وَلَمَّا مَكَرُ الْخَالِصَةُ مَكْرَهُمْ
وَاَخْرَجُوْا اٰبَاءَنَا مِنْ دِيَارِهِمْ

تھے۔ ان میں بزرگی اور شرافت تھی۔ وہ دوسرے لوگوں کیلئے بزرگی کا منبع تھے۔ وہ صاحب مجد اور معقول لوگوں میں سے تھے۔ وہ زمین کے اس کونے میں مخفی تھے حالانکہ وہ صالحین امرا میں سے تھے۔ ان میں سے بعض مشہور مشائخ تھے۔ اور عمل کے معاملے میں زمانے میں نادر لوگوں میں سے تھے۔ وہ تقویٰ کی باریک راہوں پر چلنے والے اور نیکیوں میں بڑھنے والے تھے۔ وہ کرامات، نشانات اور خارق عادات میں زمانے میں مشہور لوگوں میں سے تھے۔ وہ عبادت گزاروں کی طرح دنیا سے منقطع تھے۔ پس وہ اس ملک میں کافروں فاجروں کے ساتھ رہتے تھے۔ پھر ان پر وہ افتاد آئی جو میں دیکھنے والوں کیلئے پہلے بیان کر چکا ہوں۔ ان کے بعد ہم کمزور ہو گئے اور عاجز بن گئے۔ جب سکھوں نے تدبیر کی اور ہمارے آباؤاجداد کو ان کی زمین سے نکال دیا تو میرے دادا اس مسافری میں فوت ہو گئے اور میں نے سنا ہے کہ انہیں زہر دے کر مارا گیا تھا۔ میرے والد یتیم غریب مسافروں کی طرح خالی جیب ہو کر رہ گئے تھے جن کے پاس ایک ٹکا بھی نہیں تھا۔ وہ حادثات کے مارے ہوئے تھے اس مسافر کی طرح جو کہ سیاہ کالی رات میں تنہا ہوتا ہے۔

تُوُفِّيَ جَدِّيْ فِي الْغُرْبَةِ وَسَمِعْتُ اَنَّهُ مَاتَ وَهُوَ مِنَ الْمَسْمُوْمِيْنَ وَبَقِيَ اَبِيْ يَتِيْمًا غَرِيْبًا مُسَافِرًا خَاوِيَ الْوِفَاضِ بَادِيَ الْاِنْفَاضِ. مَضْرُوْبَ النَّوَازِلِ كَالْمُلِمِّ فِي اللَّيْلِ الْمُدْلَهِمِ. يَجُوْبُ طُرُقَاتِ الْبِلَادِ مِثْلَ الْهَائِمِ مَا يَدْرِيْ مَا الشِّمَالُ وَلَا الْيَمِيْنُ. وَكَانَ شُغُلُ اَبِيْ فِيْ تِلْكَ الْاَيَّامِ مُكَابِدَةُ صَعُوْبَةِ الْاَسْفَارِ اَوْ مُطَالِعَةُ الْاَسْفَارِ. وَسَمِعْتُ مِنْهُ (غَفَرَاللّٰهُ لَهُ) مِرَارًا اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ كُلُّ مَا قَرَأْتُ قَرَأْتُهُ فِيْ اَيَّامِ الْمَصَائِبِ وَالْغُرْبَةِ وَالتَّبَاعُدِ مِنَ الدَّارِ. وَكَانَ يَقُوْلُ مِرَارًا اِنِّيْ جَرَّبْتُ الْخَاصَ وَالْعَامَ كَمَا يُجَرِّبُ الْحَائِرَ الْوَحِيْدَ. وَرَاَيْتُ مَكَارِهَ كُنْتُ مِنْهَا اَحِيْدُ. وَكَانَ مِنَ الْمَزْءُوْدِيْنَ. فَكَانَ اَبِيْ طَالَمَا سَارَ كَمُسْتَهَامٍ. لَيْسَ لَهُ قِيَامٌ. لِاَنَّهُ كَانَ اُخْرِجَ مِنْ اَرْضِ اٰبَآءٍ وَّصُدَّ عَنِ الْاِنْكِفَآءِ. وَكَانَ عُرْضَةً لِّنَزَوَاتِ الظَّالِمِيْنَ

وہ شہر شہر اس طرح سرگرداں تھے کہ شمال اور جنوب کا ان کو کوئی علم نہیں رہا تھا۔ ان دنوں میرے والد صاحب کا مشغلہ صرف سفر کی مشکلات کو برداشت کرنا یا کتابیں پڑھنا تھا۔ اللہ ان کی مغفرت فرمائے میں نے ان سے بارہا سنا تھا وہ کئی مرتبہ فرماتے تھے کہ میں نے جو کچھ پڑھا وہ میں نے ان مصائب، غربت اور گھر سے دوری کے دنوں میں پڑھا ہے۔ وہ کہا کرتے تھے کہ میں نے عام اور خاص دونوں کو آزمایا جیسے کہ حیران اکیلا انسان آزماتا ہے۔ وہ کہتے تھے میں نے ان مشکلات کا سامنا کیا جن سے میں بچنا چاہتا تھا۔ میں ان دنوں خوفزدہ رہتا تھا۔ بسا اوقات میرے والد سرگرداں پھرتے رہتے تھے۔ ان کیلئے کوئی ٹھکانہ ہی نہیں تھا۔ کیونکہ انہیں اپنے آباؤ اجداد کی زمین سے نکال دیا گیا تھا اور انہیں واپس آنے سے روک دیا گیا تھا۔ اور وہ ظالموں کی لوٹ مار کا نشانہ بن گئے تھے۔ وہ قاتلوں کا نشانہ تھے۔ دکھ دینے والوں نے ان کو اچک لیا تھا۔ حقوق سلب کرنے والوں نے ان کے حقوق سلب کر لئے تھے۔ اور وہ غارت گری کرنے والوں کا لقمہ بن گئے تھے۔ وہ ظلم کرنے والوں کے ہاتھوں قیدی بن کر رہ گئے تھے۔ پھر کچھ زمانہ گزرنے

وَاِعْنَاتِ الْمُوْذِيْنَ. وَغَيْلِ
الْمُغْتَالِيْنَ وَسَلْبِ السَّالِبِيْنَ
وَطُعْمَةً لِّلْمُغِيْرِيْنَ وَاَسِيْرًا فِیْ
اَكُفِّ الضَّآئِمِيْنَ. ثُمَّ بَعْدَ تَرَاخِی
الْاَمَدِ وَتَلَاقِی الْكَمَدِ قَصَدَ
كَشْمِيْرِ يَسْتَقْرِیْ اَسْبَابَ
الْمَعَاشِ لَعَلَّ اللّٰهُ يَدْرَءُ بَلَآءَهٗ
وَيَدْفَعُ دَآءَهٗ. وَيَاْتِیْ قَضَآءُهٗ بِاَيَّامِ
الْاَطْرِ غَشَّاشَ وَيَكُوْنُ مِنَ
الْمُطْعِمِيْنَ. وَقَدِ اتَّفَقَ فِیْ تِلْكَ
الْاَيَّامِ اَنَّ رَبِّیْ اَلْبَسَنِیْ خِلْعَةَ
الْوَجُوْدِ وَنَقَلَنِیْ مِنْ زَوَايَا الْكَتْمِ
اِلٰی مَنَاظِرِ الشُّهُوْدِ وَصِرْتُ عَلٰی
مَسْقَطِ رَّاسِیْ مِنَ السَّاجِدِيْنَ.
وَكَانَتْ هٰذِهٖ هِیَ الْاَيَّامُ الَّتِیْ بَدَّلَ
اللّٰهُ اَبِیْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهٖ اَمْنًا
وَمِنْ بَعْدِ عُسْرِهٖ يُسْرًا وَصَارَ
مِنَ الْمُنْعَمِيْنَ. وَاٰوٰی لَهُ الْوَالِیَ
وَرَقَّ قَلْبُهٗ لَمُصِيْبَتِهٖ وَّمِنْ غَيْرِ
اللَّيَالِیْ. فَلَمَّا كَلَّمَهٗ وَرَاٰی الْوَالِیْ
مَا اَعْطَاهُ اللّٰهُ مِنَ الْعِلْمِ
وَالْعَقْلِ وَالطَّبْعِ الْعَالِیْ شَهِدَ
تَوَسُّمُهٗ بِاَنَّهٗ مِنْ اَبْهَی اللَّآلِیْ

کے بعد اور پریشانی دیکھنے کے بعد انہوں نے اسباب معاش کی تلاش میں کشمیر کی طرف رخ کیا کہ شاید اللہ ان کی اس مصیبت کو دور کر دے۔ اور اس مرض کو دفع کر دے۔ اور شاید کہ خدا اپنی قضا سے ان کے دن جلد پھیر دے اور وہ پھر سے خوشحال ہو جائیں اتفاق سے انہیں دنوں میں پیدا ہوا اور اللہ تعالیٰ مجھے پوشیدہ کونے سے نکال کر منظر عام پر لے آیا۔ اور میں اپنے وطن پر سربسجود ہو گیا۔ یہ وہ ایام تھے جب اللہ نے میرے والد کے دن پھیر دیئے وہ خوف کے بعد امن میں آ گئے۔ اور تنگی کے بعد فراخی آ گئی اور وہ انعام یافتہ لوگوں کی طرح ہو گئے۔ والی کشمیر نے انہیں پناہ دی۔ اس کا دل ان کی مصیبت پر فوراً نرم ہو گیا۔ پس جب اس نے میرے والد صاحب سے باتیں کیں تو والی کشمیر نے دیکھا کہ اللہ نے کیا علم، عقل اور اعلیٰ طبیعت میرے والد صاحب کو عطا کی ہے اور اس نے علامات سے پہچان لیا کہ یہ تو بہت قیمتی موتی ہے۔ پس وہ ان کی ضروریات کو پوری کرنے اور ان کو خصوصی مقام دینے کی طرف مائل ہو گیا۔ اور انہیں اپنے خاص لوگوں کے دائرہ سے منسلک کرنے پر آمادہ ہو گیا۔ اس نے کہا کہ آپ خوف نہ کریں آپ ہمارے خاص معزز معاونین میں

فَصَبَا اِلَى الْاِسْعَافِ وَالْاِخْتِصَاصِ وَالتَّسْلِيْكِ فِيْ زُمْرَةِ الْخَوَاصِ. وَقَالَ لاَ تَخَفْ اِنَّكَ الْيَوْمَ مِنْ اَعْوَانِنَا الْمَكَرَّمِيْنَ. وَكَذٰلِكَ مَكَّنَ اللّٰهُ اَبِي وَحَبَّبَهٗ اِلَىٓ اَعْيُنِهِمْ وَوَهَبَ لَهٗ عِزَّةً وَّقَبُوْلًا وَّمَيْسَرَةً وَّنَظَرَ اِلَيْهِ اَنْعَامًا وَّمَيَاسَرَةً. وَكَانَ هٰذَا فَضْلُ اللّٰهِ وَرَحْمَتُهٗ وَهُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ. وَسَمِعْتُ اُمِّى تَقُوْلُ لِيْ مِرَارًا اِنَّ اَيَّامَنَا بُدِّلَتْ مِنْ يَوْمِ وِلَادَتِكَ وَكُنَّا مِنْ قَبْلُ فِيْ شَدَآئِدَ وَمَصَآئِبَ وَذَآ اَنْوَاعِ كُرُوْبٍ وَمِحَنٍ فَجَآءَنَا كُلُّ خَيْرٍ بِمَجِيْئِكَ وَاَنْتَ مِنَ الْمُبَارَكِيْنَ. وَكَانَ اَبِيْ يَعْرُجُ مِنْ مَرْتَبَةٍ اِلَىٓ اُخْرٰى وَمِنْ عَالِيَةٍ اِلٰى عُلْيَا حَتى عَرَجَ اِلٰى مَعَارِجِ الْاِقْبَالِ وَخَلَعَ اللّٰهُ عَلَيْهِ مِنْ خُلَعِ الْاِكْرَامِ وَالْاِجْلَالِ وَمَآ اَلَتْهُ مِنْ شَيْءٍ وَصَارَ مِنَ الْمُتَمَوِّلِيْنَ.

ثُمَّ غَلَبَ عَلَيْهِ تِذْكَارُ الْوَطَنْ وَالْحُنَيْنُ اِلَى الْمَسَارِحِ

سے ہوں گے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے میرے والد کو بسایا اور انہیں لوگوں کی نظر میں محبوب بنایا۔ انہیں عزت، قبولیت اور آسانی عطا کی۔ ان کی طرف اللہ نے انعام اور دوسری آسانیوں کے ساتھ نظر کی۔ یہ محض اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تھی اور وہ سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔ میں نے اپنی والدہ کو کئی مرتبہ کہتے سنا وہ مجھے کہا کرتی تھیں کہ تمہاری ولادت کے دن سے ہمارے ایام پھر گئے۔ اور اس سے قبل ہم شدید مصائب اور انواع و اقسام کے دکھوں میں مبتلا تھے۔ اور ہمیں محنت و مشقت نے آلیا تھا۔ تمہارے آنے کے ساتھ ہر بھلائی ہمیں مل گئی اور تو بابرکت لوگوں میں سے تھا۔ میرے والد رتبے میں ترقی کرتے چلے گئے اور بلند سے بلندترین مقام کی طرف بڑھتے گئے۔ یہاں تک کہ بلندی کی عروج تک پہنچ گئے۔ اللہ نے انہیں عزت اور جلال والا لباس عطا کیا اور کسی چیز کی کمی نہیں رہنے دی اور وہ متمول لوگوں میں ہو گئے۔

پھر ان پر وطن کی یاد غالب آ گئی انہیں شوق ہوا کہ وہ اپنی پرانی جگہ جسے وہ چھوڑ آئے

الْمَهْجُوْرَةِ وَالْعَطَنِ. فَقَوَّضَ خَيَامَ الْغُرْبَةِ وَالْغَيْبَةِ. وَاَسْرَجَ جَوَادَ الْاَوْبَةِ اِلَى الْاَهْلِ وَالْعَشِيْرَةِ. وَرَجَعَ صَالِمًا غَانِمًا اِلَى الْعَتْرَةِ بِنَضْرَةٍ وَّ خَضْرَةٍ وَمَتَاعٍ وَّ اَثَاثٍ رَحِيْبِ الْبَاعِ خَصِيْبِ الرِّبَاعِ. وَكَانَ ذٰلِكَ فِعْلُ اللّٰهِ الَّذِىْ اَذْهَبَ عَنَّا حَزَنَنَا. وَاَمَاطَ شَجَنَنَا وَمَنَّ عَلَيْنَا. وَتَوَلّٰى وَتَكَفَّلَ وَاَحْسَنَ اِلَيْنَا وَهُوَ خَيْرُ الْمُحْسِنِيْن.

تھے اور اپنے گھر اور وطن کو واپس جائیں۔ پس انہوں نے دوری اور غربت کے خیموں کو اکھیڑ دیا اور اپنے اہل اور خاندان کی طرف واپس جانے کیلئے گھوڑے پر زین ڈال دی۔ وہ اپنے اہل و عیال کے پاس صحیح سلامت، امیر ہوکر، تروتازہ چہرے کے ساتھ، کشادہ رزق کے ساتھ اور وسیع بازو کے ساتھ واپس لوٹے۔ یہ اس اللہ کا فضل تھا جس نے ہم سے غم کو دور کیا۔ اور ہم سے ہماری تکلیف دور کردی۔ اس نے ہماری کفالت کی اور وہ خود ہمارا متولی ہوا۔ اس نے ہم پر احسان کیا اور وہ سب سے بڑھ کر احسان کرنیوالا ہے۔

ثُمَّ عَزَمَ اَبِىْ علىٰ اَنْ يَّسْبِرَ بَخْتَه فِى الزَّرَاعَاتِ لِيَنْجُوَ مِنَ السَّفَرِ الْمُبْرِحِ وَالْبَيْنِ الْمُطَوِّحِ مِنَ الْاَهْلِ وَالْبَنِيْنَ وَالْبَنَاتِ. فَاسْتَحْسَنَ لِنَفْسِهِ اتِّخَاذَ الضِّيَاعِ وَالتَّصَدِّىْ لِلْاِزْدِرَاعِ. فَاَحْمَدَ بِفَضْلِ اللّٰهِ مَعِيْشَتُه وَاسْتَرْغَدَ فِيْهَا عَيْشَتُه. وَرُدَّ عَلَيْهِ قَلِيْلُ مِّنَ الْقُرٰى. اَلَّتِى غُصِبَتْ مِنَ الْآبَاءِ فِىْ زَمْنٍ خَلَا. وَقَوَاهُ اللّٰهُ بَعْدَ ضُعْفِ

پھر میرے والد صاحب نے عزم کیا کہ وہ اپنی قسمت کو زراعت کے ذریعے آزمائیں تا کہ وہ کاٹنے والے سفر سے اور ہلاک کرنے والی جدائی سے نجات پائیں جو انہیں اہل وعیال سے اور بیٹے بیٹیوں سے دور رکھتی تھی۔ پس انہوں نے اپنے لئے پسند کیا کہ وہ زمین خریدیں اور کھیتی باڑی کریں۔ پس اللہ کے فضل سے ان کی معیشت بہتر ہوگئی۔ اور ان کی زندگی بافراغت ہوگئی۔ ان کے چند دیہات ان کو لوٹا دیئے گئے جو کہ گزرے زمانوں میں ان کے آباؤاجداد سے چھین لئے گئے تھے۔ شدید کمزوری کے بعد اللہ

الْمَرِيْرَةِ. وَبَارَكَ اللّٰهُ لَه فِيْ اَشْيَآءَ كَانَتْ مِنْ قَبْلُ نَكِدَ الْحَظِيْرَةِ. وَكُلُّ ذٰلِكَ كَانَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَرَحْمَتِه وَاِنْ خَفِيَ عَلَى الْمَحْجُوْبِيْنَ. لِيُتِمَّ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الْمَوْعُوْدَ الْاٰتِيْ يَكُوْنُ مِنَ الْحَارِثِيْنَ. هٰذَا قَلِيْلٌ مِّنْ سَوَانِحِ اَيَّامِ وِلَادَتِيْ وَصِغْرِ سِنِّيْ. وَلَمَّا تَرَعْرَعْتُ وَوَضَعْتُ قَدَمِيْ فِي الشَّبَابِ قَرَأْتُ قَلِيْلًا مِّنَ الْفَارِسِيَّةِ وَنُبْذَةً مِنْ رَّسَائِلِ الصَّرْفِ وَالنَّحْوِ وَعِدَّةً مِّنْ عُلُوْمِ تَعْمِيْقِيَّتِه وَشَيْئًا يَّسِيْرًا مِّنْ كُتُبِ الطِّبِّ. وَكَانَ اَبِيْ عَرَّافًا حَاذِقًا وَّكَانَتْ لَه يَدٌ طُوْلٰى فِيْ هٰذَا الْفَنِّ فَعَلَّمَنِيْ مِنْ بَعْضِ كُتُبِ هٰذِهِ الصِّنَاعَةِ وَاَطَالَ الْقَوْلَ فِي التَّرْغِيْبِ لِكَسْبِ الْكَمَالِ فِيْهَا فَقَرَأْتُ مَا شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ لَمْ اَجِدْ قَلْبِيْ اِلَيْهِ مِنَ الرَّاغِبِيْنَ. وَكَذٰلِكَ لَمْ يَتَّفِقْ لِيَ التَّوَغُّلُ فِيْ عِلْمِ الْحَدِيْثِ وَالْاَصُوْلِ وَالْفِقْهِ اِلَّا كَطَلٍّ مِّنَ

نے ان کو پھر قوت عطا کی۔ اللہ نے ان اشیاء میں برکت رکھ دی جو اس سے قبل ممنوع اور نایاب تھیں۔ یہ سب اللہ کی رحمت اور اس کے فضل سے ہوا۔ اگرچہ لوگ اس کو ایسا نہ سمجھیں۔ تا کہ رسول کریمؐ کا یہ قول پورا ہو کہ موعود مسیحؑ کسانوں میں سے ہوگا۔ یہ میری ولادت اور بچپن کے مختصر حالات ہیں۔ جب میں بڑا ہونے لگا اور میرے قدم جوانی میں داخل ہوئے تو میں نے تھوڑی سی فارسی زبان پڑھی اور کچھ صرف ونحو پڑھی۔ اور کچھ ان علوم کی بڑی بڑی کتابیں پڑھیں پھر کچھ طب کی کتابوں کا بھی مطالعہ کیا۔ میرے والد حاذق طبیب تھے۔ اس فن میں وہ ید طولیٰ رکھتے تھے۔ پس انہوں نے مجھے اس فن کی کچھ کتابیں پڑھائیں۔ اور مجھے نصیحت کی اور ترغیب دی کہ اس میں کمال حاصل کروں۔ لیکن میں نے اتنا ہی پڑھا جتنا اللہ نے چاہا۔ مگر میرا دل اس طرف راغب نہ ہوا۔ پھر اسی طرح میں اس پر متفق نہ ہوا کہ حدیث اور اصول فقہ کے علوم کی گہرائی میں جاؤں۔ بلکہ اتنا ہی علم حاصل کیا جیسے کہ موسلا دھار بارش کی بجائے چند قطرے۔ میرا دل اس کی طرف مائل نہیں ہوا کہ میں پوری جدوجہد کے ساتھ ان علوم کو حاصل کروں اور ان کی اسناد

الْوَبَلْ. وَمَا وَجَدْتُّ بَالِیْ مَائِلًا اِلیٰٓ اَنْ اُشَمِّرَ عَنْ سَاقِ الْجِدِّ لِتَحْصِیْلِ تِلْكَ الْعُلُوْمِ. وَاَسْتَحْصِلُ ظَوَاهِرَ اَسْنَادِهَا اَوْ اَقِیْمَ كَالْمُحَدِّثِیْنَ سِلْسِلَةَ الْاَسَانِیْدِ لِكُتُبِ الْحَدِیْثِ وَكُنْتُ اُحِبُّ زُمْرَةَ الرُّوْحَانِیِّیْنَ. وَكُنْتُ اَجِدُ قَلْبِیْ مَآئِلًا اِلَى الْقُرْآنِ وَدَقَآئِقِهَا وَنِكَاتِهَا وَمَعَارِفِهَا وَكَانَ الْقُرْآنَ قَدْ شَغَفَنِیْ حُبًّا وَّ رَأَیْتُ اَنَّه یُعْطِیْنِیْ مِنْ اَنْوَاعِ الْمَعَارِفِ وَاَصْنَافِ ثِمَارٍ لَا مَقْطُوْعَةٍ وَلَا مَمْنُوْعَةٍ وَرَاَیْتُ اَنَّه یَقْوِی الْاِیْمَانَ وَیَزِیْدُ فِی الْیَقِیْنِ. وَوَاللّٰهِ اَنَّه دُرَّةٌ یَتِیْمَةٌ ظَاهِرُه نُوْرٌ وَّبَاطِنُه نُوْرٌ وَّفَوْقَه نُوْرٌ وَّتَحْتَه نُوْرٌ وَّفِی كُلِّ لَفْظِه وَكَلِمَتِه نُوْرٌ. جَنَّةٌ رُوْحَانِیَّةٌ ذُلِّلَتْ قُطُوْفُهَا تَذْلِیْلًا وَّتَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهَارُ كُلُّ ثَمَرَةِ السَّعَادَةِ تُوْجَدُ فِیْهِ وَكُلُّ قَبَسٍ یُقْتَبَسُ مِنْهُ وَمِنْ دُوْنِه خَرْطُ الْقَتَادِ.

حاصل کروں یا محدثوں کی طرح احادیث کی کتب کیلئے کوئی اسناد کا سلسلہ قائم کروں۔ اس کے بالمقابل مجھے روحانی لوگوں کا گروہ زیادہ پسند تھا۔ میرا دل قرآن، اس کے دقائق، اس کے باریک نکات اور اس کے معارف کی طرف مائل ہے۔ قرآن میری محبت اور شغف بن گیا۔ میں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ مجھے قرآن کے طرح طرح کے معارف عطا کرتا ہے۔ اور ایسے انواع کے پھل عطا کرتا ہے جو کہ کبھی ختم ہونے والے نہیں۔ اور میں نے دیکھا کہ وہ میرے ایمان کو مضبوط اور میرے یقین کو بڑھاتا ہے۔ اللہ کی قسم قرآن نادر نایاب موتی ہے۔ جس کا ظاہر بھی نور ہے اور باطن بھی نور اس کے اوپر بھی نور ہے اور اس کے نیچے بھی نور ہے۔ اس کے ہر لفظ اور کلمۃ میں نور ہے۔ یہ وہ روحانی جنت ہے جس کے پھلوں تک ہر وقت رسائی ہو سکتی ہے۔ جس کے نیچے نہریں جاری ہیں۔ تو اس کے اندر سعادت کا ہر پھل پائے گا۔ ہر روحانی چنگاری اس سے جلتی ہے۔ قرآن کے علاوہ باقی کتابوں سے ان روحانی فیوض کا ملنا ناممکن ہے۔ اس کے فیض کے چشمے نہایت ہی خوشگوار ہیں۔ خوش قسمت ہیں جو اس چشمے سے پیتے ہیں۔ میرے دل میں اس

مَوَارِدُ فَيْضِه سَآئِغَةٌ فَطُوْبٰى لِلشَّارِبِيْنَ. وَقَدْ قُذِفَ فِيْ قَلْبِيْ اَنْوَارٌ مِّنْهُ مَا كَانَ لِيْ اَنْ اَسْتَحْصِلَهَا بِطَرِيْقٍ اٰخَرَ. وَوَاللّٰهِ لَوْلَا الْقُرْآنُ مَا كَانَ لِيْ لُطْفُ حَيَاتِيْ. رَاَيْتُ حُسْنَه اَزْيَدُ مِنْ مِائَةِ اَلْفِ يُوْسُفَ. فَمِلْتُ اِلَيْه اَشَدَّ مَيْلِيْ وَاُشْرِبَ هُوَ فِيْ قَلْبِيْ. هُوَ رَبَّانِيْ كَمَا يُرَبَّى الْجَنِيْنَ. وَلَه فِيْ قَلْبِيْ اَثَرٌ عَجِيْبٌ. وَحُسْنُه يُرَاوِدُنِيْ عَنْ نَّفْسِيْ. وَاِنِّيْ اَدْرَكْتُ بِالْكَشْفِ اَنَّ حَظِيْرَةَ الْقُدْسِ تُسْقٰى بِمَآءِ الْقُرْآنِ وَهُوَ بَحْرُ مَوَّاجٌ مِّنْ مَّآءِ الْحَيَاتِ مَنْ شَرِبَ مِنْه فَهُوَ يَحْيٰى بَلْ يَكُوْنُ مِنَ الْمُحْيِيْنَ. وَوَاللّٰهِ اِنِّيْ اَرٰى وَجْهَه اَحْسَنَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَجْهٌ اُفْرِغَ فِيْ قَالِبِ الْجَمَالِ. وَاُلْبِسَ مِنَ الْحُسْنِ حُلَّةَ الْكَمَالِ. وَاِنِّيَ اَجِدُه كَجَمِيْلٍ رَشِيْقِ الْقَدِّ اَسِيْلِ الْخَدِّ. اُعْطِيَ لَه نَصِيْبٌ كَامِلٌ مِنْ تَنَاسِبِ الْاَعْضَآءِ وَاُسْبِغَتْ عَلَيْهِ كُلُّ مَلَاحَةٍ

کے وہ انوار ڈالے گئے جنہیں میں کسی اور طرح ہرگز حاصل نہیں کرسکتا تھا۔ اللہ کی قسم اگر قرآن نہ ہوتا تو میری زندگی میں کوئی لطف نہ ہوتا۔ میں نے اس کا حسن ہزار یوسف کے حسن سے بڑھ کر پایا۔ میں اس کی طرف پوری شدت سے مائل ہوگیا اور اس کی محبت میرے دل میں رچ گئی۔ اللہ نے میری ایسی ربوبیت کی جیسے کہ رحم مادر میں بچے کی پرورش کی جاتی ہے۔ اس کا عجیب اثر میرے دل میں ہے۔ اس کے حسن نے مجھے میرے نفس سے پھیر دیا۔ میں نے کشف کے ذریعے یہ راز پایا کہ جنت قرآن کے پانی سے سیراب ہوتی ہے۔ وہ زندگی کے پانی کا ٹھاٹھیں مارتا دریا ہے۔ جو اس سے پی لے گا وہ زندہ ہو جائے گا۔ بلکہ وہ خود دوسرے لوگوں کو زندہ کرنے والا ہو جائے گا۔ اللہ کی قسم میں نے اس کا چہرہ ہر چیز سے زیادہ حسین پایا۔ اس قرآن کا چہرہ جمال کے قالب میں ڈھالا گیا۔ اس کو حسن کمال کا لباس پہنایا گیا۔ میں نے اسے اس نازک اندام انسان سے زیادہ خوبصورت پایا جو لمبے چہرے والا ہو۔ جسے متناسب اعضا دیئے گئے ہوں۔ اور اس پر پوری پوری نمکینی ڈالی گئی ہو۔ اور ہر نور اور ہر قسم کی روشنی اس کو عطا کی گئی ہو اور وہ

بِالْاِسْتِيْفَاءِ. وَكُلُّ نُوْرٍ وَكُلَّ نَوْعِ الضَّيَآءِ وَضِيءٌ اُعْطِيَ لَه حَظٌّ تَامٌّ مِّنْ كُلِّ مَا يَنْبَغِيْ فِي الْمَحْبُوْبِيْنَ مِنَ الْاِعْتِدَالَاتِ الْمَرْضِيَّةِ وَالْمَلَاحَاتِ الْمُتَخَطِّفَةِ كَمِثْلِ حَوْرِ الْعُيُوْنِ. وَبَلْجِ الْحَوَاجِبِ وَلَهْبِ الْخُدُوْدِ وَهَيْفِ الْخُصُوْرِ وَشَنَبِ الثَّغُوْرِ وَفَلَجِ الْمَبَاسِمِ وَشَمَمِ الْاُنُوْفِ وَسَقْمِ الْجُفُوْنِ وَتُرَفِ الْبَنَانِ وَالطُرُرِ الْمُزَيَّنَةِ وَكُلِّ مَا يُصْبِي الْقُلُوْبَ وَيَسُرُّ الْاَعْيُنَ وَيَسْتَمْلَحُ فِي الْحَسِيْنِ. وَمِنْ دُوْنِه كُلُّ مَا يُوْجَدُ مِنَ الْكُتُبِ فَهِيَ نَسَمَةٌ خِدَاجٌ اَوْ كَمُضْغَةٍ مُسْقَطَةٍ غَيْرُ دِمَاجٍ اِنْ كَانَتْ عَيْنٌ فَلَا اَنَفَ وَاِنْ كَانَ اَنَفٌ فَلَا عَيْنَ وَتَرٰى وَجُوْهَهَا مَكْرُوْهَةً مَّسْنُوْنَةً مَّلُوْحَةً. وَمَثَلُهَا كَمَثَلِ امْرَأَةٍ اِذَا كُشِفَ بُرْقَعُهَا وَقُنَاعُهَا عَنْ وَّجْهِهَا فَاِذَا هِيَ كَرِيْهَةُ الْمَنْظَرِ جِدًّا قَدْ رُمِيَ جَفْنُهَا بِالْعَمَشِ. وَخَدُّهَا

خوبصورت ہے۔ اور اسے وہ سب کچھ دیا گیا ہے جو کہ ایک محبوب ہونے کے ناطے وہ چاہتا ہے۔ پسندیدہ اعتدال۔ وہ مخصوص نمکینی جیسے کہ حور کی سیاہ آنکھیں، کشادہ ابرو، سرخ رخسار، باریک کمر، چمکتے اور کشادہ دانت، اونچی ناک، جھکی ہوئی پلکیں، انگلیوں کی نازک پوریں، زینت والے گیسو اور ہر وہ چیز جو دل کو لبھاتی ہے اور آنکھ کو اچھی لگتی ہے اور خوبصورتی میں اچھی دکھائی دیتی ہے۔ قرآن کے علاوہ جو کچھ پایا جاتا ہے وہ ادھورا اور تاریک ہے۔ ایسے لوتھڑے کی مانند جو گر گیا ہو جس میں کوئی مضبوطی نہیں۔ اگر آنکھ ہے تو کان نہیں اور اگر کان ہے تو آنکھ نہیں۔ قرآن کے علاوہ جس کو تو دیکھے گا اس کا چہرہ مکروہ، بدبودار اور بے رونق ہے۔ اس کی مثال اس عورت کی طرح ہے کہ جب وہ اپنے چہرے سے برقع اور پردہ ہٹائے تو وہ بہت ہی بدصورت ہو، اس کی پلکیں گری ہوئی ہوں، نظر کمزور ہو، گال کالے اور داغ دار ہوں، زلفیں پریشان ہوں، دانت میلے کچیلے ہوں، رخسار زرد ہوں اور منہ سے بدبو آرہی ہو۔ چہرہ ایسے کہ جیسے تاریکی چھائی ہوئی ہو۔ کمر ٹوٹی ہوئی ہو، چہرہ بے رونق ہو، بڑھاپے کی وجہ سے قویٰ کمزور ہوں اور اس

بِالنَّمَشِ وَذَوَآئِبُهَا بِالْجَلَحِ وَدُرَرُهَا بِالْقَلْحِ وَوَرْدُهَا بِالْبِهَارِ وَمِسْكُهَا بِالْبُخَارِ وَبَدْرُهَا بِالْمُحَاقِ وَقَمْرُهَا بِالْاِنْشِقَاقِ وَشُعَاعُهَا بِالظَّلَامِ وَقُوَّتُهَا بِالشَّيْبِ التَّامِ فَهِيَ كَجِيْفَةٍ مُتَعَفِّنَةٍ نُتْنَةً مُنْتَنَةٍ تُوْذِيْ شَامَتَهُ النَّاسَ وَتَسْتَاصِلُ سُرُوْرِ الْاَعْيُنِ يَتَبَاكُوْنَ اَهْلُهَا لِافْتِضَاحِهِمْ وَيَتَمَنَّى النَّظِيْفُوْنَ اِنْ يَّدُسُّوْهَا فِي تُرَابٍ اَوْ يُذَبُّوْنَ عَنْ اَنْفُسِهِمْ اِلَىٓ اَسْفَلِ السَّافِلِيْنَ.

کی حالت ایسی ہو کہ جیسے بدبودار مردار کی ہوتی ہے۔جس کی بدبو لوگوں کو تکلیف پہنچاتی ہے اور آنکھوں کی ٹھنڈک کو ضائع کرتی ہے۔اس کے گھر والے رسوائی کی وجہ سے روتے ہیں اور پاک صاف لوگ یہ تمنا کرتے ہیں کہ اس کو مٹی میں دبا دیں یا اسے اپنے سے دور کردیں۔

فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ثُمَّ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اِنَّهٗ اَنَالَنِي حَظًّا وَّافِرًا مِنْ اَنْوَارِهٖ وَاَزَالَ اِمْلَاقِي مِنْ دُرُرِهٖ وَاَشْبَعَ بَطْنِيْ مِنْ اَثْمَارِهٖ وَمُنِحَ بِيْ مِنَ النِّعَمِ الظَّاهِرَةِ وَالْبَاطِنَةِ وَجَعَلَنِي مِنَ الْمَجْذُوْبِيْنَ. وَقَدْ كُنْتُ شَابًّا وَقَدْ اَشَخْتُ وَمَا اسْتَفْتَحْتُ بَابًا اِلَّا فُتِحَتْ وَمَا سَئَلْتُ مِنْ نِعْمَةٍ اِلَّا اُعْطِيْتُ وَمَا اسْتَكْشَفْتُ مِنْ اَمْرٍ اِلَّا

اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے مجھے قرآن کے انوار میں سے وافر حصہ عطا کیا اور میری تنگدستی کو اس کے موتیوں سے دور کیا اور میرے پیٹ کو اس کے پھلوں سے سیر کیا اور مجھے اس کی ظاہری اور باطنی نعمتیں عطا کیں۔اور مجھے مجذوبوں میں سے بنایا۔ میں جوان تھا اور اب یقینا بوڑھا ہوگیا ہوں اور میں نے کوئی دروازہ نہیں کھٹکھٹایا مگر وہ میرے لئے خود بخود کھل گیا۔ میں نے کوئی نعمت نہیں مانگی مگر کہ وہ مجھے عطا کی گئی۔میں نے کسی امر کے بارہ میں معلوم کرنا چاہا

كُشِفَتْ. وَمَا ابْتَهَلْتُ فِيْ دُعَآءٍ اِلَّآ اُجِيْبَتْ وَكُلُّ ذٰلِكَ مِنْ حُبِّي بِالْقُرْآنِ وَحُبِّ سَيِّدِي وَاِمَامِي سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ بِعَدَدِ نُجُوْمِ السَّمٰوَاتِ وَذَرَّاتِ الْاَرْضِيْنَ. وَمِنْ اَجْلِ هٰذَا الْحُبِّ الَّذِيْ كَانَ فِيْ فِطْرَتِيْ كَانَ اللّٰهُ مَعِيَ مِنْ اَوَّلِ اَمْرِيْ حِيْنَ وُلِدْتُّ وَحِيْنَ كُنْتُ ضَرِيْعًا عِنْدَ ظِئْرِيْ وَحِيْنَ كُنْتُ اَقْرَءُ فِي الْمُتَعَلِّمِيْنَ. وَقَدْ حُبِّبَ اِلَيَّ مُنْذُ دَنَوْتُ الْعِشْرِيْنَ اَنْ اَنْصُرَ الدِّيْنَ وَاُجَادِلُ الْبَرَاهِمَةَ وَالْقِسِّيْسِيْنَ. وَاَلَّفْتُ فِيْ هٰذِهِ الْمُنَاظِرَاتِ مُصَنَّفَاتٍ عَدِيْدَةً وَّمُؤَلِّفَاتٍ مُّفِيْدَةً. مِنْهَا كِتَابِيْ الْبَرَاهِيْنَ كِتَابٌ نَادِرٌ مَا نُسِجَ عَلٰى مِنْوَالِهٖ فِيْ اَيَّامٍ خَالِيَةٍ فَلْيَقْرَءْهُ مَنْ كَانَ مِنَ الْمُرْتَابِيْنَ. قَدْ سَلَلْتُ فِيْهِ صَوَارِمَ الْحُجَجِ الْقَطَعِيَّةِ عَلٰى اَقْوَالِ الْمُلْحِدِيْن. وَرَمَيْتُ بِشُهَبِهَا الشَّيَاطِيْنَ الْمُبْطِلِيْن. قَدْ خُفِضَ هَامَ كُلِّ

تو مجھ پر کھول دیا گیا۔ میں نے دعا میں آہ وزاری کی تو قبول کی گئی۔ یہ سب کچھ مجھے قرآن کی محبت اور رسول کریم ﷺ سے عشق کے طفیل ملا۔ اے اللہ تو رسول کریم ﷺ پر اتنا درود وسلام بھیج جتنے کہ آسمان کے ستارے اور زمین کے ذرات ہیں۔ اور یہ اس محبت کی وجہ سے جو میری فطرت میں موجود تھی اللہ شروع دن سے میرے ساتھ تھا، جب میں پیدا ہوا اور جب میں بچہ تھا اور جب میں اساتذہ سے تعلیم حاصل کر رہا تھا۔ جب میں بیس (۲۰) برس کو پہنچا تو اس بات کی محبت میرے دل میں ڈالی گئی کہ میں دین کی مدد کروں اور پادریوں اور برہمنوں سے مقابلہ کروں اور اس تناظر میں مَیں نے چند کتابیں لکھیں۔ اور کئی مفید کتابیں تالیف کیں۔ ان میں ایک میری کتاب براہین احمدیہ ہے۔ یہ ایک ایسی نادر کتاب ہے کہ گزرے ہوئے دنوں میں اس طرز پر کوئی کتاب نہیں لکھی گئی۔ پس جس کو شک ہو اس کو پڑھ کر دیکھ لے۔ میں نے اس کتاب میں ملحدوں کی باتوں کو قطعی دلائل کی ننگی تلواروں سے ختم کیا ہے اور میں نے ان جھوٹے شیطانوں پر تیر چلائے ہیں۔ ان دلائل کی ننگی تلوار سے ہر دشمن کے سر کو جھکا دیا۔ اور ان کی رسوائی اہل نقل

مُعَانِدٍ بِذٰلِكَ السَّيْفِ الْمَسْلُوْلِ. وَتَبَيَّنَتْ فَضِيْحَتُهُمْ بَيْنَ اَرْبَابِ الْمَنْقُوْلِ وَالْمَعْقُوْلِ وَبَيْنَ الْمُنْصِفِيْنَ فِيْهِ دَقَآئِقَ الْعُلُوْمِ وَشَوَارِدُهَا وَالْاِلْهَامَاتُ الطَّيِّبَةُ الصَّحِيْحَةُ وَالْكَشُوْفُ الْجَلِيْلَةُ وَمَوَارِدُهَا. وَمِنْ كُلِّ مَا يُجَلِّي دُرَرَ مَعَارِفِ الدِّيْنِ الْمَتِيْنِ. وَلِيَ كُتُبٌ اُخْرٰى تَشَابِهُهٗ فِي الْكَمَالِ مِنْهَا الْكَحْلُ وَالتَّوْضِيْحُ وَالْاِزَالَةُ وَفَتْحُ الْاِسْلَامِ وَكِتَابٌ اٰخَرُ سَبَقَ كُلَّهَا اَلَّفَتُهٗ فِيْ هٰذِهِ الْاَيَّامِ اِسْمُهٗ دَافِعُ الْوَسَاوِسِ هُوَ نَافِعٌ جِدًّا لِلَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّرَوْا حُسْنَ الْاِسْلَامِ وَيُكُفُّوْا اَفْوَاهُ الْمُخَالِفِيْنَ. تِلْكَ كُتُبٌ يَّنْظُرُ اِلَيْهَا كُلُّ مُسْلِمٍ بِعَيْنِ الْمُحَبَّةِ وَالْمَوَدَّةِ وَيَنْتَفِعُ مِنْ مَّعَارِفِهَا وَيَقْبُلُنِيْ وَيُصَدِّقُ دَعْوَتِي اِلَّا ذُرِّيَّةُ الْبَغَايَا الَّذِيْنَ خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَايَقْبَلُوْنَ .

اور اہل عقل اور مصنف حضرات کے درمیان ظاہر ہوگئی۔ اس میں علم کی باریکیاں اور نایاب نکتے، پاک صاف الہامات اور اعلیٰ کشف اور ان کے ماخذ کا بیان ہے۔ اس کتاب میں وہ سب کچھ ہے جو دین اسلام کے معارف کو موتیوں کی طرح چمکا دیتا ہے۔اسی طرح میری اور بھی کتابیں ہیں جو کمال میں اس کتاب کی مشابہ ہیں۔ ان میں سرمہ چشم آریہ، توضیح مرام، ازالہ اوہام، فتح اسلام وغیرہ ہیں۔ اور میری ایک اور کتاب جسے میں نے ان دنوں میں لکھا ہے وہ ان سب پر سبقت لے گئی ہے۔ اس کا نام آئینہ کمالات اسلام ہے۔ وہ ان لوگوں کیلئے بہت ہی مفید ہے جو اسلام کے حسن کو دیکھنا چاہتے ہیں اور مخالفوں کے منہ بند کرنا چاہتے ہیں۔ میری ان کتابوں کو ہر مسلمان محبت اور مؤدت سے دیکھتا ہے اور ان کے معارف سے فائدہ اٹھاتا ہے۔ مجھے قبول کرتا ہے اور میرے دعویٰ کی تصدیق کرتا ہے۔سوائے فاحشہ عورتوں کے بچوں کے جن کے دلوں پر اللہ نے مہر لگادی ہے۔ پس وہ قبول نہیں کرتے۔

وَلَمَّا بَلَغْتُ اَشُدَّ عُمْرِيْ

جب میں جوانی کی عمر کو پہنچا اور چالیس

وَبَلَغْتُ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً جَآءَتْنِيْ
نَسِيْمُ الْوَحْيِ بِرِيَّا عَنَايَاتِ رَبِّيْ
لِيَزِيْدَ مَعْرِفَتِيْ وَيَقِيْنِيْ وَيَرْتَفِعَ
حَجَبِيْ وَاَكُوْنَ مِنَ الْمُسْتَيْقِنِيْنَ
فَالْاَوَّلُ مَا فُتِحَ عَلَيَّ بَابُهٗ
هُوَالرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ فَكُنْتُ لَا
اَرٰى رُؤْيَا اِلَّا جَآءَتْ مِثْلَ فَلَقِ
الصُّبْحِ وَاِنِّيْ رَاَيْتُ فِيْ تِلْكَ
الْاَيَّامِ رُؤْيَا صَالِحَةً صَادِقَةً
قَرِيْبًا مِنْ اَلْفَيْنِ اَوْ اَكْثَرَ مِنْ
ذٰلِكَ. مِنْهَا مَحْفُوْظَةٌ فِيْ حَافِظَتِيْ
وَكَثِيْرٌ مِّنْهَا نَسِيْتُهَا. وَلَعَلَّ اللّٰهَ
يُكَرِّرُهَا فِيْ وَقْتٍ اٰخَرَ وَنَحْنُ
مِنَ الْآمِلِيْنَ. وَرَاَيْتُ فِيْ غُلُوَآءِ
شَبَابِيْ وَعِنْدَ دَوَاعِي التَّصَابِيْ
كَاَنِّيْ دَخَلْتُ فِيْ مَكَانٍ وَفِيْهِ
حَفَدَتِيْ وَخَدَمِيْ فَقُلْتُ طَهِّرُوْا
فَرَاشِيَ فَاِنَّ وَقْتِيْ قَدْ جَاءَ ثُمَّ
اسْتَيْقَظْتُ وَخَشِيْتُ عَلٰى نَفْسِيْ
وَذَهَبَ وَهْلِيْٓ اِلٰٓى اَنَّنِيْ مِنَ
الْمَائِتِيْنَ. وَرَاَيْتُ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَاَنَا
غُلَامٌ حَدِيْثُ السِّنِّ كَاَنِّيْ فِيْ
بَيْتٍ لَطِيْفٍ نَظِيْفٍ يُذْكَرُ فِيْهَا

سال کا ہوا تو مجھے وحی کا سلسلہ شروع ہوا جو کہ میرے رب کی طرف سے تازہ عنایات تھیں۔ تا کہ میری معرفت کو زیادہ کرے اور میرے یقین کو بڑھائے اور میری دلیل کو بلند کرے۔ اور میں اطمینان پانے والوں میں سے ہوجاؤں۔ سب سے پہلے جو مجھ پر اس وحی کا دروازہ کھولا گیا وہ رؤیا صالحہ تھی اور میں کوئی رویا نہیں دیکھتا تھا مگر اس کی تعبیر روشن صبح کی طرح ہوتی تھی۔ اور ان ایام میں مَیں نے تقریباً دو ہزار یا اس سے بھی زیادہ کے قریب سچی خوابیں دیکھیں۔ ان میں سے کچھ میرے حافظہ میں یاد رہ گئی ہیں اور اکثر بھول گیا ہوں۔ ہوسکتا ہے کہ اللہ کسی دوسرے وقت میں ان کو دہرادے اور ہم تو امید رکھنے والے ہیں۔ میں نے جوانی کے آغاز میں اور عشق الٰہی کے اسباب میں دیکھا کہ گویا میں ایک ایسے مکان میں داخل ہورہا ہوں جس میں میرے نوکر چاکر اور خدام ہیں۔ میں نے کہا میرے بستر کو صاف کرو یقینا میرا وقت آ گیا۔ پھر میں جاگ گیا اور اپنے نفس کے متعلق مجھے فکر ہوئی۔ مجھے گمان ہوا کہ گویا میں مرنے والا ہوں۔ ایک رات میں نے خواب میں دیکھا جبکہ ابھی میں نوجوان ہی تھا کہ گویا میں ایک بہت ہی صاف اور عمدہ گھر میں ہوں جس میں رسول ؐاللہ کا ذکر ہورہا تھا۔ پس میں

رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ اَيُّهَاالنَّاسُ اَيْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ؟ فَاَشَارُوْٓا اِلٰى حُجْرَةٍ فَدَخَلْتُ مَعَ الدَّاخِلِيْنَ. فَبَشَّ بِيْ حِيْنَ وَافَيْتُهٗ وَحَيَّانِيْ بِاَحْسَنِ مَا حَيَّيْتُهٗ. وَمَا اَنْسٰى حُسْنَهٗ وَجَمَالَهٗ وَمَلَاحَتَهٗ وَتَحَنُّنَهٗ اِلَيَّ يَوْمِيْ هٰذَا. شَغَفَنِيْ حُبًّا وَجَذَبَنِيْ بِوَجْهِ حَسِيْنٍ. قَالَ مَا هٰذَا بِيَمِيْنِكَ يَا اَحْمَدُ؟ فَنَظَرْتُ فَاِذَا كِتَابٌ بِيَدِي الْيُمْنٰى وَخَطَرَ بِقَلْبِيْ اِنَّهٗ مِنْ مُصَنَّفَاتِيْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كِتَابٌ مِنْ مُصَنَّفَاتِيْ قَالَ مَا اسْمُ كِتَابِكَ. فَنَظَرْتُ اِلَى الْكِتَابِ مَرَّةً اُخْرٰى وَاَنَا كَالْمُتَحَيِّرِيْنَ. فَوَجَدْتُّهٗ يُشَابِهُ كِتَابًا كَانَ فِيْ دَارِ كُتُبِيْ وَاسْمُهٗ قُطْبِي. قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِسْمُهٗ قُطْبِيٌّ قَالَ اَرِنِيْ كِتَابَكَ الْقُطْبِيَّ فَلَمَّآ اَخَذَهٗ وَمَسَّتْهُ يَدُهٗ فَاِذَا هِيَ ثَمْرَةٌ لَطِيْفَةٌ تَسُرُّ النَّاظِرِيْنَ فَشَقَّقَهَآ كَمَا يُشَقَّقُ الثَّمَرُ فَخَرَجَ مِنْهُ عَسَلٌ مُّصَفًّى

نے لوگوں سے کہا اے لوگو رسولؐ اللہ کہاں ہیں؟ انہوں نے ایک کمرے کی طرف اشارہ کیا تو میں بھی داخل ہونے والوں کے ساتھ داخل ہوگیا۔ جب میں آپؐ سے ملا تو آپؐ بہت خوش ہوئے۔ انہوں نے میرے سلام کا جواب مجھ سے بہتر انداز میں دیا۔ میں ان کے حسن و جمال کو آج تک نہیں بھول سکا اور ان کا شفقت سے ملنا میرے دماغ سے محو نہ ہوسکا۔ ان کی محبت نے مجھے کھینچ لیا۔ میں ان کے چہرے کے حسن میں جذب ہوگیا۔ آپؐ نے مجھ سے پوچھا اے احمد تیرے دائیں ہاتھ میں کیا ہے۔ اس وقت ایک کتاب میرے دائیں میں تھی اور میرے دل میں گذرا کہ یہ میری تصنیفات میں سے ایک ہے۔ میں نے کہا یا رسولؐ اللہ یہ میری تصنیفات میں سے ایک کتاب ہے۔ آپؐ نے فرمایا تمہاری اس کتاب کا کیا نام ہے؟ میں نے کتاب کی طرف دوبارہ دیکھا اور میں حیران تھا کہ کیا نام لوں۔ میں نے اسے ایک کتاب کے مشابہ پایا جو میرے کتب خانے میں تھی اور اس کا نام قطبی تھا۔ میں نے جواباً کہا یا رسولؐ اللہ اس کا نام قطبی ہے۔ آپؐ نے فرمایا مجھے اپنی کتاب قطبی دکھاؤ۔ پس جب آپؐ نے اسے پکڑا اور اسے اپنے ہاتھ مبارک سے چھوا تو میں نے دیکھا کہ وہ ایک عمدہ

كَمَآءٍ مَّعِيْنٍ. وَرَاَيْتُ بَلَّةَ الْعَسْلِ عَلٰى يَدِهِ الْيُمْنٰى مِنَ الْبَنَانِ اِلَى الْمِرْفَقِ كَانَ الْعَسَلُ يَتَقَاطَرُ مِنْهَا وَكَاَنَّه يُرِيْنِيَ اِيَّاهُ لِيَجْعَلَنِيْ مِنَ الْمُتَعَجِّبِيْنَ. ثُمَّ اُلْقِيَ فِيْ قَلْبِيْ اَنَّ عِنْدَ اَسْكِفَةِ الْبَيْتِ مَيِّتٌ قَدَّرَ اللّٰهُ اِحْيَآءَه بِهٰذِهِ الثَّمَرَةِ وَقَدَّرَ اَنْ يَّكُوْنَ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ الْمُحْيِيْنَ. فَبَيْنَمَآ اَنَا فِيْ ذٰلِكَ الْخَيَالِ فَاِذَا الْمَيِّتُ جَآءَنِيْ حَيًّا وَهُوَ يَسْعٰى وَقَامَ وَرَآءَ ظَهْرِيْ وَفِيْهِ ضَعْفٌ كَاَنَّه مِنَ الْجَآئِعِيْنَ. فَنَظَرَ النَّبِيُّ ﷺ اِلَيَّ مُتَبَسِّمًا وَجَعَلَ الثَّمَرَةَ قِطْعَاتٍ وَاَكَلَ قِطْعَةً مِّنْهَا وَاٰتَانِيْ كُلَّ مَا بَقِيَ وَالْعَسَلُ يَجْرِيْ مِنَ الْقِطْعَاتِ كُلِّهَا وَقَالَ يَا اَحْمَدُ اَعْطِهُ قِطْعَةً مِنْ هٰذِهٖ لِيَاْكُلَ وَيَتَقَوَّى فَاَعْطَيْتُه فَاَخَذَ يَاْكُلُ عَلٰى مَقَامِهٖ كَالْحَرِيْصِيْنَ. ثُمَّ رَئَيْتُ اَنَّ كُرْسِيَّ النَّبِيِّ ﷺ قَدْ رُفِعَ حَتّٰى قَرُبَ مِنَ السَّقْفِ وَرَاَيْتُه فَاِذَا وَجْهُه يَتَلَأْلَأُ كَاَنَّ

پھل بن گئی جو کہ دیکھنے والوں کو خوش کرتا ہے۔ پس آپؐ نے اسے کاٹا جیسے کہ پھل کو کاٹا جاتا ہے۔ تو اس میں سے صاف پانی کی طرح پاک شہد نکلا۔ میں نے اس شہد کے بہنے کو ان کے دائیں ہاتھ پر محسوس کیا۔ انگلیوں سے لے کر کہنیوں تک شہد اس سے قطروں کی صورت میں ٹپک رہا تھا۔ اور میں نے دیکھا کہ گویا آپؐ ایسا مجھے تعجب میں ڈالنے کیلئے دکھا رہے ہیں۔ پھر میرے دل میں ڈالا گیا کہ گھر کی چوکھٹ کے پاس ایک مردہ ہے جسے اللہ نے اس پھل کے ساتھ زندہ کرنا مقدر کیا ہے اور اللہ نے یہ بھی مقدر کیا کہ رسول کریمؐ زندہ کرنے والے ہوں۔ ابھی میں اسی خیال میں ہی تھا کہ وہ مردہ زندہ ہو کر میرے پاس آ گیا اور وہ دوڑ رہا تھا۔ وہ میری پیٹھ کے پیچھے کھڑا ہو گیا۔ اور اس میں کمزوری تھی گویا کہ وہ بھوکا ہے۔ پس نبی کریمؐ نے میری طرف مسکراتے ہوئے دیکھا۔ آپؐ نے اس پھل کے ٹکڑے کئے اور ایک ٹکڑا خود کھایا اور جو کچھ باقی بچا وہ مجھے دے دیا اور تمام ٹکڑوں سے شہد بہہ رہا تھا۔ آپؐ نے پھر فرمایا اے احمد! اس کو اس میں سے ایک ٹکڑا دے دو تا کہ وہ کھائے اور قوی ہو جائے۔ پس میں نے اسے ایک ٹکڑا دے دیا۔ اس نے وہ لیا اور وہیں حریصوں کی طرح

الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ذَرَّتَا عَلَيْهِ وَكُنْتُ اَنْظُرُ اِلَيْهِ وَعَبَرَاتِيْ جَارِيَةٌ ذَوْقًا وَوَجْدًا ثُمَّ اسْتَيْقَظْتُ وَاَنَا مِنَ الْبَاكِيْنَ. فَاَلْقَى اللّٰهُ فِيْ قَلْبِيْ اَنَّ الْمَيِّتَ هُوَ الْاِسْلَامُ وَسَيُحْيِيْهِ اللّٰهُ عَلٰى يَدِيْ بِفُيُوْضِ الرُّوْحَانِيَّةِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَمَا يُدْرِيْكُمْ لَعَلَّ الْوَقْتَ قَرِيْبٌ فَكُوْنُوْا مِنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ. وَفِيْ هٰذِهِ الرُّؤْيَا رَبَّانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِهٖ وَكَلَامِهٖ وَاَنْوَارِهٖ وَهَدْيَةِ اَثْمَارِهٖ فَاَنَا تَلْمِيْذُهٗ بِلَا وَاسِطَةٍ بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ وَكَذٰلِكَ شَانُ الْمُحَدِّثِيْنَ. وَكُنْتُ ذَاتَ يَوْمٍ فَرَغْتُ مِنْ فَرِيْضَةِ الْمَسَآءِ وَسُنَنِهَا وَاَنَا مُسْتَيْقِظٌ مَّآ اَخَذَنِيْ نَوْمٌ وَّلَا سِنَةٌ وَّمَا كُنْتُ مِنَ النَّآئِمِيْنَ. فَبَيْنَمَا اَنَا كَذٰلِكَ اِذَا سَمِعْتُ صَوْتَ صَكِّ الْبَابِ فَنَظَرْتُ فَاِذَا الْمُدَكِّكُوْنَ يَاْتُوْنَنِيْ مُتَسَارِعِيْنَ. فَاِذَا دَنَوْا مِنِّيْ عَرَفْتُ أَنَّهُمْ خَمْسَةٌ مُّبَارَكَةٌ

شہد کھانے لگا۔ پھر میں نے دیکھا کہ رسول کریمؐ کی کرسی بلند ہوگئی یہاں تک کہ وہ چھت کے قریب پہنچ گئی۔ تب میں نے دیکھا کہ آپؐ کا چہرہ ایسے چمک رہا تھا جیسے کے سورج اور چاند آپؐ پر طلوع ہو گئے ہیں۔ میں آپؐ کی طرف دیکھ رہا تھا اور ذوق اور وجد سے میری آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ پھر میں بیدار ہوگیا اور میں رو ہی رہا تھا۔ اللہ نے میرے دل میں ڈالا کہ یہ مردہ اسلام ہے اور عنقریب اللہ اسے میرے ہاتھوں سے اور رسول کریمؐ کے روحانی فیض سے زندہ کردے گا۔ اور تمہیں کیا معلوم ہوسکتا ہے کہ وہ وقت قریب ہو۔ پس تم انتظار کرو۔ اس رویا میں رسول کریمؐ نے اپنے ہاتھ سے، اپنے کلام، اپنے انوار سے اور اپنے پھل کے ہدیئے سے میری ربوبیت فرمائی۔ پس میں ان کا بلا واسطہ شاگرد ہوں اور یہی محدثین کی شان ہوتی ہے۔ اس طرح ایک دن کا واقعہ ہے کہ میں عشاء کی نماز کے فرائض اور سنتیں پڑھ کر فارغ ہو چکا تھا اور میں جاگ رہا تھا۔ ابھی مجھ پر نیند یا اونگھ کا غلبہ نہیں تھا اور نہ میں سو رہا تھا۔ میں اسی حالت میں تھا کہ میں نے دروازہ پر دستک کی آواز سنی۔ میں نے دیکھا کہ دستک دینے والے لوگ جلدی جلدی میری طرف آرہے ہیں۔ جب وہ میرے

اَعْنِیْ عَلِیًّا مَّعَ اِبْنَیْهِ وَزَوْجَتُهُ الزَّهْرَآءُ وَسَیِّدُ الْمُرْسَلِیْنَ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَّاٰلِهٖ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ. وَرَاَیْتَ اَنَّ الزَّهْرَآءَ وَضَعَتْ رَاسِیْ عَلٰی فَخْذِهَا وَنَظَرَتْ بِنَظَرَاتٍ تَحَنُّنٍ كُنْتُ اَعْرَفُ فِیْ وَجْهِهَا فَفَهِمْتُ فِیْ نَفْسِیْ اَنَّ لِیْ نِسْبَةٌ بِالْحُسَیْنِ وَاُشَابِهُهٗ فِیْ بَعْضِ صِفَاتِهٖ وَسَوَانِحِهٖ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ وَهُوَ اَعْلَمُ الْعَالَمِیْنَ. وَرَاَیْتُ اَنَّ عَلِیًّا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یُرِیْنِیْ كِتَابًا وَّیَقُوْلُ هٰذَا تَفْسِیْرُ الْقُرْاٰنِ اَنَا اَلَّفْتُهٗ وَاَمَرَنِیْ رَبِّیْ اَنْ اُعْطِیَكَ فَبَسَطْتُ اِلَیْهِ یَدِیْ وَاَخَذْتُهٗ وَكَانَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَرٰی وَیَسْمَعُ وَلَا یَتَكَلَّمُ كَاَنَّهٗ حَزِیْنٌ لِاَجْلِ بَعْضِ اَحْزَانِیْ وَرَاَیْتُهٗ فَاِذَا الْوَجْهُ هُوَ الْوَجْهُ الَّذِیْ رَأَیْتُ مِنْ قَبْلُ اَنَارَتِ الْبَیْتُ مِنْ نُوْرِهٖ فَسُبْحَانَ اللّٰهِ خَالِقُ النُّوْرِ وَالنُّوْرَانِیِّیْنَ. وَكُنْتُ ذَاتَ لَیْلَةٍ اَكْتُبُ شَیْئًا فَنِمْتُ بَیْنَ ذٰلِكَ فَرَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ

قریب پہنچے تو میں نے پہچانا کہ وہ پنجتن پاک ہیں یعنی کہ حضرت علیؓ اپنے دونوں بیٹوں، اپنی زوجہ مطہرہ سیدۃ الزہرؓا اور نبیوں کے سردار محمد رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہیں۔ درود و سلام ان پر اور ان کی آل پر قیامت کے دن تک۔ اور میں نے دیکھا کہ حضرت سیدۃ الزہرؓا نے میرا سر اپنی ران پر رکھا اور میری طرف شفیق ماں کی طرح دیکھا۔ میں آپؓ کے چہرہ سے پہچان رہا تھا۔ اور میں نے جان لیا کہ میری نسبت ان کے ساتھ حضرت امام حسینؑ کی سی ہے (یعنی ماں بیٹے والی۔ ناقل)۔ اور میں ان کی بعض صفات اور سوانح میں ان سے مشابہ ہوں۔ اور اللہ بہتر جانتا ہے اور وہ تمام جاننے والوں سے زیادہ جاننے والا ہے۔ اور پھر میں نے دیکھا کہ حضرت علیؓ نے مجھے ایک کتاب دکھائی اور فرمایا کہ یہ تفسیر قرآن ہے جسے میں نے تالیف کیا ہے۔ اور میرے رب نے مجھے حکم دیا ہے کہ اسے تمہیں دے دوں۔ پس میں نے ان کی طرف ہاتھ لمبا کیا اور کتاب لے لی۔ اور رسولؐ اللہ یہ دیکھ رہے اور سن رہے تھے۔ لیکن وہ کلام نہیں کر رہے تھے گویا کہ وہ غمگین ہیں میری بعض پریشانیوں کی وجہ سے۔ پس میں نے ان کی طرف دیکھا تو مجھے وہی چہرہ نظر آیا جسے میں پہلے دیکھ چکا تھا۔ پورا

وَوَجْهُهٗ كَالْبَدْرِ التَّآمِ فَدَنٰى مِنِّيْ كَاَنَّهٗ يُرِيْدُ اَنْ يُّعَانِقَنِيْ فَكَانَ مِنَ الْمُعَانِقِيْنَ. وَرَاَيْتُ اَنَّ الْاَنْوَارَ قَدْ سَطَعَتْ مِنْ وَّجْهِهٖ وَنَزَلَتْ عَلَيَّ كُنْتُ اَرٰهَا كَالْاَنْوَارِ الْمَحْسُوْسَةِ حَتّٰى اَيْقَنْتُ اِنِّيْ اُدْرِكُهَا بِالْحِسِّ لَا بِبَصَرِ الرُّوْحِ مَا رَاَيْتُ اَنَّهٗ انْفَصَلَ مِنِّيْ بَعْدَ الْمُعَانِقَةِ وَمَا رَاَيْتُ اَنَّهٗ كَانَ ذَاهِبًا كَالذَّاهِبِيْنَ. ثُمَّ بَعْدَ تِلْكَ الْاَيَّامِ فُتِحَ عَلَيَّ اَبْوَابُ الْاِلْهَامِ وَخَاطَبَنِيْ رَبِّيْ وَقَالَ يَا اَحْمَدُ بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكَ اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَاءُهُمْ وَلِتَسْتَبِيْنَ سَبِيْلُ الْمُجْرِمِيْنَ. قُلْ اِنِّيْ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ. يَا عِيْسٰى اِنِّيْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَيَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ. اِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِيْنٌ اَمِيْنٌ. اَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ تَوْحِيْدِيْ وَتَفْرِيْدِيْ

گھر ان کے نور سے جگمگا اٹھا۔ پاک ہے اللہ کی ذات جس نے نور اور نورانی لوگوں کو پیدا کیا۔ اسی طرح ایک رات میں کچھ لکھ رہا تھا کہ اسی اثنا میں سو گیا۔ پس میں نے رسول کریمؐ کو دیکھا۔ آپؐ کا چہرہ پورے چاند جیسا تھا۔ وہ میرے قریب ہوئے گویا کہ وہ مجھ سے معانقہ کرنا چاہتے ہیں۔ پھر آپؐ نے معانقہ کیا۔ میں نے دیکھا کہ انوار ان کے چہرہ مبارک سے نکل کر مجھ پر پڑ رہے ہیں۔ میں ان کو محسوس ہونے والے انوار کی صورت میں دیکھ رہا تھا۔ یہاں تک کہ مجھے یقین ہو گیا میں ان کو محسوس کر رہا تھا حس کے ذریعہ سے نہ کہ صرف روح کی نظر سے۔ میں نے یہ نہیں دیکھا کہ وہ معانقہ کے بعد مجھ سے جدا ہو گئے اور میں نے ان کو جانے والوں کی طرح جاتے نہیں دیکھا۔ پھر اس کے کچھ دنوں بعد مجھ پر الہام کا دروازہ کھولا گیا۔ میرے رب نے مجھ سے خطاب کیا اور فرمایا اے احمد! اللہ نے تجھ میں برکت رکھی ہے۔ رحمن وہ ہے جس نے قرآن سکھایا۔ تا کہ تو اس قوم کو ڈرائے جن کے آباؤ اجداد نہیں ڈرائے گئے تھے۔ تا کہ مجرموں کیلئے راستہ واضح ہو جائے۔ اس نے مجھے حکم دیا کہ میں اول مومنوں میں سے ہوں۔ اے عیسیٰ میں تجھے وفات دینے والا ہوں اور اپنی طرف بلند کرنے

فَحَانَ اَنْ تُعَانَ وَتُعْرَفَ بَيْنَ النَّاسِ وَيُعَلِّمُكَ اللّٰهُ مِنْ عِنْدِهٖ تُقِيْمُ الشَّرِيْعَةَ وَتُحْيِي الدِّيْنَ. اِنَّا جَعَلْنَاكَ الْمَسِيْحَ ابْنِ مَرْيَمَ. وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنْ عِنْدِهٖ وَلَوْ لَمْ يَعْصِمُكَ النَّاسُ. وَاللّٰهُ يَنْصُرُكَ وَلَوْ لَمْ يَنْصُرْكَ النَّاسُ. اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ. يَا اَحْمَدِيْ اَنْتَ مُرَادِيْ وَمَعِي. اَنْتَ وَجِيْهٌ فِيْ حَضْرَتِي. اِخْتَرْتُكَ لِنَفْسِيْ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْلَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَيَرْحَمُ عَلَيْكُمْ وَهُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ. هٰذِهٖ نَبْذَةٌ مِّنْ اِلْهَامَاتِيْ وَمِنْ جُمْلَتِهَا اِلْهَامُ اِنَّا جَعَلْنَاكَ الْمَسِيْحَ بْنَ مَرْيَمَ. وَوَاللّٰهِ قَدْ كُنْتُ اَعْلَمُ مِنْ اَيَّامٍ مَّدِيْدَةٍ اَنَّنِي جُعِلْتُ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَاِنِّي نَازِلٌ فِيْ مَنْزِلِهٖ وَلٰكِنَّ اَخْفَيْتُهٗ نَظَرًا اِلٰى تَاْوِيْلِهٖ. بَلْ مَا بَدَّلْتُ عَقِيْدَتِيْ وَكُنْتُ عَلَيْهَا مِنَ

والا ہوں اور تجھے کافروں کے الزامات سے پاک کرنیوالا ہوں اور تیرے ماننے والوں کو تیرے نہ ماننے والوں پر قیامت تک غلبہ دینے والا ہوں۔ آج کے دن تو ہمارے پاس عزت کے مقام پر ہے۔ تیری نسبت میرے نزدیک میری توحید وتفرید کے ہے۔ وقت آ گیا ہے کہ تیری مدد کی جائے اور تو لوگوں کے درمیان پہچانا جائے۔ اللہ تجھے اپنی طرف سے علم عطا کرے گا۔ تو شریعت کو قائم کرے گا اور دین کو زندہ کرے گا۔ ہم نے تجھے مسیح ابن مریم بنایا ہے۔ اللہ تجھے خود بچائے گا اگرچہ لوگ نہ بچائیں۔ اللہ تیری مدد کرے گا خواہ لوگ تیری مدد نہ کریں۔ حق تیرے رب کی طرف سے ہے پس تو شک کرنے والوں میں سے مت ہو۔ اے میرے احمد! تو میری مراد ہے اور میرے ساتھ ہے۔ تو میری جناب میں وجیہ ہے۔ میں نے اپنے لئے تجھے چن لیا ہے۔ کہہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور تم پر رحم کرے گا اور وہ سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔ یہ میرے الہامات میں سے چند الہامات ہیں۔ ان میں یہ الہام بھی ہے کہ ہم نے تجھے مسیح ابن مریم بنایا۔ اللہ کی قسم میں ایک مدت سے جانتا تھا کہ

الْمُسْتَمْسِكِيْنَ. وَتَوَقَّفْتُ فِي الْاِظْهَارِ عَشَرَ سِنِيْنَ. وَمَا اسْتَعْجَلْتُ وَمَا بَادَرْتُ وَمَآ اَخْبَرْتُ حُبًّا وَلَا عَدُوًّا وَلَآ اَحَدَ مِّنَ الْحَاضِرِيْنَ. وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ شَكٍّ فَاسْئَلُوْا عُلَمَآءِ الْهِنْدِ كَمْ مَّضَتْ مِنْ مُّدَّةٍ عَلَى الْهَامِيْ يٰعِيْسٰى اِنِّيْ مُتَوَفِّيْكَ. اَوِ اقْرَءُوْا الْبَرَاهِيْنَ وَكُنْتُ اَنْتَظِرُ الْخِيَرَةَ وَالرِّضَآءِ وَاَمْرَ اللّٰهِ تَعَالٰى حَتّٰى تُكَرِّرَ ذٰلِكَ الْاِلْهَامُ وَرُفِعَ الظَّلَامُ وَتَوَاتَرُ الْاِعْلَامُ وَبَلَغَ اِلٰى عِدَّةٍ يَعْلَمُهَا رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ. وَخُوْطِبْتُ لِلْاَظْهَارِ بِقَوْلِهٖ: فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ. وَظَهَرَتْ عَلَامَاتٌ تَعْرِفُهَا حَاسَّةُ الْاَوْلِيَآءِ وَعَقْلُ اَرْبَابِ الْاِصْطِفَآءِ. وَجَلَّى الصُّبْحُ وَاُكِّدَ الْاَمْرُ وَشُرِحَ الصَّدْرُ وَاطْمَئَنَّ الْجَنَانُ وَاَفْتَى الْقَلْبُ وَتَبَيَّنَ اَنَّهٗ وَحْيُ اللّٰهِ لَا تَلْبِيْسُ الشَّيَاطِيْنِ. ثُمَّ مَا اكْتَفَيْتُ بِهٰذَا بَلْ عَرَضْتُهٗ عَلَى الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَدَعَوْتُ

مجھے ہی مسیح ابن مریم بنایا گیا ہے اور میں ان کی جگہ نازل ہونے والا ہوں۔لیکن میں نے اسے مخفی رکھا کہ شاید اس کی کوئی اور تاویل ہو۔ میں نے اپنا عقیدہ نہیں بدلا اور اسی پر جما رہا۔اور اس کے اظہار کیلئے میں نے دس سال تک انتظار کیا۔ میں نے اس میں کوئی جلدی اور کوئی تیزی نہیں کی۔ میں نے اس کی خبر نہ تو دوستوں کو، نہ دشمنوں کو اور نہ ہی حاضرین میں سے کسی کو دی۔ اگر تمہیں شک ہو تو علماء ہند سے پوچھ لو کہ میرے اس الہام پر کتنی مدت گزر چکی ہے کہ اے عیسیٰ میں تجھے وفات دینے والا ہوں۔ میری کتاب براہین احمدیہ پڑھو کہ میں اللہ کے حکم اس کی رضا اور اس کی بھلائی کا منتظر تھا۔ یہاں تک کہ یہ الہام پے در پے ہوا اور اندھیرا چھٹ گیا۔نشان تواتر سے ظاہر ہوئے اور یہ الہام اتنی دفعہ ہوا جسے صرف جہانوں کا رب جانتا ہے۔اس نے مجھے اپنے قول کے ظاہر کرنے کیلئے مخاطب کیا ہے ان الفاظ سے کہ تو کھول کر بیان کر جس کا تجھے حکم دیا گیا ہے۔ اس نے میرے لئے ان علامات کو ظاہر کیا جن کو صرف اولیاء اور منتخب لوگوں کی عقل ہی سمجھ سکتی ہے۔ یہ معاملہ صبح روشن کی طرح واضح ہو گیا اور اس امر کی تائید ہو گئی اور اس معاملہ میں شرح صدر ہو گیا اور اطمینان قلب ہو گیا اور ظاہر

اللّٰهَ اَنْ يُّؤَيِّدَنِيْ فَدَقَّقَ اللّٰهُ نَظَرِيْ فِيْهِمَا وَجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُؤَيِّدِيْنَ.

ہو گیا کہ یہ اللہ کی وحی ہے نہ کہ شیاطین کی باتیں۔ پھر میں نے اس پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ ان الہامات کو کتاب وسنت پر پیش کیا اور اللہ سے دعا کی کہ اس سلسلے میں میری مدد فرمائے۔ ان دنوں میں اللہ نے میری نظر کو باریک بینی عطا فرمائی اور مجھے ان میں سے بنایا جن کی مدد کی جاتی ہے۔

وَ ظَهَرَ عَلَيَّ بِالنُّصُوْصِ الْبَيِّنَةِ الْقُرْآنِيَّةِ وَالْحَدِيْثِيَّةِ اَنَّ الْمَسِيْحَ بْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامَ قَدْ تُوُفِّيَ وَلَحِقَ بِإِخْوَانِهٖ مِنَ النَّبِيِّيْنَ. وَكُنْتُ اَعْلَمُ اَنَّ وَفَاتَ الْمَسِيْحِ حَقٌّ ثَابِتٌ بِالنُّصُوْصِ الْبَيِّنَةِ الْقَطْعِيَّةِ الْقُرْآنِيَّةِ وَالْحَدِيْثِيَّةِ. وَاَعْلَمُ اَنَّ إِلْهَامِيْ لَا غُبَارَ عَلَيْهِ وَلَا تَلْبِيْسَ وَلَا تَخْلِيْطَ. وَمَعَ ذٰلِكَ كَانَ يَقِيْنِيْ بِاَنَّ اِعْتَقَادَ الْمُسْلِمِيْنَ فِيْ نَزُوْلِ الْمَسِيْحِ حَقٌّ لَّا شُبْهَةَ فِيْهِ وَلَا رَيْبَ. فَعَسَرَ عَلَيَّ تَطْبِيْقُهُمَا وَكُنْتُ مِنَ الْمُتَحَيِّرِيْنَ. فَمَا قَنَعْتُ بِالنُّصُوْصِ فَقَطْ لِاَنِّيْ وَجَدْتُّ فِي الْاَحَادِيْثِ رَآئِحَةً

مجھ پر قرآن اور حدیث کے واضح دلائل ظاہر ہوئے کہ حضرت عیسیٰؑ فوت ہو گئے ہیں اور وہ اپنے بھائیوں سابقہ انبیاء سے مل گئے ہیں۔ اور میں جانتا تھا کہ وفات عیسیٰؑ قرآن اور احادیث کی کھلی قطعی دلیلوں سے ثابت ہے۔ اور یہ بھی جانتا تھا کہ میرے الہام پر کوئی پردہ نہیں اور نہ اس میں شیطان کی ملاوٹ ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی میرا یہ یقین بھی تھا کہ مسلمانوں میں نزول مسیح کا عقیدہ بھی درست ہے جس میں کوئی شک وشبہ نہیں۔ مجھ پر ان دونوں کی تطبیق بہت مشکل ہوگئی اور میں اس معاملے میں حیران تھا۔ لیکن میں نے فقط نصوص پر قناعت نہیں کی۔ کیونکہ مجھے ظاہری نظر میں احادیث میں کچھ معمولی سا اختلاف کا دھواں نظر آ رہا تھا۔ اگرچہ قطعی اور مضبوط دلائل ہمارے ساتھ تھے اور قرآن تو مکمل طور پر ہمارے ساتھ تھا۔ لیکن میں ایسی مکمل اور صاف

قَلِيْلَةً يَّسِيْرَةً مِنْ دُخْنِ
الْاِخْتِلَافِ بِظَاهِرِ النَّظْرِ وَاِنْ
كَانَتِ الدَّلَآئِلُ الْقَوِيَّةُ الْقَاطِعَةُ
مَعَنَا وَبِاَيْدِنَا وَكَانَ الْقُرْآنُ مَعَنَا
كُلُّهٗ بَلِ ابْتَغَيْتُ مَعْرِفَةً تَآمَّةً
نَقِيَّةً بَيْضَآءَ الَّتِي يَتَلَالَأُ كُلُّ
شِقٍّ مِنْ شُقُوْقِهَا وَتَبْلُغُ اِلَى
الْحَقِّ الْيَقِيْنِ فَتَضَرَّعْتُ فِي
حَضْرَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَطَرَحْتُ بَيْنَ
يَدَيْهِ مُتَمَنِّيًا لِكَشْفِ سِرِّ
النُّزُوْلِ وَكَشْفِ حَقِيْقَةِ الدَّجَالِ
لِاَعْلَمَهٗ عِلْمَ الْيَقِيْنِ وَاَرَاهُ عَيْنَ
الْيَقِيْنِ فَتَوَجَّهَتْ عِنَايَتُهٗ
لِتَعْلِيْمِيْ وَتَفْهِيْمِيْ وَاُلْهِمَتْ
وَعُلِّمْتُ مِنْ لَّدُنْهُ اَنَّ النُّزُوْلَ فِيْ
اَصْلِ مَفْهُوْمِهٖ حَقٌّ وَلٰكِنْ مَا
فَهِمَ الْمُسْلِمُوْنَ حَقِيْقَتَهٗ لِاَنَّ
اللّٰهَ تَعَالٰى اَرَادَ اِخْفَآءَهٗ. فَغَلَبَ
قَضَآءُهٗ وَمَكْرُهٗ وَابْتِلَآءُهٗ عَلَى
الْاَفْهَامِ فَصَرَفَ وُجُوْهُهُمْ عَنِ
الْحَقِيْقَةِ الرُّوْحَانِيَّةِ اِلَى
الْخَيَالَاتِ الْجِسْمَانِيَّةِ فَكَانُوْا بِهَا

معرفت چاہتا تھا جس کی تمام شقیں بالکل روشن ہوں اور اس معاملے میں حق الیقین تک پہنچ جاؤں۔تب میں اللہ کی بارگاہ میں گر گیا اور اس کے سامنے گڑگڑایا یہ تمنا کرتے ہوئے کہ وہ نزول مسیح کے راز کو مجھ پر کھولے اور دجال کی حقیقت مجھ پر ظاہر کرے تاکہ میں یقینی علم سے اس کو جان لوں اور حق الیقین کی آنکھ سے اس کو دیکھ لوں۔ پس اللہ نے مجھے سمجھانے کیلئے اور بتانے کیلئے اپنی جناب سے خاص توجہ کی۔ مجھے اس کی طرف سے الہام ہوا اور مجھے بتایا گیا کہ نزول مسیح کا مفہوم اصل میں حق ہے۔لیکن مسلمان اس کی حقیقت کو نہیں سمجھے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارادہ کیا تھا کہ اس کو مخفی رکھے۔ پس اللہ کی قضاء اس کی تقدیر اور اس کی آزمائش لوگوں کے فہم پر غالب آ گئیں اس لئے لوگ اس کی روحانی حقیقت سے ہٹ کر اس کے جسمانی خیالات کی طرف سوچنے لگے اور اسی پر وہ قناعت کر گئے۔ یہ خبر کئی صدیوں تک یونہی چھپی رہی جس طرح کہ دانہ خوشے میں چھپا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ ہمارا زمانہ آ گیا اور اسلام غریب ہو گیا اور گناہ بڑھ گئے۔ عیسائی غالب آ گئے اور انہوں نے مسلمانوں پر جھوٹ اور

مِنَ الْقَانِعِيْنَ وَبَقِيَ هٰذَا الْخَبْرُ مَكْتُوْبًا مسْتُوْرًا كَالْحَبِّ فِي السُّنْبُلَةِ قَرْنًا بَعْدَ قَرْنٍ حَتّٰى جَآءَ زَمَانُنَا وَاغْتَرَبِ الْاِسْلَامُ وَكَثُرَتِ الْآثَامُ. وَغَلَبَتْ مِلَّةُ عَبَدِ الصَّلِيْبِ فَصَالُوْا عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ بِالْاِفْتَرَآءِ وَالْمَيْنِ. وَاَحَلُّوْا سَفْكَ عُشَّاقٍ كَانُوا كَصَيْدِ الْحَرَمَيْنِ فَصُبَّتْ عَلَيْنَا مَصَآئِبُ كُنَّا لَا نَسْتَطِيْعُ اِحْصَآئُهَا وَضَاقَتِ الْاَرْضُ عَلَيْنَا وَتَوَرَّمَتْ مُقْلَتُنَا بِاِسْتِشْرَافِ النَّاصِرِيْنَ. فَاَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّاتِيَ بِصُبْحِ الصَّدَاقَةِ وَيُعِيْنَ طُلَّابَ الْحَقِيْقَةِ مِنَ الْاَعَالِيْ وَالْاَدَانِيْ. بِنِضْوِ الْوَشَاحِ عَنْ مُخْدَرَةِ الْمَعَانِي. وَيَشْفِيَ صُدُوْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ. وَكُنَّآ اَحَقُّ بِهَا وَاَهْلَهَا لِاَنَّا رَاَيْنَا بِاَعْيُنِنَا اِطْرَآءَ الْمَسِيْحِ وَازْدِرَآءِ الْمُصْطَفٰى وَدَعْوَةَ النَّاسِ إِلَى اُلُوْهِيَّةِ ابْنِ مَرْيَمَ وَسَبِّ خَيْرُ الْوَرٰى ﷺ.

افترا کرتے ہوئے حملہ کر دیا۔ انہوں نے خدا کے عاشقوں کا خون بہایا۔ وہ خون جو حرمین کے شکار کی طرح حرام تھا۔ پس ہم پر اتنے مصائب ٹوٹ پڑے جن کو شمار کرنے کی ہم طاقت نہیں رکھتے۔ ہم پر زمین تنگ ہوگئی اور ہماری آنکھیں مددگار کو ڈھونڈتے ڈھونڈتے سوج گئیں۔ تب اللہ نے ارادہ کیا کہ وہ اس معاملے کو صبح صادق کی طرح صاف کر دے اور حقیقی طالبوں کی خواہ وہ چھوٹے ہوں یا بڑے مدد کرے۔ اور اس کے چھپے معانی سے پردے کو اٹھا دے اور مومنوں کے سینوں کو شفا بخشے۔ یقینا ہم اس کا حق رکھتے ہیں اور اس راز کو جاننے کے زیادہ اہل ہیں کیونکہ ہم نے اپنی آنکھوں سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں مبالغہ آمیزی کو دیکھا اور رسول کریم ﷺ کی تحقیر کو برداشت کیا اور ہم نے لوگوں کو عیسیٰ ابن مریم کی خدائی کی دعوت دیتے ہوئے دیکھا۔ اور ہم نے دکھ کے ساتھ رسول کریم ﷺ کو دی گئی گالیوں کو برداشت کیا۔ ہم نے شرک اور جھوٹ اور گالیوں کو سنا۔ ہمیں دو فتنوں کی آگ سے جلایا گیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے حقیقت کو ہم پر ظاہر کیا تاکہ یہ آگ ہم پر ٹھنڈی

وَسَمِعْنَا السَّبَّ مَعَ الشِّرْكِ وَالْمَيْنِ. وَاُحْرِقْنَا بِالنَّارَيْنِ. فَكَشَفَ اللّٰهُ الْحَقِيْقَةَ عَلَيْنَا لِتَكُوْنَ النَّارُ عَلَيْنَا بَرْدًا وَّ سَلَامًا. وَكَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ نَصْرُ الْمُضْطَرِّيْنَ. فَاَخْبَرَنِىْ رَبِّىْ اَنَّ النُّزُوْلَ رُوْحَانِىٌّ لَا جِسْمَانِىٌّ وَقَدْ مَضٰى نَظِيْرُهٗ فِىْ سُنَنِ الْاَوَّلِيْنَ. وَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُبَدِّلُ سُنَّتَهٗ وَلَا عَادَاتِهٖ وَلَا يُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا وَكَذٰلِكَ يَفْعَلُ وَهُوَ خَيْرُالْفَاعِلِيْنَ. وَالسِّرُّ فِىْ ذٰلِكَ اِنَّ لِلْاَنْبِيَآءِ عِنْدَ هَبِّ الْاَهْوِيَّةِ الْمُهْلِكَةِ وَاِتْبَاعِ الْمَسَالِكِ الشَّاغِرَةِ تَدَلِّيَاتٌ وَتَنَزُّلَاتٌ اِلٰى هٰذَا الْعَالَمِ فَاِذَا جَآءَ وَقْتُ تَدَلِّىْ نَبِىٍّ وَنَزُوْلِهٖ بِمَجِيْءِ فِتْنَةٍ تُؤْذِيْهِ يَطْلُبُ مِنْ رَّبِّهٖ مُحَطَّ اَنْوَارِهٖ وَمَظْهَرَ اِرَادَتِهٖ وَاِنْظَارِهٖ وَوَارِثَ رُوْحَانِيَّتِهٖ لِيَكُوْنَ هٰذَا الْمَظْهَرُ لَهٗ مِنَ الْمُنْشِطِيْنَ. فَيَعِدُّ لَهٗ رَبُّهٗ عَبْدًا مِّنْ عِبَادِهٖ وَيُلْقِىْ اِرَادَتَهٗ

ہو جائے اور سلامتی بن جائے۔ اور یہ اللہ کا حق تھا کہ وہ مضطرب لوگوں کی مدد کرے۔ میرے رب نے مجھے خبر دی کہ یہ نزول مسیح روحانی ہے نہ کہ جسمانی اور اس کی مثال پہلے لوگوں میں گزر چکی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اپنی سنت کو اور اپنی عادات کو تبدیل نہیں کرتا۔ اور نہ وہ کسی نفس پر بوجھ ڈالتا ہے مگر اس کی طاقت کے مطابق۔ وہ ایسا ہی کرتا ہے اور وہ سب سے بہترین کرنے والا ہے۔ اس میں یہ راز تھا کہ انبیاء میں یہ خواہش پیدا ہوتی ہے کہ جب دنیا میں مہلک خواہشات رائج ہو جائیں اور لوگ خطرناک راستے پر چل پڑیں تو اس حالت میں انبیاء کیلئے عالم سفلی کی طرف تدلیات اور تنزلیات ہوتے ہیں۔ پس جب اس نبی کے نزول کا وقت قریب آتا ہے اس فتنے کی وجہ سے جو اس کو دکھ دیتا ہے تو وہ اللہ سے طلب کرتا ہے کہ اس کے انوار کے اترنے اور اس کے ارادہ کا مظہر پیدا ہو اور وہ اس کی روحانیت کا وارث ہو تا کہ یہ مظہر اس کیلئے خوشی کا باعث ہو۔ پس اس کیلئے اللہ اپنے بندوں میں سے ایک بندے کو تیار کرتا ہے۔ اور اس کے دل میں اس نبی کے ارادے ڈال دیتا ہے۔ یہ بندہ

فِيْ قَلْبِهٖ فَيَكُوْنَ هٰذَا الْعَبْدُ اَشَدَّ مَنَاسِبَتَه وَاَقْرَبَ جَوْهَرًا مِنْ ذٰلِكَ النَّبِيّ وَيُشَابِهُه مِنْ حَيْثُ الْهَوِيَّةِ الْمَبْعُوْثِيَّةِ مُشَابَهَةً تَآمَّةً كَامِلَةً كَاَنَّه هُوَ. وَيُكْمِلُ مَا تَزِيْفُ فِيْ قَوْمِهِ الْمَخْذُوْلِيْنَ. وَذٰلِكَ سِرٌّ عَظِيْمٌ مِنَ الْاَسْرَارِ السَّمَاوِيَّةِ مَا يَفْهَمُه عَقُوْلٌ سَطْحِيَّةٌ وَلَا يُلَقَّاهَا اِلَّاالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَمَا كَانَ لِعَيْنٍ لَاقَتِ الْاِعْتَلَالَ اَنْ تَجْتَلِيَ الْهِلَالَ فَطُوْبٰى لِلْمُبَصِّرِيْنَ. وَقَدْ جَرَتْ عَادَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى اِلَيّ اَنَّه لَا يُكْشِفُ قُنَاعَ الْاَخْبَارِ الْآتِيَةِ مِنْ كُلِّ جِهَةٍ اِلَّا فِيْ وَقْتِهَا وَيُبْقِى قَبْلَ الْوَقْتِ بَعْضَ اِغْمَاضَاتٍ وَّمَعَانٍ مَّطْوِيَّةٍ وَّمَسْتُوْرَةٍ مَّكْتُوْمَةٍ اِبْتِلَآءً لِلَّذِيْنَ يَجِدُوْنَ زَمَانَ ظُهُوْرِهَا فَيَفَضُّ الْخَتْمَ فِيْ زَمَانِهِمْ لِيَهِيْنَهُمْ اَوْ يُكْرِمَهُمْ بِاِمْتَحَانِهِمْ وَقَدْ مَضَتْ سُنَّةٌ فِيْ

اس نبی کے جوہر سے شدید مناسبت اور قرب رکھتا ہے اور اس کے مبعوث ہونے کی خواہش سے مکمل مشابہت رکھتا ہے گویا کہ وہ وہی ہے۔ اور وہ رسول قوم میں جو کمی ہوتی ہے اس کو پورا کرتا ہے۔ یہ وہ عظیم آسمانی راز ہیں جس کو عام سطح کی عقل نہیں سمجھ سکتی۔ اور یہ صرف انہی کے دل میں ڈالا جا سکتا ہے جن کو اللہ کی طرف سے علم دیا گیا۔ یہ نہیں ہوسکتا کہ جن کی آنکھیں بیمار ہیں ان پر چاند اپنی روشنی ظاہر کرے وہ اس کو نہیں دیکھ سکتے۔ پس خوش خبری ہے ان کیلئے جو دیکھنے والے ہیں۔ یہ اللہ کی عادت جاری ہے کہ وہ آنے والی خبروں سے ہر طرح کا پردہ نہیں اٹھاتا مگر کہ اپنے وقت پر۔ اور وقت سے پہلے بعض معانی چھپے اور پیچیدہ ہوتے ہیں پردے میں تا کہ اس سے ان لوگوں کو آزمائے جو اس شخص کے ظہور کا زمانہ پاتے ہیں۔ ان کے زمانے میں پردے کی یہ مہر توڑ دی جاتی ہے تا کہ یا تو انہیں رسوا کرے یا انہیں اعلیٰ مقام عطا کرے ان کی آزمائش کی وجہ سے۔ اور یہ سنت مسلمانوں کی آزمائش میں پہلے بھی جاری وساری رہی ہے۔ اس چیز سے امن نہیں اٹھ جاتا۔ کیونکہ اصل امر جو مقصود ہوتا ہے وہ

فِتْنَةِ الْمُسْلِمِيْنَ. وَلَا يَرْفَعُ الْاَمَانَ مِنْ ذٰلِكَ(1) لِاَنَّ الْاَمْرَ الْمَقْصُوْدَ يَبْقٰى علىٰ حَالِهٖ. مَعَ

اپنی حالت میں باقی رہتا ہے۔ اس وجہ سے اس میں کوئی خلل واقع نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ اس کے ظہور کی شکل میں جدت پیدا کرتا ہے۔ تا کہ

حاشیہ 1: اَلْاَصْلُ الْمُحْكَمُ: وَالْخَفِيْرُ الْاَعْظَمُ فِيْ طُرُقِ الْمُكَاشَفَاتِ الَّذِيْ هُوَ كَقَانُوْنٍ عَاصِمٍ مِّنْ سُوْءِ الْفَهْمِ فِيْ تَفْسِيْرِ النَّبُوَّاتِ الْوَاقِعَةِ فِيْ هٰذِا الْعَالَمِ الْعَنْصَرِيّ عِلْمُ تَأْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ الَّذِيْ يُعْطٰى لِلصِّدِّيْقِيْنَ وَلَا يَجُوْزُ صَرْفُ اَمْرٍ كَشْفِيٍّ عَنِ التَّأْوِيْلَاتِ الْمُصَرَّحَةِ فِيْ هٰذَا الْعِلْمِ اِلَّا عِنْدَ قِيَامِ قَرِيْنَةٍ قَوِيَّةٍ مُّوْصِلَةٍ اِلَى الْيَقِيْنِ لِاَنَّ هٰذَا الْعِلْمَ اِنَّمَا جُعِلَ بِمَنْزِلَةِ لُغَةٍ كَاشِفَةٍ لِاَسْرَارِ الْمُكَاشَفَاتِ اُحْكِمَتْ قَوَاعِدُهَا وَفُرِضَ اِتِّبَاعُهَا لِلْمُؤْمِنِيْنَ فَكَمَا اَنَّ اللُّغَاتِ الْمُسْتَعْمِلَةَ الْجَارِيَةَ عَلَى الْاَلْسِنَةِ قَاضِيَةٌ لِحَلِّ تَنَازُعَاتِ اللُّغْوِيَةِ فِيْ الْعَالَمِ السُّفْلِيّ وَحُجَّةٌ قَاطِعَةٌ لِّلْمُتَكَلِّمِيْنَ كَذٰلِكَ عِلْمُ تَأْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ وَقَوَاعِدِهٖ الَّتِي رَتَّبَهَا لِسَانُ الْاَزَلِ حَكَمٌ مُّسَلَّمٌ لِقَضَآءِ التَّنَازُعَاتِ الْكَشَفِيَّةِ وَمَنْ اَبٰى هٰذَا الْحَكَمَ فَقَدْ جَارَ جَوْرًا عَظِيْمًا وَّهُوَ مِنَ الظَّالِمِيْنَ. مَثْلًا اِذَا احْتَذَيْتَ حِذَآءً فِيْ رُؤْيَاكَ فَلَا يَجُوْزُ لَكَ عِنْدَ تَأْوِيْلِهٖ اَنْ تَعْنِيَ مِنَ الْحِذَآءِ مَا يُعْنٰى فِيْ لُغَاتِ هٰذَا الْعَالَمِ السِّفْلِيّ بَلْ يَجِبُ عَلَيْكَ اَنْ تَرْجِعَ اِلىٰ لُغَةٍ وَّضَعَهَا اللّٰهُ

حاشیہ نمبر 1: اصول محکم: مکاشفات کی تفسیر کا بہترین طریقہ جو اس جہان عنصری میں نبیوں کی باتوں سے متعلق ہے وہ تاویل احادیث کا علم ہے جو کہ صدیقوں کو عطا کیا جاتا ہے۔ یہ تاویل احادیث کا علم ہی سوئے فہم سے بچا سکتا ہے۔ کشفی امر میں اس علوم میں موجود ان واضح تاویلات سے صرف نظر کرنا اس وقت تک جائز نہیں جب تک کہ کوئی مضبوط قرینہ جو کہ یقین کی حد تک پہنچا ہو حاصل نہ ہو جائے کیونکہ یہ علم مکاشفات کے رازوں کو بیان کرنے کے لیے بمنزلہ لغت کے ہے جس کے قواعد محکم ہیں اور ان کی پیروی کرنا مومنوں پر فرض ہے۔ جس طرح کہ اس سفلی عالم میں لغت کے تنازعات کے حل کے لیے زبانوں کی لغات ایک جاری مستعمل منصف کی حیثیت رکھتی ہیں۔ اور یہ لغات متکلمین کے لیے ایک بین دلیل ہیں اسی طرح کشفی تنازعات کے فیصلے کے لیے بھی تاویل احادیث کا علم جس کے قواعد نسل در نسل چلتے آرہے ہیں ایک مسلم اور محکم اصول ہے۔ جس نے اس حکم کا انکار کیا تو اس نے بہت بڑا ظلم کیا اور وہ ظالموں میں سے ہے۔ مثال کے طور پر آپ اپنی رویاء میں جوتا پہنتا دیکھتے ہیں تو آپ کے لیے یہ جائز نہیں کہ اس کی تاویل کے وقت جوتے کا وہ مطلب لیں جو کہ لغت میں موجود ہے بلکہ آپ پر واجب ہے کہ آپ اس کی تاویل کے وقت اس روحانی علم کی لغت کی طرف رجوع کر لیں جسے اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے وضع کیا ہے۔ تب تو اس

قَرَآئِنِهِ الْقَوِيَّةِ وَصَفَآءِ زَلَالِهِ فَلَا يَتَطَرَّقُ الْاِخْتِلَالُ اِلَيْهِ وَاِنَّمَا يُجَدِّدُ اللّٰهُ حُلَلَ ظَهُوْرِهِ فِيْ اَعْيُنِ النَّاسِ لِيُرٰى مَنْ يَّعْقِدُ حُبَّكَ النِّطَاقِ لِلرِّحْلَةِ مِنْ خَرِيْبَةٍ كَانُوْا اٰبَاءَهُ فِيْهِ سَاكِنِيْنِ. وَالْحَقُّ اِنَّ كُلَّ ظَنٍّ فَاسِدٍ يَنْشَأُ مِنْ سُوْءِ الْفَهْمِ. وَاَمَّا وَعْدُ اللّٰهِ فَهُوَ يَظْهَرُ بِلَا خِلَافٍ وَّاللّٰهُ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَاد. وَكَمْ مِّنْ وَعُوْدٍ اَسْنَا لَنَا ثُمَّ اَنْجَزَ لَنَا كَمَا وَعَدَ وَهُوَ خَيْرُ الْمُنْجِزِيْنَ. وَلَعَمْرِيْ اَنَّ السُّفَهَآءَ لَمْ يَحْفَظُوْا كَلَامَ اللّٰهِ كُلَّهُ فِيْ اَذْهَانِهِمْ وَاٰمَنُوْا بِبَعْضِ الْآيَاتِ وَكَفَرُوْا بِبَعْضِهَا وَجَعَلُوا الْقُرْآنَ وَالْحَدِيْثَ عِضِيْنَ. وَاَرَاهُمْ اُسَارٰى فِيْ سَلَاسِلِ الْاِخْتَلَافَاتِ وَالتَّشَاجُرَاتِ وَلَوْ اَنَّهُمْ تَفَكَّرُوْا لِلْتَطْبِيْقِ لِفَتْحَ

وہ دیکھے کہ کون اس خراب ویرانے سے نکلنے کیلئے تیار ہوتا ہے جس میں اس کے آباؤ اجداد رہنے والے تھے اور وہ مستعد ہے۔ حق یہ ہے کہ ہر قسم کی بدگمانی کم فہمی سے پیدا ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ جو وعدہ کرتا ہے وہ ضرور ظاہر ہوتا ہے۔ اللہ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔ کتنے ہی وعدے اس نے ہم سے کئے اور اس نے ان کو پورا کیا جیسا کہ اس نے وعدہ کیا تھا اور وہ سب سے بہترین وعدے پورے کرنے والا ہے۔ خدا گواہ ہے کہ بیوقوف لوگ اللہ کے کلام کو مکمل طور پر اپنے ذہنوں میں محفوظ نہیں کرتے۔ وہ بعض آیات پر ایمان لاتے ہیں اور بعض کا انکار کرتے ہیں اور انہوں نے قرآن و حدیث کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ وہ اختلافات اور ایک دوسرے سے جھگڑوں کی زنجیروں کے قیدی ہیں۔ اور اگر وہ اس معاملے کی تطبیق میں غور کرتے تو اللہ تعالیٰ ضرور ان پر معرفت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ کھول دیتا۔

لِذٰلِكَ الْعِلْمِ الرُّوْحَانِيِّ فَتُئَوِّلَ الْجِذَآءَ زَوْجَةً اَوْ سِعَةَ مَعَاشٍ فَخُذْ هٰذَا السِّرّ فَاِنَّه يُنْجِيْكَ مِنْ اٰفَاتِ الْمُخْطِئِيْنَ. مِنْه

کے مطابق اس رویاء کی تاویل بیوی یا وسعت معاش کو کرے گا۔ پس اس راز کو مضبوطی سے پکڑ کے یہ خطاء کھانے والوں کی آفات سے بچائے گا۔

اللّٰهُ عَلَيْهِمْ بَابًا مِّنْ اَبْوَابِ الْمَعْرِفَةِ وَلٰكِنْ غَضُّوْا وَتَرَكُوْا الْقُرْآنَ مَهْجُوْرًا فَطَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَتَرَكَهُمْ ضَآلِّيْنَ.

اَمَّا الدَّجَالُ فَاسْمَعُوْا اُبَيِّنَ لَكُمْ حَقِيْقَتَهٗ مِنْ صَفَآءِ اِلْهَامِي وَزَلَالِي. وَهُوَ حُجَّةٌ قَاطِعَةٌ ثَقَفْتُ لِلْمُخَالِفِيْنَ تَثْقِيْفَ الْعَوَالِي. خُذُوْهُ وَلَا تَكُوْنُوْا نَاسِيْنَ اَوْ مُتَنَاسِيْنَ. اَيُّهَا الْاَعِزَّةُ قَدْ كُشِفَ عَلَيَّ اَنَّ وَحْدَةَ الدَّجَّالِ لَيْسَتْ وَحْدَةٌ شَخْصِيَّةٌ بَلْ وَحْدَةٌ نَّوْعِيَّةٌ بِمَعْنٰى اِتِّحَادِ الْآرَآءِ فِيْ نَوْعِ الدَّجَّالِيَّةِ كَمَا يَدُلُّ عَلَيْهِ لَفْظُ الدَّجَالِ وَاِنَّ فِيْ هٰذِهِ الْاِسْمِ اٰيَاتٌ لِلْمُتَفَكِّرِيْنَ. فَالْمُرَادُ مِنْ لَفْظِ الدَّجَالِ سِلْسِلَةٌ مُلْتَئِمَةٌ مِّنْ هِمَمٍ دَجَّالِيَّةِ بَعْضُهَا ظَهِيْرًا لِّلْبَعْضِ كَاَنَّهَا بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ مِنْ لِّبَنٍ مُتَّحِدَةِ الْقَالِبِ كُلُّ لَبِنَةٍ تُشَارِكُ مَا يَلِيْهَا فِيْ لَوْنِهَا

لیکن انہوں نے آنکھیں بند کر دیں اور قرآن کو ایک دھتکاری ہوئی چیز کی طرح ترک کر دیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی اور انہیں گمراہی میں چھوڑ دیا۔

جہاں تک دجال کا تعلق ہے تو توجہ سے سنو میں اپنے صاف الہام سے اس کی حقیقت کھول کر بیان کرتا ہوں۔ اور یہ ایک مضبوط اور نیزے کی طرح تیز کاٹنے والی دلیل ہے مخالفین کیلئے۔ اس کو اچھی طرح پکڑ لو اور اس کو نہ بھولو اور نہ کبھی بھولنے والے بننا۔ اے عزیزو! اللہ نے مجھ پر کھولا ہے کہ دجال کی وحدت کسی ایک شخص کی وحدت نہیں ہے بلکہ یہ دجال کے متعلق مختلف دجالی آراء کا اتحاد ہے۔ جیسا کہ لفظ دجال اس پر دلالت کرتا ہے۔ اور اس نام میں ہی غور کرنے والوں کے لیے نشانات ہیں۔ دجالی آراء باہمی اتحاد کا ایک سلسلہ ہے جو کہ آپس میں ایک دوسرے سے ملا ہوا ہے۔ اور وہ ایک دوسرے کی مددگار اور معاون ہیں۔ جس طرح کہ ایک مضبوط دیوار اینٹوں کے ایک سانچے سے بنتی ہے۔ جس کی ہر اینٹ اس کے رنگ اس کی مقدار اس کی مضبوطی اور اس کے استحکام اور جو کچھ اس میں ہے اس سے ملتی جلتی ہے اور ایک دوسرے میں

وَقِوَامِهَا وَ مِقْدَارِهَا وَ اِسْتَحْكَامِهَا وَاُدْخِلَتْ بَعْضُهَا فِيْ بَعْضٍ وَاُشَيِّدَتْ مِنْ خَارِجَهَا بِالطِّيْنِ. اَوْ كَرَكَبٍ رَدِفَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا وَهُمْ مُمْتَطِيْنَ شَمْلَةٌ مُشْمَعِلَةٌ يُّرَوْنَ مِنْ شِدَّةِ سُرْعَتِهَا رَجُلًا وَّاحِدًا فِيْ اَعْيُنِ النَّاظِرِيْنَ وَنَظِيْرُهٗ فِي الْقُرْآنِ خَبْرُ الدُّخَانِ فَاِنَّهٗ كَانَ سِلْسِلَةُ خِيَالَاتٍ مُتَفَرِّقَةٍ مِنْ شِدَّةِ الْجُوْعِ وَسُمِّيَ بِشَيْءٍ وَّاحِدٍ وَقِيْلَ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ. وَهٰذَا سِرٌّ لَّا يَعْرِفُهَا اِلَّا الْعَرَافَةُ وَمَا يَطَّلِعُ عَلَيْهِ فَهْمُ الْغَبِيِّيْنَ.

وَقَدْ جَرَتْ عَادَةَ النَّاسِ عَرْبًا وَعَجْمًا اَنَّهُمْ اذَا رَأَوْا كَيْفِيَّةً وَحْدَانِيَّةً فِيْ اَفْرَادٍ فَيَنْزِلُوْنَهَا فِيْ مَنْزِلِ الْوَاحِدِ نَحْوُ اَدْوِيَّةٍ مُّخْتَلِفَةٍ فَاِذَا خُلِطَ بَعْضُهَا بِبَعْضٍ وَدُقَّ وَسُحِقَ وَحَصَلَ لَهَا مِزَاجٌ وَاحِدُ وَّاَثَرٌ

داخل کی جاتی ہے۔اور باہر سے مٹی کے لیپ کے ذریعہ ایک جیسی ہوجاتی ہے۔ یا اس کی مثال چند سوار ہیں جو ایک دوسرے کے پیچھے چل رہے ہوتے ہیں۔ اور وہ تیزی کی وجہ سے بکھرے ہوئے ہونے کے باوجود ایک ہی شخص نظر آرہا ہوتا ہے۔اس کی مثال قرآن مجید میں موجود ہے جیسے کہ دھوئیں کی خبر۔ یہ دجال بھی متفرق خیالات کے سلسلے کی طرف اشارہ ہے جو کہ بھوک کی شدت سے پیدا ہوتے ہیں۔مگر ان کو ایک نام دیا گیا ہے اور کہا گیا کہ جس دن آسمان کھلے دھوئیں کی صورت میں آجائے گا۔اور یہ وہ راز ہے جس کو سوائے عقلمندوں کے کوئی نہیں سمجھ سکتا۔ اور غبی سوچ کے لوگ اس پر کبھی اطلاع نہیں پاسکتے۔

یہ عرب وعجم کے لوگوں کی عام عادت ہے کہ جب وہ بعض افراد میں ایک ہی کیفیت کو دیکھتے ہیں تو اسے ایک ہی سمجھ لیتے ہیں۔ جیسے کہ مختلف دوائیوں کو جب ملایا جاتا، پیسا جاتا اور چھانا جاتا ہے تو اس کا ایک ہی ذائقہ اور ایک ہی اثر حاصل ہوجاتا ہے۔تو تجھ پر کوئی گناہ نہیں کہ تو یہ کہے کہ یہ ایک معجون ہے جو کہ مختلف چیزوں

وَاحِدٌ فَمَا عَلَيْكَ مِنْ ذَنْبٍ اِنْ قُلْتَ اِنَّهٗ شَیْءٌ وَاحِدٌ حَصَلَ مِنَ الْعَجِيْنِ.

کے ملانے سے حاصل ہوئی ہے۔

وَ اَنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ النَّاسَ اِذَا اجْتَمَعُوْا فِیْ اَرْضٍ وَاَلْقَوْا فِيْهَا مَرَاسِیَ السُّكُوْنِ وَحَصَلَ لَهُمْ نِظَامٌ تَمَدُّنِیٌّ وَتَعَلَّقَ بَعْضُهُمْ بِالْبَعْضِ تَعَلُّقًا مُّسْتَحْكِمًا وَتَحَقَّقَتِ النَّسْبُ وَالْاِضَافَاتُ غَيْرُ قَابِلَةِ الْاِنْفِكَاكِ وَالزَّوَالِ وَاسْتَقَرُّوْا وَمَآ اَرَادُوْا اَنْ يَّرْتَحِلُوْا مِنْهَا اِلٰٓى اَرْضٍ مِنَ الْاَرْضِيْنَ. فَاِنْ شِئْتَ تُسَمِّی مَجْمُوْعَتَهُمْ بَلْدَةً وَّتَجْرِیْ عَلٰی جَمَاعَتِهِمْ اَحْكَامُ الْوَاحِدِ وَمَا هُوَ وَاحِدٌ فِی الْحَقِيْقَةِ وَمَ اَنْتَ مِنَ الْمَلُوْمِيْنَ. وَاِنِ اتَّفَقَ اَنَّهُمْ جَآءُوْكَ لِلِقَآءِكَ فَاِنْ شِئْتَ قُلْتَ جَآءَنِی الْبَلَدُ. وَذَكَرْتَهُمْ كَمَا يُذْكَرُ الْفَرْدُ الْوَاحِدُ وَمَا يَعْتَرِضُ عَلَيْكَ اِلَّا جَاهِلٌ اَوِ الَّذِیْ كَانَ مِنَ الْمُتَجَاهِلِيْنَ. فَكَمَا اَنَّ الْاَمَاكِنَ يُطْلَقُ

تو جانتا ہے کہ جب لوگ زمین پہ اکٹھے ہوئے اور اس پر سکونت اختیار کی اور انہوں نے تمدنی نظام حاصل کرلیا اور ان کا رشتے اور دوستی کے ذریعے ایک دوسرے سے مضبوط تعلق قائم ہوگیا۔ ایسا تعلق جو کہ کبھی نہ جدا ہونے والا ہے۔ جس پر کوئی زوال نہیں آنے والا ہے اور انہوں نے اس پر قرار اختیار کرلیا اور ارادہ کرلیا کہ اب وہ اس زمین سے کسی اور زمین کی طرف نہیں جائیں گے۔ تو اب تمہاری مرضی ہے کہ اگر تم چاہو تو تم اس مجموعے کو ایک شہر کا نام دے دو۔ اور ان سب کے اوپر ایک جیسے احکامات جاری کردو۔ حالانکہ وہ حقیقت میں ایک نہیں ہیں۔ اس مجموعے کو واحد کی شکل دینے میں تجھے کوئی ملامت نہیں کرے گا۔ اور اگر اتفاق سے وہ تمہاری ملاقات کو آئیں اگر تو چاہے تو تُو کہہ کہ شہر آ گیا ہے اور تو ان کا ذکر ایسے کرے جیسا کہ فرد واحد کا ذکر کیا جاتا ہے تو کوئی بھی تجھ پر اعتراض نہیں کرے گا۔ سوائے جاہل کے یا وہ جو جان بوجھ کر جاہل بنتا ہے۔ کس طرح مختلف جگہوں پر

عَلَيْهَا اِسْمَ الْوَاحِدِ مَعَ اَنَّهَا لَيْسَتْ بِوَاحِدَةٍ. كَذٰلِكَ لَا يَخْفٰى عَلَى الْقَرَآئِحِ السَّلِيْمَةِ وَالَّذِيْنَ لَهُمْ حَظٌّ مِنْ اَسَالِيْبِ لِسَانِ الْعَرَبِ وَلَطَآئِفِ اِسْتِعَارَاتِهِمْ اَنَّ اَذْيَالَ هٰذِهِ الْاِسْتِعَارَاتِ مَبْسُوْطَةٌ مُمْتَدَّةٌ جِدًّا وَلَيْسَتْ مَحْدُوْدَةٌ فِي مَوْرِدٍ خَاصٍ فَانْظُرْ حَتّٰى يَاتِيَكَ الْيَقِيْنُ وَعَجِبْتُ لِقَوْمٍ يَّزْعُمُوْنَ فِي الدَّجَّالِ اِنَّهُ رَجُلٌ مِنَ الرِّجَالِ وَيَقُوْلُوْنَ اِنَّهُ كَانَ فِي زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ اِلَى الْآنَ مِنَ الْمَوْجُوْدِيْنَ اُفٍّ لَّهُمْ وَلِوَهْنِ رَأْيِهِمْ كَيْفَ يَحْكُمُوْنَ. اَلَا يَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اُقْسِمُ بِاللّٰهِ مَا عَلَى الْاَرْضِ مِنْ نَّفْسٍ مَنْفُوْسَةٍ يَأْتِيْ عَلَيْهَا مِائَةُ سَنَةٍ وَّهِيَ حَيَّةٌ يَّوْمَئِذٍ. يَعْنِي بِذٰلِكَ اِنَّ النَّاسَ كُلُّهُمْ يَمُوْتُوْنَ اِلٰى مَضِيِ الْمِائَةِ وَمَا يَكُوْنُ فَرْدٌ مِّنَ الْبَاقِيْنَ. فَمَالَهُمْ يَقْرَءُوْنَ الْبُخَارِي وَالْمُسْلِمَ ثُمَّ يُضِلُّوْنَ

ایک ہی نام اطلاق پاتا ہے حالانکہ وہ ایک نہیں ہیں۔ اسی طرح نیک فطرت انسان جو کہ عربی زبان کے اسلوب اور اس کے استعارات کی باریکیوں کو جانتا ہے اس پر یہ بات مخفی نہیں کہ ان استعارات کا دامن بہت وسیع ہے اور یہ کسی خاص جگہ تک محدود نہیں۔ پس تو غور کرتا کہ تجھے یقین حاصل ہو جائے۔ میں ان لوگوں پر تعجب کرتا ہوں جو دجال کے متعلق یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ مردوں میں سے ایک مرد ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ وہ رسول کریمؐ کے زمانہ میں بھی موجود تھا اور آج تک اسی طرح موجود ہے۔افسوس ہے ان پر اور ان کی کمزور رائے پر کہ وہ کیسا فیصلہ کرتے ہیں۔ کیا انہیں یہ معلوم نہیں ہے کہ رسول کریمؐ نے فرمایا ہے کہ میں اللہ کی قسم کھاتا ہوں کہ زمین پر کوئی نفس موجود نہیں رہتا مگر کہ سو سال کے اندر اندر اس کو موت آجاتی ہے یعنی اس کا مفہوم یہ ہے کہ ایک صدی گزرنے تک تمام لوگ اس دنیا سے گذر جائیں گے اور ان میں سے کوئی فرد باقی نہیں رہے گا۔ انہیں کیا ہو گیا ہے کہ بخاری اور مسلم پڑھتے ہیں اور پھر مسلمانوں کو گمراہ کرتے ہیں۔ اے عزیزو! اس عقیدہ میں دو بڑی مصیبتیں ہیں جنہوں نے کثیر لوگوں کو جہنم میں

الْمُسْلِمِيْنَ. اَيُّهَا الْاَعِزَّةُ اَنَّ فِي
هٰذَا الْاِعْتِقَادِ مُصِيْبَتَانِ
عَظِيْمَتَانِ قَدِ اجْتَرَرَتَا كَثِيْرًا
مِّنَ النَّاسِ اِلٰى نِيْرَانِ الْكُفْرَانِ
وَمَنَعَتَاهُمْ مِنْ مَّرْتَعِ الْجِنَانِ.
فَلَا تَخَطُّوْا صِرَاطَكُمْ وَلَا
تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُتَخَطِّيْنَ. اُوْلٰهُمَا
الْمُصِيْبَةُ الَّتِي قَدْ ذَكَرْتُ مِنِ
اسْتِلْزَامِ تَكْذِيْبِ قَوْلِ
النَّبِيِّ ﷺ اَلَّذِيْ اَكَّدَهٗ بِالْقَسْمِ
فَاَيَّكُمْ وَسُوْءَ الْاَدْبِ وَكُوْنُوْا
مِنَ الْمُتَأَدِّبِيْنَ لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ
يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَلَا تَعْصَوْا مَا
بَيَّنَ لَكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ.
وَاعْلَمُوْا اَنَّهٗ صَادِقٌ صَدُوْقٌ مَّا
يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَى. اِنْ هُوَ اِلَّا
وَحْيٌ يُّوْحٰى. فَاخْفَضُوْا جَنَاحَ
الذُّلِّ وَلَا تَابُوْا قَوْلَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ ﷺ اِنْ كُنْتُمْ صَالِحِيْنَ.
وَالْمُصِيْبَةُ الثَّانِيَةُ ظَاهِرَةٌ لَا
حَاجَةَ لَهَا اِلَى الْبِيَانِ. اَلَا تَرَوْنَ
اِلَى الْفُرْقَانِ وَتَعْلِيْمِ الرَّحْمَانِ.
كَيْفَ اَقَامَ النَّاسَ عَلٰى تَوْحِيْدٍ

پہنچا دیا اور جنت کے باغوں سے محروم کر دیا۔ پس اپنے راستوں کے اختیار کرنے میں خطا مت دکھاؤ اور خطا کاروں میں سے مت ہو جاؤ۔ پہلی مصیبت جس کا میں نے ذکر کیا ہے یہ کہ اس سے رسول کریمؐ کے فرمودہ کی تکذیب لازم آتی ہے جس کی تاکید آپؐ نے قسم کے ساتھ کی تھی۔ خدا کیلئے تم اس سوئے ادب سے اپنے آپ کو بچاؤ اور ادب کرنے والوں میں سے ہو جاؤ۔ اللہ اور اس کے رسولؐ سے آگے مت بڑھو بعد اس کے رسولؐ اللہ نے تمہارے لئے کھول کر بیان کر دیا ہے تم نافرمانی مت کرو۔ جان لو کہ آنحضرت ﷺ صادق اور مصدوق ہیں۔ وہ اپنی خواہشات سے نہیں بولتے مگر صرف وہی جو ان کی طرف وحی کی جاتی ہے۔ پس تم فرمانبرداری کے ساتھ ان کے سامنے جھک جاؤ۔ اگر تم نیک ہو تو رسول کریمؐ کے قول کا انکار مت کرو۔ دوسری مصیبت جو اس سلسلے میں درپیش ہے وہ بالکل واضح ہے اور اس کے بیان کی کوئی حاجت نہیں۔ کیا تم قرآن کو اور خدائے رحمن کی تعلیم کو نہیں دیکھتے کہ اس نے کس طرح لوگوں کو عظیم توحید پر قائم کیا اور انہیں مشرکوں کے طریقوں سے بچایا۔ پس تم فکر کرو اپنے دلوں میں کہ اس طرح خروج دجال کس

عَظِیْمٍ وَنَهَاهُمْ عَنْ سُنَنِ الْمُشْرِكِيْنَ. فَتَفَكَّرُوْا فِيْ قُلُوْبِكُمْ كَيْفَ يُمْكِنُ اَنْ يَّخْرُجَ الدَّجَّالُ كَمَا تَزْعُمُوْنَ وَيُحْيِي الْاَمْوَاتَ وَيُرِى الْآيَاتِ. وَيُسَخِّرُ السِّحَابَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالْبِحَارَ وَكَانَ اَمْرُهٗ اِذَا اَرَادَ شَيْئًا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنَ. اَهٰذَا مَا عُلِّمْتُمْ مِّنَ الْقُرْآنِ؟ اَهٰذَا تَعْلِيْمُ الْفُرْقَانِ؟ اَهٰذَا الَّذِيْ سُفِكَ لَهٗ دَمَآءُ سَرَاةِ الْعَرَبِ وَعَظَآئِمُ الْقُرَيْشِ بِبَدْرٍ وَفِيْ كُلِّ مُصَافٍ وَهَضَمَهُمُ الْمُسْلِمُوْنَ هَضْمَ مِتْلَافٍ؟ اَشَهِدُوْا وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْكَاتِمِيْنَ. كَيْفَ يُنْسَخُ تَعْلِيْمُ الْقُرْآنِ وَيُنْبَذُ كَالْقَشْرِ وَيُفِيْءُ الْمُنْشِرُ الْمَطْوِيُّ اِلَى النَّشْرِ؟ وَيُجِيْءُ الدَّجَّالَ الْمَفَاجِي لِتَضْلِيْلِ نَوْعِ الْبَشَرِ. لِمَ تَخْرُجُوْنَ مِنْ خَلْعِ الصَّدَاقَةِ وَتَنْسَوْنَ يَوْمَ الْحَشْرِ. وَتُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ بَعْدَ

طرح ممکن ہے جس طرح تم خیال کرتے ہو کہ مُردوں کو زندہ کرے گا اور نشانات دکھائے گا۔ اور وہ بادل، سورج، چاند اور سمندروں کو مسخر کرلے گا۔ اس کا معاملہ بھی اسی طرح ہوگا کہ وہ جب کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے اس کو کہتا ہے ہو پس وہ ہوجاتی ہے۔ کیا یہ ہے جو تم نے قرآن سے سیکھا ہے۔ کیا فرقان حمید کی یہ تعلیم ہے؟ کیا یہ ہے جس کیلئے سرداران عرب اور قریش کے عظام نے بدر کے میدان جنگ میں خون بہایا تھا۔ اور مسلمانوں نے کفار کو کوڑا کرکٹ کی طرح کاٹ دیا تھا۔ اٹھو گواہی دو اور چھپانے والوں میں سے نہ ہو۔ یہ کس طرح ہوسکتا ہے کہ وہ قرآن کی تعلیم کو منسوخ کرے گا اور اسے چھلکے کی طرح پھینک دے گا۔ کیا جس شرک کی بساط لپیٹ دی گئی تھی وہ از سرِ نو پھر کھل جائے گا۔ اور کیا دجال اچانک آجائے گا لوگوں کی گمراہی کیلئے۔ اے عزیزو! تم صداقت کے لباس کو کیوں اتارتے اور قیامت کو کیوں بھول چکے ہو۔ اور زمین میں امن کے بعد کیوں فساد کرتے پھرتے ہو۔ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور زیادتی کرنے والوں میں سے مت ہوجاؤ۔ کیا یہ ممکن ہے کہ اس سردار دو عالم محمد رسول اللہ ﷺ نے جب عصا سے بتوں کو توڑ

اِصْلَاحِهَا. اِتَّقُوْا اللّٰهَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُعْتَدِيْنَ. اَيُمْكِنُ اَنَّ السَّيِّدَ الَّذِيْ كَسَرَ الْاَصْنَامَ بِالْعَصَا وَاِذَا سُئِلَ اَغَيْرَ اللّٰهِ قَادِرٌ قَالَ لَا. اَهُوَ يُعَلِّمُكُمْ اُمُوْرًا خِلَافَ الْقُرْآنِ الْكَرِيْمِ وَخِلَافَ التَّوْحِيْدَ الْعَظِيْمِ. كَلَّا اِنَّهٗ اَغْيَرُ مِنْ كُلِّ غُيُوْرٍ لِلّٰهِ وَتَوْحِيْدِهٖ فَلَا تَفْتَرُوْا عَلَيْهِ عَضِيْهَةً وَلَا تَكُوْنُوْا فَرِيْسَةَ الشَّيَاطِيْنِ. هٰذَانِ بَلَآءَانِ فِيْ اِعْتَقَادِكُمْ وَمُصِيْبَتَانِ عَلٰى دِيْنِكُمْ وَ تَوْحِيْدِكُمْ وَ صَلَاحِكُمْ وَسَدَادِكُمْ. اَمَّا الْمَعْنَى الَّذِيْ بَيَّنْتُ وَلِتَعْلِيْمِهٖ تَحَزَّمْتُ فَكُلُّهٗ خَيْرٌ لَا مَحْذُوْرَ فِيْهِ وَلَا رَآئِحَةَ مِنْ شِرْكٍ وَّلَا مِنْ تَكْذِيْبِ النَّبِيِّ ﷺ بَلْ هُوَ اَقَرُّ لِلْعَيْنَ وَفِيْهِ نَجَاةٌ مِّنَ الثَّقَلَيْنِ فَاقْبُلُوْهُ وَكُوْنُوْا مِنَ الشَّاكِرِيْنَ.

ڈالا اور جب ان سے سوال کیا گیا کہ کیا اللہ کے علاوہ کوئی قادر ہے تو جواب فرمایا نہیں۔ کیا وہ رسولؐ تمہیں خلاف قرآن کریم اور خلاف توحید عظیم تعلیم دے گا۔ ہرگز نہیں وہ تمام غیرتمندوں سے بڑھ کر اللہ کیلئے اور اس کی توحید کیلئے غیرت رکھنے والا رسولؐ ہے۔ پس تم اس پر بہتان اور جھوٹ کا افترا مت کرو اور شیاطین کا شکار مت بنو۔ یہ وہ دو عظیم مصیبتیں ہیں تمہارے اعتقادات میں اور جو تمہارے دین، تمہاری توحید اور تمہارے اسلامی طریقوں کے خلاف ہیں۔ البتہ وہ معانی جو میں نے بیان کئے ہیں اور وہ تعلیم جس کے لئے میں کھڑا ہوا ہوں اس میں تمام کی تمام خیر ہے۔ نہ اس میں کوئی اعتراض ہے اور نہ ہی شرک کی کوئی بُو اور نہ ہی اس میں رسول کریمؐ کی کوئی تکذیب ہوتی ہے۔ بلکہ وہ تو آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ اس تعلیم میں جن و انس کی نجات ہے۔ پس اس کو قبول کرو اور شکر کرنے والوں میں سے ہو جاؤ۔

وَ كَيْفَ تَظُنُّوْنَ فِي الَّذِيْ هُوَ فِيْ زَعْمِكُمْ مِنْ اَبْنَاءِ

تم اس شخص کے بارے میں کیسے یہ خیال کر سکتے ہو جو ایک عورت کا بچہ ہے اور اس نے

الْغَيْدِ. وَتَفَوَّقَ مِنْ رَّادٍ ضَعِيْفَةٍ لَا مِنَ الشَّيْطَانِ الْمَرِيْدَ. اِنَّهٗ يَتَقَوّٰى كَالشَّيَاطِيْنِ وَيُشَابِهُهٗ فِيْ بَعْضِ الْاَغَارِيْدِ. بَلْ يَكُوْنُ اَزْيَدُ مِنْهُمْ وَيَصْلِبُ كَالْحَدِيْدِ. وَيَكُوْنُ لَهٗ جِسْمٌ لَا يَسَعُ اِلَّا فِيْ سَبْعِيْنَ بَاعًا تَفَكَّرُوْا يَا ذُرِّيَّةَ الْحُرِّيْنَ. اَيَجُوْزُ اَنْ يَّتَعَطَّلَ اللّٰهُ فِيْ وَقْتِ خُرُوْجِهٖ وَيَقْدِرُ الدَّجَالَ عَلٰى كُلِّ اَمْرٍ وَكُلِّ ضَيْمٍ وَتَصِيْرُ تَحْتَ اَمْرِهٖ شَمْسٌ وَقَمَرٌ وَنَارٌ وَمَآءٌ وَجَنَّةٌ وَخَزَآئِنُ الْاَرْضِ وَقِطْعَةُ كُلِّ غَيْمٍ. وَيَطُوْفُ عَلٰى كُلِّ الْاَرْضِ فِيْ سَاعَةٍ. وَيَدْخُلُ الْمَشَارِقُ وَالْمَغَارِبُ تَحْتَ لِوَآءِ اَطَاعَتِهٖ وَيَضْعُ الْفَاسَ عَلٰى رَاْسِ النَّاسِ وَيَجْعَلُهُمْ شِقَّيْنِ ثُمَّ يُحْيِيْهِمْ مَرَّةً اُخْرٰى وَيَرَى الْخَلْقَ كِذْبَ اٰيَةِ الْفُرْقَانِ وَيُمْسِكُ الَّتِيْ قَضٰى عَلَيْهِ الْمَوْتَ وَيَكُوْنَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مِنَ الْفَعَّالِيْنَ. يَسْحَقُ التَّوْحِيْدَ تَحْتَ اَرْجُلِهٖ وَكَانَ بِهٖ مِنَ

ایک ضعیف عورت کا دودھ پیا وہ شیطان کی نسل سے نہیں بلکہ انسانوں میں سے ہے کہ وہ شیطان کی طرح طاقتور ہوگا اور زوردار حملے کرے گا۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ قوی ہوگا اور فولادی جسم کا مالک ہوگا اور اس قدر عظیم الجثہ ہوگا کہ وہ ستر گز چوڑا ہوگا۔ اے آزاد انسان کے بچو! اپنے ان عقائد کے بارے میں غور کرو کہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ کیا یہ جائز ہے کہ دجال کے خروج کے وقت اللہ معطل ہوکر رہ جائے گا۔ اور دجال ہر معاملہ اور ظلم وزیادتی پر قادر ہوجائے گا۔ اس کے حکم کے ماتحت سورج اور چاند اور آگ و پانی اور جنت اور زمین کے خزینے اور بادل کے سارے ٹکڑے چلا کریں گے۔ وہ زمین پر ایک ساعت میں چکر لگائے گا اور مشرق اور مغرب اس کی اطاعت کے جھنڈے کے تلے داخل ہوجائیں گے۔ وہ لوگوں کے سروں پر کلہاڑا مار کر ان کے دو ٹکڑے کردے گا۔ پھر انہیں دوبارہ زندہ کردے گا۔ اور لوگوں کو قرآن کی آیت کی تکذیب دکھائے گا یعنی وہ آیت جو یہ کہتی ہے کہ مردے دوبارہ دنیا میں نہیں آتے وہ ان مردوں کو دوبارہ واپس لے آئے گا۔ اور وہ ہر چیز کا کرنے والا ہوگا۔ وہ دجال توحید کو اپنے پاؤں کے نیچے روندنے والا ہوگا اور اس سے استہزاء کرنے والا ہوگا۔ میرا

الْمُسْتَهْزِئِيْنَ. سُبْحَانَ رَبِّنَا عَمَّا يَصِفُوْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ. اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ تَحْتَ هٰذَا النَّبَأُ سِرٌّ وَّفَهْمُ السِّرِّ بِرٌّ. فَاَقْبَلُوْهُ بِوَجْهٍ طَلِيْقٍ وَكُوْنُوْا مُسْعِدِيْن. يَرْحَمُ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ وَهُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ. اَيُّهَا الْاَعِزَّةُ هِيَ الْعَقِيْدَةِ الَّتِي عَلَّمَنِيَ اللّٰهُ مِنْ عِنْدِهٖ وَثَبَّتْنِيْ عَلَيْهَا فَمَا اسْتَصْوَبَهُ بَعْضُ الْغَبِيِّيْن. وَمَا اسْتَجَادُوْا قَوْلِيْ هٰذَا وَارْتَابُوْا وَاسْتَنْكَرُوْا وَاسْتَعْجَلُوْا فِيْ اِكْفَارِي. وَمَآ اَحَاطُوْا عَلٰى بِطَانَتِيْ وَلَا ظِهَارَتِيْ وَلَا اِسْرَارِيْ وَنَحَتُوْا بُهْتَانَاتٍ وَّاَكْفَرُوْا وَجَآءُوْا بِمُفْتَرَيَاتٍ كَالشَّيَاطِيْنِ لِيَفْرُطَ بِتِلْكَ الْمَرُوْشِ اِلَيَّ ذَمٌّ اَوْ يُلْحِقَنِيْ وَصْمٌ وَلِيَخْتَلِبُوْا الْقُلُوْبَ بِمُزَخْرَفَاتِهِمْ وَا تُرٰاى فِيْ اَعْيُنِ النَّاسِ مِنَ الْكَافِرِيْنَ. وَرَاَيْتُ نُفُوْسُهُمْ قَدْ ثَعَطَتْ وَثَلَطَتْ وَقَرَحَتْ وَتَعَفَّنَتْ مِنْ حَقْدٍ

رب اس سے پاک ہے جو یہ بیان کرتے ہیں۔ تعریف ہے اس رب العالمین کی۔ اے لوگو! اس خبر میں راز ہے اور اس راز کو سمجھنا نیکی ہے۔ پس اس راز کو خندہ پیشانی سے قبول کرو اور سعادت مندوں میں سے ہو جاؤ۔ اللہ تم پر رحم کرے اور وہ سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔ اے میرے عزیزو! یہ وہ عقیدہ ہے جسے اللہ نے مجھے اپنی طرف سے سکھایا ہے اور اس پر مجھے ثابت قدم رکھا۔ مگر بعض غبی دماغ لوگوں نے اس کو اچھا نہیں سمجھا اور انہوں نے میرے اس قول کو جید نہیں جانا۔ انہوں نے اس میں شک کیا اور اس کو برا سمجھا اور میری تکفیر کے بارے میں جلدی کی۔ حالانکہ انہوں نے میرے اندرون اور میرے ظاہر اور میرے رازوں کا ادراک نہیں کیا۔ انہوں نے بہتان گھڑے اور تکفیر کی اور شیاطین کی طرح افتراء کیا تاکہ اس روش کے ذریعے مجھے بدنام کریں۔ یا مجھ پر عیب لگائیں اور وہ لوگوں کے دلوں کو ان بناوٹی خرافات سے جیتیں اور کہ میں لوگوں کی نظروں میں کافر دکھایا جاؤں۔ میں دیکھتا ہوں کہ ان نفس، کینے اور بغض سے پاخانے کی طرح متعفن اور زخمی ہو گئے۔ وہ ان لوگوں کی طرح ہو گئے ہیں جو تیوری بھی چڑھاتے، بدزبانی بھی کرتے اور عوام

وَّغِلٍّ وَّصَارُوْا مِنَ الَّذِيْنَ يَصْعُرُوْنَ وَيُصْلِقُوْن وَيُؤْذُوْنَ النَّاسَ بِحَمَةِ نُطْقِهِمْ وَيُنَضْنِضُوْنَ لَسَنَهُمْ كَصَلٍّ وَمَا بَقِيَ فِيْهِمْ مِنْ حُبٍّ وَلَا لُبٍّ كَاَنَّهُمْ فِيْ غَيَابَةِ جُبٍّ وَمِنَ الْمُغْرَقِيْنَ.

کو اپنی زبان سے ڈنگ مارتے ہوئے ایذا بھی پہنچاتے ہیں۔ اور وہ اپنی زبانوں کو سانپ کی طرح ہلاتے ہیں۔ ان میں نہ کوئی محبت اور نہ کوئی عقل باقی رہ گئی ہے۔ گویا کہ وہ کسی اندھیرے کنوئیں میں غرق ہو گئے ہیں۔

اَيُّهَا الْاَعِزَّةُ اِنِّيْ دَعَوْتُ قَوْمِي لَيْلًا وَّنَهَارًا فَلَمْ يَزِدْهُمْ دُعَآئِيْ اِلَّا فِرَارًا. ثُمَّ اِنِّيْ دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا ثُمَّ اِنِّيْ اَعْلَنْتُ لَهُمْ وَاَسْرَرْتُ لَهُمْ اِسْرَارًا. فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ وَاسْتَخِيْرُوْا وَاسْتَخْبِرُوْا وَادْعُوْا اللّٰهَ فِيْ اَمْرِيْ يُمْدِدْكُمْ بِالْهَامَاتٍ وَيَظْهَرُ عَلَيْكُمْ اَخْبَارًا فَمَا سَمِعُوْا كَلِمَتِيْ وَاَعْرَضُوْا عَتُوًّا وَّاسْتِكْبَارًا. وَرَضُوْا بِاَنْ يَّكُوْنُوْا لِاِخْوَانِهِمْ مُكَفِّرِيْنَ. وَمَا كَانَ حُجَّتُهُمْ اِلَّا اَنْ قَالُوْا ائْتُوْا بِاَحَادِيْثَ شَاهِدَةً عَلٰى ذٰلِكَ اِنْ كُنْتُمْ صَادِقِيْنَ. وَهُمْ يَدْرُسُوْنَ كِتَابَ

اے عزیزو! میں نے اپنی قوم کو دن رات دعوت دی۔ پس میری پکار نے انہیں سوائے فرار کے اور کسی چیز میں نہ بڑھایا۔ پھر میں نے انہیں بابانگ بلند دعوت دی۔ میں نے ان کیلئے اعلان بھی کیا اور رازداری سے بھی ان سے کلام کیا اور کہا اپنے رب سے بخشش مانگو۔ اس سے استخارہ کرو پھر میرے متعلق خبر حاصل کرو۔ میرے معاملہ میں اللہ سے دعائیں بھی کرو کہ وہ تمہاری الہامات کے ذریعہ مدد کرے اور تم پر خبروں کو ظاہر کرے گا۔ انہوں نے میری بات نہ سنی بلکہ نافرمانی اور تکبر کرتے ہوئے اس سے اعراض کیا۔ ان کو یہی بات پسند آئی کہ وہ اپنے بھائیوں کی تکفیر کرتے رہیں۔ ان کا یہی مطالبہ ہے کہ کوئی حدیث لاؤ جو تمہاری باتوں کی صداقت کی شہادت دے اگر تم سچے ہو۔ اور وہ اللہ کی کتاب قرآن کو پڑھتے ہیں اور اس میں وہ سب پاتے

اللّٰهِ وَيَجِدُوْنَ فِيْهِ كُلَّ مَا قُلْتُ لَهُمْ وَيَقْرَءُوْنَ الصِّحَاحَ وَيَجِدُوْنَ فِيْهَا مَآ اَظْهَرْتُ عَلَيْهِمْ وَلٰكِنَّ خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَكَانُوْا قَوْمًا عَمِيْنَ. وَلَسْتُ اَرٰى اَنَّ الْاَحَادِيْثَ كُلَّهَا مَوْضُوْعَةٌ عَلَى التَّحْقِيْقِ بَلْ بَعْضُهَا مَبْنِيَّةٌ عَلَى التَّلْفِيْقِ. وَمَعَ ذٰلِكَ فِيْهَا اخْتِلَافَاتٌ كَثِيْرَةٌ وَمَنَافَاةٌ كَبِيْرَةٌ وَلِاَجْلِ ذٰلِكَ اِفْتَرَقَتِ الْاُمَّةُ وَتَشَاجَرَتِ الْمِلَّةُ فَمِنْهُمْ حَنْبَلِيٌّ وَشَافِعِيٌّ وَمَالِكِيٌّ وَحَنَفِيٌّ وَحِزْبُ الْمُتَشَيِّعِيْنَ. وَلَا شَكَّ اِنَّ التَّعْلِيْمَ كَانَ وَاحِدًا وَلٰكِنِ اخْتَلَفَتِ الْاَحْزَابُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَتَرَوْنَ كُلَّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحِيْنَ. وَكُلُّ فِرْقَةٍ بَنٰى لِمَذْهَبِهٖ قَلْعَةً وَّلَا يُرِيْدُ اَنْ يَّخْرُجَ مِنْهَا وَلَوْ وَجَدَ اَحْسَنَ مِنْهَا صُوْرَةً وَّكَانُوْا لِعَمَّاسِ اَخْوَانِهِمْ مُتَحَصِّنِيْنَ. فَاَرْسَلَنِيَ اللّٰهُ لِاَسْتَخْلِصَ الصَّيَاصِيَ وَاسْتَدْنِيَ الْقَاصِيَ وَاُنْذِرَ

ہیں جو میں نے انہیں بتایا ہے۔ وہ صحاح ستہ کو بھی پڑھتے ہیں اور اس میں وہ بھی پاتے ہیں جس کا میں نے ان سے اظہار کیا ہے۔ مگر اللہ نے ان دلوں پر مہر لگادی ہے اور وہ اندھی قوم ہوگئے ہیں۔ اور میرا یہ عقیدہ نہیں ہے کہ تمام احادیث موضوع ہیں۔ بلکہ بعض ان میں سے کذب پر مبنی ہیں۔ جو احادیث صحیح ہیں ان میں بھی کثیر اختلاف اور بڑی ضد پائی جاتی ہے۔ اسی لئے امت میں تفرقہ بازیاں پیدا ہوئیں اور ملت اسلامیہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہوئی۔ اسی لئے ان میں حنبلی، شافعی، مالکی اور حنفی فرقے موجود ہیں۔ اور اسی طرح شیعوں کے گروہ بھی موجود ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ تعلیم ایک تھی مگر اس کے بعد گروہوں نے اختلاف کیا۔ پس تو دیکھے گا کہ ہر گروہ اپنے خیالات سے خوش ہے۔ اور ہر فریق نے اپنے مذہب کا ایک قلعہ بنالیا ہے۔ اور نہیں چاہتا کہ اس سے نکلے خواہ وہ اس سے احسن صورت کو پائے۔ وہ اپنے بھائیوں کو تکلیف پہنچانے میں قلعہ بند ہوگئے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے مجھے بھیجا کہ میں ان کی ان قلعوں سے خلاصی کراؤں اور دور والوں کو نزدیک لاؤں، گناہگاروں کو ڈراؤں اور اختلافات کو اٹھادوں اور وہ سب قرآن کے سامنے جھک جائیں اور

الْعَاصِيَ وَيَرْتَفِعُ الْاِخْتِلَافُ وَيَكُوْنُ الْقُرْآنُ مَالِكَ النَّوَاصِيَ وَقِبْلَةَ الدِّيْنِ. فَلَمَّا جِئْتُهُمْ اَكْفَرُوْنِيْ وَكَذَّبُوْنِيْ وَرَمُّوْنِيْ بِبُهْتَانَاتٍ وَاِفْكٍ مُّبِيْنٍ. وَاِنِّيْ اَرٰى عِلْمَهُمْ مَخْسُوْلًا وَجِيْدُ تَنَاصُفِهِمْ مَغْلُوْلًا وَصَنَعُ عُذْرَاتِهِمْ مَطْلُوْلًا وَاَرٰى صُوَرَهُمْ كَالْمَمْسُوْخِيْنَ.

اسے دین کا قبلہ بناؤں۔ جب میں ان کے پاس آیا تو انہوں نے میری تکفیر کی، مجھے جھٹلایا اور مجھ پر بہتان اور کھلے جھوٹ کے تیر چلائے۔ میں دیکھتا ہوں کہ ان کا علم سطحی ہے، ان کے انصاف دینے کی گردنیں بندھی ہوئی ہیں۔ ان کے اعتراض بیہودہ ہیں۔ اور میں دیکھتا ہوں کہ ان کے چہرے مسخ شدہ ہیں۔

وَ قَدْ بَعَثَنِيَ اللّٰهُ فِيْهِمْ حَكَمًا فَمَا عَرَّفُوْنِيْ وَحَسَبُوْنِيْ مِنَ الْمُلْحِدِيْنَ. اٰذُوْنِيْ بِحَصَآئِدِ اَلْسِنَتِهِمْ وَرَئَيْتُ مِنْهُمْ ظُلْمًا وَهَضْمًا كَثِيْرًا وَقَلَّبُوْا لِيَ الْاُمُوْرَ وَاَرَادُوْا اَنْ يَّتَخَطَّفُوْنِيْ مِنَ الْاَرْضِ وَلٰكِنْ عَصَمَنِيَ اللّٰهُ مِنْ شُرُوْرِهِمْ وَهُوَ خَيْرُ الْعَاصِمِيْنَ. وَرَاَيْتُ كُلَّ اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَارًّا فِيْ عَشْوَاهُ وَتَارِكًا سَبِيْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُدَاهُ فَقُلْتُ اَيُّهَا الْحَسَدَآءُ الْجُهَلَآءِ اَسَاتُمْ فِيْمَا صَنَعْتُمْ وَحَرَنْتُمْ

پس اللہ نے مجھے ان کے درمیان حکم بنا کر بھیجا مگر انہوں نے مجھے نہیں پہچانا اور مجھے ملحدوں میں سے خیال کیا۔ انہوں نے اپنی زبانوں کی کاٹ کے ساتھ مجھے تکلیف پہنچائی۔ میں نے ان میں بہت ظلم اور زیادتی دیکھی۔ انہوں نے میرے کاموں کو بگاڑ کے رکھ دیا اور ارادہ کیا کہ مجھے زمین سے اچک لیں۔ لیکن اللہ نے مجھے ان کے شرور سے محفوظ رکھا اور وہ سب سے بڑھ کر حفاظت کرنے والا ہے۔ میں نے دیکھا کہ ان میں سے ہر کوئی اندھوں کی طرح چل رہا ہے اور رسول کریمؐ کے راستے اور ان کی ہدایت کو ترک کر رہا ہے۔ میں نے کہا کہ اے حاسدو! اے جاہلو! بہت ہی برا ہے جو تم کرتے ہو۔ اپنے ظن میں تم سرکشی کرتے ہو۔ تم میری چمڑی ادھیڑنے

فِيْمَا ظَنَنْتُمْ تَجْلِدُوْنَ لِلْاِجْتِلَادِ. وَاَنَا تَحْتَ اَتَرَاسِ اللّٰهِ حَافِظِ الْعِبَادِ. وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْا اَنْ تَضَرُّوْنِيْ وَلَوْ اَمْحَشَ الْحِقْدُ جُلُوْدَكُمْ وَسَوَّدَ الْغَيْظُ خُدُوْدَكُمْ يَا حَسْرَةً عَلَيْكُمْ مَآ اَرٰى فِيْكُمُ الْمُتَضَرِّعَ الْخَآئِفَ حُزِفَ التَّمَرُ وَبَقِيَ خَرَآئِفُ وَمَآ اَرٰى فِيْكُمْ رَآئِحَةَ الْحَيٰوةِ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا كَالْاَمْوَاتِ وَاِنْ اَنْتُمْ اِلَّا كَمَدْعُوْفِيْنَ. وَاَيْمُ اللّٰهِ لِطَالَمَا قُلْتُ لَهُمْ اِلَّا لَا تَرِدُوْا مَخَاوِفَ الْاِكْفَارِ فَاِنَّهَا مَقَاحِمُ الْاِخْطَارِ وَفَلَوَاتُ التَّبَارِ تَعَالَوْا اَنْفِ مَا رَابَكُمْ. وَاسْتَسَلُّ كُلَّ سَهْمٍ نَابَكُمْ. فَمَا كَفُّوْا اَلْسِنَتَهُمْ وَمَا جَآءُوْنِيْ كَتَقِيِّ اَمِيْنَ. ثُمَّ قُلْتُ اَيُّهَا الْعَلَمَاءُ اَرُوْنِيْ نَصُوْصَ كِتَابِ اللّٰهِ لِاُوَافِقَكُمْ وَاَرُوْنِيَ اَثَرَ رَسُوْلِهٖ لِاَرَافِقَكُمْ. فَاِنِّيْ مَا

کی جلدی کرتے ہو مگر میں اللہ کی حفاظت میں ہوں جو اپنے بندوں کا محافظ ہے۔ تم ہرگز طاقت نہیں رکھتے کہ مجھے ضرر پہنچا سکو خواہ تمہارے کینے تمہاری چمڑیوں کو جلا دیں اور غیض سے تمہارے چہرے سیاہ ہو جائیں۔ ہائے افسوس میں تم میں سے کسی کو بھی خوف کرنے والا اور تضرع کرنے والا نہیں پاتا ہوں۔ تم کھجور کے اس درخت کی مانند ہو جس کی کھجوریں چن لی گئی ہیں اور باقی صرف بے ثمر درخت رہ گیا ہے۔ میں تم میں زندگی کی رمق نہیں پاتا بلکہ تم مُردوں کی طرح ہو کر رہ گئے ہو۔ تم اس شخص کی طرح ہو گئے ہو جسے زہر دیا گیا ہو۔ اللہ کی قسم میں انہیں مسلسل کہتا رہا کہ کفر کے خوفناک مقام میں نہ پڑو کیونکہ یہ تو خطرات میں داخل ہونے کے مترادف ہے اور یہ تکفیر بازی تباہی کا جنگل ہے۔ آؤ میرے پاس کہ میں تم سے وہ دور کروں جس نے تم کو شک میں ڈالا ہے۔ اور تم سے ہر اس تیر کو نکال دوں جو تمہارے جسموں میں پیوست ہو گیا ہے۔ مگر نہ انہوں نے اپنی زبانوں کو روکا اور نہ ہی متقی امین کی طرح میرے پاس آئے۔ پھر میں نے عرض کی اے علما! مجھے کتاب اللہ کی نص دکھاؤ تا کہ میں تمہارے ساتھ موافق ہو جاؤں۔ اور مجھے رسول کریمؐ کی کوئی حدیث دکھاؤ تا کہ میں

اَجِدُ فِیْ کِتَابِ اللّٰهِ وَاٰثَارِ رَسُوْلِهٖ اِلَّا مَوْتَ مَسِیْحَ بْنَ مَرْیَمَ. فَاَرُوْنِیْ خِلَافَ ذٰلِكَ اِنْ زَعَمْتُمُوْنِیْ مِنَ الْکَاذِبِیْنَ. وَاِنْ کُنْتُمْ عَلٰی بَیِّنَةٍ مِنْ عِنْدِ رَبِّکُمْ فَلِمَ لَا تَاْتُوْنَنِی بِسُلْطَانٍ مُّبِیْنٍ وَاِنْ شِئْتُمْ اَنْ تَخْتَبِرُوْنِیْ فَتَعَالَوْا عَایِنُوْا اٰیَاتَ صِدْقِیْ اَوْ اَرُوْنِیْ شَیْئًا مِنْ اٰیَاتِکُمْ. فَاِنْ بَدْءَ کِذْبُ فَمِی فَمَزِّقُوْا اَدَمِیْ وَاَرِیْقُوْا دَمِی وَاِنْ غَلَبْتُ وَظَهَرَ صِدْقُ قَوْلِیْ فَاِلَیْکُمْ مِنْ حَوْلِیْ وَاتَّقُوْا اللّٰهَ وَلَا تَعْتَدُوْا اِمَامَ رَبِّکُمْ فِی الْعِصْیَانِ. فَاِنَّ عَیْنَهٗ عَلٰی طُرُقِ الْاِنْسَانِ وَهُوَ یُرٰی کُلَّ خَطَوَاتِکُمْ وَیَعْلَمُ دَقَآئِقَ خَطَرَاتِکُمْ. فَمَالَکُمْ لَا تَخَافُوْنَهٗ قَدْ نَزَّلَ اللّٰهُ فِیْ عَرَائِکُمْ فَقُوْمُوْا لَهٗ قَانِتِیْنَ. اَلْاِیْمَانُ نُوْرُ الْبَشَرِیَّةِ وَنُوْرُ الْاِیْمَانِ عِرْفَانٌ وَّمَنْ فَقَدَهُمَا فَهُوَ دُوْدَةٌ لَّا

تمہارے متعلق نرم گوشہ رکھوں۔ کیونکہ میں نے تو کتاب اللہ اور احادیث رسولؐ میں سوائے وفات مسیح ابن مریم کے اور کچھ نہیں پایا۔ پس اگر تم مجھے جھوٹا سمجھتے ہو تو مجھے اس کے خلاف کوئی دلیل دکھاؤ۔ اگر تم اپنے رب کی طرف سے کھلی دلیل پر ہو تو پھر کیونکر تم کوئی کھلی دلیل میرے پاس نہیں لاتے۔ اگر تم میرا امتحان لینا چاہتے ہو تو آؤ میں تمہیں اپنی سچائی کے نشانات دکھاتا ہوں۔ یا پھر تم مجھے اپنے نشانات دکھاؤ۔ اگر میرے منہ کی بات جھوٹی نکلے تو میری چمڑی ادھیڑ دو اور میرا خون بہادو۔ اگر میں غالب آجاؤں اور میری بات کی سچائی ظاہر ہوجائے تو پھر یاد رکھو میری حجت تم پر پوری ہوگئی ہے۔ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور اپنے رب کے سامنے نافرمانی میں حد سے نہ بڑھو۔ کیونکہ اللہ کی آنکھ انسان کے ہر راستے پر ہے۔ وہ تمہارے قدموں کو بھی دیکھتا ہے اور تمہارے خطرات کی باریکیوں کو بھی جانتا ہے۔ تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ تم اس سے نہیں ڈرتے حالانکہ اللہ تمہارے صحن میں نازل ہورہا ہے۔ پس کھڑے ہو کر اس کو خوش آمدید کہو۔ ایمان انسانیت کا نور ہے اور نورِ ایمان عرفان کہلاتا ہے۔ جو اِن دونوں سے محروم ہو وہ انسان نہیں کیڑا ہے۔ جس نے اس راز کو پالیا اس نے نیکی کو

إِنْسَانٌ. مَنْ عَرَفَ السِّرَّ فَقَدْ عَرَفَ الْبِرَّ فَقُوْمُوْا وَتَحَسَّبُوا اللُّبَّ الَّذِيْ هُوَ بَاطِنُ الْبَاطِنِ وَمَعْنَى الْمَعْنٰى وَنُوْرُ النُّوْرِ وَلَا تَفْرَحُوْا بِالْقُشُوْرِ. اَلْحَيَاةُ اَلْحَيَاةُ اَلْبَصَارَةُ اَلْبَصَارَةُ. وَلَا تَكُوْنُوْا كَالْمَيِّتِيْنَ. هٰذَا مَا قُلْتُ لَهُمْ وَفُوِّضْتُ اَمْرِيَ اِلَى اللّٰهِ هُوَ رَبِّيْ وَجِيْدِيْ تَحْتَ نِيْرِهٖ. وَاَعْلَمُ اَنَّهٗ لَا يَخْذُلُنِيْ وَلَا يُضَيِّعُنِيْ وَلَا يَجْعَلُنِيْ مِنَ التَّائِهِيْنَ.

وَالْآنَ اَيُّهَا الْاَعِزَّةُ اُبَيِّنَ لَكُمْ بَعْضَ حِلْمِيْ وَمَكَاشِفَاتِيْ رَاَيْتُ فِيْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعْدَ مَا رَاَيْتُهٗ فِيْ مُسْتَطْرَفَ الْاَيَّامِ. فَجَعَلَنِيْ كَالْعِرْدَامِ وَاَعَدَّنِيْ لِلْاِصْلِخْمَامِ لَاُحَارِبَ الْفَرَاعِنَةِ وَالظٰلِمِيْنَ. اَيُّهَا السَّادَةُ اِنِّيْ رَاَيْتُهٗ مَرَّاتٍ بَعْدَ مَا وَجَدْتُّ مِنْهُ بَرَكَاتٍ وَثَمَرَاتٍ. فَالْآنَ اُبَيِّنَ بَعْضَهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ اَمْرِيْ وَلَعَلَّكُمْ

پہچان لیا۔ پس اٹھو مستعد ہو جاؤ اور مغز کو ڈھونڈو جو کہ باطن کا بھی باطن ہے۔ معنی کا معنی ہے اور نور کا بھی نور ہے۔ تم محض چھلکوں پر خوش نہ ہو۔ زندگی کی طرف آؤ، زندگی کی طرف۔ بصارت پاؤ بصارت۔ اور مُردوں کی طرح نہ ہو جاؤ۔ یہ وہ سب کچھ ہے جو میں نے انہیں بتایا تھا۔ اب میں نے اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کر دیا۔ وہی میرا رب ہے۔ میری گردن اس کی اطاعت کے جوئے کے نیچے ہے۔ میں جانتا ہوں کہ وہ مجھے رسوا نہیں کرے گا۔ نہ مجھے ضائع کرے گا اور نہ ہی مجھے ہلاک ہونے والوں میں سے بنائے گا۔

اے عزیزو! اب میں تمہیں اپنے بعض خواب اور مکاشفات بیان کرتا ہوں جن میں مَیں نے رسول اللہؐ کو دیکھا۔ میرے یہ کشف اور خواب ابتدائی ایام کے ہیں۔ اور ان مکاشفات نے مجھے شیر کی لڑائی کیلئے تیار کیا تا کہ میں ظالموں اور فرعونوں سے لڑائی کروں۔ اے سادات! میں نے آنحضرت ﷺ کو کئی مرتبہ مکاشفات میں دیکھا ہے اور اس کے بعد میں نے آپؐ سے برکات اور ثمرات حاصل کئے۔ ان میں سے بعض میں تمہارے سامنے بیان کرتا ہوں تا کہ تم میرے معاملے میں غور و فکر کرو اور تا کہ تم میری طرف صاحب بصیرت کی طرح نظر کرو۔ میری قوم تو مجھ سے ایسی بھاگ گئی جیسے کہ وحشی بیل

تَنْظُرُوْنَ اِلَيَّ بِعَيْنِ الْمُبَصِرِيْنَ. فَاِنَّ الْقَوْمَ فَرُّوْا مِنِّيْ كَثَوْرِ الْوَحْشِ وَتَرَكُوْا شَطَاطِ الْاِنْسَانِيَّةِ وَخَرَامَتِهَا وَكَانُوْا كَجَذْوَةٍ مُلْتَهِبَةٍ وَقَامُوْا بِفَدِيْدٍ سَبْعِيٍّ وَطَبْعٍ قَذَمٍ كَوَجِيْنَ. وَاَرُوْنِيْ سَهُوْكَةَ رَيَّاهُمْ وَسَهُوْمَةَ مُحَيَّاهُمْ. وَاتَّفَقُوْا عَلٰٓى اِيْذَائِيْ وَازْدِرَائِيْ بِبَغْيٍ وَطُغْيَانٍ وَّسَابَقُوْا فِي الْاِفْتِرَآءِ كَفَرَسَيْ رِهَانٍ لِكَيْ لَا يَكُوْنُوْا فِيْ اِخْوَانِهِمْ مِنَ الْمُقْرَعِيْنَ. فَلَمَّا رَاَيْتُ اَرْضَهُمْ قَفْرًا وَسَمَآءَهُمْ مَصْحِيَّةً اَعْرَضْتُ وَجِئْتُ حَضْرَتَكُمْ بِمَآئِي الْمَعِيْنِ.

اَيُّهَا الْاَعِزَّةُ وَالسَّادَةُ جِئْنَاكُمْ رَاغِبِيْنَ فِيْ خَيْرِكُمْ بِهَدِيَّةٍ فِيْهَا لَبَنُ اَثْدَآءِ الْاُمَّهَاتِ الرُّوْحَانِيَّةِ فَتَعَالَوْا لِشُرْبِهٖ وَاْتُوْنِيْ مُمْتَثِلِيْنَ. وَالْاٰنَ اُبَيِّنُ الرُّؤْيَا اِرَاحَةً لِّلسَّامِعِيْنَ. اَيُّهَا الْكِرَامُ رَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَاَنِّيْ فِيْ حَلْقَةٍ

بھاگتا ہے اور انہوں نے انسانیت کے طریقے کو ترک کر دیا اور بھڑکتے ہوئے انگارے کی طرح ہوگئے۔ وہ آگ بگولہ ہوکر درندوں کی خصلت کے ساتھ کھڑے ہوئے اور تیز طبع ہوکر سخت پہاڑوں کی مانند ہوگئے۔ مجھے ان کے ناخوش چہرے دکھائی دیئے اور ان کے متغیر شدہ منحوس منہ نظر آئے۔ وہ مجھے ایذا پہنچانے اور میری تحقیر کیلئے متفق ہوگئے۔ نافرمانی اور سرکشی کرتے ہوئے انہوں نے افترا میں ایک دوسرے سے سبقت حاصل کی۔ ان میں سے کوئی بھی ہار ماننے کیلئے تیار نہیں ہے تا کہ ان کی برادری میں ان کی ناک نیچے نہ ہو۔ پس جب میں نے دیکھا کہ ان کی زمین بنجر اور ان کا آسمان بادل سے خالی ہے تو پھر میں اپنے صاف پانی کے ساتھ تمہاری خدمت میں حاضر ہوا ہوں کہ تم سے عرض کروں۔

اے عزیزو! اور اے سادات! میں تمہارے پاس آیا ہوں تمہاری بھلائی چاہتے ہوئے۔ میں تمہارے لیے وہ دودھ ہدیہ لایا ہوں جو کہ روحانی ماؤں کی چھاتیوں سے حاصل ہوا ہے۔ پس آؤ اس کو پیو اور میرے پاس فرمانبردار ہوکر آؤ۔ اب میں تمہیں وہ رویا بیان کرتا ہوں جو کہ سننے والوں کیلئے راحت کا موجب ہوگی۔ اے بزرگو! میں نے نیند میں

مُلْتَحِمَةٍ وَرَفَقَةٍ مُزْدَحِمَةٍ. وَاُبَيِّنَ بَعْضَ الْمَعَارِفِ بِجَاشٍ مَّتِيْنٍ وَلِسَانٍ مُّبِيْنٍ لِّلْحَاضِرِيْنَ وَرَاَيْتُ اَنَّ الْمَكَانَ رَبْعٌ لَطِيْفٌ نَظِيْفٌ يُنْفِي التَّرْحَ رَؤْيَتُهٗ وَيَسُرُّ النَّاظِرِيْنَ. هَيْئَتُهٗ وَكُنْتُ اَخَالُ اَنَّهٗ مَكَانِي فَحَبَّذَا هُوَ مِنْ مَّكَانٍ رَاَيْتُ فِيْهِ سَيِّدَ الْمُرْسَلِيْنَ. وَرَاَيْتُ عِنْدِيْ رَجُلًا مِّنَ الْعُلَمَآءِ لَا بَلْ مِنَ السُّفَهَآءِ جَاثِيًا عَلٰى رَكْبَتِهٖ يَنْكُرُ عَلَيَّ لِغُبَاوَتِهٖ وَيُكْلِبُ عَلَى اللَّجَاجِ لِشَقَاوَتِهٖ وَرَاَيْتُهٗ كَالْحَاسِدِيْنَ فَاشْتَدَّ غَضَبِيْ وَقُلْتُ تَعْسًا لِّهٰٓؤُلَآءِ الْعُلَمَآءِ اِنَّهُمْ مِنْ اَعْدَآءِ الدِّيْنِ. فَقُلْتُ هَلْ مِنْ اِمْرَءٍ يُّخْرِجُهٗ مِنْ هٰذَا الْمَقَامِ كَاِخْرَاجِ الْاَشْرَارَ وَاللِّيَامِ وَيُطَهِّرُ الْمَكَانَ مِنْ هٰذَا الْقَرِيْنِ الضَّنِيْنِ. فَقَامَ رَجُلٌ مِّنْ خَدَامِيْ وَهَمَّ بِاِخْرَاجِهٖ

دیکھا کہ گویا میں ایک ہجوم کے درمیان کھڑا ہوں اور وہاں ایک جم غفیر ہے۔ میں وہاں پورے جوش کے ساتھ بعض معارف بیان کر رہا ہوں اور فصیح زبان میں حاضرین سے مخاطب ہوں۔ میں دیکھتا ہوں کہ وہ مکان جس میں کھڑا ہوں وہ بہت ہی اچھا اور صاف ستھرا ہے اور اس کے دیکھنے سے غم واندوہ دور ہوتا ہے۔ اس کی ہیئت دیکھنے والوں کو خوش کرتی ہے۔ میرے دل میں آتا ہے کہ گویا یہ میرا مکان ہے۔ پس کیا ہی خوبصورت وہ مکان ہے کہ میں دیکھتا ہوں اس میں سید مرسلین حضرت محمدؐ موجود ہیں۔ پھر میں دیکھتا ہوں کہ علماء بلکہ سفہا میں سے ایک شخص اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھا ہوا ہے اور وہ شخص میرے خلاف بولتا ہے اور غباوت کی وجہ سے جھگڑے اور دنگے کیلئے آمادہ دکھائی دیتا ہے۔ مجھے وہ حاسد دکھائی دیتا ہے۔ میرا غضب بڑھ گیا اور میں کہتا ہوں کہ پھٹکار ہو ان علماء پر کہ یہ دین کے دشمن ہیں۔ تب میں کہتا ہوں کہ کوئی شخص ہے جو اسے اس مقام سے نکالے جس طرح کہ شریروں اور کمینوں کو نکالا جاتا ہے اور اس مکان کو اس برے شخص سے پاک کرے۔ اس وقت میرے خدام میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے ارادہ کیا کہ وہ میری آنکھوں کے سامنے سے اور

مِنْ اَمَامِ عَيْنِيْ وَمَقَامِيْ. لِيُؤْمِّنُنِيْ مِنْ ذٰلِكَ الضَّنِيْنِ. فَرَاَيْتُ اَنَّهٗ اَخَذَهٗ وَجَعَلَ يَدْفَعُهٗ وَيَذَبَّهٗ وَيَذْئَطُهٗ مِنَ الْمَكَانِ وَلَهٗ رَطِيْطٌ وَكَرْبٌ وَفَزْعٌ مَعَ الْاِرْدَمَانِ حَتّٰى اُخْرِجَ فَاَصْبَحَ مِنَ الْغَآئِبِيْنَ. فَرَفَعْتُ نَظَرِيْ فَاِذَا حَذَتُنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَائِمٌ وَكَاَنَّهٗ كَانَ يَرٰى كُلَّ مَا وَقَعَ بَيْنِنَا مَوَارِيًا عَيَانَهٗ. فَاَخَذَنِيْ هَيْبَةٌ مِّنْ رُؤْيَتِهٖ وَنَهَضْتُّ اَسْتَقْرِيْ مَكَانًا يُّنَاسِبُ شَانَهٗ وَقُمْتُ كَالْخَادِمِيْنَ. فَاِذَا دَنَوْتَ مِنْهُ (ﷺ) وَنَظَرْتُ اِلٰى وَجْهِهٖ فَاِذَا وَجْهٌ قَدْ رَاَيْتُهٗ مِنْ قَبْلُ مَا رَاَيْتُ وَجْهًا اَحْسَنَ مِنْهُ فِيْ الدُّنْيَا فَهُوَ خَاتِمُ الْحَسِيْنِيْنَ وَالْجَمِيْلِيْنَ كَمَا اَنَّهٗ خَاتِمُ النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْن. وَرَاَيْتُ فِيْ يَدِهٖ كِتَابًا فَاِذَا هُوَ كِتَابِيْ اَلْمِرْاَةُ

میرے مقام سے اسے نکال دے تاکہ اس سانپ سے مجھے امن دے۔ پھر میں دیکھتا ہوں کہ اس نے اسے پکڑا اور اسے نکالنے کی کوشش شروع کردی اور اسے مکے مارنے شروع کردیئے اور اسے گردن سے پکڑا اور اسے مکان سے نکالنا شروع کیا۔ اس پر اس شخص نے چلانا شروع کردیا اور فریاد کرنی شروع کردی یہاں تک کہ چیختے چلاتے اس سے نکل گیا اور غائب ہوگیا۔ میں نے اپنی نظر اوپر اٹھائی تو دیکھا کہ رسول کریمؐ سامنے کھڑے تھے۔ مجھے محسوس ہوا کہ گویا آپ ﷺ نے چھپ کر وہ سب کچھ دیکھا تھا۔ اس لئے آپ ﷺ کو دیکھ کر مجھ پر ہیبت طاری ہوگئی اور میں کھڑا ہوگیا کہ آپ ﷺ کی شان کے مناسب آپؐ کیلئے کوئی جگہ تلاش کروں اور میں خادموں کی طرح کھڑا ہوگیا۔ جب میں آپؐ کے قریب ہوا اور آپؐ کے چہرہ مبارک کی طرف دیکھا تو مجھے لگا کہ یہ چہرہ میں نے اس سے قبل بھی دیکھا تھا۔ میں نے اس سے خوبصورت چہرہ دنیا میں نہیں دیکھا۔ پس آپؐ پر حسن و جمال کا بھی خاتمہ تھا جس طرح پر کہ آپؐ پر نبیوں اور رسولوں کا خاتمہ ہوگیا ہے۔ میں نے آپؐ کے ہاتھ میں ایک کتاب دیکھی جو میری کتاب آئینہ کمالات اسلام تھی۔ جسے میں

الَّذِیْ صَنَّفْتُهٗ بَعْدَ الْبَرَاهِیْن. وَكَانَ قَدْ وَضَعَ اِصْبَعًا عَلٰی مَحَلٍّ فِیْهِ مَدَحُهٗ وَاِصْبَعًا عَلٰی مَحَلٍّ فِیْهِ مَدَحُ اَصْحَابِهٖ وَقَدْ قَیَّدَ لَحْظَهٗ بِهِمَا وَهُوَ یَتَبَسَّمُ وَیَقُوْلُ هٰذَا لِیْ وَهٰذَا لِاَصْحَابِیْ وَكَانَ یَنْظُرُ اِلَیْهِ كَالْقَارِئِیْنَ. ثُمَّ انْحَدَرَتْ طَبِیْعَتِیْ اِلَی الْاِلْهَامِ فَاَشَارَ الرَّبُّ الْكَرِیْمُ اِلٰی مَقَامٍ مِّنْ مَقَامَاتِ الْمِرْاٰةِ وَقَالَ هٰذَا الثَّنَآءُ لِیْ ثُمَّ اسْتَیْقَظْتُ فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ.

نے براہین احمدیہ کے بعد تصنیف کیا۔ آپؐ نے اپنی انگشت مبارک اس جگہ رکھی ہوئی تھی جہاں آپؐ کی تعریف کی گئی تھی۔ اور دوسری انگلی اس مقام پر تھی جہاں آپؐ کے صحابہ کرامؓ کی مدح کی گئی تھی اور ان دونوں مقامات پر ہی اپنی نظر انہوں نے ٹکائی ہوئی تھی۔ اور آپ ﷺ مسکرا رہے تھے اور آپؐ فرما رہے تھے کہ یہ میرے لئے ہے اور یہ میرے صحابہؓ کیلئے۔ اور ان مقامات کی طرف ایک قاری کی نظر سے دیکھ رہے تھے۔ پھر میری طبیعت الہام کی طرف متوجہ ہوئی۔ پس رب کریم نے کتاب آئینہ کمالات کے بعض مقامات کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا یہ میری ثناء ہے۔ تب میری آنکھ کھل گئی۔ پس سب تعریف اللہ رب العالمین کی ہے۔

وَرَاَیْتُ فِیْ مَنَامٍ اٰخَرَ كَاَنِّیْ صِرْتُ عَلِیًّا اِبْنَ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَالنَّاسُ یَتَنَازَعُوْنَنِیْ فِیْ خِلَافَتِیْ وَكُنْتُ فِیْهِمْ كَالَّذِیْ یُضَامُ وَیُمْتَهَنُ وَیَغْشَاهُ اَدْرَانُ الظُّنُوْنِ وَهُوَ مِنَ الْمُبَرَّئِیْنَ. فَنَظَرَ النَّبِیُّ (ﷺ) اِلَیَّ وَكُنْتُ

ایک اور دفعہ میں نے نیند میں دیکھا کہ گویا میں حضرت علیؓ ابن طالب ہو گیا ہوں اور لوگ مجھ سے میری خلافت کے بارے میں جھگڑتے ہیں اور میں ان میں ایسے ہوں جس پر ظلم کیا جاتا ہے اور رسوا کیا جاتا ہے۔ لوگوں کی بدظنی نے انہیں گھیرا ہوا ہے حالانکہ وہ اس سے بری ہیں۔ اس وقت نبی کریمؐ نے میری طرف دیکھا۔ میں اپنے دل میں یہ خیال کرتا تھا کہ گویا وہ بمنزلہ

اَخَالُ نَفْسِیَ اِنَّنِیْ مِنْهُ بِمَنْزَلَةِ الْاَبْنَآءِ وَهُوَ مِنْ اٰبَآءِ الْمُكَرَّمِيْنَ. فَقَالَ وَهُوَ مُتَحَنِّنٌ يَا عَلِیُّ دَعْهُمْ وَاَنْصَارَهُمْ وَزِرَاعَتَهُمْ فَعَلِمْتُ فِیْ نَفْسِیْ اَنَّهٗ يُوْصِيْنِیْ بِصَرْفِ الْوَجْهِ مِنَ الْعُلَمَآءِ وَتَرْكِ تَذْكُرِهِمْ وَالْاِعْرَاضِ عَنْهُمْ وَقَطْعِ الطَّمْعِ وَالْحَنِيْنِ مِنْ اِصْلَاحِ هٰؤُلَآءِ الْمُفْسِدِيْنَ. فَاِنَّهُمْ لَا يَقْبُلُوْنَ الْاِصْلَاحَ. فَصَرْفُ الْوَقْتِ فِیْ نُصُحِهِمْ فِیْ حُكْمِ اِضَاعَةِ الْوَقْتِ. وَطَمْعِ قَبُوْلِ الْحَقِّ مِنْهُمْ كَطَمْعِ الْعَطَآءِ مِنَ الضَّنِيْنَ. وَرَاَيْتُ اَنَّهٗ يُحِبُّنِی وَيُصَدِقُنِیْ وَيَرْحَمُ عَلَیَّ وَيَشِيْرُ اِلَیَّ اَنَّ عَكَّازَتَهٗ مَعِیْ وَهُوَ مِنَ النَّاصِرِيْنَ.

میرے معزز والد کے ہیں اور میں ان کا بیٹا ہوں۔ انہوں نے شفقت بھرے لہجے میں فرمایا اے علی ان کو اور ان کے ساتھیوں کو اور ان کے کاروبار کو چھوڑ دے ۔ پس میں نے اپنے دل میں جان لیا کہ آپؑ مجھے یہ وصیت فرما رہے ہیں کہ ان علماء سے توجہ ہٹالوں اور ان کا ذکر کرنا چھوڑ دوں اور ان سے اعراض کروں۔ ان فسادیوں کی اصلاح کا شوق اور طمع چھوڑ دوں۔ کیونکہ یہ اصلاح قبول نہیں کریں گے۔ وہ قت جو ان کو نصیحت کرنے میں صرف ہوگا وہ وقت کے ضیاع کے حکم میں آتا ہے۔ ان سے قبول حق کی خواہش رکھنا کنجوس انسان سے بخشش کی خواہش رکھنا ہے۔ اور میں نے دیکھا کہ آپؑ مجھ سے محبت رکھتے ہیں، میری تصدیق کرتے ہیں اور مجھ پر رحم کرتے ہیں۔ اور میری طرف اشارہ فرماتے ہیں کہ ان کا عصا میرے ساتھ ہے۔ اور وہ میری مدد کرنے والے ہیں۔

وَرَاَيْتُنِیْ فِی الْمَنَامِ عَيْنُ اللّٰهِ وَتَيَقَّنْتُ اِنَّنِی هُوَ وَلَمْ يَبْقَ لِیْ اِرَادَةٌ وَلَا خَطْرَةٌ وَلَا عَمَلٌ مِّنْ جِهَةِ نَفْسِیْ وَصِرْتُ كَاِنَاءِ مُّنْثَلِمٍ بَلْ كَشَیْءٍ تَأَبَّطَه شَیْءٍ

ایک دفعہ میں نے خواب میں اپنے آپ کو عین اللہ دیکھا اور مجھے یقین ہو گیا کہ میں وہی اللہ ہوں۔ پھر میرا کوئی ارادہ باقی نہ رہا اور نہ کوئی خیالات اور نہ میرا اپنا کوئی عمل۔ گویا میں بلکہ ٹوٹا ہوا ہوں۔ بلکہ ایسے جیسے کہ ایک چیز

اٰخَرُ وَاَخْفَاهُ فِيْ نَفْسِهٖ حَتّٰى مَا بَقِيَ مِنْهُ اَثَرٌ وَّلَا رَائِحَةٌ وَّ صَارَ كَالْمَفْقُوْدِيْنَ. وَاَعْنِيْ بِعَيْنِ اللّٰهِ رَجُوْعَ الظِّلِّ اِلٰى اَصْلِهٖ وَغَيْبُوْبَتِهٖ فِيْهِ كَمَا يَجْرِيْ مِثْلُ هٰذِهِ الْحَالَاتِ فِيْ بَعْضِ الْاَوْقَاتِ عَلَى الْمُحِبِّيْنَ. وَتَفْصِيْلُ ذٰلِكَ اِنَّ اللّٰهَ اِذَآ اَرَادَ شَيْئًا مِّنْ نَظَامِ الْخَيْرِ جَعَلَنِيْ مِنْ تَجَلِّيَّاتِهِ الذَّاتِيَةِ بِمَنْزِلَةِ مَشِيَّتِهٖ وَعِلْمِهٖ وَجَوَارِحِهٖ وَتَوْحِيْدِهٖ وَتَفْرِيْدِهٖ لِاِتْمَامِ مُرَادِهٖ وَتَكْمِيْلِ مَوَاعِيْدِهٖ كَمَا جَرَتْ عَادَتُهٗ بِالْاَبْدَالِ وَالْاَقْطَابِ وَالصِّدِّيْقِيْنَ فَرَاَيْتُ اَنَّ رُوْحَهٗ اَحَاطَ عَلَيَّ وَاسْتَوْلٰى عَلٰى جِسْمِيْ وَلَفَّنِيْ فِيْ ضِمْنِ وَجُوْدِهٖ حَتّٰى مَا بَقِيَ مِنِّيْ ذَرَّةً وَّكُنْتُ مِنَ الْغَآئِبِيْنَ. وَنَظَرْتُ اِلٰى جَسَدِيْ فَاِذَا جَوَارِحِيْ جَوَارِحُهٗ وَعَيْنِيْ عَيْنُهٗ وَاُذُنِيْ اُذُنُهٗ وَلِسَانِيْ لِسَانُهٗ اَخَذَنِيْ رَبِّيْ وَاسْتَوْفَانِيْ وَاَكَّدَ

دوسری کو بغل میں لے لیتی ہے اور اس کو اپنے آپ میں چھپا لیتی ہے۔ یہاں تک کہ اس میں اس دوسری چیز کا کوئی اثر، کوئی بو باقی نہ رہی۔ اور وہ بالکل مفقود ہوگئی۔ عین اللہ سے میری مراد یہ ہے کہ ظل اپنے اصل کی طرف لوٹ گیا اور اس میں غائب ہوگیا۔ جیسے کہ اللہ کے محبوبین کو اس طرح کے حالات اکثر پیش آتے رہتے ہیں۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب اپنے خیر کے نظام میں سے کچھ ارادہ کیا تو مجھے اپنی ذاتی تجلیات کا مرکز بنایا، اپنی مشیت، اپنے علم، اپنے اعضاء، اپنی توحید و تفرید کے۔ تاکہ اس کی مراد اور اس کے وعدوں کی تکمیل ہو جیسے کہ اس کی یہ سنت ابدال، اقطاب اور صدیقوں میں جاری ہے۔ پس میں نے دیکھا کہ اللہ کی روح نے مجھے گھیر لیا اور میرے جسم پر حاوی ہوگئی اور اس نے مجھے اپنے وجود میں لپیٹ لیا۔ یہاں تک کہ میرا ذرہ بھی باقی نہ رہا اور میں غائب ہوگیا۔ اور جب میں نے اپنے جسم کی طرف نظر کی تو دیکھا کہ میرے اعضاء اس کے اعضاء، میری آنکھ اس کی آنکھ، میرے کان اس کے کان اور میری زبان اس کی زبان ہوگئی۔ پس میرے رب

الْاِسْتِیْفَآءِ حَتّٰی کُنْتُ مِنَ الْفَانِیْنَ وَوَجَدْتُّ قُدْرَتُهٗ وَقُوَّتُهٗ تَفُوْرُ فِیْ نَفْسِیْ وَالْاُلُوْهِیَّتُهٗ تَتَمَوَّجُ فِیْ رُوْحِیْ وَضُرِبَتْ حَوْلَ قَلْبِیْ سُرَادِقَاتُ الْحَضْرَةِ وَدَقَّقَ نَفْسِیْ سُلْطَانُ الْجَبَرُوْتِ. فَمَا بَقِیْتُ وَمَا بَقِیَ اِرَادَتِیْ وَلَا مَنَایَ. وَانْهَدَمَتْ عِمَارَةُ نَفْسِیْ کُلُّهَا وَتَرَاءَتْ عِمَارَاتُ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَانْمَحَتْ اَطَلَالُ وَجُوْدِیْ وَعَفَتْ بَقَایَا اَنَانِیَّتِیْ وَمَا بَقِیَتْ ذَرَّةً مِّنْ هَوِیَّتِیْ. وَالْاُلُوْهِیَّةُ غَلَبَتْ عَلَیَّ غَلْبَةً شَدِیْدَةً تَامَّةً وَجُذِبْتُ اِلَیْهَا مِنْ شَعْرِ رَاسِیْ اِلٰٓی اَظْفَارِ اَرْجُلِیْ. فَکُنْتُ لُبًّا بِلَا قُشُوْرٍ وَّدَهْنًا بِغَیْرِ ثُفْلٍ وَّبَذُوْرٍ وَبُوْعِدَ بَیْنِیْ وَبَیْنَ نَفْسِیْ فَکُنْتُ کَشَیْءٍ لَّا یُرٰی اَوْ کَقَطْرَةٍ رَجَعَتْ اِلَی الْبَحْرِ فَسَتَرَهُ الْبَحْرُ بِرِدَآءِهٖ وَکَانَ تَحْتَ اَمْوَاجِ الْیَمِّ کَالْمَسْتُوْرِیْنَ فَکُنْتُ فِیْ هٰذِهِ الْحَالَةِ لَآ اَدْرِیْ

نے مجھے پکڑا اور پورا پورا لے لیا۔ یہاں تک کہ میں فنافی اللہ ہو گیا۔ میں نے اس کی قدرت اور اس کی قوت کو اپنے وجود میں جوش مارتے پایا۔ اس کی الوہیت میری روح میں موجیں مار رہی تھی۔ میرے دل کا اللہ نے احاطہ کیا ہوا تھا۔ اس جبروت خدا کی سلطنت میرے نفس میں کوٹ کوٹ کر بھر دی گئی۔ نہ میں باقی رہا اور نہ میرے ارادے اور نہ میری خواہشات۔ میری ذات کی عمارت مکمل منہدم ہو گئی اور صرف رب العالمین کی نظر آتی تھی۔ میرے وجود کے کھنڈر مٹ گئے اور میری انانیت ختم ہو گئی اور میری نفسانیت کا ایک ذرہ بھی باقی نہ رہا۔ مجھ پر الوہیت کا غلبہ ہو گیا، شدید مکمل غلبہ۔ میں پاؤں کے ناخنوں سے لے کر سر کے بالوں تک اس میں جذب ہو گیا۔ اور میں بغیر چھلکے کے مغز ہو کر رہ گیا اور بغیر تلچھٹ اور بیج کے تیل بن گیا۔ میرے اور میرے نفس کے درمیان دوری ہو گئی اور میں ایسی چیز بن گیا جو دکھائی نہیں دیتی۔ یا اس قطرے کی مانند ہو گیا جو کہ سمندر میں واپس لوٹ جاتا ہے اور سمندر اسے اپنی چادر میں چھپا لیتا ہے۔ اور دریا کی موجوں کے نیچے پوشیدہ ہو گیا۔ پس اس حالت میں مجھے یہ

مَا كُنْتُ مِنْ قَبْلُ وَمَا كَانَ وَجُوْدِيْ وَكَانَتِ الْاُلُوْهِيَّةُ نَفَذَتْ فِيْ عُرُوْقِيْ وَاَوْتَارِيْ وَاَجْزَآءِ اَعْصَابِيْ وَرَاَيْتُ وَجُوْدِيْ كَالْمَنْهُوْبِيْنَ. وَكَانَ اللّٰهُ اِسْتَخْدَمَ جَمِيْعَ جَوَارِحِيْ وَمَلَكَهَا بِقُوَّةٍ لَّا يُمْكِنُ زِيَادَةً عَلَيْهَا فَكُنْتُ مِنْ اَخْذِهٖ وَتَنَاوُلِهٖ كَاَنِّيْ لَمْ اَكُنْ مِّنَ الْكَائِنِيْنَ. وَكُنْتُ أَتَيَقَّنُ اَنَّ جَوَارِحِيْ لَيْسَتْ جَوَارِحِيْ بَلْ جَوَارِحُ اللّٰهِ تَعَالٰى وَكُنْتُ اَتَخَيَّلُ اِنِّيْ اِنْعَدَمْتُ بِكُلِّ وَجُوْدِيْ وَانْسَخَلْتُ مِنْ كُلِّ هَوِيَّتِيْ. وَالْآنَ لَا مُنَازِعَ وَلَا شَرِيْكَ وَلَا قَابِضَ يُزَاحِمُ. وَدَخَلَ رَبِّيْ عَلٰى وَجُوْدِيْ وَكَانَ كُلُّ غَضَبِيْ وَحِلْمِيْ وَحَلُوِّيْ وَمُرِّيْ وَحَرْكَتِيْ وَسَكُوْنِيْ لَهٗ وَمِنْهُ وَصِرْتُ مِنْ نَّفْسِيْ كَالْخَالِيْنَ. وَبَيْنَمَا اَنَا فِيْ هٰذِهِ الْحَالَةِ كُنْتُ اَقُوْلُ اِنَّا نُرِيْدُ نَظَامًا جَدِيْدًا وَسَمَآءً جَدِيْدَةً وَاَرْضًا جَدِيْدَةً

ادراک نہیں تھا کہ میں اس سے قبل کیا تھا اور نہ میرا کوئی وجود تھا۔ الوہیت میرے رگ و ریشہ میں سرایت کر گئی اور میرے اعصاب کے اجزا کے اندر رچ بس گئی۔ مجھے لگا کہ میرا وجود اچک لیا گیا ہے گویا کہ اللہ نے میرے تمام اعضاء اپنی خدمت میں لگا دیئے ہیں اور ان کا مالک ہو گیا۔ اتنی قوت کے ساتھ کہ اس سے زیادہ ممکن نہیں۔ اور میں اس کے پکڑنے سے ایسے تھا کہ گویا تھا ہی نہیں۔ میں یقین کرنے لگا کہ میرے اعضاء میرے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے اعضاء ہیں۔ اور میں خیال کرنے لگا کہ میرا وجود منہدم ہو گیا ہے اور میں اپنے ڈھانچے سے باہر نکل گیا ہوں۔ اب نہ کوئی جھگڑنے والا تھا، نہ کوئی شریک، نہ مزاحمت کرنے والا اور نہ کوئی قابض۔ میرا رب میرے پورے وجود میں داخل ہو گیا۔ میرا سارا غضب، میرا حلم، میری مٹھاس، میری کڑواہٹ میری حرکت اور میرا ٹھہرنا اسی کیلئے ہو گیا اور میں اپنے نفس سے خالی ہو گیا۔ جب کہ میں اس حالت میں تھا تو میں کہہ رہا تھا میں نیا آسمان اور نئی زمین بنانا چاہتا ہوں۔ میں ایک نیا نظام چاہتا ہوں۔ پس آسمان و زمین پہلے اجمالی صورت میں پیدا کئے

فَخَلَقْتُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ اَوَّلًا بِصُوْرَةٍ اِجْمَالِيَّةٍ لَا تَفْرِيْقَ فِيْهَا وَلَا تَرْتِيْب. ثُمَّ فَرَّقْتُهَا وَرَتَّبْتُهَا بِوَضْعٍ هُوَ مُرَادُ الْحَقِّ وَكُنْتُ اَجِدُ نَفْسِيْ عَلٰى خَلْقِهَا كَالْقَادِرِيْنَ. ثُمَّ خَلَقْتُ السَّمَآءَ الدُّنْيَا وَقُلْتُ اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ ثُمَّ قُلْتُ الْآنَ نَخْلُقُ الْاِنْسَانَ مِنْ سُلَالَةٍ مِّنْ طِيْنٍ. ثُمَّ انْحَدَرَتْ مِنَ الْكَشْفِ اِلَى الْاِلْهَامِ فَجَرٰى عَلٰى لِسَانِيْ اَرَدْتُّ اَنْ اَسْتَخْلِفَ فَخَلَقْتُ اٰدَمَ. اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْ اَحْسَنِ تَقْوِيْم وَكُنَّا كَذٰلِكَ الْخَالِقِيْنَ. وَاُلْقِيَ فِيْ قَلْبِيْ اَنَّ اللّٰهَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّخْلُقَ اٰدَمَ فَيَخْلُقُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ وَيَخْلُقُ كُلَّ مَا لَابُدَّ مِنْهُ فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِيْنَ. ثُمَّ فِيْ اٰخِرِ الْيَوْمِ السَّادِسِ يَخْلُقُ اٰدَمَ وَكَذٰلِكَ جَرَتْ عَادَتُهٗ فِي الْاَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ. وَاُلْقِيَ فِيْ قَلْبِيْ اَنَّ

گئے۔ جس میں کوئی تفریق اور ترتیب نہیں تھی۔اور میں نے ان کو جدا کیا اور اس ترتیب سے ان کو مرتب کیا جیسے خدا کی مراد تھی۔ گویا میں ان کے پیدا کرنے پر قادر ہوں۔ پھر میں نے اسی حالت میں دنیا کا آسمان بنایا اور میں نے کہا کہ میں اس آسمان کو چراغوں سے مزین کروں۔ پھر میں نے کہا اب ہم مٹی کے خلاصے سے انسان پیدا کریں گے۔ پھر اس کشفی حالت سے میری توجہ الہام کی طرف ہوگئی اور میری زبان پر یہ الہام جاری ہو گیا کہ ''میں نے ارادہ کیا کہ میں خلیفہ بناؤں پس میں نے آدم کو پیدا کیا''۔ بے شک ہم نے انسان کو بہترین شکل میں تخلیق کیا ہے اور ہم اسی طرح پیدا کرتے ہیں۔ میرے دل میں ڈالا گیا کہ اللہ جب ارادہ کرتا ہے کہ وہ آدم کو پیدا کرے تو پھر وہ آسمانوں اور زمین کو سات دنوں میں پیدا کرتا ہے اور ہر وہ چیز پیدا کرتا ہے جو آسمانوں اور زمین میں ضروری ہوتی ہے۔ پھر چھٹے دن کے آخر میں آدم کو پیدا کرتا ہے۔ اسی طرح اس کی عادت اولین اور آخرین میں جاری ہے۔ پھر میرے دل میں ڈالا گیا کہ یہ تخلیق جو میں نے کشفی حالت میں دیکھی اس

هٰذَا الْخَلْقُ الَّذِیْ رَاَیْتُهٗ اِشَارَةٌ
اِلٰی تَایِیْدَاتٍ سَمَاوِیَّةٍ وَّاَرْضِیَّةٍ
وَّجَعَلَ الْاَسْبَابَ مَوَافَقَةً
لِّلْمَطْلُوْبِ وَخَلْقِ کُلِّ فِطْرَةٍ
مُّنَاسِبَةٍ مُّسْتَعِدْةٍ لِلّحُوْقِ
بِالصَّالِحِیْنَ الطَّیِّبِیْنَ. وَاُلْقِیَ فِیْ
بَالِیْ اَنَّ اللّٰهَ یُنَادِیْ کُلَّ فِطْرَةٍ
صَالِحَةٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَیَقُوْلُ کُوْنِیْ
عَلٰی عُدَّةٍ لِنُصْرَةِ عَبْدِیْ
وَارْحَلُوْٓا اِلَیْهِ مَسَارِعِیْنَ.
وَرَاَیْتُ ذٰلِكَ فِیْ رَبِیْعِ الثَّانِیْ
1309ء فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَصْدَقُ
الْمُوْحِیْنَ. وَلَا نَعْنِیْ بِهٰذِهِ
الْوَاقِعَةِ کَمَا یُعْنٰی فِیْ کُتُبِ
اَصْحَابِ وَحْدَةِ الْوَجُوْدِ وَمَا
نَعْنِیْ بِذٰلِكَ مَا هُوَ مَذْهَبُ
الْحُلُوْلِیِّیْنَ. بَلْ هٰذِهِ الْوَاقِعَةُ
تَوَافِقَ حَدِیْثِ النَّبِیِّ ﷺ اَعْنِیْ
بِذٰلِكَ حَدِیْثَ الْبُخَارِیْ فِیْ
بَیَانِ مَرْتَبَةِ قُرْبِ النَّوَافِلِ
لِعِبَادِهِ اللّٰهِ الصَّالِحِیْنَ.

اَیُّهَا الْاَعِزَّةُ اَلْآنَ اَقُصُّ

میں آسمانی اور زمینی تائیدات کی طرف اشارہ ہے اور ان کو حاصل کرنے کیلئے موافق اسباب پیدا کرنے کا اشارہ ہے۔ پھر وہ مناسب مستعد فطرت پیدا کرتا ہے جو کہ نیک طیب روحوں سے ملنے کیلئے تیار ہوتی ہے۔ اور میرے دل میں ڈالا گیا کہ اللہ ہر نیک فطرت کو آسمان سے پکارتا ہے اور کہتا ہے کہ میرے بندے کی نصرت کیلئے تیار ہو جاؤ اور اس کی طرف تیزی سے جاؤ۔ یہ کشف میں نے ربیع الثانی ۱۳۰۹ ہجری میں دیکھا۔ بابرکت ہے اللہ تعالیٰ جو کہ سب سے بڑھ کر سچی وحی کرنے والا ہے۔ میری اس واقعہ کو بیان کرنے سے مراد ہرگز وہ نہیں جو کہ وحدۃ الوجود کے ماننے والوں کی کتابوں میں ہے اور نہ ہی اس سے مراد وہ ہے جو کہ حلول کے مذہب پر یقین رکھتے ہیں۔ بلکہ اس واقعہ کی موافقت حدیث نبویؐ سے ملتی ہے۔ یعنی اس سے مراد بخاری کی وہ حدیث ہے جس میں صالحین کا نوافل کے ذریعے اللہ تعالیٰ کے قرب کے اعلیٰ مراتب کے حصول کا ذکر ہے۔

اے عزیزو! اب میں تمہیں بعض ایسے

عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْضِ وَاقِعَاتٍ غَيْبِيَّةٍ اَظْهَرَنِيْ رَبِّيْ عَلَيْهَا لِيَجْعَلَهَا اٰيَاتٍ لِلطَّالِبِيْنَ. فَمِنْهَا اَنَّ اللّٰهَ رَاٰى اَبْنَآءَ عَمِّي وَغَيْرِهُمْ مِنْ شُعُوْبِ اَبِيْ وَاُمِّي اَلْمَغْمُوْرِيْنَ فِي الْمُهْلَكَاتِ. وَالْمُسْتَغْرِقِيْنَ فِي السَّيِّئَاتِ مِنَ الرَّسُوْمِ الْقَبِيْحَةِ وَالْعَقَآئِدِ الْبَاطِلَةِ وَالْبِدْعَاتِ وَرَاٰى اَنَّهُمْ مُنْقَادِيْن لِجَذْبَاتِ النَّفْسِ وَاِسْتِيْفَآءِ الشَّهَوَاتِ. وَالْمُنْكِرِيْنَ لِوَجُوْدِ اللّٰهِ وَمِنَ الْمُفْسِدِيْنَ.

غیبی واقعات کے قصے بیان کرتا ہوں جن کو میرے رب نے مجھ پر ظاہر کیا تا کہ انہیں طالبوں کیلئے نشان بنائے۔ پس ان میں سے ایک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دیکھا کہ میرے چچا کے بیٹے اور ان کے علاوہ میرے والد اور والدہ کے خاندان میں سے بعض افراد مہلکات میں ڈوبے ہوئے ہیں اور برائیوں میں غرق ہیں۔ وہ برائیاں جن میں قبیح رسومات اور باطل عقائد اور بدعات ہیں۔ اس رب نے دیکھا کہ وہ جذبات نفس کے فرمانبردار ہیں۔ اور شہوات کو پورا کرنے والے ہیں۔ اللہ کے وجود کے منکر اور فسادی ہیں۔

وَوَجَدَهُمْ اَجْهَلَ خَلْقِهٖ بِمَا يُهَذِّبُ نُفُوْسُهُمْ وَاَلَدَّهُمْ لِلدُّنْيَا اَلدَّنِيَّةِ وَاَذْهَلَهُمْ عَنْ ذِكْرِ الْاٰخِرَةِ. وَاَغْفَلَهُمْ عَنْ جَلَالِ اللّٰهِ وَسَطْوَتِهٖ وَقَهْرِهٖ وَجُوْدِهٖ وَاَمُوْرِالْعَاقِبَةِ وَالْعَاكِفِيْنَ عَلٰى طَوَاغِيْتِ الرَّسُوْمِ. اَلْغَافِلِيْنَ عَنْ عَظْمَةِ اللّٰهِ الْقَيُّوْمِ وَالْمُنْكِرِيْنَ

اس (اللہ) نے ان کو ان اخلاق سے جاہل پایا جو انسان کو مہذب بناتے ہیں۔ وہ اس گھٹیا دنیا کیلئے جھگڑا کرنے والے ہیں۔ انہیں آخرت کا خیال کبھی بھول کر بھی نہیں آتا۔ وہ اللہ کے جلال، اس کی طاقت اور اس کے قہر سے اور آخرت کے معاملات سے بالکل غافل ہیں۔ وہ شیاطین کی رسوم پر جھکنے والے اور اللہ حیی و قیوم کی عظمت سے غافل ہیں اور ہمارے پیارے معصوم نبی حضرت محمد ﷺ کے منکر اور ان کے

لِلنَّبِيِّ الْمَعْصُوْمِ وَمِنَ الْمُكَذِّبِيْنَ.

جھٹلانے والے ہیں۔

وَ رَاٰى اَنَّهُمْ يَاْمُرُوْنَ بِالْمُنْكِرِ وَالشُّرُوْرِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوْفِ وَالْخَبَرِ الْمَاْثُوْرِ. وَيَطِيْلُوْنَ الْاَلْسِنَةَ بِتَوْهِيْنِ رَسُوْلِ اللهِ (ﷺ) وَالْاِسْتَخْفَافِ بِهٖ وَصَارُوْا لِلْاِلْحَادِ وَالْاِرْتِدَادِ مِنَ الْمُتَشَمِّرِيْنَ. وَرَاٰى اَنَّهُمْ يَسْعَوْنَ تَحْتَ الْاٰثَامِ اِلَى الْاٰثَامِ وَلَا يَخَافُوْنَ غَضَبَ اللهِ الْمَلِكِ الْعَلَّامِ وَلَا يَتُوْبُوْنَ مِنْ سَبِّ رَسُوْلِ اللهِ(ﷺ) بَلْ كَانُوْا عَلَيْهِ مِنَ الْمُدَاوِمِيْنَ. وَكَانُوْا لَا يَحْفَظُوْنَ فُرُوْجَهُمْ وَلَا يَتْرُكُوْنَ دَوْرَقَهُمْ وَدَرُوْجَهُمْ وَكَانُوْا عَلٰى هَجْوِ الْاِسْلَامِ مِنَ الْمُصِرِّيْنَ. وَكَانُوْا يَغْضِبُوْنَ غَضَبَ السِّبَاعِ مَعَ ظُلْمَةِ الْمَعَاصِى وَالظُّلْمِ وَالْاِيْقَاعِ كَاَنَّهُمْ سِحَابٌ رِكَامٌ فِيْهِ شُغُبُ الرَّعْدِ وَالْبَرْقِ وَالصَّاعِقَةِ وَلَا يَخْرُجُ قَطْرَةٌ

اس رب نے دیکھا کہ وہ برائیوں اور شرور کا حکم دینے والے اور نیکیوں اور خبر ماثور سے روکنے والے ہیں۔ ان کی زبانیں رسولؐ اللہ کی توہین اور تحقیر کرنے میں بہت لمبی ہیں۔ اور وہ الحاد اور ارتداد کیلئے تیار بیٹھے ہیں۔ اس نے دیکھا کہ وہ ایک گناہ سے دوسرے گناہ کی طرف دوڑتے ہیں اور اللہ بلند بادشاہ کے غضب سے نہیں ڈرتے اور نہ ہی رسولؐ اللہ کو گالیاں دینے سے توبہ کرتے ہیں بلکہ اس پر مداومت اختیار کرنے والے ہیں۔ نہ وہ اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں اور نہ ہی اپنے پیمانۂ شراب اور بدخوئی کو ترک کرنے والے ہیں۔ وہ اسلام کی ہجو کرنے پر مصر ہیں۔ وہ گناہ کی ظلمت اور ظلم میں درندوں کا سا غضب رکھتے ہیں۔ گویا کہ وہ اس تیز تہہ بہ تہہ بادل کی مانند ہیں جس میں گڑگڑاہٹ کا شور شرابا اور بجلی کی گرج چمک تو موجود ہے مگر اس کے اندر سے شبنم کے قطرے جیسا ایک پانی کا قطرہ بھی نہیں نکلتا۔ پس میں ان شریر زیادتی کرنے والوں سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ وہ اسی حالت میں

وَدْقٍ مِّنْ خِلَالِهٖ فَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ الْمُعْتَدِيْنَ. وَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ اِذِ **اصْطَفَانِيْ** رَبِّيْ لِتَجْدِيْدِ دِيْنِهٖ وَاِظْهَارِ عَظْمَةِ نَبِيِّهٖ وَنَشْرِ رِيَّا يَاسِمِيْنِهٖ (ﷺ) **وَاَمَرَنِيْ** لِدَعْوَةِ الْخَلْقِ اِلٰى دِيْنِ الْاِسْلَامِ وَمِلَّةِ خَيْرِالْاَنَامِ. **وَرَزَقَنِيْ** مِنَ الْاِلْهَامَاتِ وَالْمُكَالَمَاتِ وَالْمُخَاطَبَاتِ وَالْمُكَاشَفَاتِ رِزْقًا حَسَنًا **وَجَعَلَنِيْ** مِنَ الْمُحَدَّثِيْنَ. فَبَلَغَ هٰذَا الْخَبْرُ وَهٰذِهِ الدَّعْوَةُ وَهٰذَا الدَّعْوٰى اَبْنَآءَ عَمِّيْ وَكَانُوْا اَشَدَّ كُفْرًا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْمُنْكِرِيْنَ لِقَضَآءِ اللّٰهِ وَقَدْرِهٖ وَمِنَ الدَّهْرِيِّيْنَ فَاشْتَعَلَ غَضْبُهُمْ حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ فَطَغَوْا وَبَغَوْا وَاسْتَدْعُوْا الْاٰيَاتِ اِسْتِهْزَآءً وَّقَالُوْا لَا نَعْلَمُ اِلٰهًا يُّكَلِّمُ اَحَدًا اَوْ يَقْدِرُ اَمْرًا اَوْ يُوْحِيْ اِلٰى رَجُلٍ اَوْ يُنَبِّئُ مِنْ شَيْءٍ اِنْ هُوَ

تھے کہ اللہ نے مجھے اپنے دین کی تجدید اور اپنے نبی حضرت محمد مصطفی ﷺ کی عظمت کے اظہار کیلئے اور آپؐ کی تعلیم کی خوشبو پھیلانے کیلئے چن لیا۔ اور مجھے حکم دیا کہ میں مخلوق کو دین اسلام اور رسول کریمؐ کی ملت کی طرف دعوت دوں۔ اللہ نے مجھے الہامات، مکالمات، مخاطبات اور مکاشفات سے نوازا، اچھے انداز سے نوازنا اور مجھے محدثوں میں سے بنایا۔ پس یہ خبر، یہ دعوت اور یہ دعویٰ میرے چچا کے بیٹوں تک بھی پہنچا اور وہ اللہ کے اور اس کے رسولؐ کا سخت انکار کرنے والے تھے۔ وہ اللہ کی قضاو قدر کے منکر تھے اور دہریے تھے۔ اس لئے وہ اپنے نفسوں کے حسد کی وجہ سے مشتعل ہو گئے۔ انہوں نے سرکشی کی، بغاوت کی اور استہزاء کرتے ہوئے نشانات مانگنے لگے۔ کہنے لگے کہ ہم کسی ایسے خدا کو نہیں جانتے جو کسی سے بھی کلام کرتا ہے یا وہ کسی امر کا فیصلہ کرتا ہے یا کسی شخص کی طرف وحی کرتا ہے یا اسے کچھ خبر دیتا ہے۔ یہ کچھ نہیں مگر مسلسل فریب جو پہلوں سے نوبت بہ نوبت یہاں تک پہنچا۔ اور کہ یہ سب مکر، جھوٹ اور چرب زبانی ہے۔ پس تو ہمارے لئے کوئی نشان لے آ اگر تو سچوں میں

اِلَّا مَكْرٌ مُّسْتَمِرٌّ قَدِ انْتَابَ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ. وَكُلُّه كَيْدٌ وَّخَتَرٌ وَّذَلَاقَةُ لَسَنٍ فَلْيَأْتِنَا بِاٰيَةٍ اِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِيْنَ. وَكَانُوْا يَسْتَهْزِءُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ (قَاتَلَهُمُ اللّٰهِ) اِنَّ الْقُرْآنَ مِنْ مُّفْتَرَيَاتِ مُحَمَّدٍ (ﷺ) وَكَانُوْا مِنَ الْمُرْتَدِّيْنَ. وَكَانَ الْقَوْمُ كُلُّه مَعَهُمْ وَلَا يَمْنَعُوْنَهُمْ مِنْ هٰذِهِ الْكَلِمَاتِ وَلَا يُرَاجِعُوْنَ. فَكَانُوْا يَزِيْدُوْنَ يَوْمًا فَيَوْمًا فِيْ كُفْرِهِمْ وَطُغْيَانِهِمْ وَلَمْ يَكُوْنُوْا مِنَ الْمُزْدَجِرِيْنَ.

سے ہے۔ وہ اللہ اور اس کے رسولؐ سے ٹھٹھا کرنے والے تھے اور کہتے تھے (اللہ انہیں ہلاک کرے) کہ قرآن تو رسول کریمؐ کی مفتریات ہیں اور وہ مرتدوں میں سے تھے۔ لیکن تمام قوم ان کے ساتھ ہوگئی اور وہ انہیں ان کلمات سے نہیں روکتی تھی اور نہ وہ اس سے باز آتے تھے۔ وہ دن بدن اپنے کفر اور سرکشی میں بڑھتے جا رہے تھے اور رکنے والے ہرگز نہ تھے۔

فَاتَّفَقَ ذَاتَ لَيْلَةٍ اِنِّيْ كُنْتُ جَالِسًا فِيْ بَيْتِيْ اِذْ جَآءَنِيْ رَجُلٌ بَاكِيًا فَفَزِعْتُ مِنْ بُكَآئِهٖ فَقُلْتُ اَجَآءَكَ نَعْيُ مَوْتٍ. قَالَ بَلْ اَعْظَمُ مِنْهُ. اِنِّيْ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ ارْتَدُّوْا عَنْ دِيْنِ اللّٰهِ فَسَبَّ اَحَدُهُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سَبًّا شَدِيْدًا غَلِيْظًا مَّا سَمِعْتُ قَبْلَه مِنْ فَمِ كَافِرٍ.

ایک دفعہ اتفاق ہوا کہ ایک رات میں اپنے گھر میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص روتا ہوا میرے پاس آیا۔ میں اس کی آہ و بکا سے خوف زدہ ہوگیا۔ میں نے اس سے پوچھا کیا تم کوئی موت کی خبر لائے ہو؟ تو اس نے جواباً کہا کہ اس سے بھی بڑی۔ اس نے کہا کہ میں ان مرتدوں کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو ان میں سے ایک شخص نے رسول کریمؐ کو سخت غلیظ گالیاں دیں جو میں نے اس سے پہلے کافروں کے منہ سے بھی

وَرَئَيْتُهُمْ اَنَّهُمْ يَجْعَلُوْنَ الْقُرْآنَ تَحْتَ اَقْدَامِهِمْ وَيَتَكَلَّمُوْنَ بِكَلِمَاتٍ يَّرْتَعِدُ اللِّسَانُ مِنْ نَّقْلِهَا وَيَقُوْلُوْنَ اِنَّ وَجُوْدَ الْبَارِيْ لَيْسَ بِشَيْءٍ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ فِى الْعَالَمِ اِنْ هُوَ اِلَّا كَذِبُ الْمُفْتَرِيْنَ. قُلْتُ اَوَلَمْ حَذَرْتُكَ مِنْ مَّجَالَسَتِهِمْ فَاتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَقْعُدْ مَعَهُمْ وَكُنْ مِّنَ التَّآئِبِيْنَ. وَكَذٰلِكَ سَدَرُوْا فِىْ غَلَوَاتِهِمْ وَجَمَحُوْا فِىْ جُهَلَاتِهِمْ وَسَدَلُوْا ثَوْبَ الْخُيَلَآءِ يَوْمًا فَيَوْمًا حَتّٰى بَدَا لَهُمْ اَنْ يُّشَيِّعُوْا خُزَعْبِلَاتِهِمْ. وَيَصْطَادُوْا السُّفَهَآءَ بِتَلْبِيْسَاتِهِمْ. فَكَتَبُوْا كِتَابًا كَانَ فِيْهِ سَبُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَسَبُّ كَلَامِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاِنْكَارُ وَجَوْدِ الْبَارِيْ عَزَّ اِسْمُهٗ. وَمَعَ ذٰلِكَ طَلَبُوْا فِيْهِ اٰيَاتِ صِدْقِى مِنِّىْ وَآيَاتِ وَجُوْدِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاَرْسَلُوْا كِتَابَهُمْ فِى الْآفَاقِ وَالْاَقْطَارِ وَاَعَانُوْا بِهَا كَفَرَةَ الْهِنْدِ وَعَتَوْا

نہیں سنی تھیں۔ میں نے دیکھا کہ انہوں نے قرآن کو پاؤں کے نیچے رکھا ہوا ہے اور ایسے الفاظ منہ سے نکالتے ہیں جن کو نقل کرنے سے زبان لرزتی ہے۔ وہ کہہ رہے تھے کہ خدا کا وجود کوئی چیز نہیں اور اس عالم میں کوئی معبود نہیں۔ یہ تو محض افترا کرنے والوں کا جھوٹ گھڑا ہوا ہے۔ میں نے اس شخص کو کہا کہ کیا میں نے تجھے ان کی مجالس میں بیٹھنے سے منع نہیں کیا تھا۔ اللہ کا تقویٰ اختیار کر اور ان کے ساتھ مت بیٹھ اور توبہ کر۔ اس طرح میرے یہ رشتہ دار اپنے غلو میں بے باک ہو گئے اور اپنی جہالت میں سرکشی اختیار کی اور تکبر کرنے لگے۔ یہ سلسلہ دن بدن اسی طرح چلتا رہا۔ پھر ان کو یہ سوجھا کہ ان خرافات کی اشاعت کریں اور بیوقوف لوگوں کو اپنی ملمع سازی کا شکار بنائیں۔ پس انہوں نے ایک کتاب لکھی جس میں رسول اللہ کو اور اللہ کے کلام (قرآن مجید) کو گالیاں لکھی تھیں اور اس میں انہوں نے بزرگی والے خدا کے وجود کا انکار کیا۔ اس کے علاوہ مجھ سے میری صداقت کے نشانات مانگے اور اللہ کے وجود کے نشانات کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے اپنی اس کتاب کو دور دراز بھیجا۔ اس میں ہند کے کافروں نے بھی ان کی مدد کی۔ انہوں نے سرکشی کی ایسی بڑی سرکشی جس کی مثال کسی پہلے

عُتُوًّا كَبِيْرًا مَا سَمِعَ مِثْلُه فِي الْفَرَاعِنَةِ الْاَوَّلِيْنَ. فَلَمَّا بَلَغَنِيْ كِتَابَهُمُ الَّذِيْ كَانَ قَدْ صَنَفُه كَبِيْرُهُمْ فِي الْخُبْثِ وَالْعُمَرِ وَرَاَيْتُ فِيْهِ سَبَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سَبًّا يَّنْشَقُّ مِنْهُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِيْنَ. وَتَقَطَّعُ اَكْبَادُ الْمَسْلِمِيْنَ وَرَاَيْتُ فِيْهِ كَلِمَاتِ الْاَرَاذِلِ وَالسُّفَهَاْءِ. وَتَوْهِيْنَ الشَّرِيْعَةِ الْغَرَّآءِ وَهَجْوِ كَلَامِ اللّٰهِ الْكَرِيْمِ. فَغَضِبْتُ اَسَفًا وَّنَظَرْتُ فَاِذَا الْكَلِمَاتُ كَلِمَاتٌ تَكَادُ السَّمٰوَاتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهَا. فَتَحَدَّرَتْ عَبَرَاتٌ مِّنْ مَّذَارِفِ مَاٰقِيْ وَتَصَعَّدَتْ زَفْرَاتِيْ اِلَى التَّرَاقِيْ وَغَلَبَ عَلَيَّ بَكَآءٌ وَّاَنِيْنٌ. فَغَلَّقْتُ الْاَبْوَابَ وَدَعَوْتُ رَبِّ الْوَهَابَ وَطَرَحْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَخَرَرْتُ اَمَامَه سَاجِدًا وَّ قَرَمْتُ اِلٰى نُصْرَتِهٖ مُتَضَرِّعًا وَّفَعَلْتُ مَا فَعَلْتُ بِلِسَانِيْ وَجَنَانِيْ وَعَيْنَآئِيْ مَا لَا

گذرے ہوئے فرعونوں میں بھی نہیں ملتی۔ جب ان کی یہ کتاب مجھ تک پہنچی جس کو ان کے بڑے نے تصنیف کیا تھا جو کہ عمر اور خباثت میں ان کا بڑا تھا۔ میں نے اس میں رسول ؐ اللہ کے بارے میں ایسی گالیاں لکھی ہوئی دیکھیں جن سے مومنوں کا دل پھٹ جاتا ہے اور مسلمانوں کا جگر کٹ جاتا ہے۔ میں نے اس میں رذیل اور بیوقوفوں کے کلمات دیکھے اور اس میں روشن شریعت محمدیؐ کی توہین پائی اور اس میں کلام اللہ کی ہجو دیکھی۔ میں شدید تأسف میں غضب سے بھر گیا۔ اور میں نے دیکھا کہ یہ کلمات ایسے کلمات ہیں جن سے قریب ہے کہ آسمان بھی پھٹ جاتا۔ میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور میری سانس اکھڑ گئی اور مجھ پر رقت طاری ہوگئی۔ تب میں نے دروازے بند کر دیئے اور اپنے رب وہاب سے دعا شروع کردی۔ میں اس کے سامنے سجدہ میں گر گیا اور یوں تضرع سے اس کے سامنے اپنی شدید خواہش کا اظہار کیا کہ وہ اللہ میری مدد فرمائے۔ میں نے اپنی زبان، اپنے دل اور اپنی آنکھوں سے وہ کچھ کیا جسے سوائے رب العالمین کے کوئی نہیں جانتا۔ میں نے کہا ”اے میرے رب! اے میرے رب! اپنے بندے کی مدد فرما اور اپنے دشمنوں کو ذلیل و رسوا کر۔

يَعْلَمُهَا اِلَّا رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ. وَقُلْتُ يَا رَبِّ رَبِّ انْصُرْ عَبْدَكَ وَاخْذُلْ اَعْدَآئَكَ. اِسْتَجِبْنِيْ يَارَبِّ اِسْتَجِبْنِيْ. اِلَامَ يُسْتَهْزَءُ بِكَ وَبِرَسُوْلِكَ وَحَتَّامَ يُكَذِّبُوْنَ كِتَابَكَ وَيُسَبُّوْنَ نَبِيَّكَ. بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ. يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا مُعِيْنُ. فَرَحِمَ رَبِّيْ عَلٰى تَضَرُّعَاتِيْ وَزَفَرَاتِيْ وَعَبَرَاتِيْ وَنَادَانِيْ وَقَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُ عِصْيَانَهُمْ وَطُغْيَانَهُمْ فَسَوْفَ اَضْرِبُهُمْ بِاَنْوَاعِ الْآفَاتِ اُبِيْدُهُمْ مِنْ تَحْتِ السَّمٰوَاتِ وَسَتَنْظُرُ مَا اَفْعَلُ بِهِمْ وَكُنَّا عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَادِرِيْنَ. اِنِّيْ اَجْعَلُ نِسَآئَهُمْ اَرَامِلَ وَاَبْنَآئَهُمْ يَتَامٰى وَبُيُوْتَهُمْ خَرِبَةً لِّيَذُوْقُوْا طَعْمَ مَا قَالُوْا وَمَا كَسَبُوْا وَلٰكِنْ لَّا اُهْلِكُهُمْ دَفْعَةً وَّاحِدَةً بَلْ قَلِيْلًا قَلِيْلًا لَّعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ وَيَكُوْنُوْنَ مِنَ التَّوَّابِيْنَ. اِنَّ لَعْنَتِيْ نَازِلَةٌ عَلَيْهِمْ وَعَلٰى جِدْرَانِ بُيُوتِهِمْ وَعَلٰى صَغِيْرِهِمْ

میری دعا قبول کر اے میرے رب میری دعا قبول کر۔ کب تک تیرے ساتھ اور تیرے رسولؐ کے ساتھ ٹھٹھے کئے جائیں گے۔ کب تک وہ تیری کتاب کی تکذیب کرتے رہیں گے اور تیرے نبیؐ کو گالیاں دیتے رہیں گے۔ اے حیی و قیوم، اے مددگار خدا تو اپنی رحمت سے میری مدد فرما۔ پس میرے رب کو میری تضرع، میرا چیخنا چلانا اور میرے آنسو بہانے پر رحم آ گیا۔ اس نے مجھے پکارا اور کہا میں نے ان کی نافرمانی اور ان کی سرکشی دیکھ لی ہے اور عنقریب میں ان کو طرح طرح کے آفات میں مبتلا کردوں گا۔ اور انہیں آسمانوں کے نیچے ہلاک کردوں گا۔ تو دیکھے گا کہ میں ان کے ساتھ کیا کرتا ہوں اور میں ہر چیز پر قادر ہوں۔ میں ان کی عورتوں کو بیوہ بنادوں گا، ان کے بچوں کو یتیم کردوں گا، ان کے گھروں کو ویران کردوں گا تا کہ اس کا ذائقہ چکھیں جو انہوں نے کہا اور جو انہوں نے کیا۔ لیکن انہیں ایک دم ہلاک نہیں کروں گا بلکہ تھوڑے تھوڑے کر کے تا کہ وہ رجوع کریں اور توبہ کرنے والوں میں سے ہوجائیں۔ اور کہ میری لعنت ان پر نازل ہوگی ان کے گھروں کی دیواروں پر، ان کے چھوٹے اور بڑوں پر، ان کی عورتوں اور مردوں پر، ان

وَكَبِيْرِهِمْ وَنِسَآئِهِمْ وَرِجَالِهِمْ وَنَزِيْلِهِمُ الَّذِيْنَ دَخَلَ اَبْوَابَهُمْ وَكُلُّهُمْ كَانُوْا مَلْعُوْنِيْنَ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوْا الصلحٰتِ وَقَطَعُوْا تَعَلُّقَهُمْ مِنْهُمْ وَبَعَدُوْا مِنْ مَّجَالِسِهِمْ فَاُوْلٰٓئِكَ مِنَ الْمَرْحُوْمِيْنَ.

کے مہمانوں پر جوان کے گھر آئے۔ وہ سب کے سب لعنتی ہیں۔ سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لانے والے اور نیک اعمال کرنے والے ہیں۔ اور ان سے تعلقات کو قطع کرنے والے اور جوان کی مجالس سے دور ہوں گے۔ پس یہی لوگ رحمت کے مستحق ہوں گے۔

هٰذِهٖ خُلَاصَةُ مَآ اَلْهَمَنِىْ رَبِّىْ فَبَلَغْتُ رِسَالَاتِ رَبِّىْ فَمَا خَافُوْا وَمَا صَدَّقُوْا بَلْ زَادُوْا طُغْيَانًا وَّ كُفْرًا وَظَلُّوْا يَسْتَهْزِءُوْنَ كَاَعْدَآءِ الدِّيْنِ. فَخَاطَبَنِىْ رَبِّىْ وَقَالَ اِنَّا سَنُرِيْهِمْ اٰيَاتٍ مُّبْكِيَةً وَنُنَزِّلُ عَلَيْهِمْ هُمُوْمًا عَجِيْبَةً وَاِمْرَاضًا غَرِيْبَةً وَنَجْعَلُ لَهُمْ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّ نَصُبُّ عَلَيْهِمْ مَصَآئِبَ فَلَا يَكُوْنُ لَهُمْ اَحَدُ مِّنَ النَّاصِرِيْنَ.

یہ خلاصہ ہے اس کا جو اللہ نے مجھے الہام کیا۔ پس میں نے اپنے رب کے پیغامات کو ان تک پہنچا دیا۔ مگر انہوں نے نہ تو اس سے خوف کھایا اور نہ ان کی تصدیق کی۔ بلکہ وہ سرکشی اور کفر میں بڑھ گئے اور وہ دین کے دشمنوں کی طرح استہزا کرنے لگے۔ تب میرے رب نے مجھے مخاطب کیا اور کہا میں عنقریب ان کو رونے والے نشانات دکھاؤں گا اور ان پر عجیب غم نازل کروں گا اور انہیں انوکھی بیماری میں مبتلا کروں گا اور ان کیلئے معاش تنگ کردوں گا اور ان پر مصائب ڈالوں گا اور کوئی بھی ان کیلئے دنیا میں مددگار نہیں ہوگا۔

فَكَذٰلِكَ فَعَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِهِمْ وَاَنْقَضَ ظُهُوْرُهُمْ بِاَثْقَالِ الْهُمُوْمِ وَالدُّيُوْنِ وَالْحَاجَاتِ

پس ایسے ہی اللہ نے ان کے ساتھ معاملہ کیا۔ اس نے ان کی کمریں غموں قرضوں اور حاجات کے بوجھوں سے توڑ دیں اور ان پر

وَاَنْزَلَ عَلَيْهِمْ مِّنْ اَنْوَاعِ الْبَلَايَا وَالْآفَاتِ وَفَتَحَ عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ الْمَوْتِ وَالْوَفَاتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ اَوْ يَكُوْنُوْنَ مِنَ الْمُتَنَبِّهِيْنَ وَلٰكِنْ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ فَمَا فَهِمُوْا وَمَا تَنَبَّهُوْا وَمَا كَانُوْا مِنَ الْخَائِفِيْنَ. وَلَمَّا قَرُبَ وَقْتُ ظُهُوْرِ الْآيَةِ اِتَّفَقَ فِيْ تِلْكَ الْاَيَّامِ اِنَّ وَاحِدًا مِنْ اَعِزِّ اَعِزَّتِهِمُ الَّذِيْ كَانَ اِسْمُهٗ اَحْمَدُ بِيْك اَرَادَ اَنْ يَّمْلِكَ اَرْضَ اُخْتِهِ الَّتِي كَانَ بَعْلُهَا مَفْقُوْدَ الْخَبَرِ مِنْ سِنِيْنَ. وَكَانَ هُوَ ابْنُ عَمِّيْ وَكَانَتِ الْاَرْضُ مِنْ مِّلْكِهٖ فَمَالَ اَحْمَدُ بِيْك اَنْ يَّخْلِصَ الْاَرْضَ مِنْ اَيْدِيْ اُخْتِهٖ وَيَسْتَخْلِصُهَا وَاَنْ يَّسْتَخْرِجَهَا مِنْ قَبْضَتِهَا ثُمَّ يَقْتَنِصُهَا وَاَرَادَتْ هِيَ اَنْ تَهَبَهَا وَتَمُنُّ عَلٰى اَخِيْهَا وَكُنَّا لَهَا وُرَثَآءُ جَمِيْعًا عَلٰى سَوَآءٍ. فَرَضِيَ اَبْنَآءُ عَمِّي لِوَجْهٍ بِهٰذَا بِمَا كَانَتْ اُخْتُهُمَ تَحْتَهٗ وَبِمَا كَانُوْا لَهٗ

انواع واقسام کی بلائیں اور آفات نازل کیں۔ ان پر اموات اور اجل کے دروازے کھول دیئے تا کہ وہ رجوع کریں اور متنبہ ہوں۔ لیکن ان کے دل سخت ہو گئے۔ نہ وہ سمجھے نہ وہ متنبہ ہوئے اور نہ خوف کھانے والوں میں سے ہوئے۔ اور جب اس نشان کے ظہور کا وقت قریب آیا تو ایسا اتفاق ہوا کہ انہی دنوں میں ان کے بڑوں میں ایک بڑے جس کا نام احمد بیگ تھا اس نے ارادہ کیا کہ وہ اپنی بہن جس کا خاوند ایک عرصے سے غائب تھا اس کی زمین اپنے نام کر لے۔ وہ مفقود الخبر میرے چچا کا بیٹا تھا اور زمین اس کی ملکیت تھی۔ پس احمد بیگ اس بات پر مائل ہوا کہ وہ اپنی بہن سے یہ زمین لے لے اور اس کو اس کے حق سے محروم کر دے اور پھر یہ زمین اپنے نام کرا لے۔ اس بہن نے بھی ارادہ کیا کہ وہ زمین اپنے بھائی کو ہبہ کر دے اور اس پر احسان کرے۔ مگر ہم سب اس مفقود الخبر کے برابر کے وارث تھے۔ اس بات پر میرے چچا کے باقی بیٹے بھی راضی ہو گئے کیونکہ ان کی بہن احمد بیگ کے ماتحت تھی اور وہ اس کے زیادہ قریبی تھے۔ چونکہ میرا حق ان سب پر فائق تھا۔ اس لئے وہ زمین ہبہ نہ

اَقْرَبِيْنَ. كَذٰلِكَ نَعَمْ قَدْ كَانَ لِىَ حَقٌّ غَالِبًا عَلَيْهِمْ وَلِاَجْلِ ذٰلِكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ يَّهِبُو الْاَرْضَ قَبْلَ اَنْ اَرْضِىَ وَاَكُوْنَ مِنَ الرَّاضِيْنَ. فَجَآءَتِ اِمَرَأَةُ اَحْمَدُ بِيْك تَطْرَحُ بَيْنَ يَدَىَّ لِاَتْرُكَ حَقِّى وَاَرْضِىْ بِهٰذِهِ الْهِبَةِ وَلَا اَكُوْنَ مِنَ الْمُنَازِعِيْنَ. فَكِدْتُّ اَرْحَمُ عَلَيْهَا وَاَهَبُ الْاَرْضَ لَهَا تَالِيْفًا لِّقُلُوْبِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَتُوْبُوْنَ وَيَكُوْنُوْنَ مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ. ثُمَّ خَشِيْتُ شَرَّ الْاِسْتِعْجَالِ فِىْ مَالِ الْغَآئِبِ الَّذِىْ هُوَ مَفْقُوْدَ الْخَبَرِ وَالْحَالِ. فَخَوَّفَنِىْ تَبِعْةُ اَثْمَارِهٖ وَمَا فِيْهِ مِنَ الْوَبَالِ فَاسْتَحْسَنْتُ اِسْتِفْتَآءَ الْعَلِيْمِ الْحَكِيْمِ وَتَرَقُّبِ اِعْلَامِ الرَّبِّ الرَّحِيْمِ لِاَكُوْنَ بَرِيًّا مِنْ غَضْبِ حَقِّ غَآئِبٍ وَلَآ اَكُوْنَ مِنْ ضَيْمِىْ كَقَآئِبٍ. وَاَخْرُجَ مِنَ الَّذِيْنَ يَظْلِمُوْنَ شُرَكَآئَهِمْ وَيَتْرُكُوْنَهُمْ كَخَآئِبٍ وَكَانُوْا فِىْ

کر سکتے تھے جب تک کہ میری رضامندی شامل نہ ہو۔پس احمد بیگ کی بیوی میرے پاس آئی اور میرے سامنے گڑگڑاتے ہوئے عرض کیا کہ میں اپنا حق چھوڑ دوں اور اس ہبہ پر راضی ہو جاؤں اور کوئی جھگڑا نہ کروں۔قریب تھا کہ میں اس پر ترس کھاتا اور ان کی تالیف قلوب کیلئے زمین اس کو ہبہ کر دیتا کہ شاید اس طرح وہ توبہ کرلیں اور ہدایت پالیں۔لیکن پھر میں اس جلد بازی سے ڈرا کہ یہ مال مفقود الخبر کا تھا۔پس مجھے اس جلد بازی کے برے انجام نے ڈرادیا اور اس وبال سے میں نے پسند کیا کہ میں اس سلسلے میں حلیم وحکیم خدا سے استخارہ کروں اور میں اس رب رحیم کی خبر کا انتظار کروں تا کہ غائب شخص کے حق کے غضب سے بری ہو جاؤں۔اور ظلم سے آزاد ہو جاؤں اس چوزے کی طرح جو کہ انڈے سے باہر نکل آتا ہے۔اور ان لوگوں میں سے نکل جاؤں جو اپنے شریکوں پر ظلم کرتے ہیں اور ان کو محروم چھوڑ دیتے ہیں اور ان کے حقوق کے غصب کرنے کی طرف راغب ہوتے ہیں۔ وہ اس بات سے نہیں ڈرتے کہ جلد بازی میں پکڑے نہ جائیں۔پس اس شک کی وجہ سے میں اس ہبہ

حُقُوْقِهِمْ رَاغِبِيْنَ وَلاَ يَخَافُوْنَ اَنْ يَّاخُذَهُمْ مَفَاجِيْنَ. فَارْتَدَعْتُ عَنِ الْهِبَةِ اِرْتَدَاعَ الْمُرْتَابِ وَطَوَيْتُ ذِكْرَهٗ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكِتَابِ وَكُنْتُ لِحُكْمِ اللّٰهِ مِنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ. وَكُنْتُ اَظُنُّ اَنَّ هٰذَا يُوْشَكُ اَنْ يَّكُوْنَ وَمَآ اَظُنَّ اَنَّهَا قَضِيَّةٌ قَدْ اَرَادَ اللّٰهُ بِهَا اِبْتَلَآءَ قَوْمٍ كَانُوْا مِنَ الْمُعْتَدِيْنَ الَّذِيْنَ غَلَبَتْ عَلَيْهِمُ الْمَجُوْنَ وَالْخَلَاعَةُ وَالْاَبَاحَةُ وَالدَّهْرِيَّةُ وَالْتَحقُوْا بِالْكُفَّارِ بَل كَانُوْا اَشَدَّ كُفْرًا مِّنْهُمْ وَكَانُوْا قَوْمًا فَاسِقِيْنَ. فَقُلْتُ لِاِمْرَأَةِ اَحْمَدُ بيْك مَا كُنْتُ قَاطِعًا اَمْرًا حَتّٰى اَوَامِرَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَيْهِ فَارْجِعِيْ اِلٰى خِدْرِكَ وَبَلِّغِيْ مَا سَمِعْتِ اَبَا عُذْرِكَ وَسَتَجِدِيْنَنِي اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الْمُخْلَصِيْنَ. فَذَهَبَتْ وَاَتٰى بَعْلُهَا يَسْعٰى فَاَلَحَّ عَلَيَّ كَالْمُضْطَرِّيْنَ وَكَانَ يَخْبُطُ كَخَبْطِ الْمُصَابِيْنَ. حَتّٰى اَبْكَاهُ

سے رک گیا۔ اس کے ذکر کو میں نے لپیٹ دیا جس طرح کہ کتاب لپیٹ دی جاتی ہے اور اللہ کے حکم کا انتظار کرنے لگا۔ لیکن میں یہ خیال کرتا تھا کہ یہ معاملہ ہو جائے گا۔ مگر میرے خیال میں بھی یہ نہیں تھا کہ اس بات سے اللہ تعالیٰ نے یہ ارادہ کیا ہے کہ وہ ان کو آزمائے جو زیادتی کرنے والے تھے۔ وہ لوگ جن پر بے باکی، سرکشی، بغاوت اور دہریت نے غلبہ پالیا تھا اور وہ کفار سے مل گئے تھے بلکہ وہ تو ان سے بھی کفر میں بڑھ گئے تھے۔ اور وہ فاسق تھے۔ پس میں نے احمد بیگ کی بیوی کو کہا کہ جب تک اللہ تعالیٰ کوئی حکم نہ دے میں اس معاملے میں کوئی فیصلہ نہیں کرنا چاہتا۔ تو اپنے گھر واپس چلی جا اور اپنے خاوند کو وہ سب کچھ بتا دے جو تو نے سنا۔ تو ضرور مجھے مخلص لوگوں میں سے پائے گی۔ پس جب وہ چلی گئی تو اس کا خاوند مضطرب لوگوں کی طرح میرے پاس دوڑا آیا اور مجھ سے التجا کی۔ وہ ایسا بے حال ہوا جیسے کہ مصیبت زدہ لوگ بے حال ہوتے ہیں۔ یہاں تک کہ اس کے دکھ نے اسے رُلا دیا۔ اس کی سکینت ختم ہو گئی اور وہ تضرع سے کانپنے لگا۔ یہاں تک کہ اس زمین کی وجہ سے اس کی

كُرْبَتُهٗ وَذَوَتْ سَكِيْنَتُهٗ. وَفَاءَ اِلَى التَّضَرُّعِ وَالْاِقْشِعْرَارِ وَكَانَ اَحْشَآءُهٗ قَدِ الْتَهَبَتْ بِطَوَى الْعِقَارِ وَكَانَ يَتَنَفَّسُ كَالْمَخْنُوْقِيْنَ. وَوَجَدْتُّهٗ بِوَجْدِهِ الْمُتَهَالِكِ كَاَنَّ الْهَمَّ يَسْجُدُ لَهٗ وَالْغَمَّ يَفِيْحُ دَمَهٗ وَيَصُوْلُ عَلَيْهِ الْحَزَنُ كَمَتْغَالِيْن. فَلَمَّا رَاَيْتُ صَغْوَهٗ وَحَزَنَهٗ قَدْ بَلَغَ مَرَاتِبَ كَمَالِهٖ. اَخَذَنِي التَّحَنُّنُ علىٰ حَالِهٖ وَاَشْفَقْتُ علىٰ عَيْنِهٖ وَمَبْكَاهَا. وَقَصَدْتُّ اَنْ اُرِيْدَ النُّصْرَةَ وَجَدْوَاهَا وَعَدْوَاهَا فَاَسْرَعْتُ إِلىٰ تَسْلِيَّتِهٖ كَالْمَوَاسِيْنَ. فَقُلْتُ لَهٗ وَاللّٰهِ مَا زَاغَ قَلْبِيْ وَمَا مَالَ وَمَا اَنَا مِنَ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ الْمَالَ. بَلْ مِنَ الَّذِيْنَ يَتَذَكَّرُوْنَ الْمَآلَ وَالْآجَالَ. وَلَسْتُ شَحِيْحًا عَلَى النَّعَمِ كَالَّذِيْنَ هُمْ كَالنَّعِمَ. وَاِنَّنِي اَرْحَمُ عَلَيْكَ وَسَاُحْسِنُ اِلَيْكَ وَاَعْلَمُ اَنَّ اَنْفُسَ الْقُرُبَاتِ تَنْفِيْسُ الْكُرْبَاتِ وَاَمْتَنَ

انتڑیاں الٹ پلٹ ہونے لگیں اور وہ ایسے سانس لے رہا تھا جیسے کہ کسی کا گلا گھونٹ دیا گیا ہو۔ میں نے اس کو اس زمین کے لالچ کی وجہ سے ہلاک ہونے والا پایا۔ گویا کہ غم اس کا لازم حال ہو گیا اور جان نکالنے والے دکھ نے اس پر حملہ کر دیا ہو۔ پس جب میں نے اس کا میلان اور غم دیکھا جو اپنی انتہا تک پہنچ گیا ہے تو اس کے اس حال پر مجھے رحم آ گیا۔ مجھے اس کے رونے اور آنسو بہانے پر شفقت آ گئی۔ میں نے ارادہ کرلیا کہ میں اس کی اتنی مدد کروں کہ وہ بے نیاز ہو جائے۔ میں نے اسے جلدی سے تسلی دی جس طرح کہ تسلی دی جاتی ہے۔ میں نے کہا اللہ کی قسم میں اپنے ارادے میں متزلزل نہیں ہوا اور نہ مجھے مال سے محبت ہے اور نہ میں ان لوگوں میں سے ہوں جو انجام کا خیال رکھتے ہیں۔ بلکہ میں تو ان میں سے ہوں جو آخرت اور اجل کی یاد کرتے ہیں۔ نہ ہی میں دنیاوی مال پر حریص ہوں ان جانوروں کی طرح جو صرف دنیا پر مر مٹتے ہیں۔ میں تم پر رحم کھاؤں گا اور تجھ سے احسان کروں گا۔ میں خوب جانتا ہوں کہ بہترین نیکی مصیبت زدہ کی مصیبت کو دور کرنا ہے۔ اور نجات حاصل کرنے

اَسْبَابِ النَّجَاةِ مَوَاسَاةُ ذَوِی الْحَاجَاتِ. وَكُنْتُ لِنُصْرَتِكَ مِنَ الْمُتَأَهِّبِيْنَ.

وَلٰكِنْ اَيْمُ اللّٰهِ لَقَدْ عَاهَدْتُّ اللّٰهِ عَلٰٓی اَنَّنِیْ لَآ اَمِيْلُ اِلٰٓی اَمْرٍ فِيْهِ شُبْهَةٌ وَّلَآ اَضَعُ قَدَمًا فِیْ مَوْضِعٍ فِيْهِ زَلَّةٌ وَلَا اَتْلُو الْمُتَشَابِهَاتِ حَتّٰی اٰوَامِرَ رَبِّیْ فِيْهَا وَالْاٰنَ اَفْعَلُ كَذٰلِكَ وَاَرْجُوْا مِنَ اللّٰهِ خَيْرًا فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْقَانِطِيْنَ. وَاِنِّیْ اَرٰی اَنَّ الْمَوَامِرَةَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی لِاَنَّ الْوَارِثِ مَفْقُوْدٌ وَمَا نَتَيَقَّنُ اَنَّهٗ مَاتَ اَوْ هُوَ حَیٌّ مَّوْجُوْدٌ فَلَا يَجُوْزُ اَنْ يُّسْتَعْجَلَ فِیْ مَالِهٖ كَمَالِ الْمَيِّتِيْنَ. فَالْاُوْلٰی اَنْ تُقْصَرَ عَنِ الْقِيْلِ وَالْقَالِ حَتی اٰوَامِرَ رَبِّیْ عَالِمِ الْغَيْبِ ذَا الْجَلَالِ وَاَسْتَقْرِیْ سُبُلَ الْيَقِيْنِ. قَالَ مَا مِنِّیْ خِلَافٌ فَلَا يَكُنْ لِوَعْدِكَ اِخْلَافٌ. قُلْتُ كُلُّ وَعْدِیْ مَشْرُوْطٌ بِاَمْرِ رَبِّ

کا مضبوط سبب یہ ہے کہ حاجات والوں کی حاجت پوری کی جائے۔ میں تمہاری مدد کرنے کیلئے بالکل تیار ہوں۔

اللہ کی قسم میں نے اللہ سے عہد کیا ہوا ہے کہ میں کسی ایسے معاملے میں نہیں پڑوں گا جس میں شبہ ہو اور نہ ہی کسی ایسی جگہ قدم رکھوں گا جہاں پھسلنے کا ڈر ہو۔ اور نہ ہی میں کسی مشتبہ معاملہ کی پیروی کروں گا جب تک کہ میں اپنے رب سے مشورہ نہ کروں۔ اور اب میں یہی کر رہا ہوں اور میں اللہ سے بھلائی کی ہی امید رکھتا ہوں۔ پس تو مایوس ہونے والوں میں سے نہ ہو۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس معاملے میں مشورہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے کیونکہ اصل وارث مفقود ہے اور ہمیں یہ یقین بھی نہیں کہ وہ فوت ہو گیا ہے یا زندہ موجود ہے۔ اس لئے یہ جائز نہیں کہ اس کے مال کے بارے میں ہم جلدی کریں جیسے کہ مردے کے مال کے بارے میں کیا جاتا ہے۔ بہتر یہ ہے کہ ہم قیل و قال سے رک جائیں۔ یہاں تک کہ میرا رب ذوالجلال مجھے اس سلسلے میں کوئی اشارہ دے اور میں یقین کا کوئی راستہ تلاش کروں۔ اس پر اس نے کہا کہ مجھے اس سے کوئی اختلاف نہیں۔ مگر تو اپنے وعدہ کا خلاف نہ کرنا۔ میں نے کہا کہ میرا مکمل وعدہ

الْعَالِمِيْنَ. فَذَهَبَ وَكَانَ مِنْ وَجْدِهِ الَّذِىْ تَيَمَّهُ كَالْمُعْتَلِّيْنَ فَتَيَمَّمْتُ حُجْرَتِىْ وَالْتَزَمْتُ زَاوِيَةِ بُقْعَتِىْ اَتَجَشَّمُ اِلَى اللهِ تَعَالٰى لِيُظْهِرَ عَلَىَّ اَمْرَهٗ. وَيُفْلِقُ حَبَّ الْحَقِيْقَةِ مِنْ نَّوَاتِهَا وَيُرِىَ لَبَّ الْاَمْرِ وَقَشْرِهٖ. فَوَاللهِ مَا اَمْسَكْتُ رَيْثَمَا يُعْقَدُ شَسْعٌ اَوْ يُشَدُّ نَسْعٌ اِذَا الْوَسْنُ اَسْرٰى إِلٰى اٰمَاقِىْ وَاُلْهِمْتُ مِنَ اللهِ الْبَاقِىْ وَاُنْبِئْتُ مِنْ اَخْبَارِ مَا ذَهَبَ وَهْلِى قَطُّ اِلَيْهَا وَمَا كُنْتُ اِلَيْهَا مِنَ الْمُسْتَدْنِيْنَ. فَاَوْحَى اللهُ اِلَىَّ اَنِ اخْطُبَ صَبْيَتَهُ الْكَبِيْرَة لِنَفْسِكَ وَقُلْ لَّهُ لِيُصَاهِرَكَ اَوَّلًا ثُمَّ لِيَقْتَبِسَ مِنْ قَبْسِكَ. وَقُلْ اِنِّىَ اُمِرْتُ لِاَهَبَكَ مَا طَلَبْتُ مِنَ الْاَرْضِ وَاَرْضًا اُخْرٰى مَعَهَا وَاُحْسِنُ اِلَيْكَ بِاِحْسَانَاتٍ اُخْرٰى عَلٰٓى اَنْ تَنْكِحَنِىَ اِحْدٰى بَنَاتِكَ الَّتِى هِىَ كَبِيْرَتُهَا وَذٰلِكَ بَيْنِىْ وَبَيْنَكَ فَاِنْ قَبِلْتَ

اللہ رب العالمین کے حکم سے مشروط ہے۔ تب وہ چلا گیا اور اس کی حالت بیمار جیسی تھی اس دکھ کی وجہ سے جو اس کے لازم حال ہے۔ میں اپنے کمرے میں چلا گیا اور کونے میں جا کر بیٹھ گیا اور اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو گیا کہ وہ اس معاملے میں اپنے امر کو ظاہر کرے۔ اور حقیقت کے دانے کو پردے سے نکالے۔ اور مغز اور چھلکے کو علیحدہ کر کے بتا دے۔ اللہ کی قسم ابھی اتنی دیر بھی نہیں ہوئی تھی جتنی کہ جوتی کا تسمہ باندھنے میں لگتی ہے یا جتنی دیر گھوڑے پر زین رکھنے میں لگتی ہے کہ مجھے اونگھ آ گئی اور اللہ باقی رہنے والے کی طرف سے مجھے الہام ہوا اور اس نے مجھے وہ خبر دی کہ جس کی طرف میرا دھیان کبھی نہیں گیا تھا۔ اور نہ میں اس کے قریب کبھی جانے والا تھا۔ پس اللہ نے مجھے وحی کی کہ میں اس سے اس کی بڑی لڑکی کا رشتہ مانگوں اور اسے کہوں کہ پہلے وہ مجھے اپنا داماد بنائے پھر تمہارا مال حاصل کرے۔ کہہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ جو زمین وہ ہبہ میں طلب کرتا ہے وہ اسے دوں اور اس کے علاوہ اور زمین بھی اور اس سے احسان سے پیش آؤں دوسرے احسانات کے ساتھ لیکن اس شرط پر کہ وہ اپنی بڑی بیٹی کا نکاح مجھ سے کر دے۔ اور کہ یہ بات میرے اور اس کے درمیان راز رہے۔

فَسَتَجِدُنِیْ مِنَ الْمُتَقَبِّلِیْنَ. وَاِنْ لَّمْ تَقْبَلْ فَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰہَ قَدْ اَخْبَرَنِی اِنَّ اِنْکَاحَھَا رَجُلًا اٰخَرًا لَّا یُبَارَکُ لَھَا وَلَا لَکَ فَاِنْ لَّمْ تَزْدَجِرْ فَیُصَبُّ عَلَیْکَ مَصَآئِبُ وَاٰخِرَ الْمَصَآئِبِ مَوْتُکَ فَتَمُوْتُ بَعْدَ النَّکَاحِ اِلٰی ثَلٰثِ سِنِیْنَ. بَلْ مَوْتُکَ قَرِیْبٌ وَّیَرِدُ عَلَیْکَ وَاَنْتَ مِنَ الْغَافِلِیْنَ. وَکَذٰلِکَ یَمُوْتُ بَعْلُھَا الَّذِیْ یَصِیْرُ زَوْجُھَا اِلٰی حَوْلَیْنِ وَسِتَّۃِ اَشْھُرٍ قَضَآءً مِّنَ اللّٰہَ فَاصْنَعْ مَآ اَنْتَ صَانِعُہٗ وَاِنِّی لَکَ لَمِنَ النَّاصِحِیْنَ فَعَبَسَ وَتَوَلّٰی وَکَانَ مِنَ الْمُعْرَضِیْنَ. ثُمَّ کَتَبْتُ اِلَیْہِ مَکْتُوْبًا بِاِیْمَآءِ مَنَّانِیْ وَاِشَارَۃِ رَحْمَانِیْ وَنَمَقْتُ فِیْہِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمَ. اَمَّا بَعْدُ فَاسْمَعْ اَیُّھَا الْعَزِیْزُ مَالَکَ اِتَّخَذْتَ جَدِّیْ عَبَثًا وَحَسِبْتَ تِبْرِیْ خُبَثًا. وَوَاللّٰہِ مَآ اُرِیْدُ اَنْ اَشُقَّ عَلَیْکَ وَسَتَجِدُنِیْ اِنْشَاءَ

اگر تو اس کو قبول کرے تو مجھے بھی قبول کرنے والوں میں سے پائے گا۔ اور اگر تو اس کو قبول نہ کرے تو جان لے کہ اللہ نے مجھے خبر دی ہے کہ اگر اس لڑکی کا کسی دوسرے شخص سے نکاح کیا جائے گا تو وہ اس کیلئے بابرکت نہیں ہوگا اور نہ تیرے لئے۔ اگر تو ایسا کرے گا تو تجھ پر مصائب نازل ہوں گے اور سب سے آخری مصیبت تیری موت ہوگی۔ اور تو اس کے نکاح سے تین سال کے اندر اندر مر جائے گا۔ بلکہ تیری موت قریب ہے اور تیری طرف آتی ہے اور تو غافل ہے۔ اسی طرح وہ شخص بھی اڑھائی سال کے اندر اندر مر جائے گا جس سے اس کا نکاح ہوگا۔ یہ اللہ کی طرف سے قضاء ہے۔ پس تو اب کر جو تو کرنا چاہتا ہے۔ میں تو تیرے لئے نصیحت کرنے والا ہوں۔ اس پر اس نے تیوری چڑھائی اور منہ موڑ لیا اور وہ اعراض کرنے والوں میں سے تھا۔ پھر میں نے منان اور رحمن خدا کے اشارہ سے اور حکم سے اس کو ایک خط لکھا۔ اس کو میں نے اس طرح شروع کیا ''بسم اللہ الرحمن الرحیم''۔ بعد اس کے اے عزیز! سن تو نے کیوں میری بات کو عبث لیا اور تو نے میرے خالص سونے کو کھوٹا جانا۔ اللہ کی قسم میں نہیں چاہتا تھا کہ تم پر سختی کروں بلکہ تو مجھے احسان کرنے والوں

اللّٰهُ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ. وَهَآ اَنَا اَكْتُبُ بِعَهْدٍ مُّوْثِقٍ فَاِنَّكَ اِنْ قَبِلْتَ قَوْلِىْ علىٰ رَغْمِ اَنْفِ قَبِيْلَتِى فَاَفْرِضُ لَكَ حِصَّةٌ فِىْ اَرْضِىْ وَخَمِيْلَتِىْ وَيَرْتَفِعُ الْخَلَافُ وَالنِّزَاعُ بِهٰذِهِ الْوُصْلَةِ مِنْ بَيْنِنَا وَيَصْلُحُ اللّٰهُ قُلُوْبَ شُعَبِىْ وَعَشِيْرَتِى. وَفِىْ كُلِّ مُنْيَتِكَ اَقْتَفِىْ صَغْوَكَ وَاَزِيْلُ قَشْفَكَ فَتَكُوْنُ مِنَ الْفَآئِزِيْنَ لَا مِنَ الْهَالِكِيْنَ.

میں سے پائے گا۔ ہاں خیال رکھو میں پکے وعدے سے لکھتا ہوں کہ اگر تو میری بات کو قبول کرلے اور اپنے قبیلے کی مرضی کے خلاف کرے تو میں تجھے اپنی زمین اور جنگل میں سے بھی حصہ دے دوں گا۔ اس سبب سے ہمارے درمیان اختلاف اور نزاع ختم ہوجائے گا۔ اور اللہ میرے قبیلے اور میرے عزیزوں کے دلوں کی اصلاح کردے گا۔ اور تیری تمام آرزوئیں تمہاری مرضی کے مطابق پوری ہو جائیں گی۔ تیری غربت دور ہوجائے گی۔ پس تو کامیاب ہونے والوں میں سے ہوگا نہ کہ ہلاک ہونے والوں میں سے۔

وَالْحَقُّ الْحَقَّ اَقُوْلُ اِنِّىْ اَكْتُبُ هٰذَا الْمَكْتُوْبَ بِخَلُوْصِ قَلْبِىْ وَجَنَانِىْ فَاِن قَبِلْتَ قَوْلِىْ وَبَيَانِىْ فَقَدْ صَنَعْتَ لُطْفًا اِلَىَّ وَكَانَ لَكَ اِحْسَانًا عَلَىَّ وَمَعْرُوْفًا لَدَىَّ فَاشْكُرُكَ وَاَدْعُوْ زِيَادَةِ عُمْرِكَ مِنْ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ. وَاِنِّىْ اُقِيْمُ مَعَكَ عَهْدِىْ اِنِّىْ اُعْطِىْ بِنْتَكَ ثُلُثًا مِّنْ اَرْضِىْ وَمِنْ كُلِّ مَا مَلَكَتْهُ يَدِى وَلَا تَسْئَلْنِىْ

حق بات حق ہی ہوتی ہے اور میں حق ہی کہہ رہا ہوں کہ میں نے یہ خط اپنے پورے خلوص دل سے لکھا ہے۔ پس اگر تو میری بات اور میرے بیان کو قبول کرے تو یقینا تو میرے ساتھ نیکی کرے گا اور یہ تیری نیکی اور مجھ پر احسان ہوگا۔ میں تیرا شکر ادا کروں گا اور تیری درازی عمر کیلئے رحم کرنے والے خدا سے دعا کروں گا۔ اور میں اپنے وعدوں پر قائم رہوں گا اور تیری بیٹی کو دو تہائی حصہ اپنی زمین سے اور جو کچھ میرے پاس ہے اس سے بھی حصہ دوں گا۔

خُطَّةً اِلَّآ اُعْطِيْكَ اِيَّاهَا وَاِنِّيْ مِنَ الصَّادِقِيْنَ. وَلَنْ تَجِدَ مِثْلِي فِيْ رِعَايَةِ الصَّلَةِ وَمُوَدَّةِ الْاَقَارِبِ وَحَقُوْقِ الْوُصْلَةِ وَتَجِدُنِيْ نَاصِرَ نَوَآئِبِكِ وَحَامِلَ اَثْقَالِكَ فَلَا تُضَيِّعْ وَقْتَكَ فِي الْاَبَآءِ وَلَا تَسْتَنْكِرُ حُبِّكَ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ. وَهَا اَنَا كَتَبْتُ مَكْتُوْبِيْ هٰذَا مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ لَا عَنْ اَمْرِيْ فَاحْفَظْ مَكْتُوْبِيْ هٰذَا فِيْ صُنْدُوْقِكَ فَاِنَّه مِنْ صَدُوْقٍ اَمِيْن. وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّنِي فِيْهِ صَادِقٌ وَكُلُّ مَا وَعَدْتُّ فَهُوَ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَمَا قُلْتُ اِذْ قُلْتُ وَلٰكِنْ اَنْطَقَنِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِاِلْهَامِهٖ. وَكَانَتْ هٰذِهٖ وَصِيَّةٌ مِّنْ رَّبِّيْ فَقَضَيْتُهَا مَا كَانَ لِيْ حَاجَةٌ اِلَيْكَ وَاِلٰى بِنْتِكَ وَمَا ضَيَّقَ اللّٰهُ عَلَيَّ وَالنِّسَآءُ سَوَاهَا كَثِيْرَةٌ وَاللّٰهُ يَتَوَلَّى الصَّالِحِيْنَ. فَلَا تَنْظُرْ اِلٰى مَكْتُوْبِيْ بِعَيْنِ الْاِرْتِيَابِ فِاِنَّه كَتَبَةٌ بِاِمْحَاضِ النُّصْحِ وَالْتِزَامِ

اور تمہاری جو حاجات ہوں گی ان کو پوری کروں گا۔ اور میں یقیناً صادقوں میں سے ہوں۔ اور تو ہرگز مجھ جیسا صلہ دینے والا، قریبیوں سے محبت کرنے والا اور رشتہ داروں کے حقوق پورے کرنے والا نہیں پائے گا۔ تو مشکلات میں مجھے مددگار پائے گا اور اپنا بوجھ اٹھانے والا پائے گا۔ پس انکار میں اپنا وقت ضائع نہ کر اور میری محبت کو مت ٹھکرا۔ اور شک کرنے والوں میں سے مت ہو۔ ہاں یہ خط میں نے اپنے رب کے حکم سے لکھا ہے نہ کہ اپنی مرضی سے۔ اس خط کو اپنے صندوق میں سنبھال کر رکھ کیونکہ یہ سچے اور امین کی طرف سے لکھا گیا ہے۔ اللہ جانتا ہے کہ میں اس میں سچا ہوں۔ جو وعدہ میں نے کیا ہے وہ اللہ کی طرف سے ہے۔ میں نے جو کچھ کہا ہے اپنی مرضی سے نہیں کہا بلکہ اللہ نے اپنے الہام سے مجھے کہلوایا۔ یہ میرے رب کی طرف سے وصیت تھی جسے میں نے پورا کر دیا ہے۔ نہ مجھے تمہاری اور نہ ہی تمہاری بیٹی کی کچھ حاجت ہے۔ اللہ نے مجھ پر کوئی تنگی نہیں رکھی اور اس کے علاوہ بے شمار عورتیں ہیں اور اللہ خود ہی صالحین کا متولی ہے۔ پس میرے اس خط کو شک کی نظر سے مت دیکھ۔ میں نے اسے خالص نصیحت سے لکھا ہے۔ اور

الصِّدْقِ وَالصَّوَابِ. وَدَعِ الْجِدَالَ وَانْتَظِرِ الْآجَالَ فَاِنْ مَّضَى الْاَجَلُ وَمَا حَصْحَصَ الصِّدْقُ فَاجْعَلْ حَبْلًا فِيْ جِيْدِيْ وَسَلَاسِلًا فِيْ اَرْجُلِيْ وَعَذِّبْنِيْ بِعَذَابٍ لَمْ يُعَذِّبْ بِهٖ اَحَدٌ مِّنَ الْعَالَمِيْنَ. كُنْتُمْ قَدْ طَلَبْتُمْ اٰيَةً مِّنْ رَّبِّيْ فَهٰذِهٖ اٰيَةٌ لَّكُمْ اِنَّهٗ يَاْخُذُ الْمُنْكِرِيْنَ مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ وَيَخْتَارُ مَا كَانَ اَقْرَبُ التَّعْذِيْبَاتِ فِيْ حَقِّهِمْ وَاَدْنٰى مِنْ اِفْهَامِهِمْ وَاَشَدُّ اَثَرًا فِيْ اَعْرَاضِهِمْ وَاَجْسَامِهِمْ لِيُرِيَ الْمُحْتَالِيْنَ ضُعْفَهُمْ وَيَكْسُرَ كِبْرَ الضَّآئِمِيْنَ. هٰذَا مَا كَتَبْتُ اِلٰى اَحْمَدُ بِيْك فِيْ سَنَةِ 1304ھ فَاَعْرَضَ وَاَبٰى وَسَكَتْ وَبَكَّتْ وَعَافَ وُصْلَتِيْ وَصِلَتِيْ وَضَاقَ ذَرْعًا مِّنْ نَمِيْقَتِيْ وَكَانَ مِنَ الْمُعَادِيْنَ. وَمَعَهٗ عَادَانِي قَوْمُهٗ وَعَشِيْرَتُهٗ الَّذِيْنَ كَانُوْا اَقْرَبِيْنَ. وَكَانُوْا يَعَافُوْنَ اَنْ يُّزَوِّجُوا

صدق اور ثواب کی خاطر تحریر کیا ہے۔ جھگڑا چھوڑ دے اور انجام کا انتظار کر۔ ہاں اگر مقررہ میعاد گذر جائے اور میرا صدق واضح نہ ہو تو میرے گلے میں رسی ڈال دینا اور میرے پاؤں میں بیڑیاں ڈال دینا اور مجھے وہ عذاب دینا جو اس جہان میں کسی کو نہ دیا گیا ہو۔ تم مجھ سے میرے رب کی نشانیاں مانگتے تھے۔ پس تمہارے لئے یہ نشانی ہے کہ وہ منکرین کو قریب کی جگہ سے پکڑے گا۔ ان کو اس عذاب سے پکڑے گا جو ان کے حق میں زیادہ قریب ہوگا۔ وہ ان کے فہموں سے بھی زیادہ قریب ہوگا۔ یہ عذاب ان کی عزتوں اور ان کے جسموں میں بڑھ کر اثر رکھے گا تا کہ حیلہ گروں کو ان کی کمزوری دکھائے اور ظالموں کے کبر کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے۔ یہ ہے جو میں نے احمد بیگ کو ۱۳۰۴ ہجری میں لکھا۔ مگر اس نے اس سے اعراض کیا، انکار کیا، خاموشی اختیار کی اور وہ لاجواب ہوکر رہ گیا۔ اس نے میری رشتہ داری کو اور صلہ رحمی کو کراہت کی نظر سے دیکھا۔ میرے خط سے پریشان ہوگیا اور وہ میرے دشمنوں میں سے ہوگیا۔ اس کے ساتھ اس کی قوم اور اس کے رشتہ دار جو کہ قریبی تھے وہ بھی میرے دشمن ہوگئے۔ ان کو یہ بات

اَبْنَاتَھُمْ اَقَارِبَ مِثْلِیْ اَوْ یُزَوِّجُوْا اِمْرَءً تَحْتَہُ امْرَأَۃٌ اُخْرٰی وَکَانَتْ بِنْتُہٗ ھٰذِہِ الْمَخْطُوْبَۃِ جَارِیَۃٌ حَدِیْثَۃُ السِّنِّ عَذْرَاءُ وَکُنْتُ حِیْنَئِذٍ جَاوَزْتُ الْخَمْسِیْنَ. وَکَانَ جَذْوَۃُ الْمُعَادَاتِ مُتَطَآئِرَۃٌ وَّنَارُھَا مُلْتَھِبَۃٌ. فَزَیَّنَ الْقَدْرَ لِنَصْبِہٖ وَوَصْبِہٖ ھٰذِہِ الْمَوَانِعَ فِیْ عَیْنِیْہِ فَصَارَ مِنَ الْمُرْتَدْعِیْنَ. وَکَانَ یَعْلَمُ صِدْقِیْ وَعِفَّتِیْ وَبِاللّٰہِ ثِقَتِیْ وَمِقَتِیْ وَلٰکِنْ غَلَبَتْ عَلَیْہِ الشِّقْوَۃُ وَاَنْسَاہُ عَاھَۃُ نَبَاھَتِیْ فَکَانَ مِنَ الْمُنْکَرِیْنَ الْمُعْرِضِیْنَ وَمَا عَرَانِیْ حَزَنٌ مِّنْ ذٰلِکَ الْاِنْکَارِ بَلْ فَرِحْتُ فَرْحَۃَ الْمُطْلِقِ مِنَ الْاَسَارِ وَھَزَّۃَ الْمُوْسِرِ بَعْدَ الْاِعْسَارِ وَکُنْتُ کَتَبْتُ اِلَیْہِ بِاِیْمَآءِ اللّٰہِ الْقَھَّارِ. فَعَلِمْتُ اَنَّ اللّٰہَ اَتَمَّ حُجَّتَہٗ عَلَیْہِ وَعَلٰی عَشِیْرَتِہٖ وَلَمْ یَبْقَ لَہٗ الْاِعْتِذَارُ وَعَلِمْتُ اَنَّہٗ سَیُجْعَلُ کَلِمَاتِیْ حَسَرَاتٍ عَلٰی قُلُوْبِھِمْ

ناگوار گذری کہ وہ اپنی بیٹی کی شادی میرے جیسے قریبی سے کردیں یا اس کی شادی اس سے کریں جس کی پہلے سے بیوی موجود ہو۔ ان کی یہ بیٹی جس کیلئے منگنی کا پیغام بھیجا تھا وہ کنواری اور جوان تھی اور میری عمر اس وقت پچاس سال سے زیادہ ہوگئی تھی۔ اس سے دشمنی کی چنگاری اڑنے لگی تھی اور اس کی آگ شعلے مار رہی تھی۔ پس قدرت نے ان موانع کے ذریعے ان کو مصیبت اور دکھ دینے کے لیے ان موانع کو مزین کر دیا۔ اسی نے اس کی آنکھوں میں انکار کی جگہ بنائی۔ پس وہ مڑ جانے والوں میں سے ہوگیا۔ وہ میری سچائی اور پاکیزگی کو جانتا تھا اور اللہ کے ساتھ میرے تعلق کو بھی۔ مگر بدبختی اس پر غالب آ گئی۔ میری تنبیہ کے برے انجام کو اس نے بھلا دیا۔ اس لئے وہ انکار کرنے والوں اور اعراض کرنے والوں میں سے ہوگیا۔ مجھے اس انکار سے کوئی دکھ لاحق نہیں ہوا بلکہ میں تو بہت خوش ہوا کہ اس قید سے آزاد ہوگیا تھا۔ جس طرح کہ تنگ دست کو خوشحالی آ جانے سے خوشی ملتی ہے۔ میں نے تو اسے اللہ قہار کے اشارے سے یہ خط لکھا تھا۔ پس میں نے جان لیا کہ اللہ نے اس پر اور اس کے خاندان پر اپنی حجت قائم کی ہے۔ اور اس

فَسَيَذْكُرُوْنَهَا بَاكِيْنَ. ثُمَّ غَلَبَ قَلْبَهٗ ذَعْرٌ وَّ ضَجَرٌ وَفَجِعَهٗ الْهَامِيْ فَمَكَثَ خَمْسَ سِنِيْنَ لَا يُزَوِّجُ اَحَدًا بِنْتَهٗ وَلَا يَخْطُبُ خِيْفَةً مِّنْ وَعِيْدِ اللّٰهِ وَصَارَ كَالْمُتَشَحِّطِيْنَ. فَلَمَّا اَنْكَحَهَا فَمَا مَضٰى عَلَيْهِ اِلَّا قَرِيْبًا مِنْ سِتَّةِ اَشْهُرٍ اِلَّا وَقَدْ اَخَذَهُ اللّٰهُ وَسَلَّطَ عَلَيْهِ دَآءً كَالْاَرْضَةِ وَفَوَّضَهٗ اِلٰى قَبْضَةِ الْمَرَضَةِ وَعَرَكَتَهُ الْوَعْكَةُ اِلٰٓى اَنْ اَذْهَبَ حَوَاسَهُ الدَّنَفُ وَاسْتَشْفَهَ التَّلَفُ حَتّٰى نَضِيَ عَنْهُ قَدَّرَ اللّٰهُ ثَوْبُ الْمَحْيَا وَسَلَّمَهٗ اِلٰٓى اَبِيْ يَحْيٰى وَمَاتَ بِمَيْتَةٍ مُّحَسَّرَةٍ وَّنَارٍ تَطْلُعُ عَلٰٓى اَفْئِدَةٍ وَّرَحِلَ بِالْكُرْبَةِ وَاَنْعُمِ الْغَابِرِ وَكَمْ حَسْرَةٍ فِيْ بُطُوْنِ الْمَقَابِرِ. وَاِنَّ فِيْ هٰذَا لَآيَاتٍ لِّلْمُنْكِرِيْنَ وَعَرَا اَهْلَهٗ وَاَقَارِبُهٗ ضَجْرٌ وَّمُصِيْبَةٌ كَانُوْا يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ مِنْ وَبَالِ الدَّرْخَمِيْنَ وَهُمُ الَّذِيْنَ كَانُوْا

کیلئے کوئی عذر باقی نہ رہا۔ میں نے جان لیا تھا کہ وہ میرے کلمات کو عنقریب ان کے دلوں پر حسرت بنا دے گا۔ پس وہ رو رو کر اس کا ذکر کیا کریں گے۔ پھر اس کے دل پر میرے الہام کا ڈر اور خوف اور بے قراری اور دکھ غالب آ گیا۔ پس اس نے پانچ سال تک اپنی کسی بیٹی کا نکاح یا منگنی نہ کی اللہ کے وعدے کے ڈر سے اور اس سے بچتا رہا۔ مگر جب اس نے اس لڑکی کا نکاح دوسرے شخص سے کر دیا تو ابھی چھ مہینے بھی نہیں گذرے تھے کہ اللہ نے اس کو پکڑ لیا اور اس پر ایسی بیماری مسلط کر دی جس سے اس پر کپکپی طاری ہو جاتی۔ اس نے اپنے آپ کو اس بیماری کے سپرد کر دیا۔ پھر اس کو بخار نے بھی پکڑ لیا یہاں تک کہ اس کے حواس گم ہو گئے اور اس کو ختم کر دیا۔ یہاں تک کہ اللہ کی قضاء وقدر ظاہر ہو گئی اور اس نے زندگی کے لباس کو اتار کر اپنے آپ کو موت کے سپرد کر دیا اور بڑی حسرت سے مر گیا۔ اور آگ اس کے دل کو چڑھ رہی تھی۔ وہ دکھ سے راہی عدم ہوا۔ گذری ہوئی نعمتیں قبر کی مٹی میں حسرتوں کے ساتھ لے گیا۔ یہ نشانیاں ہیں انکار کرنے والوں کیلئے۔ اور اس کے قریبیوں کیلئے پریشانی اور مصیبت تھی۔ وہ اس حادثے کی وجہ

يَقُوْلُوْنَ مَا نَعْلَمُ مَا اللّٰهِ اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ. فَوَجَدُوْا وَجْدًا عَظِيْمًا لِفَوْتِ لُقْيَاهُ وَانْقِطَاعِ سُقْيَاهُ. وَبِمَا رَأَوْا اَنَّ الْاِلْهَامَ قَدْ اَرٰى سَنَاهُ وَتَرَآءَتْ مِنْ كَشْفِ سَاقِهٖ سَاقَاهُ. وَظَهَرَتْ مِنْ بَدْءِ اَمْرِهٖ مُنْتَهَاهُ فَكَانُوا مَعَ حَزْنِهِمْ مُتَخَوِّفِيْنَ. مَا تَمَضْمَضَتْ مُقْلَتُهُمْ بِنَوْمِهَا فِي تِلْكَ الْاَيَّامِ. وَلَا تَمَخَّضَتْ لَيْلَتُهُمْ عَنْ يَوْمِهَا لِغَلْبَةِ هٰذَا الظَّلَامِ. وَاَحَلَّهُمْ نَزِيْلَ الْمَصَآئِبِ فَاحْضَرُوْهُ شَوَاةَ الْكَبْدِ وَمَآءِ الْأَنِيْنَ. فَلَمَّا بَلَغَهُمْ نَعْيُ الْحِمَامِ وَوَعْيُ اللَّاطِمَاتِ عَلٰى وَجُوْهِهِمْ وَالْخَاطِمَاتِ هَامَهُمْ بِذِكْرِ الرَّاحِلِ عَنِ الْمُقَامِ اِنْثَالُوْا إِلٰى عُقْبَتِهٖ مُوْجِفِيْنِ وَإِلٰى دُوَيْرَتِهٖ الْخَرِيْبَةِ مُوْفِضِيْنَ فَاَسَالُوْا الْغُرُوْبَ وَعَطُّوا الْجُيُوْبَ

سے اپنے چہروں کو پیٹنے لگے۔ یہ وہی لوگ تھے جو کہا کرتے تھے کہ ہم نہیں جانتے کہ اللہ کیا ہے، صرف اس دنیا کی ہی زندگی ہے جس میں ہم مرتے اور زندہ ہوتے ہیں۔ اور ہم دوبارہ نہیں اٹھائے جائیں گے۔ اس وفات سے ان کو بہت بڑی پریشانی پیش آئی کیونکہ اب وہ اس کی ملاقات سے محروم ہوگئے تھے اس کا دانہ پانی ختم ہوگیا۔ انہوں نے دیکھ لیا کہ میرا الہام کس طرح روشن نشان کے ساتھ پورا ہوا اور اس کی سختی پوری طاقت کے ساتھ دکھائی گئی۔ اور اس معاملے کے آغاز سے ہی اس کی انتہا معلوم ہوگئی۔ وہ اپنے دکھ کی وجہ سے خوفزدہ ہوگئے۔ ان دنوں ان کی آنکھوں کی نیند اڑ گئی، ان کیلئے رات دن میں نہیں بدلی کیونکہ ان پر اس غم کا اندھیرا غالب آ گیا۔ جب تعزیت کرنے والے آئے تو وہ جلے ہوئے جگر کے ساتھ انہیں ملے اور ان کی آنکھوں میں آنسو تھے۔ جب ان کو اس موت کی خبر پہنچی تو ان کے گال پیٹنے کا شور بلند ہوا اور وہ اس دنیا سے چلے جانے والے کے ذکر کی وجہ سے سروں کو پیٹنے لگے۔ پس وہ اجڑے ہوئے گھر کی طرف دوڑے۔ انہوں نے آنسو بہائے اور کپڑے پھاڑے، اپنے گالوں کو پیٹا اور سروں کو زخمی کیا

وَصَكُّوا الْخُدُوْدَ وَشَجُّوا الرَّءُوْسَ وَكَانَتِ النِّسَآءُ قُلْنَ فِيْ نِيَاحَتِهِمْ قَدْ اَصْبَحَ الْيَوْمُ عَدُوَّنَا اَلَّذِيْ اَنْبَأَنَا قَبْلَ الْوَقْتِ مِنَ الصَّادِقِيْنَ. فَتَفَكَّرُوْا اَيُّهَا الطُّلَابُ اَهٰذَا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ اَهٰذَا اِفْتَرَآءُ اِنْسَانٍ؟ وَاسْأَلُوْا اَهْلَ الْمُتَوَفّٰى الَّذِيْنَ يَتَنَدَّمُوْنَ فِيْ اَنْفُسِهِمْ وَيَبْكُوْنَ عَلٰى مَيِّتِهِمْ وَيَقُوْلُوْنَ يَا وَيْلَنَا اِنَّا كُنَّا خَاطِئِيْنَ. وَهَنَّاَنِيْ رَبِّيْ وَقَالَ اِنَّا مُهْلِكُوْ بَعْلِهَا كَمَآ اَهْلَكْنَا اَبَاهَا وَرَادُوْهَا اِلَيْكَ. اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ. وَمَا نُؤَخِّرُهٗ اِلَّا لِاَجَلٍ مَّعْدُوْدٍ قُلْ تَرَبَّصُوْا الْاَجَلَ وَاِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُتَرَبِّصِيْنَ. وَاِذَا جَاءَ وَعْدَ الْحَقِّ اَهٰذَا الَّذِيْ كَذَّبْتُمْ بِهٖ اَمْ كُنْتُمْ عَمِيْنَ هٰذَا مَا بُشِّرْتُ مِن رَّبِّيْ فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ.

اور عورتیں بین کرتے ہوئے کہتی تھیں کہ آج کا دن تو ہمارے دشمن کا ہے جس نے وقت سے پہلے ہمیں خبر دے دی تھی اور وہ سچوں میں سے ہے۔ اے طالبو! فکر کرو کہ کیا یہ ایک پریشان خواب ہے یا کیا یہ ایک انسان کا افترا ہے؟ مرنے والے کے اہلخانہ سے پوچھو جو آج اپنے دلوں میں نادم ہیں اور اپنی میت پر رو رہے ہیں اور کہتے ہیں ہائے افسوس ہم ہی خطاکار تھے۔ میرے رب نے مجھے بشارت دی اور کہا کہ میں اس عورت کے خاوند کو بھی اسی طرح ہلاک کروں گا جس طرح اس کے والد کو ہلاک کیا تھا۔ اور پھر اسے تیری طرف لوٹاؤں گا۔ حق تیرے رب کی طرف سے ہے۔ پس تو شک کرنے والوں میں سے نہ ہو۔ اور ہم نے ایک خاص محدود مدت تک اس کی اجل کو مؤخر کیا ہے۔ کہہ تم انتظار کرو اس اجل کا ، میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں سے ہوں۔ جب حق کا وعدہ پورا ہو گیا ہے تو کیا یہ ہے جس کی تم تکذیب کرتے تھے۔ یا کیا تم اندھے تھے۔ یہ ہے جو میرے رب نے بشارت دی تھی۔ تمام تعریفیں رب العالمین کیلئے ہیں۔

وَرَاَيْتُ فِيْ مَنَامِيْ كَاَنِّيْ قَآئِمٌ

ایک رات میں نے خواب میں دیکھا کہ

فِيْ مَوْطِنٍ وَفِيْ يَدِيْ سَيْفٌ مَّسْلُوْلٌ قَآئِمُهٗ فِيْ اَكُفِّيْ وَطَرَفُهُ الْآخِرُ فِي السَّمَآءِ وَلَهٗ بَرْقٌ وَلَمَعَانٌ يَخْرُجُ مِنْهُ نُوْرٌ كَقَطَرَاتٍ مُّتَنَازِلَةٍ حِيْنًا بَعْدَ حِيْنٍ وَاِنِّيْ اَضْرِبُ السَّيْفَ شِمَالًا وَّ جَنُوْبًا وَبِكُلِّ ضَرْبَةٍ اَقْتُلُ اَلُوْفًا مِنْ اَعْدَاءِ الدِّيْنِ. وَرَاَيْتُ فِيْ تِلْكَ الرُّؤْيَا شَيْخًا صَالِحًا اِسْمُهٗ عَبْدُ اللّٰهِ الْغَزْنَوِيْ وَقَدْ مَاتَ مِنْ سِنِيْنَ. فَسَأَلْتُهٗ عَنْ تَأْوِيْلِ هٰذِهِ الرُّؤْيَا. فَقَالَ اَمَّا السَّيْفُ فَهِيَ الْحُجَجُ الَّتِيْ اَعْطَاكَ اللّٰهُ وَنَصَرَكَ بِالدَّلَائِلِ وَالْبَرَاهِيْنَ. وَاَمَّا ضَرْبُكَ اِيَّاهُ شَمَالًا وَّجَنُوْبًا فَهُوَ اَرَاَيْتُكَ آيَاتٍ رُوْحَانِيَّةً سَمَاوِيَّةً وَاَدِلَّةً عَقْلِيَّةً فَلْسَفِيَّةً لِّلْمُنْكِرِيْنَ. وَاَمَّا قَتْلُ الْاَعْدَآءِ فَهُوَ اَفْحَامُ الْمُخَاصِمِيْنَ. وَاِسْكَاتُهُمْ مِنْهَا هٰذَا تَاْوِيْلُ رُؤْيَاكَ وَاَنْتَ مِنَ الْمُؤَيِّدِيْنَ. وَقَدْ كُنْتُ فِيْ اَيَّامِيِ الَّتِيْ كُنْتُ فِي الدُّنْيَا اَرْجُوْ وَاَظُنُّ اَنْ يَّخْرُجَ رَجُلٌ بِهٰذِهِ الصَّفَاتِ

گو یا میں ایک جگہ پر کھڑا ہوں اور میرے ہاتھ میں ننگی تلوار ہے اور اس کا دستہ میرے ہاتھ میں ہے۔ اور اس کا دوسرا سرا آسمان کی طرف ہے اس تلوار سے بجلی کی چمک نکلتی ہے اور اس سے نور کے قطرے وقفے وقفے سے گرتے ہیں اور میں تلوار کو شمالاً جنوباً چلاتا ہوں اور ہر دفعہ میں ہزاروں دین کے دشمنوں کو قتل کرتا ہوں۔ اسی رویا میں مَیں نے ایک نیک بزرگ عبداللہ غزنوی کو دیکھا جو کئی سال ہوئے فوت ہو گئے تھے۔ میں نے ان سے اس رؤیا کی تعبیر پوچھی انہوں نے کہا کہ یہ تلوار وہ دلائل ہیں جو اللہ نے تجھے عطا کئے۔ اور وہ تیری مدد دلائل اور براہین سے کرے گا۔ اور یہ جو تمہارا تلوار کو شمالاً جنوباً چلانا ہے تو یہ وہ روحانی آسمانی نشان اور عقلی دلائل ہیں جو تو منکروں کیلئے دکھائے گا۔ یہ جو دشمنوں کا قتل کرنا ہے یہ دراصل ان کو خاموش کرنا ہے۔ یہ تعبیر ہے تمہاری رؤیا کی اور تو تائید یافتہ لوگوں میں سے ہے۔ جب تک میں اس دنیا میں تھا میں امید کرتا تھا اور خیال کرتا تھا کہ ان صفات کا کوئی شخص پیدا ہو گا لیکن مجھے اس کا یقین نہیں تھا کہ یہ تو ہو گا اور میں تیرے معاملے

وَمَا كُنْتُ اَسْتَيْقِنُ اِنَّهُ اَنْتَ وَكُنْتُ عَنِ اَمْرِكَ مِنَ الْغَافِلِيْنَ.

میں غافل تھا۔

وَمِنْهَا اِنَّ اللّٰهَ بَشَّرَنِي وَقَالَ سَمِعْتُ تَضَرُّعَاتِكَ وَدَعْوَاتِكَ وَاِنِّي مُعْطِيْكَ مَا سَاَلْتَ مِنِّي وَاَنْتَ مِنَ الْمُنْعَمِيْن. وَمَا اَدرَاكَ مَا اَعْطِيْكَ اٰيَةِ رَحْمَةٍ وَفَضْلٍ وَّ قُرْبَةٍ وَفَتْحٍ وَظَفْرٍ فَسَلَامٌ عَلَيْكَ اَنْتَ مِنَ الْمُظَفَّرِيْنَ اِنَّا نُبَشِّرُكَ **بِغُلَامٍ** اِسْمُهُ **عَنْمَوَائِلُ وَبَشِيْرٌ** اَنِيْقُ الشَّكْلِ دَقِيْقُ الْعَقْلِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ. وَيَأْتِيْ مِنَ السَّمَآءِ وَالْفَضْلُ يَنْزِلُ بِنَزُوْلِهٖ وَهُوَ نُوْرٌ وَمُبَارَكٌ وَطَيِّبٌ وَمِنَ الْمُطَهَّرِيْنَ. يُفْشِى الْبَرَكَاتِ وَيُغْذِى الْخَلْقَ مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَيَنْصُرُ الدِّيْنَ.

اس میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ خوشخبری دی اور کہا میں نے تیری آہ وزاری اور تیری دعاؤں کو سن لیا اور میں تجھے وہ عطا کروں گا جو تو نے مجھ سے مانگا ہے۔ اور تو انعام یافتہ لوگوں میں سے ہے۔ اور تجھے کیا معلوم کہ میں تجھے کیا دے رہا ہوں؟ تجھے رحمت، فضل، قربت، فتح اور کامیابی عطا کروں گا۔ تجھ پر سلامتی ہو تو کامیاب ہونے والوں میں سے ہے۔ میں تجھے ایک بیٹا عطا کروں گا جس کا نام عنموائیل اور بشیر ہے۔ وہ خوش شکل ہوگا اور باریک بین ہوگا اور مقرب لوگوں میں سے ہوگا۔ وہ آسمان سے آئے گا اور اس کے ساتھ فضل نازل ہوگا۔ وہ نور مبارک اور پاکیزہ لوگوں میں سے ہوگا۔ وہ برکات پھیلائے گا اور مخلوق کو پاکیزہ غذا کھلائے گا۔ اور دین کی مدد کرے گا۔

وَيَسْمُوْ وَيَعْرِجُ وَيَرْقٰى وَيُعَالِجُ كُلَّ عَلَيْلٍ وَّمَرْضِيٌّ وَّكَانَ بِاَنْفَاسِهٖ مِنَ الشَّافِيْنَ. وَاِنَّهٗ اٰيَةٌ مِّنْ اٰيَاتِيْ وَعَلَمٌ لِتَايِيْدَاتِيْ لِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا اِنِّيْ مَعَكَ بِفَضْلِيْ

وہ بڑھتا جائے گا اور ترقی کرے گا اور ہر بیمار علیل کا علاج کرے گا۔ اس کا انفاس بھی شفا دینے والا ہوگا اور وہ میری نشانیوں میں سے ایک نشان ہوگا اور میری تائیدات کا ایک نشان ہوگا تاکہ وہ لوگ جان لیں جنہوں نے میری تکذیب

الْمُبِيْنَ. وَلِيُجِيَٓءَ الْحَقُّ بِمُجِيْئِهٖ وَيَزْهَقُ الْبَاطِلُ بِظُهُوْرِهٖ وَلِيَتَجَلّٰى قُدْرَتِيْ وَيَظْهَرُهُ عَظْمَتِيْ وَيَعْلُوا الدِّيْنُ وَيَلْمَعُ الْبَرَاهِيْنَ وَلِيَنْجُوَ طُلَّابُ الْحَيَاتِ مِنْ اَكُفِّ مَوْتِ الْاِيْمَانِ وَالنُّوْرِ وَلِيُبْعَثَ اَصْحَابُ الْقَبُوْرِ مِنَ الْقَبُوْرِ وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَكِتَابِهٖ اِنَّهُمْ كَانُوْا عَلٰى خَطَاٍ وَّلِتَسْتَبِيْنَ سَبِيْلُ الْمُجْرِمِيْنَ. فَسَيُعْطِيْ لَكَ غُلَامٌ ذَكِيٌّ مِنْ صُلْبِكَ وَذُرِّيَّتِكَ وَنَسْلِكَ وَيَكُوْنَ مِنْ عِبَادِنَا الْوَجِيْهِيْنَ ضَيْفٌ جَمِيْلٌ يَاْتِيْكَ مِنْ لَّدُنَّا نَقِيٌّ مِنْ كُلِّ دَرْنٍ وَّشَيْنٍ وَّشَنَارٍ وَّشَرَارَةٍ وَّعَيْبٍ وَّعَارٍ وَّعَرَارَةٍ وَّمِنَ الطَّيِّبِيْنَ.

وَهُوَ كَلِمَةُ اللّٰهِ خُلِقَ مِنْ كَلِمَاتٍ تَمْجِيْدِيَّةٍ وَّهُوَ فَهِيْمٌ وَّذَهِيْنٌ وَّحَسِيْنٌ. قَدْ مُلِئَ قَلْبُهٗ عِلْمًا وَّبَاطِنُهٗ حِلْمًا وَّصَدْرُهٗ سِلْمًا وَّاُعْطِيَ لَهٗ نَفْسٌ مَّسِيْحِيٌّ

کی کہ اللہ اپنے پورے فضل کے ساتھ میرے ساتھ ہے۔ اس کے آنے سے حق آئے گا اور اس کے ظہور کے ساتھ ہی باطل مٹ جائے گا۔ اس کے ساتھ میری قدرت کی تجلی اور میری عظمت ظاہر ہوگی۔ وہ دین کو بلندی عطا کرے گا۔ دلائل کو روشن کرے گا اور طالبوں کو موت کے پنجے سے ایمان اور نور کی زندگی کے ساتھ نجات دلائے گا۔ وہ مردوں کو ان کی قبروں سے زندگی عطا کرے گا تا کہ وہ لوگ جان لیں جنہوں نے اللہ اور اس کے رسولؐ اور اس کی کتاب کا انکار کیا کہ وہ خطا پر تھے اور مجرموں کا راستہ واضح کرے گا۔ پس ہم تجھے ایک پاک لڑکا تیری نسل میں سے عطا کریں گے اور وہ ہمارے وجیہہ بندوں میں سے ہوگا۔ وہ خوبصورت مہمان ہماری طرف سے تیرے پاس آئے گا۔ وہ ہر قسم کے میل، عیب، بدنامی، شر، ذلت سے پاک صاف ہوگا۔ اور وہ طیب لوگوں میں سے ہوگا۔

وہ کلمۃ اللہ ہوگا۔ وہ بزرگی والے کلمات سے پیدا ہوگا۔ وہ فہم و فراست والا لائق اور حسین ہوگا۔ اس کا دل علم سے، اس کا باطن حلیمی سے، اس کا سینہ سلامتی سے بھرا ہوگا۔ اس کو مسیح کا نفس عطا کیا جائے گا اور اس کو روح الامین کی

وَبُوْرِكَ بِالرُّوْحِ الْاَمِيْنِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ فَوَاهًا لَّكَ يَا يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ. يَأْتِيْ فِيْكَ اَرْوَاحُ الْمُبَارِكِيْنَ وَلَدٌ صٰلِحٌ كَرِيْمٌ ذَكِيٌّ مَبَارَكٌ مَظْهَرُ الْاَوَّلِ وَالْاٰخِرِ مَظْهَرُ الْحَقِّ وَالْعُلَا كَانَ اللّٰهُ نَزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ يَظْهَرُ بِظُهُوْرِهٖ جَلَالُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ. يَأْتِيْكَ نُوْرٌ مَّمْسُوْحٌ بِعَطْرِ الرَّحْمٰنِ. اَلْقَآئِمُ تَحْتَ ظِلِّ اللّٰهِ الْمَنَّانِ. يَفُكُّ رِقَابَ الْاُسَارٰى وَيُنَجِّي الْمَسْجُوْنِيْنَ. يُعْظَمُ شَانُهٗ وَيُرْفَعُ اِسْمُهٗ وَبُرْهَانُهٗ وَيُنْشَرُ ذِكْرُهٗ وَرِيْحَانُهٗ اِلٰى اَقْصَى الْاَرْضِيْنَ. اِمَامٌ هَمَامٌ يُّبَارَكُ مِنْهُ اَقْوَامٌ. وَيَأْتِيْ مَعَهٗ شِفَآءٌ وَّلَا يَبْقٰى سِقَامٌ. وَيَنْتَفِعُ بِهٖ اَنَامٌ وَّيَنْمُوْ سَرِيْعًا سَرِيْعًا كَاَنَّهٗ عَرْدَامٌ. ثُمَّ يُرْفَعُ اِلٰى نُقْطَةِ النَّفَسِيَّةِ الَّتِي هِيَ لَهٗ مَقَامٌ وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا قَدَّرَهٗ قَادِرٌ عَلَّامٌ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ

برکت دی جائے گی پیر کے دن۔ کیا ہی مبارک یہ پیر کا دن ہے جس میں مبارک روحیں آئیں گی۔ یہ لڑکا نیک، بزرگی والا، پاک اور اوّل و آخرین کیلئے مبارک مظہر ہوگا۔ وہ سچائی اور بلندی کا مظہر ہوگا۔ گویا کہ اللہ تعالیٰ آسمان سے اتر آیا ہے اور اس کے ظہور کے ساتھ رب العالمین کے جلال کا ظہور ہوگا۔ وہ تیرے پاس رحمٰن کے نور کا عطر لگائے ہوئے آئے گا۔ وہ اللہ مہربان کے سائے کے نیچے کھڑا ہوگا۔ قیدیوں کی گردنیں چھڑائے گا اور گرفتار ہونے والوں کو نجات دے گا۔ اس کی شان بلند ہوگی، اس کا نام اور اس کی دلیل بلند ہوگی۔ اس کا ذکر اور اس کی خوشبو زمین کے اطراف میں پھیل جائے گی۔ وہ امام ہوگا جس کی اقتداء کی جائے گی۔ قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ اس کے ساتھ شفاء ہوگی اور کوئی بیمار باقی نہیں رہے گا۔ مخلوق اس سے نفع حاصل کرے گی۔ وہ تیزی سے بڑھے گا جیسے کہ شیر دل انسان۔ پھر وہ نفاست کی انتہا کو پہنچے گا۔ جو اس کا اصل مقام ہے۔ اس امر کا فیصلہ قادر بلند خدا نے کر دیا ہے۔ بابرکت ہے اللہ جو بہترین اندازے

خَيْرُ الْمُقَدِّرِيْنَ.[2]

وَرَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَاَنِّيْ اَسْرَجْتُ جَوَادِيْ لِبَعْضِ مُرَادِيْ وَمَآ اَدْرِيْ اَيْنَ تَأَهُّبِيْ وَاَيَّ اَمْرٍ مَطْلَبِيْ. وَكُنْتُ اَحُسُّ فِيْ قَلْبِيْ اَنَّنِي لِاَمْرٍ مِّنَ الْمَشْغُوْفِيْنَ.

لگانے والا ہے۔

اسی طرح میں نے خواب میں دیکھا کہ میں نے کسی کام پر جانے کیلئے اپنے گھوڑے پر زین ڈالی۔ میں نہیں جانتا تھا کہ میں کہاں جارہا ہوں نہ یہ کہ میرے کام کا مقصد کیا ہے۔ اور میں اپنے دل میں محسوس کرتا تھا کہ میں اس کام میں مصروف

حاشیہ 2: قَدْ اَخْبَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الْمَسِيْحَ الْمَوْعُوْدِ يَتَزَوَّجُ وَيُوْلَدُ لَهٗ فَفِيْ هٰذَا اِشَارَةٌ اِلٰٓى اَنَّ اللّٰهَ يُعْطِيْهِ وَلَدًا صَالِحًا يُّشَابِهُ اَبَاهُ وَلَا يَأْبَاهُ وَيَكُوْنُ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ الْمُكْرَمِيْنَ وَالسِّرُّ فِيْ ذٰلِكَ اَنَّ اللّٰهَ لَا يُبَشِّرُ الْاَنْبِيَآءَ وَالْاَوْلِيَآءَ بِذُرِّيَّةٍ اِلَّآ اِذَا قَدَّرَ تَوْلِيْدَ الصَّالِحِيْنَ وَهٰذِهٖ هِيَ الْبِشَارَةُ الَّتِي قَدْ بُشِّرْتُ بِهَا مِنْ سِنِيْنَ وَمِنْ قَبْلِ هٰذِهِ الدَّعْوٰى لِيُعَرِّفَنِيَ اللّٰهُ بِهٰذَا الْعِلْمِ فِيْ اَعْيُنِ الَّذِيْنَ يَسْتَشْرِفُوْنَ وَكَانُوْا لِلْمَسِيْحِ كَالْمَجْلُوِّذِيْنَ وَاَمَّا دَفْنُ الْمَسِيْحِ فِيْ قَبْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَمَا جَآءَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَهٰذَا سِرٌّ مَّعْكُوْمٌ وَّرَمْزٌ مَّخْتُوْمٌ لَّا يَعْرِفُهٗ اِلَّا الَّذِيْنَ يُعَلَّمُوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ مِنَ الْمُلْهَمِيْنَ الْمُعَزِّزِيْنَ وَحَقِيْقَتُهٗ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ جَعَلَ قَبْرَ نَبِيِّهٖ مَقْرُوْنًا بِالْجَنَّةِ فَهُمَا صِنْوَانِ مِنْ شَجَرَةِ نُوْرِ الْحَقِّ لَا يَنْفَكُّ اَحَدُهُمَا مِنَ الْاٰخَرِ وَقِرَابَانِ لِلَمْعَاتٍ مَّخْفِيَّةٍ وَّاصِلَةٍ اِلَى

حاشیہ نمبر 2: یقیناً رسولؐ کریم نے خبر دی ہے کہ مسیح موعود شادی کرے گا اور اس کی اولاد ہوگی اور اس میں یہ اشارہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے ایک نیک بیٹا دے گا جو اپنے باپ سے مشابہ ہوگا۔ اس کا انکار کرنے والا نہیں ہوگا اور وہ اللہ کے مکرمین بندوں میں سے ہوگا۔ اس میں راز یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ انبیاء اور اولیاء کو اولاد کی خوشخبری نہیں دیتا مگر جب کہ اس نیک کا پیدا ہونا مقدر ہو چکا ہو۔ اور یہ بشارت مجھے کئی سالوں سے دی گئی ہے اور اس دعویٰ سے پہلے بھی دی گئی تا کہ اللہ تعالیٰ میری اس علم کے ساتھ پہچان کرائے ان لوگوں کی آنکھوں میں جو انتظار میں ہیں اور ان لوگوں کیلئے جو مسیح کے انتظار میں بے تاب ہیں۔ یہ حدیث میں آیا ہے کہ مسیح رسول اللہ کی قبر میں دفن ہوگا۔ اس میں ایک خفیہ اشارہ ہے جسے کوئی نہیں جانتا سوائے ان لوگوں کے جو اللہ کی طرف سے بزرگی اور الہام کے ذریعے سے سکھائے گئے ہوں۔ اس میں حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیؐ کی قبر کو جنت کے ساتھ جڑا ہوا بنایا ہے۔ پس وہ دونوں شاخیں ہیں حق کے نور کے درخت کی جو ایک دوسرے سے علیحدہ نہیں ہوتیں۔ اور اس میں نور کی چمک کی مشکیں ہیں جو اللہ والوں کو پہنچ جاتی ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی عادت ہے کہ وہ رسولؐ اللہ کو ہر مومن متوفی کے قریب کر دیتا ہے جیسے کہ جنت میں

فَاَمْتَطَيْتُ اَجْرَدِي بِاسْتِصْحَابِ بَعْضَ السَّلَاحِ مُتَوَكِّـلًا عَلَى اللّٰهِ كَسُنَّةِ اَهْلِ الصَّلَاحِ. وَلَمْ اَكُنْ كَالْمُتَبَاطِئِيْنَ ثُمَّ وَجَدْتُّنِيْ كَاَنِّيْ عَثَرْتُ عَلٰى خَيْلٍ قَصَدُوْا مُتَسَلِّحِيْنَ دَارِى لِاِهْلَاكِيْ وَتَبَارِيْ وَكَاَنَّهُمْ يَجِيْئُوْنَ لِاِضْرَارِيْ مُخْرَطِيْنَ وَكُنْتُ وَحِيْدًا وَمَعَ ذٰلِكَ رَاَيْتَنِيْ اِنِّيْ لَآ اُلْبِسَ مِنْ خَوْذٍ غَيْرَ عُدَدٍ وَجَدْتُّهَا مِنَ اللّٰهِ كَعَوْذٍ. وَقَدْ اَنِفْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْقَاعِدِيْنَ.

ہوں۔ پس میں گھوڑے کی پیٹھ پر سوار ہوا اور کچھ اسلحہ بھی ساتھ لیا۔ میں اللہ پر توکل کرتے ہوئے سوار ہوا جیسے کہ اصلاح کرنے والوں کا طریقہ ہے۔ میں اس میں ہرگز سست نہیں تھا۔ پھر مجھے ایسے معلوم ہوا کہ بعض سوار جو کہ مسلح ہیں وہ میرے گھر کا قصد کر رہے ہیں کہ مجھے ہلاک اور تباہ کردیں۔ گویا کہ وہ مجھے نقصان پہنچانے کیلئے تیز دوڑتے آرہے ہیں اور میں اکیلا ہوں۔ اور اس کے علاوہ میں نے حفاظت کیلئے آہنی ٹوپی (ہیلمٹ) بھی نہیں پہنی ہوئی۔ بغیر تیاری کے کھڑا ہوں۔ لیکن میں نے اپنی اس تیاری کو ایسے پایا کہ گویا میں اللہ کی پناہ میں ہوں۔ میں نے

الْوَاصِلِيْنَ وَقَدْ جَرَتْ عَادَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى اَنَّه يُدْنِىْ قَبْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْمُؤْمِنِ الْمُتَوَفّٰى كَمَا يُدْنَى الْجَنَّةُ رِزْقًا مِّنْهُ وَهُوَ خَيْرُ الرَّازِقِيْنَ فَاِذَا مَاتَ عَبْدٌ لَّه قُرْبٌ وَّمُصَافَاتٌ بِاللّٰهِ تَعَالٰى فَيُدْنٰى مِنْ قَبْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْجَنَّةِ بِقَدَرِ هٰذَا الْقُرْبِ وَالْمُصَفَاتِ فِيْ الدِّيْنِ فَالَّذِىْ هُوَ اَشَدُّ قُرْبًا وَّمُصَافَاتًا هُوَ اَشَدُّ قُرْبًا بِقَبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ كَاَنَّه دَاخِلٌ فِيْهِ وَضَجِيْعُ خَاتِمِ النَّبِيِّيْنَ فَخُذْ هٰذِهِ التَّمْرَةَ وَاِيَّاكَ وَالْجَمْرَةَ وَاعْلَمْ اَنَّ الْمَسِيْحَ قَدْ اُنْزِلَ عَلٰى هٰذِهِ الْاَرْضَ كَمَا خَرَجَ فِيْهَا الدَّجَّالُ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْمَشَآئِمِيْنَ. منه

قریب کرے گا۔ یہ اللہ کی طرف سے رزق ہے اور وہ سب سے بہتر رزق دینے والا ہے۔ جب کوئی بندہ مرتا ہے جس کا اللہ کے ساتھ قرب ہوتا ہے اور اس کیلئے خلوص دل رکھتا ہے وہ رسول اللہ کی قبر کے قریب کیا جاتا ہے اور جنت کے بھی اس کے خلوص اور قرب کے مقدار کے مطابق۔ پس وہ شخص جو اپنے قرب اور خلوص میں سب سے بڑھ کر ہو وہ رسول اللہ کی قبر کے قرب میں بھی سب سے بڑھ کر ہے۔ گویا کہ وہ اس میں داخل ہے اور وہ خاتم النبیین کے پہلو بہ پہلو ہے۔ پس ان تازہ کھجوروں کو پکڑ اور انگاروں سے بچ اور جان لے کہ مسیح اس زمین پر نازل ہوا جیسا کہ دجال اس سے نکلا۔ پس بدبخت لوگوں میں سے مت ہو۔

وَالْمُتَخَلِّفِيْنَ الْخَآئِفِيْنَ
فَانْطَلَقْتُ مُجِدًّا إِلٰى جِهَةٍ مِّنَ
الْجِهَاتِ مُسْتَقْرِيًّا اَرَبِيْ اَلَّذِيْ
كُنْتُ اَحْسِبُهٗ مِنْ اَكْبَرِ
الْمُهِمَّاتِ وَاَعْظَمِ الْمَثُوْبَاتِ فِي
الدُّنْيَا وَالدِّيْنِ. اِذْ رَاَيْتُ اُلُوْفًا
مِّنَ النَّاسِ فَارِسِيْنَ عَلَى
الْاَفْرَاسِ يَاْتُوْنَ اِلَيَّ مُتَسَارِعِيْنَ
فَفَرِحْتُ بِرُؤْيَتِهِمْ كَالْخَبَّاسِ
وَوَجَدْتُّ فِيْ قَلْبِيْ حَوْلًا
لِّلْحِجَاسِ. وَكُنْتُ اَتْلُوْهُمْ كَتِلْوِ
الصَّيَّادِيْنَ. ثُمَّ اَطْلَقْتُ الْفَرَسَ
عَلٰى آثَارِهِمْ لِاَدْرِكَ مِنْ فَصِّ
اَخْبَارِهِمْ وَكُنْتُ اَتَيَقَّنَ اَنَّنِيْ
لَمِنَ الْمُظَفَّرِيْنَ. فَدَنَوْتُ مِنْهُمْ
فَاِذَا هُمْ قَوْمٌ دَرُوْسِ الْبَزَّةِ كَرِيْهِ
الْهَيْئَةِ مَيْسَمُهُمْ كَمِيْسَمِ
الْمُشْرِكِيْنَ وَلِبَاسُهُمْ لِبَاسُ
الْفَاسِقِيْنَ. وَرَاَيْتُهُمْ مُطْلِقِيْنَ
اَفْرَاسَهُمْ كَالْمُغِيْرِيْنَ وَكُنْتُ اُقَيِّدُ
لَحْظِيْ بِاِشْبَاحِهِمْ كَالرَّائِيْنَ
وَكُنْتُ اُسَارِعُ اِلَيْهِمْ كَالْكُمَاةِ

معیوب جانا کہ میں بیٹھا رہوں پیچھے رہنے والوں
اور خوف کھانے والوں کی طرح۔ پس میں کوشش
سے اپنے راستے پر چل پڑا۔ اس تلاش میں کہ
میں اپنی حاجت پوری کروں۔ جسے میں بڑی
مہمات میں سے سمجھتا تھا اور اسے میں دین و دنیا
میں سب سے بڑی چیز تصور کرتا تھا۔ اسی اثناء میں
مَیں نے ہزاروں گھوڑ سوار دیکھے جو گھوڑوں پر سوار
تھے وہ میری طرف جلدی سے آرہے تھے۔ میں
ان کو دیکھ کر شیر دل انسان کی طرح خوش ہوا۔ پس
میں نے اپنے دل میں مزاحمت کیلئے طاقت پائی۔
میں ان کے پیچھے چلنے لگا جیسے کہ شکاری شکار کے
پیچھے چلتا ہے۔ پھر میں نے اپنا گھوڑا ان کے پیچھے
لگا دیا تا کہ ان کے بارے میں حقیقی خبر حاصل
کروں۔ اور مجھے یقین تھا کہ میں ضرور کامیاب ہو
جاؤں گا۔ جب میں ان کے قریب ہوا تو دیکھا کہ
ان لوگوں کے کپڑے میلے کچیلے تھے۔ ان کی شکل
سے کراہت آتی تھی۔ ان کے نشان مشرکین کے
نشان کی طرح تھے اور ان کے لباس فاسقوں کے
لباس تھے۔ پھر میں دیکھتا ہوں کہ انہوں نے
غارت ہونے والوں کی طرح اپنے گھوڑے چھوڑ
دیئے۔ میں نے دیکھنے والوں کی طرح اپنی نگاہ
ان کے جثوں پر پیوست کی ہوئی تھی۔ میں

وَكَانَ فَرَسِيْ كَاَنَّهٗ يُزْجِيْهِ قَآئِدُ الْغَيْبِ كَازْجَآءَ الْحَمُوْلَاتِ بِالْحُدَاةِ وَكُنْتُ عَلٰى طَلَاوَةِ اَقْدَامِهٖ كَالْمُسْتَطْرِفِيْنَ فَمَا لَبِثُوْا اَنْ رَّجَعُوْا مُتَدَهْدِهًا اِلٰى خَمِيْلَتِيْ لِيُزَاحِمُوْا حَوْلِيْ وَحِيْلَتِيْ وَلِيَتْلِفُوْا ثَمَارِيْ وَيَزْعَجُوْا اَشْجَارِيْ وَلِيَشُنُّوْا عَلَيْهَا الْغَارَاتِ كَالْمُفْسِدِيْنَ.

فَاَوْحَشَنِيْ دَخُوْلُهُمْ فِيْ بُسْتَانِيْ وَادَّهَشْتُ بِانْمِرَاقِهِمْ وَوَلُوْجِهِمْ فِيْهَا فَضَجَرْتُ ضَجْرًا شَدِيْدًا وَّقَلِقَ جَنَانِيْ وَشَهِدَ تَوَسُّمِيْ اَنَّهُمْ يُرِيْدُوْنَ اِبَادَةَ اَثْمَارِيْ وَكَسْرَ اَغْصَانِيْ فَبَادَرْتُ اِلَيْهِمْ وَظَنَنْتُ اَنَّ الْوَقْتَ مِنْ مَّخَاشِي اللَّأْوَآءِ وَصَارَتْ اَرْضِيْ مَوْطَنَ الْاَعْدَآءِ.

وَاَوْجَسْتُ فِيْ نَفْسِيْ خِيْفَةً كَالضَّعِيْفِيْنَ الْمُزَوَّدِيْنَ فَقَصَدْتُّ الْحَدِيْقَةَ لِاُفَتِّشَ الْحَقِيْقَةَ فَلَمَّا دَخَلْتُ حَدِيْقَتِيْ وَاسْتَشْرَفْتُ بِتَحْدِيْقِ حَدَقَتِيْ. وَاسْتَطْلَعْتُ

بہادروں کی طرح ان کی طرف جلدی سے آگے بڑھا گویا کہ میرا گھوڑا غیبی طاقت سے چل رہا ہے۔ جیسے کہ اونٹوں کو موسیقی کے ذریعے چلایا جاتا ہے۔ پس میں اس کے قدموں کی تیزی سے بہت خوش تھا۔ خوش ہونے والوں کی طرح۔ ابھی تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ وہ جلدی جلدی میرے باغ کی طرف واپس لوٹے تا کہ میری طاقت اور حیلے سے مزاحمت کریں اور میرے پھلوں کو تلف کر دیں اور میرے درختوں کو اکھیڑ دیں اور فسادیوں کی طرح حملہ کر دیں۔ مجھے ان کا میرے باغ میں داخل ہونے سے ڈر لگا اور ان کے تیر کی طرح تیز واپس آنے سے میں پریشان ہو گیا، شدید پریشان۔ مجھے دل میں قلق معلوم ہوا۔ مجھے لگا گویا کہ وہ میرے پھلوں کو تباہ کرنا چاہتے ہیں اور میری شاخوں کو کاٹنا چاہتے ہیں۔ تب میں ان کی طرف نکلا اور میں نے خیال کیا کہ یہ سخت بے چین کرنے والا وقت ہے اور مجھے لگا کہ میری جگہ دشمنوں نے لے لی ہے۔ میں نے کمزور خوفزدہ لوگوں کی طرح اپنے دل میں خوف محسوس کیا۔ اس وقت میں نے باغ میں جانے کا فیصلہ کیا تا کہ حقیقت معلوم کروں۔ جب میں اپنے باغ میں داخل ہوا اور میں نے اپنی نظر کے

طَلْعَ مَقَامِهِمْ رَاَيْتُهُمْ مِنْ مَّكَانٍ
بَعِيْدٍ فِيْ بَحْبُوْحَةِ بُسْتَانِيْ
سَاقِطِيْنَ مَصْرُوْعِيْنَ كَالْمَيِّتِيْنَ
فَاَفْرَخَ كَرْبِيْ وَاٰمَنَ سَرْبِيْ
وَبَادَرْتُ اِلَيْهِمْ جَذَلًا وَبِأَقْدَامِ
الْفَرِحِيْنَ. فَلَمَّا دَنَوْتُ مِنْهُمْ
وَجَدْتُّهُمْ اَصْبَحُوْا فَرْسٰى كَمَوْتِ
نَفْسٍ وَّاحِدٍ مَيِّتِيْنَ ذَلِيْلِيْنَ
مَقْهُوْرِيْنَ. سَلَخَتْ جُلُوْدُهُمْ
وَشُجَّتْ رَءُوْسُهُمْ وَذُعِطَتْ
حُلُوْقُهُمْ وَقُطِعَتْ اَيْدِيْهِمْ
وَاَرْجُلُهُمْ وَصَرَعُوْا كَالْمُمَزَّقِيْنَ.
وَاُغْتِيْلُوْا كَالَّذِيْنَ سَقَطَ عَلَيْهِمْ
صَاعِقَةٌ فَكَانُوْا مِنَ الْمُحَرَّقِيْنَ.
فَقُمْتُ عَلٰى مَصَارِعِهِمْ عِنْدَ
التَّلَاقِيْ وَعَبَرَاتِيْ يَتَحَدَّرْنَ مِنْ
مَّاٰقِيْ وَقُلْتُ يَا رَبِّ رُوْحِيْ فِدَآءُ
سَبِيْلِكَ لَقَدْ تُبْتَ عَلَيَّ وَنَصَرْتَ
عَبْدَكَ بِنُصْرَةٍ لَّا يُوْجَدُ مِثْلُهٗ فِيْ
الْعَالَمِيْنَ. رَبِّ قَتَلْتَهُمْ بِاَيْدِيْكَ
قَبْلَ اَنْ قَاتَلَ الْاَصْرَعَانُ
وَحَارَبَ الْاِحْتِنَانُ وَبَارَزَ

تیز تیر سے دیکھا تو مجھے ان کا مقام معلوم ہوا میں
نے ان کو دور جگہ سے دیکھا کہ وہ میرے باغ کے
درمیان پچھاڑے ہوئے مُردوں کی طرح گرے
پڑے ہیں۔ میری تکلیف دور ہوگئی اور میرا دل
مطمئن ہوگیا۔ اور میں ان کی طرف بہادر شیر کی
طرح بڑھا خوشی سے قدم اٹھاتے ہوئے۔ جب
میں ان کے قریب ہوا تو میں نے دیکھا کہ وہ
چیرے پھاڑے ہوئے مرے پڑے ہیں جیسے
کہ ایک ذلیل دھتکارے ہوئے کی موت ہوتی
ہے۔ ان کی کھالیں اتری ہوئی تھیں، ان کے سر
زخمی تھے، ان کے گلے گھونٹے ہوئے تھے، ان
کے ہاتھ پاؤں کاٹے ہوئے تھے اور ٹکڑے
ٹکڑے ہوئے تھے۔ وہ ہلاک ہوئے ان لوگوں
کی طرح جن پر بجلی گری ہو اور وہ جل گئے ہوں۔
پس میں ان کے پچھاڑے جانے کی جگہ پر کھڑا
ہوگیا۔ اور میری آنکھوں سے آنسو جاری تھے اور
میں کہتا جارہا تھا اے میرے رب میری روح بھی
تیرے راستے پر فدا ہے۔ یقینا تو نے مجھ پر
رجوع برحمت کیا اور اپنے بندے کی مدد کی۔ ایسی
مدد جس کی پورے جہان میں کوئی مثال نہیں ملتی۔
اے میرے رب تو نے ان کو اپنے ہاتھوں سے قتل
کیا اس سے پہلے کہ دو پہلوان آپس میں لڑیں اور

اَقْتُلَانُ. تَفْعَلُ مَا تَشَآءُ وَلَيْسَ مِثْلُكَ فِي النَّاصِرِيْنَ. اَنْتَ اَنْقَذْتَنِي وَنَجَّيْتَنِي وَمَا كُنْتُ اَنْ اَنْجِيَ مِنْ هٰذِهِ الْبَلَايَا لَوْلَا رَحْمَتُكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ. ثُمَّ اسْتَيْقَظْتُ وَكُنْتُ مِنَ الشَّاكِرِيْنَ الْمُنِيْبِيْنَ. فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ. وَاَوَّلْتُ هٰذِهِ الرُّؤْيَآ اِلٰى نُصْرَةِ اللّٰهِ وَظَفْرِهٖ بِغَيْرِ تَوَسُّطِ الْاَيْدِيْ وَالْاَسْبَابِ لِيُتِمَّ عَلَيَّ نُعَمَآئَهٗ وَيَجْعَلَنِي مِنَ الْمُنْعَمِيْنَ. وَالْآنَ اُبَيِّنَ لَكُمْ تَاوِيْلُ الرُّؤْيَا لِتَكُوْنُوْا مِنَ الْمُبَصَّرِيْنَ. فَاَمَّا شَجُّ الرَّءُوْسِ وَذَعْطُ الْحُلُوْقِ فَتَاوِيْلُهٗ كَسْرُ كِبْرِ الْاَعْدَآءِ وَقَصْمُ اِزْدِهَآئِهِمْ وَجَعْلِهِمْ كَالْمُنْكَسِرِيْنَ. وَاَمَّا تَقْطِيْعُ الْاَيْدِيْ فَتَاوِيْلُهٗ اِزَالَةُ قُوَّةِ الْمُبَارَاتِ وَالْمَمَارَاتِ وَاِعْجَازُهُمْ وَصَدُّهُمْ عَنِ الْبَطْشِ وَحِيَلِ الْمُقَاوَمَاتِ وَانْتِزَاعِ اَسْلِحَةِ الْهَيْجَاءِ مِنْهُمْ

دو بہادر لوگ برابر قسم کے لڑائی کریں۔ اور تو جو چاہتا ہے کرتا ہے تیرے جیسے مددگار کی کوئی مثال نہیں۔ یہ تُو ہی ہے جس نے میری جان خلاصی کرائی اور مجھے نجات دلائی۔ میں اس کی طاقت نہیں رکھتا تھا کہ ان بلاؤں سے نجات پاتا اے سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے اگر تیری رحمت شامل حال نہ ہوتی۔ پھر میری آنکھ کھل گئی اور میں اس وقت شکر کرنے والا رجوع کرنے والا تھا۔ پس تمام تعریف اللہ کیلئے ہے جو کہ جہانوں کا رب ہے۔ میں نے اس رؤیا کی تاویل یہ کی یہ اللہ کی مدد اور اس کی طرف سے کامیابی کی طرف اشارہ ہے بغیر اسباب اور مددگاروں کے۔ تا کہ وہ مجھ پر اپنی نعمتوں کو پورا کرے اور مجھے انعام یافتہ لوگوں میں سے بنائے۔ اب میں تمہیں اس رؤیا کی تاویل بیان کرتا ہوں تا کہ تم بصیرت حاصل کرو۔ پس اس رؤیا میں ان کے زخمی سر اور گھونٹے ہوئے گلوں سے مراد دشمنوں کے تکبر کا توڑنا اور ان کے ناز کو ٹکڑے ٹکڑے کرنا ہے۔ اور جو ہاتھ کاٹنا ہے اس میں اشارہ ہے کہ ان کی لڑائی اور جھگڑے کی قوت زائل ہو جائے گی۔ وہ عاجز ہو جائیں گے مقابلے اور جھگڑے کی تدبیروں سے اور برانگیختہ کرنے والے اسلحے کے چھن جانے کی وجہ سے۔

وَجَعَلَهُمْ مَخْذُوْلِيْنَ مَصْدُوْدِيْنَ. وَاَمَّا تَقْطِيْعُ الْاَرْجُلِ فَتَاوِيْلُهٗ اتْمَامُ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ وَسَدُّ طَرِيْقِ الْمَنَاصِ وَتَغْلِيْقُ اَبْوَابِ الْفِرَارِ وَتَشْدِيْدُ الْاِلْزَامِ عَلَيْهِمْ وَجَعَلَهُمْ كَالْمَسْجُوْنِيْنَ. وَهٰذَا فِعْلُ اللّٰهِ الَّذِىْ قَادِرٌ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَرْحَمُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْزَمُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَفْتَحُ لِمَنْ يَّشَآءُ. وَمَا كَانَ لَهٗ اَحَدٌ مِنَ الْمُعْجِزِيْنَ. اِنَّ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا رُسُلَهٗ وَاٰذُوْا عِبَادَهٗ وَكَفَرُوْا بِاٰيَاتِ اللّٰهِ وَلِقَآءِهٖٓ اُوْلٰٓئِكَ يَئِسُوْا مِنْ رَّحْمَتِهٖ وَاَرْدَاهُمْ ظَنُّهُمْ وَاَهْلَكَهُمْ كِبْرُهُمْ. فَحَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ وَصَارُوْا هَالِكِيْنَ. يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تَتَخَلَّفُوْا عَنْ دَاعِىَ اللّٰهِ وَكُوْنُوْا مَعَ الصَّادِقِيْنَ. لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَةَ رَبِّىْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ فَكَيْفَ اٰسٰى عَلٰى قَوْمٍ لَّا يُحِبُّوْنَ النَّاصِحِيْنَ.

وہ ان کو رسوا اور ذلیل کردے گا۔ یہ جو پاؤں کا کاٹنا ہے اس کی تاویل ان پر اتمام حجت کا پورا ہونا ہے اور ان پر خلاصی کے طریقوں کا بند ہونا اور فرار اور شدت کے دروازوں کا بند ہونا ہے۔ اور ان کو شدت سے ملزم کرنا ہے۔ انہیں قیدی بنانا ہے۔ اور یہ اللہ کا فعل ہے جو کہ ہر چیز پر قادر ہے۔ جسے چاہتا ہے عذاب دیتا ہے اور جس پر چاہے رحم کرتا ہے۔ جسے چاہے عزیمت کا سامنا کراتا ہے اور جسے چاہے فتح سے ہمکنار کرتا ہے۔ کوئی نہیں جو اسے عاجز کرسکے۔ بے شک وہ لوگ جنہوں نے اس کے رسولوں کی تکذیب کی اور اس کے بندوں کو تکلیف پہنچائی اور اللہ کی آیات اور اس کی ملاقات کا انکار کیا یہی وہ لوگ ہیں جو اس کی رحمت سے ناامید ہیں اور ان کے اسی ظن نے ان کو تباہ کیا۔ ان کے تکبر نے ان کو ہلاک کیا۔ پس ان کے اعمال ضائع ہوگئے اور وہ ہلاک ہوگئے۔ اے لوگو! جو ایمان لائے ہو اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور اللہ کی طرف بلانے والے سے پیچھے مت ہٹو اور سچوں کے ساتھ ہوجاؤ۔ میں نے یقیناً تمہیں اپنے رب کا پیغام پہنچادیا ہے اور تمہیں نصیحت کردی ہے۔ پس کیا ہی افسوس ہے ان لوگوں پر جو نصیحت کرنے والوں کو نہیں پسند کرتے۔

ذكر بعض الأنصار

شُكْرًا لِنِعْمَةِ اللّٰہِ الْغَفَّارِ

میرے بعض مددگاروں کا ذکر جو محض اللہ بخشنے والے کی شکرانِ نعمت کی خاطر کر رہا ہوں

مَا زِلْتُ مُذْ اُمِرْتُ مِنْ حَضْرَةِ الرَّبِّ وَاُحْيِيْتُ مِنَ الْحَيِّ ذِي الْعَجَبِ. اَحُنُّ اِلٰى عَيَانِ اَنْصَارِالدِّيْنَ وَلَا حَنِيْنَ الْعَطْشَانِ اِلَى الْمَآءِ الْمَعِيْنِ. وَكُنْتُ اَصْرَخُ فِيْ لَيْلِيْ وَنَهَارِيْ وَاَقُوْلُ يَا رَبِّ مَنْ اَنْصَارِيْ يَا رَبِّ مَنْ اَنْصَارِيْ. اِنِّيْ فَرْدٌ مَّهِيْنٌ. فَلَمَّا تَوَاتِرَ رَفْعُ يَدَالدَّعْوَاتِ وَاَمْتَلأَ مِنْهُ جَوَّ السَّمٰوَاتِ اُجِيْبَ تَضَرُّعِی وَفَارَتْ رَحْمَةُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ. فَاَعْطَانِيْ رَبِّيْ صَدِيْقًا صَدُوْقًا هُوَ عَيْنُ اَعْوَانِيْ وَخَالِصَةُ

جب سے اللہ میرے رب نے مجھے حکم دیا اور زندگی دینے والے خدا نے مجھے زندگی دی تو میرا یہ شوق رہا کہ دین متین کے مددگاروں کو دیکھوں جیسے کہ پیاسے کو صاف پانی پینے کا شوق ہوتا ہے بلکہ اس سے بڑھ کر میرا شوق تھا۔ میں دن رات پکارتا تھا اور کہتا تھا اے میرے رب میرے مددگار کون ہیں؟ میرے مددگار کون ہیں؟ کیونکہ میں تو ایک کمزور بے بس انسان ہوں۔ پس جب میری دعائیں تواتر سے بلند ہوئیں اور ان سے آسمانوں کی فضا بھر گئی تو میری اس تضرع کو قبول کر لیا گیا اور رب العالمین کی رحمت نے جوش مارا۔ پس میرے رب نے مجھے ایک ایسا سچا دوست عطا کیا جو میری آنکھ کا تارا ہے۔ وہ مخلصوں میں سب سے بڑھ کر ہے اور دین متین کی مدد میں وہ میرے دوستوں کا خلاصہ

خُلْصَانِیْ وَسَلَالَةُ اَحِبَّآئِی(3) فِی الدِّیْنِ الْمَتِیْن. اِسْمُهٗ کَصِفَاتِهٖ

اور نچوڑ ہے۔اس کا نام اس کی نورانی صفات کی طرح نورالدین بھیروی ہے۔وہ نسب میں قریشی

حاشیہ 3: وَمِنَ الْاَحِبَّآءِ فِی اللّٰهِ مُنْشِی زَیْنُ الدِّیْنُ مُحَمَّدْ اِبْرَاهِیم بَمْبَئِی وَالْمَوْلَوِی غُلَامِ اِمَامَ مَنِّی بُوْر وَحُبِّی فِیْ اللّٰهِ اَلْمَوْلَوِی غُلَامِ حَسَنْ بِشَاوَرِیْ وَمُحِیُ الدِّیْنِ الشَّرِیْف تَوْنَتِی کَوْرَن وَالسَّرْدَارُ مُحَمَّدْ وَلَایَتْ خَانْ (اَلْمَدْرَاسِی) وَحُبِّی فِیْ اللّٰهِ اَلسَّیِّدِ النَّجِیْبُ اَلْمَوْلَوِیْ مُحَمَّدْ اَحْسَنْ وَحُبِّی فِیْ اللّٰهِ الْمَوْلَوِیْ عَبْدُالْکَرِیْمُ اَلسِّیَالْکَوْتِی سَلَّمَهُ اللّٰهِ الَّذِیْ اَیَّدَنِی وَ اَمَدَّنِی فِیْ تَرْجُمَةِ مَکْتُوْبِیْ هٰذَا وَ هُوَ مِنَ الْمُحِبِّیْنَ الْمُخْلِصِیْنَ وَ هُوَ فِیْ هٰذِهِ الْاَیَّامِ عِنْدِیَ کَانَ لِهَوٰی مُلَاقَاتِیْ وَاسْتِحْسَانُ مُقَامَاتِیْ اَرْغِبُ فِی الْاِغْتِرَابِ وَاسْتَعْذَبُ السَّفْرَالَّذِیْ هُوَ قِطْعَةٌ مِّنَ الْعَذَابِ فَجَزَاهُ اللّٰهُ وَ ثَبَّته عَلٰی سَبِیْلِ الصِّدْقِ وَالصَّوَابِ وَ رَحِمَهُ وَ هُوَ خَیْرُالرَّاحِمِیْنَ وَ مِنْهُمْ مِیْرْزَا خُدَا بَخْش وَ هُوَ فِیْ هٰذِهِ الْاَیَّامِ عِنْدِیْ شَآبٌّ صَالِحٌ مُخْلِصٌ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهُ لِحُبِّی وَ اَتْرَعَ ذَیْلُه مِنْ ثَمَرَاتِ الْاِخْلَاصِ وَ ثَبَّته مَعَ الثَّابِتِیْنَ وَ مِنْهُمْ حُبِّی فِیْ اللّٰهِ الْحَکِیْمُ فَضْلُ الدِّیْنِ اَلْبِهیْرَوِی وَ حُبِّی فِیْ اللّٰهِ اَلشَّیْخ رَحْمَتُ اللّٰهِ الْکُجْرَاتِی وَ حُبِّی فِیْ اللّٰهِ اَلسَّیِّدْ اَمِیْر عَلِیْ شَاه وَالسَّیِّدْ حَامَدْ شَاه وَ حُبِّی فِیْ اللّٰهِ

حاشیہ نمبر 3 : اللہ کی خاطر مجھ سے محبت کرنے والے میرے دوستوں میں منشی زین الدین، محمد ابراہیم بمبئی والے، مولوی غلام امام منی پور والے، اور اللہ کی خاطر محبت رکھنے والے مولوی غلام حسن پشاوری، محی الدین شریف تونتی کورن والے، سردار محمد ولایت خان مدارسی، سید نجیب، مولوی محمد احسن امروہی، اور مولوی عبدالکریم سیالکوٹی ہیں اللہ نہیں سلامت رکھے۔مولوی عبدالکریم سیالکوٹی وہ ہیں جنہوں نے میری تائید کی اور میری مدد کی اس خط کے ترجمہ کرنے میں۔ وہ میرے محبوب مخلصوں میں سے ہیں۔ وہ آج کل میرے پاس ہی رہتے ہیں۔ ان کو میری ملاقات کی خواہش تھی اور وہ میرے مقام کو احسن نظر سے دیکھتے ہیں۔ میری خاطر سفر کی رغبت رکھتے ہیں حالانکہ سفر تکلیف دہ ہوتا ہے۔پس اللہ انہیں اس کی جزا دے اور سچ اور صواب کے راستے پر ثابت قدم رکھے اور ان پر رحم کرے کہ وہ اللہ سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔ انہی دوستوں میں مرزا خدا بخش بھی ہیں یہ صالح مخلص نوجوان ہیں جو آج کل میرے پاس ہیں اللہ نے ان کے سینے کو میری محبت سے کھول دیا ہے۔ اس کے دامن کو اخلاص اور پھلوں سے بھر دیا

النُّوْرَانِیَّةِ **نُوْرُالدِّیْن** هُوَ بِهیْرَوِیْ مَوْلَدًا وَّقَرْشِیٌّ فَارُوْقِیٌّ نَّسَبًا مِّنْ

اور فاروقی ہے۔ وہ اسلام کے بزرگوں میں سے اور شریف اور پاکیزہ لوگوں میں سے ہے۔ اس

الْمُنْشِی غُلَام القَادِرُ اَلْمَعْرُوْف بِالْفَصِیْحِ الْسَیَالْکَوْتِی وَ حُبِّی فِیْ اللّٰهِ اَلنَّوَاب مُحَمَّدْ عَلِی خَانْ رَئِیْس مَالِیْر کَوْتَلَهْ وَ حُبِّی فِیْ اللّٰهِ اَلسَّیِّدْ مُحَمَّدْ تَفَضَّلْ حُسَیْنَ اَتَاوِی وَ حُبِّی فِیْ اللّٰهِ اَلسَّیِّدِ الْهَادِیْ وَ حُبِّی فِیْ اللّٰهِ مُحَمَّدْ خَانْ وَالْمُنْشِی مُحَمَّدْ اَرَوْرَا وَالْمُنْشِی ظَفَرْ اَحْمَدُ کَفُوْر تَلْوِی وَ حُبِّی فِیْ اللّٰهِ اَلْمَوْلَوِی مُحَمَّدْ مَرْدَانْ عَلِی وَالْمَوْلَوِیْ مُحَمَّدْ مَظْهَرْ عَلِی حَیْدَرْآبَادِیْ وَ حُبِّی فِیْ اللّٰهِ اَلْمَوْلَوِیْ بُرْهَانُ الدِّیْنِ اَلْجِهْلَمِی وَ حُبِّی فِیْ اللّٰهِ مِیْر نَاصَرْ نَوَابْ اَلدِّهْلَوِی وَ حُبِّی فِیْ اللّٰهِ اَلْقَاضِیْ ضِیَآءُ الدِّیْن قَاضِی کَوْتِی وَ حُبِّی فِیْ اللّٰهِ اَلْمَوْلَوِیْ اَلسَّیِّدْ مُحَمَّدْ عَسْکَرِیْ خَانْ وَ حُبِّی فِیْ اللّٰهِ اَلْقَاضِی غُلَامِ الْمُرْتَضٰی وَ حُبِّی فِیْ اللّٰهِ عَبْدَالْحَکِیْم خَانْ وَ حُبِّی فِیْ اللّٰهِ رَشِیْدُ الدِّیْن خَانْ وَ حُبِّی فِیْ اللّٰهِ اَلسَّیِّدْ خَصْلَتْ عَلِی شَاه وَ حُبِّی فِیْ اللّٰهِ اَلْمُنْشِی رُسْتَمْ عَلِی وَ حُبِّی فِیْ اللّٰهِ اَلْمُنْشِی عَبْدُاللّٰهِ السَنَوْرِیْ وَالْمِیْرزَا مُحَمَّدْ یُوْسَفْ بِیْك اَلسَّامَانَوِیْ وَالْمُنْشِی مُحَمَّدْ حُسَیْن اَلْمُرَادْ آبَادِیْ وَالْقَاضِی خَوَاجَهْ عَلِی اَللُّدْهَیَانَوِیْ هٰٓؤُلَآءِ مِنْ اَحِبَّائِیْ مِنْهُمْ مَنْ قَصَصْنَا وَمِنْهُمْ مَنْ لَّمْ نَقْصُصْ وَ کُلُّهُمْ مِنَ الْمَخْلَصِیْنَ.

ہے۔ اور اسے ثابت قدم رہنے والوں کی طرح ثابت قدمی عطا کی۔ انہی میں حکیم فضل دین بھیروی ہیں۔ انہی میں شیخ رحمت اللہ گجراتی، سید امیر علی شاہ، سید حامد شاہ، منشی غلام قادر جو کہ سیالکوٹی کے نام سے مشہور ہیں۔ ان میں نواب محمد خان رئیس مالیر کوٹلہ، سید محمد تفضّل حسین اٹاوی، سید ھادی محمد خان، منشی محمد اروڑہ، منشی ظفر احمد کپورتھلہ، مولوی محمد مردان، مولوی محمد مظہر علی حیدر آبادی، مولوی برہان الدین جہلمی، میر ناصر نواب دہلوی، قاضی ضیاء الدین، مولوی سید محمد عسکری خان، قاضی غلام مرتضٰی، عبدالحکیم خان، رشید الدین خان، سید خصلت علی شاہ، منشی رستم علی، منشی عبداللہ سنوری، مرزا محمد یوسف بیگ سامانوی، منشی محمد حسین مرادآبادی اور قاضی خواجہ علی لدھیانوی ہیں۔ یہ سب میرے دوست ہیں جن میں سے کچھ کا ہم نے ذکر کیا ہے اور کچھ کا نہیں۔ اور وہ سب کے سب مخلص ہیں۔

سَادَةِ الْاِسْلَامِ مِنْ ذُرِّيَّةِ النَّجِيْبِيْنَ الطَّيِّبِيْنَ. فَوَصَلْتُ بِوُصُوْلِهٖ اِلَى الْجَذْلِ الْمَفْرُوْقِ. وَاسْتَبْشَرْتُ بِهٖ كَاسْتِبْشَارِ السَّيِّدِ بِالْفَارُوْقِ وَلَقَدْ اَنْسَيْتُ اَحْزَانِيْ مُذْ جَآءَنِيْ وَلَقَانِيْ وَوَجَدْتُّهٗ فِيْ سُبُلِ نَصْرَةِ الدِّيْنِ مِنَ السَّابِقِيْنَ. وَمَا نَفَعَنِيْ مَالُ اَحَدٍ كَمَالِهِ الَّذِيْ اٰتَاهُ لِوَجْهِ اللّٰهِ وَيُؤْتِيْ مِنْ سِنِيْنَ. قَدْ سَبَقَ الْاَقْرَانَ فِي الْبَرَاعَةِ وَالتَّبَرُّعِ وَالْجَدْوٰى وَمَعَ ذٰلِكَ حِلْمُهٗ اَرْسَخُ مِنْ رَّضْوٰى. نَبَذَ الْعِلَقَ لِلّٰهِ تَعَالٰى. وَجَعَلَ كُلَّ اهْتِشَاشِهٖ فِيْ كَلَامِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ. رَاَيْتُ الْبَذْلَ شِرْعَتَهٗ وَالْعِلْمَ نُجْعَتَهٗ. وَالْحِلْمُ سِيْرَتُهٗ وَالتَّوَكُّلُ قُوَّتُهٗ وَمَا رَاَيْتَ مِثْلَهٗ عَالِمًا فِي الْعَالَمِيْنَ. وَلَا فِيْ خُلُقٍ مِّمْلَاقٍ مِنَ الْمُنْعَمِيْنَ وَلَا فِي اللّٰهِ وَلِلّٰهِ مِنَ الْمُنْفِقِيْنَ. وَمَا رَئَيْتُ عَبْقَرِيًّا مِّثْلَهٗ مُذْ كُنْتُ مِنَ الْمُبَصِّرِيْنَ.

کے ملنے سے مجھے وہ خوشی مل گئی جو مجھ سے جدا ہوگئی تھی۔ میں اس کے ملنے سے ایسے ہی خوش ہوا جیسے کہ حضرت محمد ﷺ عربی حضرت عمر فاروقؓ کے ملنے سے خوش ہوئے تھے۔ جب وہ میرے پاس آیا اور مجھے ملا تو میں اپنے سارے غم بھول گیا۔ میں نے اسے نصرت دین میں سبقت لے جانے والوں میں سے پایا۔ مجھے اتنا نفع کسی کے مال نے نہیں دیا جتنا اس کے مال نے جو اس نے محض اللہ کی رضا کیلئے دیا۔ اور کئی سالوں سے دے رہا ہے۔ اس نے اپنے ساتھیوں سے نیکی میں، نیکی کرنے میں اور عطیہ دینے میں سبقت حاصل کر لی۔ اس کے علاوہ اس کی بردباری میری رضا سے بڑھ کر تھی۔ اس نے اللہ تعالیٰ کیلئے تمام تعلقات چھوڑ دیئے اور اس کی ساری خوشی رب العالمین کے کلام میں ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ خرچ کرنا اس کا شعار اور علم اس کی خوراک ہے بردباری اس کی سیرت اور توکل اس کی قوت ہے۔ میں نے جہان میں ایسا کوئی اور نہیں دیکھا۔ میں نے مخلوق میں سے منعم لوگوں میں ایسا درویش صفت کوئی نہیں پایا۔ اللہ کیلئے اور اس کی راہ میں خرچ کرنے کیلئے اس جیسا کوئی نہیں۔ میں نے اس جیسا عظیم بے مثال انسان نہیں دیکھا۔ جب وہ میرے پاس آیا اور مجھ سے ملاقات کی اور

وَلَمَّا جَآءَنِيْ وَلَاقَانِي وَوَقَعَ
نَظْرِيْ عَلَيْهِ رَاَيْتُهٗ اٰيَةً مِّنْ
اٰيَاتِ رَبِّي وَاَيْقَنْتُ اَنَّهٗ دُعَآئِيَ
الَّذِيْ كُنْتُ اُدَاوِمُ عَلَيْهِ وَاُشْرِبُ
حِسِّي وَنَبَّأَنِي حَدَسِي اِنَّهٗ مِنْ
عِبَادِ اللّٰهِ الْمُنْتَخَبِيْنَ. وَكُنْتُ
اَكْرَهُ مَدْحَ النَّاسِ وَحَمْدَهُمْ
وَبَثُّ شُمَآئِلِهِمْ خَوْفًا مِنْ اَنَّهٗ
يَضُرُّ اَنْفُسَهُمْ وَلٰكِنَّنِي اَرٰى اَنَّهٗ
مِنَ الَّذِيْنَ اِنْكَسَرَتِ جَذْبَاتُهُمُ
النَّفْسِيَّةُ وَاُزِيْلَتْ شَهَوَاتُهُمُ
الطَّبْعِيَّةُ وَكَانَ مِنَ الْاٰمِنِيْنَ. وَمِنْ
اٰيَاتِ كَمَالِهٖ اَنَّهٗ لَمَّا رَاٰى جَرُوْحَ
الْاِسْلَامِ وَوَجَدَهٗ كَالْغَرِيْبِ
الْمُسْتَهَامِ اَوْ كَشَجَرٍ اُزْعِجَ مِنَ
الْمَقَامِ اَشْعَرَ هَمًّا وَّانْكَدَرَ
عَيْشُهٗ غَمًّا وَّقَامَ لِنُصْرَةِ الدِّيْنِ
كَالْمُضْطَرِّيْنَ وَصَنَّفَ كُتُبًا
اِحْتَوَتْ عَلٰى اِفَادَةِ الْمَعَانِي
الْوَافِرَةِ وَانْطَوَتْ عَلَى الدَّقَائِقِ
الْمُتَكَاثِرَةِ وَلَمْ يُسْمَعْ مِثْلُهَا فِي
كُتُبِ الْاَوَّلِيْنَ عِبَارَاتُهَا مَعَ

جوں ہی میری نظر اس پر پڑی تو میں نے دیکھا کہ وہ میرے رب کی نشانیوں میں سے ایک نشان ہے۔ اور مجھے یقین ہو گیا کہ وہ میری اس دعا کا نتیجہ ہے جس پر میں نے دوام اختیار کیا تھا۔ میری حس نے اور میری بصیرت نے مجھے بتا دیا کہ وہ اللہ کے منتخب بندوں میں سے ہے۔ میں لوگوں کی تعریف کرنا اور مدح کرنا ناپسند کرتا ہوں اور ان کے اچھے اخلاق کو اس خوف سے بیان نہیں کرتا کہ اس سے ان کے نفسوں کو نقصان نہ پہنچے۔ لیکن میں دیکھتا ہوں کہ وہ ان لوگوں میں سے ہے جن کے نفسانی جذبات مٹ گئے ہیں ان کی جسمانی شہوات زائل ہو گئی ہیں۔ اور وہ اس نقصان سے امن میں ہیں۔ اس کے کمال نشانوں میں یہ نشان ہے کہ جب اس نے دیکھا اسلام زخمی ہو گیا ہے اور اس کی حالت ایک پریشان حال مسافر کی سی ہے یا اس درخت کی سی ہے جسے اپنے مقام سے اکھیڑ دیا گیا ہے۔ تو نورالدین کو غم لاحق ہو گیا، اس کی زندگی کی خوشی غم میں بدل گئی اور وہ مضطر لوگوں کی طرح دین کی مدد کیلئے کھڑا ہو گیا۔ اس نے اسلام کی حقانیت کے بارے میں کتابیں لکھیں جو کہ وسیع معانی رکھتی ہیں اور انتہائی مفید ہیں۔ یہ کتابیں باریک متاثر کن نکات پر مشتمل ہیں۔ میں نے اس کی مثال پہلی کتابوں میں نہیں

رِعَايَةِ الْاِيْجَازِ مَمْلُوَّةً مِنَ الْفَصَاحَةِ. وَاَلْفَاظُهَا فِيْ نِهَايَةِ الرَّشَاقَةِ وَالْمَلَاحَةِ. تَسْقِيْ شَرَابًا طَهُوْرًا لِلنَّاظِرِيْنَ. وَمِثْلُ كُتُبِهٖ كَحَرِيْرٍ يُضَمَّخُ بِعَبِيْرٍ ثُمَّ يُلَفُّ فِيْهِ مِنْ دُرَرٍ وَّيَوَاقِيْتٍ وَّ مِسْكٍ كَثِيْرٍ. ثُمَّ يُرْتَنُ فِيْهِ الْعَنْبَرُ وَيَجْعُل كُلُّه كَالْعَجِيْنَ.

وَلَا شَكَّ اَنَّهَا جَامِعَةٌ مَا تَفَرَّقَ فِيْ غَيْرِهَا مِنَ الْفَوَائِدِ. فَاقَتْ مَا عَدَاهَا لِكَثْرَةِ مَا حَوَاهَا مِنَ الشَّوَارِدِ وَالزَّوَآئِدِ وَلِجَذْبِ الْقُلُوْبِ بِحِبَالِ الْاَدِلَّةِ وَالْبَرَاهِيْنَ. طُوْبٰى لِمَنْ حَصَلَهَا وَعَرَفَهَا وَقَرَءَهَا بِاِمْعَانِ النَّظْرِ فَلَا يَجِدُ مِثْلَهَا مِنْ مَّعِيْن. وَمَنْ اَرَادَ حَلَّ غَوَامِضِ التَّنْزِيْلِ وَاسْتِعْلَامِ اَسْرَارِ كِتَابِ الرَّبِّ الْجَلِيْلِ فَعَلَيْهِ بِالْاِشْتِغَالِ بِهٰذِهِ الْكُتُبِ وَبِالْعُكُوْفِ عَلَيْهَا فَاِنَّهَا كَافِلَةٌ بِمَا يَبْغِيْهِ الطَّالِبُ

دیکھی۔ ان کتابوں کی عبارتیں مختصر ہونے کے علاوہ فصاحت سے بھری ہوئی ہیں۔ ان کے الفاظ کا چناؤ نہایت ہی عمدہ اور میٹھا ہے۔ وہ دیکھنے والوں کو پاکیزہ شراب کی طرح سیر کرتی ہیں۔ اس کی کتابوں کی مثال ایسی ہے جیسے کہ خوشبو میں لپٹا ہوا ریشم۔ پھر اس میں موتی اور یاقوت پروئے جائیں۔ اور اس میں بے شمار کستوری ہو پھر اسے عنبر میں گوندھا جائے اور ایک صحت مند معجون بنایا جائے۔

وہ خوبیاں جو متفرق کتابوں میں پائی جاتی ہیں وہ اس کی کتابوں میں جامع انداز میں موجود ہیں۔ وہ فوقیت رکھتی ہیں ان دوسری کتابوں پر اس لئے کہ ان میں انوکھے مضامین اور معانی ہیں۔ وہ دلیل اور براہین سے دلوں کو کھینچنے والی ہیں۔ پس خوش قسمت ہے وہ شخص جو ان کتابوں کو حاصل کرے اور پوری لگن سے ان کی معرفت پائے اور باریک بین نظروں سے ان کو پڑھے۔ کیونکہ ان جیسا معاون اس کو کہیں نہیں ملے گا۔ جو شخص قرآن مجید کی گہرائی میں اترنا چاہتا ہے اور رب جلیل کی کتاب قرآن کے اسرار جاننا چاہتا ہے تو چاہیئے کہ ایسا شخص ان کتابوں میں غرق ہوجائے اور ان میں غور سے نظر ڈالے کیونکہ یہ اس ذہین طالب علم کیلئے کافی ہیں جو ان معانی

الذَّهِيْنُ. يُصْبِي الْقُلُوْبَ اَرِيْجَ رِيْحَانِهَا وَالثَّمَرَاتُ مُسْتَكْثِرَةٌ فِيْ اَغْصَانِهَا. وَلَا شَكَّ اَنَّهَا جَنَّةٌ قُطُوْفُهَا دَانِيَةٌ لَا يُسْمَعُ فِيْهَا لَاغِيَةٍ نَزَلَ لِلطَّيِّبِيْنَ. مِنْهَا فَصْلُ الْخِطَابِ لِقَضَايَا اَهْلُ الْكِتَابِ وَمِنْهَا تَصْدِيْقُ الْبَرَاهِيْنَ. تَنَاسِقَ فِيْهَا جَزِيْلُ الْمَعَانِيْ مَعَ مَتَانَةِ الْاَلْفَاظِ وَلَطَافَةِ الْمُبَانِي. حَتى صَارَتْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّلْمُؤَلِّفِيْنَ. وَيُتَمَنَّى الْمُتَكَلِّمُوْنَ اَنْ يَّنْسِجُوْا عَلٰى مِنْوَالِهَا وَتَرَنَّمَتْ بِالثَّنَآءِ عَلَيْهَا اَلْسِنَةُ النِّحْرِيْرِيْنَ. جَوَاهِرُهَا تَفُوْقُ جَوَاهِرِ النَّحُوْرِ وَدُرُرُهَا فَاقَتْ دُرَرَ الْبُحُوْرِ. وَاَنَّهَا اَحْسَمَ دَلِيْلٌ عَلٰى كَمَالَاتِهٖ وَاَقْطَعُ بُرْهَانٍ عَلٰى رَيَّا نَفَخَاتِهٖ وَسَتَعْمَلُوْنَ نَبَأَهَا بَعْدَ حِيْن.

قَدْ شَمَّرُ الْمُؤَلِّفُ الْفَاضِلُ فِيْهَا لِتَفْسِيْرِ نُكَاتِ الْقُرْآنِ عَنْ سَاقِ الْجِدِّ وَالْعِنَايَةِ.

کو حاصل کرنا چاہتا ہے۔ ان کتابوں کی خوشبو سے دل مائل ہوتے ہیں۔ ان کتابوں کی شاخیں بیشمار پھلوں سے لدی ہوئی ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ کتابیں وہ باغ ہیں جس کے پھل قریب ہیں جس میں کوئی لغو بات نہیں۔ یہ پاکیزہ لوگوں کیلئے اتری ہیں، ان کتابوں میں فصل الخطاب لقضایا اہل کتاب اور تصدیق براہین احمدیہ ہیں۔ ان میں عمدہ الفاظ اور معانی میں مناسبت ہے۔ ان میں الفاظ کی مضبوطی اور مطالب کی باریکی پائی جاتی ہے۔ یہ کتابیں مصنفین کے لئے بہترین نمونہ ہیں۔ متکلم یہ آرزو کرتے ہیں کہ وہ اس کے انداز کو اپنائیں۔ عالموں کی زبانیں ان کی تعریف کے گن گاتی ہیں۔ ان میں موجود جواہر عقلمندوں کے جواہر پر فوقیت رکھتے ہیں۔ ان کے موتی سمندروں کے موتیوں پر فوقیت رکھتے ہیں۔ یہ اپنے اعلیٰ ترین کمال میں قاطع دلیل ہیں۔ یہ مصنف کی خوبیوں کو آشکارا کرتی ہیں۔ اس کی خوبیوں کو تم عنقریب جان لوگے۔

ان کتابوں میں فاضل مؤلف نے قرآن کے نکات کی تفسیر کو پوری کوشش اور مستعدی سے بیان کیا ہے۔ ان کتابوں میں اس نے تحقیق کی

وَاَعْتَنٰى فِي تَحْقِيْقِهٖ بِاتِّفَاقِ الرِّوَايَةِ وَالدِّرَايَةِ فَوَاهًا لِهِمَمِهِ الْعَالِيَةِ وَاَفْكَارِهِ الْوَقَّادَةِ الْمَرْضِيَّةِ. فَهُوَ فَخْرُ الْمُسْلِمِيْنَ لَهٗ مَلِكَةٌ عَجِيْبَةٌ فِيْ اِخْرَاجِ دَقَآئِقِ الْقُرْآنِ وَبَثِّ كُنُوْزِ حَقَآئِقِ الْفُرْقَانِ. وَلَا شَكَّ اَنَّهٗ يَنَوَّرُ مِنْ اَنْوَارِ مِشْكٰوةِ النُّبُوَّةِ. وَيَاْخُذُ نُوْرًا مِنْ نُوْرِ النَّبِيِّ ﷺ بِمُنَاسِبَتِهٖ شَاْنَ الْفُتْوَةِ وَطَهَارَةِ الطِّيْنِ. اِمْرَءٌ عَجِيْبٌ وَفَتًى غَرِيْبٌ. تَتَفَجَّرُ اَنْهَارُ اَنْوَارُ الْاَسْرَارِ بِلَمْحَةٍ مِّنْ لَّمْحَاتِهٖ. وَتَتَدَفَّقُ مَنَاهِلُ الْاَفْكَارِ بِرَشْحَةٍ مِّنْ رَّشْحَاتِهٖ. وَهٰذَا فَضْلُ اللهِ يَهَبُ لِمَن يَّشَآءُ وَهُوَ خَيْرُ الْوَاهِبِيْنَ. لَا رَيْبَ فِيْٓ اَنَّهٗ نُخْبَةُ الْمُتَكَلِّمِيْنَ وَزُبْدَةُ الْمُؤَلِّفِيْنَ يَشْرَبُ النَّاسُ مِنْ عُبَابِ زُلَالِهٖ وَيَشْتَرِيْ كَشَرَابٍ طَهُوْرٍ قَوَارِيْرَ مَقَالِهٖ هُوَ فَخْرُ الْبَرَرَةْ وَالْخِيَرَةِ وَفَخْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ قَلْبِهٖ اَنْوَارٌ

خاطر روایات اور درایت کو اکٹھا کیا ہے۔ واہ! کیا بلند اس کی ہمت ہے۔ اور اس کے روشن افکار پسندیدہ اور خوش کن ہیں۔ وہ مسلمانوں کا فخر ہے۔ قرآن کے باریک نکات بیان کرنے میں اس کو عجیب ملکہ عطا کیا گیا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں وہ چراغ نبویؐ کے انوار سے روشن ہوا ہے۔ اس نے یہ نور حضرت نبی کریمؐ کے نور سے لیا ہے، اپنی جواں مردی اور پاک سرشت کی مناسبت سے۔ عجیب انسان اور عمدہ نوجوان ہے۔ اس کے جھپکنے میں اسرار کے انوار پھوٹ پڑتے ہیں۔ آہستہ آہستہ اس کے قلم سے شیریں پانی جیسے افکار امڈ پڑتے ہیں۔ یہ محض اللہ کا فضل ہے وہ جسے چاہے اسے یہ عطا کرتا ہے اور وہ سب سے بڑھ کر عطا کرنے والا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ متکلمین کا سردار ہے اور مؤلفین کا نچوڑ ہے۔ لوگ اس کے میٹھے پانی سے بکثرت پیتے ہیں۔ اس کی گفتگو کو شیشے کے پیالے میں پاکیزہ شراب کی طرح لے جاتے ہیں۔ وہ نیکوکاروں اور خیر کرنے والوں اور مومنین کا فخر ہے۔ اس کے دل میں روشن انوار ہیں لطیف اور باریک نکات کے معارف اور حقائق، اسرار اور رازوں کے راز۔ روحانی لوگوں کیلئے اس میں

سَاطِعَةٌ مِنَ اللَّطَآئِفِ وَالدَّقَآئِقِ
وَالْمَعَارِفِ وَالْحَقَآئِقِ. وَالْاِسْرَارِ
وَاَسْرَارِ الْاَسْرَارِ وَلَمَعَاتِ
الرُّوْحَانِيِّيْنَ. اِذَا تَكَلَّمَ
بِكَلِمَاتِهِ النَّظِيْفَةِ الطَّيِّبَةِ
وَمَلْفُوْظَاتِهِ الْبَدِيْعَةِ الْمُرْتَجَلَةِ
الْمُبْتَكِرَةِ فَكَاَنَّهٗ يُصْبِي الْقُلُوْبَ
وَالْاَرْوَاحَ بِالْاَغَانِي اللَّطِيْفَةِ
وَالْمَزَامِيْرِ الدَّاوُدِيَّةِ الذَّفِيْفَةِ
وَيُجِيْءُ بِخَارِقٍ مُّبِيْنٍ. يَخْرُجُ
الْحِكْمَةُ مِنْ فَمِهٖ عِنْدَ سَرْدِ
الْحَدِيْثِ وَسُوْقِ الْكَلَامِ كَاَنَّهَا
عِبَبٌ مُّنْدَفِقَةٌ مَتْوَالِيَةٌ
مُتَصَاعِدَةٌ اِلٰٓى اَفْوَاهِ السَّامِعِيْنَ.
وَاِنِّيْ قَدْ اَطْلَقْتُ اُجَرِّدُ فِكْرِيْ
اِلٰى كَمَالَاتِهٖ فَوَجَدْتُّهٗ وَحِيْدَ
الدَّهْرِ فِيْ عُلُوْمِهٖ وَاَعْمَالِهٖ وَبِرِّهٖ
وَصَدَقَاتِهٖ وَاِنَّهٗ لَوْذَعِيٌّ اَلْمَعِيٌّ
نُخْبَةُ الْبَرَرَةِ. وَزُبْدَةُ الْخِيَرَةِ.
اُعْطِيَ لَهُ السَّخَآءُ وَالْمَالُ
وَعُلِّقَتْ بِهِ الْآمَالُ فَهُوَ سَيِّدُ
خَدَمِ الدِّيْنِ وَاِنِّيْ عَلَيْهِ مِنَ

چمک دمک ہے۔ جب وہ اپنے صاف اور پاک کلام کے ساتھ بات کرتا ہے اور فی البدیع ملفوظات سناتا ہے جن میں تازہ نکات ہوتے ہیں تو وہ دلوں کو اور روحوں کو اپنا گرویدہ بنالیتا ہے جس طرح کہ لطیف موسیقی اور خوش کن دھیمی داؤدی مزامیر انسان کو کھینچ لیتے ہیں۔ وہ کھلے خوارق لایا ہے۔ حدیث بیان کرنے میں اس کے منہ سے حکمت نکلتی ہے۔ اور جب وہ روانی سے کلام کرتا ہے تو ایسے معلوم ہوتا ہے کہ گویا پانی اٹڈ اٹڈ کر تہہ در تہہ سامعین کے منہ تک پہنچ جاتا ہے۔ میں نے اس کے کمالات کیلئے اپنی فکر کے گھوڑے دوڑائے تو اسے اس زمانے میں، اپنے علوم، اپنے اعمال، اپنی نیکی اور اپنے صدقات میں لاثانی پایا۔ وہ روشن دماغ، نیکوکار، خیرات میں اعلیٰ اور یکتا ہے۔ اسے مال اور سخاوت دونوں عطا کئے گئے ہیں۔ اس کے ساتھ لوگوں کی توقعات وابستہ ہیں۔ وہ دین کے خادموں کا سردار ہے اور میں اس پر رشک کرتا ہوں۔ خواہشات رکھنے والے اس کے صحن میں آتے ہیں اور اس کی ہتھیلی سے راحت پاتے ہیں۔ وہ اس سے اپنا منہ نہیں موڑتا جو اس کی زیارت کرنے آتا ہے یا اس کے گھر آنے کا ارادہ رکھتا

الْغَابِطِيْنَ. يَنْزِلُ اَهْلُ الْآمَالِ بِسَاحَتِهٖ وَيَسْتَنْزِلُوْنَ الرَّاحَةَ مِنْ رَّاحَتِهٖ فَلَا يَلْوِيْ عِذَرَاهُ عَمَّنْ اِزْدَارَهٗ وَاَمَّ دَارَهٗ. وَيَنْفَعُ بِعَرَفِهٖ مَنْ وَّافَاهُ مِنَ الْمُمْلَقِيْنَ. وَهُوَ يَجِدُ لِلُقْيَانِيْ بِكَمَالِ مَيْلِ الْجَنَانِ. كَوَجْدِ الْمُثْرِيْ بِالْعِقْيَانِ. يَأْتِيْ مِنْ بَلَادٍ نَازِحَةٍ عَلٰٓى أَقْدَامِ الْمُحَبَّةِ وَالْيَقِيْنِ. فَتًى طَيِّبُ الْقَلْبِ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهٗ يَسْعٰى اِلَيْنَا بِجَهْدِ طَاقَتِهٖ وَلَوْ وَجَدَ فَوَاقَ نَاقَةٍ. اَنْثَالَ اللّٰهُ عَلَيْهِ مِنْ جَوَآئِزِ الْمَجَازَاتِ وَوَصَائِلِ الصِّلَاتِ وَاُيِّدَ بِبُقَآئِهِ الْاِسْلَامُ وَالْمُسْلِمِيْنَ. لَهٗ بِقَلْبِيْ عَلَقٌ عَجِيْبَةٌ وَفِيْ قَلْبِهٖ نَفُوْحٌ غَرِيْبَةٌ يَخْتَارُ فِيْ حُبِّيْ اَنْوَاعُ الْمَلَامَةِ وَالتَّعْنِيْفِ وَمَفَارَقَةِ الْمَأْلِفِ وَالْاَلِيْفِ وَيَتَسَنّٰى لَهٗ هِجْرُ الْوَطْنِ لِسِمَاعِ كَلَامِيْ وَيَدَعُ التَّذَكُّرَ لِلْمُعَاهِدِ لِحُبِّ مَقَامِيْ. وَيَتْبَعُنِيْ فِيْ كُلِّ اَمْرِيْ كَمَا يَتْبَعُ

ہے۔ ملاقاتیوں میں سے جو اسے ملتا ہے وہ اس کی سخاوت سے متاثر ہوتا ہے۔ وہ مجھے ملنے کیلئے پورے دل سے شوق رکھتا ہے۔ جس طرح کہ مالدار سونے کو حاصل کرنے کی خواہش رکھتا ہے۔ وہ دور شہروں سے محبت اور یقین کے قدموں کے ساتھ ملاقات کو آتا ہے۔ وہ پاک دل نوجوان ہے، ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔ وہ ہماری طرف پوری طاقت کے ساتھ آتا ہے۔ خواہ اسے تھوڑا ہی وقت ملے۔ اللہ نے اس پر بڑے بڑے انعامات اور مسلسل برکات سے رجوع کیا ہے۔ اسلام اور مسلمانوں کی بقاء کیلئے اللہ نے اس کی تائید کی ہے۔ اس کے ساتھ میرے دل کو عجیب تعلق ہے۔ اس کے دل میں عجیب روحانی خوشبو ہے۔ میری محبت میں اس نے انواع واقسام کی ملامت اور رسوائی اختیار کی۔ اور اس محبت میں اس نے وطن اور دوستوں سے مفارقت اختیار کی۔ میرے کلام کو سننے کیلئے اس کو اپنا وطن چھوڑنا آسان لگتا ہے۔ میرے مقام کی محبت میں اس نے اپنے وطن کا تذکرہ چھوڑ دیا۔ وہ ہر معاملے میں میری اس طرح پیروی کرتا ہے جس طرح کہ نبض کی حرکت ہر سانس کے ساتھ ہوتی ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ

حَرْكَةَ النَّبِضِ حَرْكَةَ التَّنَفُّسِ وَاَرَاهُ فِيْ رِضَائِيْ كَالْفَانِيْنَ. اِذَا سُئِلَ اَعْطٰى وَلَمْ يَتَبَاطَأْ وَاِذَا دُعِيَ اِلٰى خُطَّةٍ فَهُوَ اَوَّلُ الْمُلَبِّيْنَ. قَلْبُهٗ سَلِيْمٌ وَخَلْقُهٗ عَظِيْمٌ كَرْمُهٗ كَغَزَارَةِ السُّحْبِ وَصُحْبَتُهٗ يَصْلِحُ قُلُوْبَ الْمُتَفَشِّتِيْنِ وَوَثْبُهٗ عَلٰى اَعْدَآءِ الدِّيْنِ وَثْبَتُهٗ شِبْلَ مَثَارٍ. قَدْ اَمْطَرَ الْاَحْجَارَ عَلٰى كُفَّارٍ. وَنَقَّرَ عَنْ مَسَائِلِ الْوَيْدِيِّيْنَ وَنَقَّبَ وَنَزَّلَ فِيْ بُقْعَةِ النُّوْكِيْ وَعَاقَبَ فَجَعَلَ سَافِلَ اَرْضِهِمْ عَالِيَهَا وَثَقَّفَ كُتُبَهٗ تَثْقِيْفَ الْعَوَالِيْ لِاِفْضَاحِ الْمُكَذِّبِيْنَ. فَاَخْزَى اللّٰهُ الْوَيْدِيِّيْنَ عَلٰى يَدِهٖ فَكَانَ وَجُوْهُهُمْ اَسِفَتْ رِمَادًا وَاُشْرِبَتْ سَوَادًا وَصَارُوْا كَالْمَيِّتِيْنَ. ثُمَّ اَرَادُوْا الْكَرَّةَ وَلٰكِنْ كَيْفَ يُحْيَ الْاَمْوَاتُ بَعْدَ مَوْتِهِمْ فَرَجَعُوْا كَالْمُخَفِّقِيْنَ. وَلَوْ كَانَ لَهُمْ

وہ میری رضا میں مکمل فنا ہے۔ جب اس سے مانگا جاتا ہے تو دے دیتا ہے اور سستی ہرگز نہیں کرتا۔ جب اسے کسی کام کیلئے بلایا جاتا ہے تو سب سے پہلے لبیک کہنے والوں میں سے ہوتا ہے۔ وہ قلب سلیم رکھتا ہے اور اس کا اخلاق بلند ہے۔ اس کی سخاوت برسنے والے بادلوں کی مانند ہے۔ اس کی صحبت بدحال لوگوں کے دلوں کی اصلاح کرنے والی ہے۔ دین کے دشمنوں پر اس کا حملہ نوجوان شیر کے حملے جیسا ہوتا ہے۔ گویا کہ کفار پر پتھروں کی بارش برسادی۔ وہ ویدوں کے مسائل کی کھوج میں لگا رہتا ہے۔ وہ ان کی کمزوریوں کو پکڑتا اور انہیں اتنی سزا دیتا ہے کہ ان کیلئے زمین تہہ و بالا کر دیتا ہے۔ اس نے ان کی کتابوں کو دلائل کے نیزوں سے برباد کر دیا۔ تا کہ جھٹلانے والوں کو رسوا کرے۔ اللہ نے ہندوؤں کو اس کے ہاتھ رسوا کیا اور ان کے چہروں پر ہوائیاں اڑنے لگیں۔ گویا کہ ان پر سیاہی چھا گئی اور وہ مردہ کی طرح ہو گئے۔ پھر ہندوؤں نے دوبارہ ارادہ کیا لیکن مردے مرنے کے بعد کس طرح زندہ ہو سکتے ہیں پس وہ نامراد ہی واپس لوٹے۔ اگر ان میں تھوڑی سی حیا ہوتی تو پھر مقابلے میں نہ آتے۔ لیکن خجالت اور بے

نَصِيْبٌ مِّنَ الْحَيَآءِ لَمَا عَادُوْا وَلٰكِنْ صَارِ الْوِقَاحَةُ كَالتَّحْجِيْلَ فِيْ حِلْيَةِ هٰذَا الْجِيْلِ فَهُمْ يَصُوْلُوْنَ كَمَذْبُوْحِيْنَ. والْفَاضِلُ النَّبِيْلُ الْمُوْصُوْفُ مِنْ اَحَبِّ اَحِبَّائِىْ وَهُوَ مِنَ الَّذِيْنَ بَايَعُوْنِىْ وَاَخْلَصُوْا مَعَ نِيَّةَ الْعَقْدِ وَاَعْطُوْنِىْ صَفْقَةَ الْعَهْدِ. علىٰٓ اَنْ لَّا يُؤْثِرُوْا شَيْئًا عَلَى اللّٰهِ لِأَحَدٍ. فَوَجَدْتُّهٗ مِنَ الَّذِيْنَ يُرَاعُوْنَ عُهُوْدَهُمْ وَيَخَافُوْنَ رَبَّ الْعَالَمِيْنَ. وَهُوَ فِى هٰذِهِ الزَّمَنِ الَّذِيْنَ تَتَطَآئِرُ فِيْهِ الشُّرُوْرِ كَالْمَآءِ الْمَعِيْنِ اَلَّذِىْ يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمِنَ الْمُغْتَنِمِيْنَ. مَآ اٰنَسْتُ فِيْ قَلْبِ اَحَدٍ مَحَبَّةَ الْقُرْآنِ كَمَا اَرٰى قَلْبُهٗ مَمْلُوًّا بِمُوَدَّةِ الْفُرْقَانِ شَغَفَهٗ الْقُرْآنِ حُبًّا وَفِى مَيْسَمِهٖ يَبْرُقُ حُبَّ اٰيَاتٍ مُّبِيْنٍ. يُقْذَفُ فِيْ قَلْبِهٖ اَنْوَارُ مِّنَ اللّٰهَ الرَّحْمٰنِ فَيُرٰى بِهَا مَاكَانَ بَعِيْدًا مُحْتَجِبًا مِنْ دَقَآئِقِ

شرمی انسانی نسل کا زیور ہو گیا ہے۔ پس وہ ذبح شدہ لوگوں کی طرح دوبارہ حملہ کرتے ہیں۔ یہ موصوف فاضل، لائق فائق میرے دوستوں میں بہترین دوست ہے۔ اور ان لوگوں میں سے ہے جنہوں نے خلوص کے ساتھ میری بیعت کی اور پھر اس بیعت کے عقد کو خوب نبھایا۔ اس نے مجھ سے پکا وعدہ کیا کہ وہ اللہ واحد پر کسی چیز کو ترجیح نہیں دے گا۔ میں نے اسے ان لوگوں میں سے پایا جو اپنے عہد کا پاس رکھنے والے ہیں اور رب العالمین سے ڈرتے ہیں۔ اور وہ اس زمانے میں جبکہ شر ہر طرف اڑ رہا ہے میٹھے پانی کی حیثیت رکھتا ہے، جو آسمان سے اترتا ہے۔ وہ اس وقت غنیمت کی حیثیت رکھتا ہے۔ میں نے قرآن کی اتنی محبت کسی دل میں نہیں دیکھی جیسا کہ اس کے دل کو قرآن کی محبت سے بھرا ہوا پاتا ہوں۔ اس کا سارا شوق قرآن کی محبت ہے۔ اس کے چہرے سے قرآن مجید کی آیات کی محبت ٹپکتی ہے۔ اس کے دل میں اللہ رحمن نے انوار ڈال دیئے۔ ان انوار سے وہ قرآن کے ان مخفی نکات کو دیکھ لیتا ہے جو عام آنکھوں سے دور ہیں۔ میں اس کی خوبیوں پر اکثر رشک کرتا ہوں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا رزق ہے وہ اپنے بندوں میں سے جسے

الْقُرْآنِ وَيَغْبِطُنِي اَكْثَرَ مَآثِرِهٖ وَهٰذَا رِزْقٌ مِّنَ اللّٰهِ يَرْزُقُ عِبَادَهٗ كَيْفَ يَشَآءُ. وَهُوَ خَيْرُ الرَّازِقِيْنَ. قَدْ جَعَلَهُ اللّٰهُ مِنَ الَّذِيْنَ ذَوِيْ الْاَيْدِي وَالْاَبْصَارِ. وُدِعَ كَلَامُهٗ مِنْ حَلَاوَةٍ وَّطِلَاوَةٍ لَّا يُوْجَدُ فِيْ غَيْرِهٖ مِنَ الْاَسْفَارِ. وَلِفِطْرَتِهٖ مُنَاسَبَةٌ تَآمَّةٌ بِكَلَامِ الرَّبِّ الْجَلِيْلِ. وَكَمْ مِّنْ خَزَآئِنٍ فِيْهِ اُوْدِعَتْ لِهٰذَا الْفَتَى النَّبِيْلِ. وَهٰذَا فَضْلُ اللّٰهِ لَا مَنَازِعَ لَهٗ فِيْ اِرْزَاقِهٖ. فَمَنْ عِبَادِهٖ رِجَالٌ مَّآ اُعْطِيَ لَهُمْ بَلَالَةٌ وَّرِجَالٌ اٰخَرُوْنَ اُعْطِيَ لَهُمْ غُمْرٌ وَّمَا هُمْ بِهٖ مِنَ الْمُتَعَلِّلِيْنَ. وَلَعُمْرِيْ اِنَّهٗ اِمْرَءٌ مَّوَاطِنٍ عَظِيْمَةٍ صَدَقَ فِيْهِ قَوْلُ مَنْ قَالَ لِكُلِّ عِلَمٍ رِّجَالٌ وَلِكُلِّ مَيْدَانٍ اَبْطَالٌ. وَصَدَقَ فِيْهِ قَوْلُ قَائِلٍ اِنَّ فِي الزَّوَايَا خَبَايَا وَفِي الرِّجَالِ بَقَايَا. عَافَاهُ اللّٰهُ وَرَعَاهُ وَاَطَالَ عُمْرَهٗ فِيْ طَاعَتِهٖ وَرِضَاهُ. وَجَعَلَهٗ مِنَ

چاہے اور جیسے چاہے عطا کرتا ہے۔ وہ سب سے بہترین رزق عطا کرنے والا ہے۔ اللہ نے اسے کھلے ہاتھ اور کھلی آنکھوں والا بنایا۔ اس کے کلام میں مٹھاس اور روانگی رکھی ہے جو اس کی کتابوں کے علاوہ باقی کتابوں میں نہیں پائی جاتی۔ اس کی فطرت میں بزرگی والے خدا کے کلام کی مکمل موافقت پائی جاتی ہے۔ اور کتنے ہی قرآنی خزانے ہیں جو اس نیک نوجوان کو اللہ تعالیٰ نے ودیعت کئے ہوئے ہیں۔ یہ اللہ کا فضل ہے اور کوئی نہیں جو اس کے رزق دینے کے بارے میں جھگڑ سکے۔ پس اللہ کے بندوں میں سے بعض وہ بھی ہیں جن کو ایک قطرہ بھی قرآن کے معارف کا نہیں دیا جاتا اور بعض ایسے ہیں جن کو بے شمار معارف عطا کئے گئے ہیں۔ اور وہ اس تھوڑی چیز پر بھی راضی ہونے والے نہیں۔ اللہ کی قسم یہ شخص (حضرت مولانا نورالدینؓ) بہت عظیم انسان ہے اور اس کے بارے میں کسی کہنے والے کا یہ قول ثابت ہوتا ہے ہر علم کیلئے لوگ ہوتے ہیں اور ہر میدان کا ہیرو (HERO) ہوتا ہے اور اسی طرح کہنے والے کا یہ قول بھی اس کے بارے میں صادق آتا ہے کہ خدا کے شیر ہمیشہ چھپے ہوئے ہوتے ہیں اور مردوں میں کوئی مرد رہ ہی

الْمَقْبُوْلِيْنَ. اِنِّیٓ اَرٰ الْحِكْمَةَ قَدْ فَاضَتْ عَلٰی شَفَتَيْهِ وَاَنْوَارُ السَّمَآءِ قَدْ نَزَلَتْ لَدَيْهِ وَاَرٰی تَوَاتُرَ نَزُوْلِهَا عَلَيْهِ كَالْمُتَضَيِّفِيْنَ. كُلَّمَا تَوَجَّهَ إِلٰی تَأوِيْلِ كِتَابِ اللّٰهِ بِجَمْعِ الْاَفْكَارِ. فُتِحَ يَنَابِيْعُ الْاَسْرَارَ وَفُجِّرَ عَيُوْنُ اللَّطَآئِفَ وَاُظْهِرَ بِدَآئِعُ الْمَعَارِفِ. اَلَّتِیْ كَانَتْ تَحْتَ الْاَسْتَارِ. وَدُقِّقَ ذَرَّاتُ الدَّقَآئِقِ وَوَصَلَ إِلٰی عَرُوْقِ الْحَقَآئِقِ وَاَتٰی بِنُوْرِ مُّبِيْنٍ. يَمُدُّ الْعُقَلَآءُ اَعْنَاقَهُمْ فِی وَقْتِ تَقَارِيْرِهٖ مُتَسَلِّمِيْنَ لِاِعْجَازِ كَلَامِهٖ وَعَجَآئِبِ تَاثِيْرِهٖ. يَرَی الْحَقَّ كَسَبِيْكَةِ الذَّهْبِ وَيُزِيْحُ شُبُهَاتِ الْمُخَالِفِيْنَ. اِنَّ الْوَقْتَ كَانَ وَقْتُ صَرَاصِرَ الْفَلْسِفَةِ بَلْ فَسَدَ وَخَبُثَ وَمَلْمَلَ كُلَّ حَدَثٍ مَّا حَدَثَ. وَكَانَ الْعُلَمَآءُ مَعْرُوْقَ الْعَظْمِ صَفْرَا الرَّآئِحَةِ مِنْ دَوْلَةِ الْعُلُوْمِ الرُّوْحَانِيَّةِ

جاتا ہے۔ اللہ اسے اپنی حفاظت میں رکھے اور اس کی پرورش کرے۔ اللہ اس کی عمر دراز کرے، اپنی اطاعت اور رضا میں بڑھائے اور اسے اپنے مقبول بندوں میں سے بنائے۔ میں دیکھتا ہوں کہ حکمت اس کے ہونٹوں سے نکلتی ہے اور آسمانی انوار اس کے پاس اترتے ہیں۔ اور میں دیکھتا ہوں کہ یہ انوار اس پر مہمانوں کی طرح متواتر نازل ہوتے ہیں۔ جب کبھی وہ کتاب اللہ کی تاویل کے بارے میں پوری غور و فکر سے توجہ کرتا ہے تو اس پر اسرار کے چشمے کھول دیئے جاتے ہیں اور اس پر لطیف نکتوں کے چشمے پھوٹ پڑتے ہیں۔ اور اس پر نئے نئے معارف ظاہر ہوتے ہیں جو کہ پردوں میں چھپے ہوے ہیں۔ وہ باریک نکات کو ریزہ ریزہ کرکے ان کے اندر سے بھی نکتے ڈھونڈھتا اور حقائق کی جڑ تک پہنچتا ہے اور کھلے نور کے ساتھ اترتا ہے۔ بڑے بڑے عقلمند اس کی تقریر کے وقت آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر خاموشی سے سنتے ہیں تا کہ اس کے کلام میں موجود اعجاز اور عجیب تاثیر کو محسوس کریں۔ وہ حق کو خالص سونے کی ٹکی کی طرح دکھاتا ہے اور مخالفین کے شبہات کو دور کرتا ہے۔ یہ وقت فلسفے کی تند و تیز ہوا کا وقت ہے جس نے تمام

وَجَوَاهِرَ الْاِسْرَارِ الرَّحْمَانِيَّةِ. فَقَامَ هٰذَا الْفَتٰى وَسَقَطَ عَلٰٓى اَعْدَآءِ الرَّسُوْلِ كَسَقُوْطِ الشُّهُبِ عَلَى الشَّيَاطِيْنِ. فَهُوَ كَحَدَقَةِ الْعُيُوْنِ فِى الْعُلَمَآءِ وَفِىْ فَلْكِ الْحِكْمَةِ كَالشَّمْسِ الْبَيْضَآءِ لَا يَخَافُ اِلَّا اللهَ وَلَا يَرْضٰى بِالْآرَآءِ السَّطْحِيَّةِ الَّتِى مَنْبَتُهَا اَلنَّجْدُ غَيْرَ خَوَرٍ بَلْ يَبْلُغُ فَهْمُهٗ اِلٰٓى اَسْرَارٍ دَقِيْقَةِ الْمَاْخِذِ الْمَخْفِيَّةِ فِىْ اَرْضٍ غَوْرٍ. فَلِلّٰهِ دَرُّهٗ وَعَلَى اللهِ اَجْرُهٗ. قَدْ اَعَادَ اللهُ اِلَيْهِ دَوْلَةً مَّنْهُوْبَةً وَّهُوَ مِنَ الْمُوَفِّقِيْنَ. وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ وَهَبَ لَنَا هٰذَا الْحُبَّ فِىْ حِيْنِهٖ وَوَقْتِهٖ وَاَيَّامِ ضَرُوْرَتِهٖ. فَنَسْأَلُ اللهَ تَعَالٰى اَنْ يُّبَارِكَ فِىْ عُمْرِهٖ وَصِحَّتِهٖ وَثُرُوَتِهٖ. وَيُعْطِيْنَا اَوْقَاتَ مُّسْتَجَابَةً لِلْاَدْعِيَةِ لَهٗ وَلِعَشِيْرَتِهٖ. وَلْيَشْهَدْ فِرَاسَتِىْ اَنَّ هٰذِهِ الْاِسْتَجَابَةَ اَمْرٌ مُّحَقَّقٌ لَا مَظْنُوْنٌ. وَنَحْنُ فِىْ كُلِّ يَوْمٍ مِّنَ

نوجوانوں میں فساد اور خباثت کی ہلچل مچادی ہے۔علماء ننگی ہڈیاں اور خالی ہاتھ تھے روحانی علم کی دولت سے اور روحانی امراء کے موتیوں سے۔پس یہ نوجوان اس وقت کھڑا ہوا اور رسولؐ اللہ کے دشمنوں پر ایسے ٹوٹ پڑا جس طرح کہ رجم شیطان پر ٹوٹ پڑتے ہیں۔ وہ علماء کی آنکھوں میں پتلی کی طرح ہے اور حکمت کے آسمان میں چمکتا ہوا سورج ہے۔وہ سوائے اللہ کے کسی سے نہیں ڈرتا وہ سطحی آراء جن کا منبع بھی سطحی ہے اس پر راضی نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ باریک نکات کے رازوں کو سمجھتا ہے اور گہری زمین کے اندر موجود مخفی چیزوں کو جانتا ہے۔اس کیلئے فہم کے موتی ہیں اور اللہ پر ہی اس کا اجر ہے۔ یقینا اللہ نے اس کو چھینی ہوئی دولت لوٹائی ہے (یعنی حکمت: ناقل) اور وہ توفیق دیا گیا ہے۔ اللہ کا شکر ہے اس نے مجھے یہ دوست اس لمحے اور اس وقت میں اور اس ضرورت کے دور میں عطا کیا ہے۔میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ اس کی عمر، اس کی صحت اور اس کی دولت میں برکت عطا کرے۔میں اس کیلئے اور اس کے خاندان کیلئے جو دعائیں کرتا ہوں اللہ ان کو قبول کرے۔میری فراست گواہی دیتی ہے کہ دعاؤں کی قبولیت حق

الْآمِلِيْنَ. (4)

بات ہے محض ظن نہیں۔ اور میں ہر روز اسی کی امید رکھتا ہوں۔

حاشیہ 4: اِعْلَمْ اَنَّ اِسْتَجَابَةِ الدُّعَآءِ سِرٌّ مِنْ اَسْرَارِ حِكْمَةٌ رَبَّانِيَّةٍ خُصِّصَ بِهَا حِزْبُ الرُّوْحَانِيِّيْنَ وَ قَدْ جَرَتْ عَادَةُ اللّٰهِ اِنَّه يُسَخِّرُ عَالَمَ الْمَوَالِيْدَ وَ تَاثِيْرَاتِ اَجْرَامِ السَّمَآءِ وَ قُلُوْبَ النَّاسِ عِنْدَ دَعْوَاةِ اَوْلِيَائِهِ الْمُقَرَّبِيْنَ فَرُبَّمَا يَسْتَحِيْلُ الْهَوَآءُ الرَّدِّىُ مِنْ عَقْدِ هِمَمِهِمْ اِلٰى صَالِحَةٍ طَيِّبَةٍ وَالصَّالِحَةُ اِلٰى فَاسِدَةٍ وَ بَائِيَّةً وَالْقُلُوْبُ الْقَاسِيَةُ اِلٰى طَبَائِعِ لِيْنَةٍ مُتَحَنَّنَةِ وَالْمُتَحَنَّنَةُ اِلٰى قَاسِيَةُ غَلِيْظَةٍ بِاِذْنِ الْمُتَصَرِّفِ فِيْ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِيْنَ وَ اِذَا اشْتَدَّتْ حَاجَةُ وَلِيِّ اللّٰهِ اِلٰى ظَهُوْرِ شَيْئٍ مَعْدُوْمٍ وَ يَتَوَجَّهُ لِظَهُوْرِه بِاِسْتِغْرَاقٍ تَامَ فَيَحْدَثُ هٰذَا الشَّيْئُ بِعَقْدِ هِمَّتِه وَ كَذٰلِكَ اِذَا تَوَجَّهَ الْوَلِيُّ اِلٰى اِعْدَامِ الْمَوْجُوْدِ فَاِذَا هُوَ مِنَ الْمَعْدُوْمِيْنَ وَ ذٰلِكَ اَصْلُ الْخَوَارِقِ لَا تَحُسُّهَا حَاسَةُ حَكَمَآءِ الظَّاهِرِ وَلَا يَذُوْقُ طَعْمَهَا عَقُوْلُ الْفَلْسَفِيِّيْنَ وَ اِنَّ لِلْاَوْلِيَآءِ حِوَاسًّا آخَرَ تَتَنَزَّلُ مِنْ تِلْقَآءِ الْحَقِّ فَاِذَا رُزِقُوْا مِنْ تِلْكِ الْحَوَاسِ فَيَتَحَلَّوْنَ بِحُلُلٍ مُتَبَكِّرَةٍ وَ يَسْمَعُوْنَ اَغْنِيَةً جَدِيْدَةً مَا سَمِعَتْ اُذُنٌ نَظِيْرَهَا فِيْ الْعَالَمِيْنَ يُصَفّٰى عَقُوْلُهُمْ بِكَمَالِ الصِّفَآءِ وَ يُوْتُوْنَ عِلْمَ ذَرَائِعِ

حاشیہ نمبر 4: جان لو کہ استجابت دعا خدائے ذوالجلال کی حکمت کے رازوں میں سے ایک راز ہے جو خاص طور پر روحانی گروہ کے ساتھ مخصوص ہے۔اور یقینا یہ اللہ کی جاری عادت ہے کہ وہ مادے کے جہاں کو اور اجرام فلکی کی تاثیرات کو اولیاء مقربین کی دعاؤں کے وقت مسخر کر دیتا ہے۔ پس بعض اوقات بری ہوا کو ان کی نیک اور پاکیزہ توجہ سے بدل دیتا ہے۔ اور پاکیزہ کو فاسد اور وبا میں بدل دیتا ہے۔ اور سخت دلوں کو نرم اور شفقت والی طبیعت دے دیتا ہے اور محبت والے دلوں کو سخت کر دیتا ہے۔ یہ سب کچھ اس ذات کے اذن سے ہوتا ہے جو آسمان اور زمین میں متصرف ہے۔ اور جب ولی اللہ کسی چیز کے ظہور کی حاجت محسوس کرتا ہے جو معدوم ہو اور وہ اپنی پوری توجہ سے مکمل طور پر غرق ہو کر اس کی طرف توجہ کرتا ہے تو یہ چیز ظہور میں آجاتی ہے۔ اس طرح اس کی ہمت کی وجہ سے ولی اللہ کسی چیز کے معدوم ہونے کی طرف توجہ کرے جو موجود ہو تو معدوم ہو جاتی ہے۔ یہ خوارق کا اصل جوہر ہے جس کو ظاہر پرست حکماء محسوس نہیں کر سکتے۔ اور نہ فلسفیوں کی عقلیں اس کا مزہ چکھ سکتی ہیں۔ اولیاء کیلئے دوسرے قسم کے حواس ہوتے ہیں جو کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کئے جاتے ہیں۔ جب انہیں ان حواس کے ذریعہ سے رزق دیا جاتا ہے تو وہ نیا جامہ پہن لیتے ہیں۔ اور وہ نئے گانے سنتے ہیں جن کی نظیر کانوں نے اس جہان میں نہیں سنی ہوتی۔ ان کی عقلوں کو کمال صفائی کے ساتھ پاکیزہ بنایا جاتا ہے۔ اور انہیں اجتہاد اور استنباط کے ذرائع کے علم عطا کئے جاتے ہیں۔ عام عقل کے لوگ ان کے باریک نکتوں کی گہرائی پر تعجب

وَاللّٰہِ اِنِّی اَرٰی فِیْ کَلَامِہٖ شَأنًا جَدِیْدًا وَاَرَاہُ فِیْ کَشْفِ اَسْرَارِ التَّنْزِیْلِ وَفَھْمِ مَنْطُوْقِہٖ وَمَفْھُوْمِہٖ مِنَ السَّابِقِیْنَ وَاِنِّی اَرٰی عِلْمُہٗ وَحِلْمُہٗ کَالْجَبَلَیْنِ الْمُتَنَاوِحَیْنِ مَآ اَدْرِی اَیَّھُمَا فَاقَ الْآخَرَ. اِنَّمَا ھُوَ بُسْتَانٌ مِّنْ بُسْتَاتِیْنَ الدِّیْنِ الْمَتِیْنِ. رَبِّ اَنْزِلْ عَلَیْہِ بَرَکَاتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَاحْفَظْہُ مِنْ شُرُوْرِ الْاَعْدَآءِ وَکُنْ مَّعَہٗ حَیْثُ مَا کَانَ وَارْحَمْ عَلَیْہِ فِی الدُّنْیَا وَالْآخِرَۃِ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ اٰمِیْنَ ثُمَّ اٰمِیْنَ.

اللہ کی قسم میں اس کے کلام میں نئی شان دیکھتا ہوں۔اور قرآن مجید کے اسرار اور اس کے فہم اور اس کے مفہوم میں اس کو سابقین میں سے دیکھتا ہوں۔ میں دیکھتا ہوں کہ اس کا علم اور اس کی بردباری دو پہاڑوں کی مانند آمنے سامنے ہیں۔ میں نہیں جانتا کہ کون سے ان میں دوسرے پر فوقیت رکھتا ہے۔ وہ دین متین کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔ اے میرے رب اس پر آسمان سے برکتیں نازل کر اور اسے دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھ۔اور جہاں کہیں ہو تُو اس کے ساتھ ہو اور اس پر دنیا اور آخرت میں رحم فرما اور تو سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔ آمین۔ثم آمین۔

الْاِسْتِنْبَاطِ وَالْاِجْتِھَادِ یَعْجِبُ الْعَقُوْلُ دِقَّۃَ غُمُوْضِھَا وَ یُکَفِّرُ بِھَا کُلَّ غَبِیٍّ غَیْرَ ذَھِیْنٍ وَ کَانَ اللّٰہُ مَعَھُمْ فِیْ کُلِّ حَالِھِمْ وَ کَانَتْ یَدَہٗ عَلٰی مَھِمَّاتِھِمْ وَ اَفْعَالِھِمْ اِذَا غَلَّقُوْا بَابًا فِیْ الْاَرْضِ فَتُغْلَقُ فِیْ السَّمَآءِ وَ اِذَا فَتَحُوْا فَتُفْتَحُ فِی الْاِفْلَاکِ دَارَتِ السَّمٰوَاتُ بِدَوْرَۃِ عَزِیْمَتِھِمْ وَ قُلِّبَ الْاَمُوْرُ بِتَقْلِیْبِ ھِمَمِھِمْ وَ یُرِیْ اللّٰہُ خَلْقَہ عِزَّتُھُمْ وَ وَجَاھَتَھُمْ لِیُرَغِّبَ الْمُتَفَطِّنِیْنَ اِلَیْھِمْ

کرتے ہیں اور نالائق غبی انسان ان کا انکار کرتے ہیں۔ اللہ ان کے ساتھ ہر حال میں ہوتا ہے اور اس کا ہاتھ ان کے ہر فعل اور مہم پر ہوتا ہے۔ اگر وہ زمین پر دروازہ بند کردیں تو آسمان پر بھی بند ہوجاتا ہے۔ اگر زمین پر وہ دروازہ کھول دیں تو آسمان پر بھی کھول دیا جاتا ہے۔ آسمان ان کے عزم کے گھومنے کے ساتھ گھومتا ہے۔ ان کی ہمت کے پلٹنے کے ساتھ ہر چیز پلٹ جاتی ہے اور اللہ ان کی عزت اور ان کی وجاہت اپنی مخلوق میں دکھاتا ہے تا کہ ذہین اور نیک فطرت لوگ ان کی طرف راغب ہوں۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اَوَّلًا وَّاٰخِرًا
وَظَاهِرًا وَبَاطِنًا هُوَ وَلِيّ فِي الدُّنْيَا
وَالْآخِرَةِ اَنْطَقَنِيْ رُوْحُهٗ
وَحَرَّكَتْنِي يَدُهٗ. فَكَتَبْتُ مَكْتُوْبِي
هٰذَا بِفَضْلِهٖ وَاِيْمَآءِهٖ وَاِلْقَآءِهٖ
وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَهُوَ
الْقَادِرُ فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِيْنَ.
رَبِّ كَتَبْتُ هٰذَا الْمَكْتُوْبَ
بِقُوَّتِكَ وَحَوْلِكَ وَنَفْحَاتِ
اِلْهَامِكَ فَالْحَمْدُ لَكَ يَا رَبَّ
الْعٰلَمِيْنَ. اَنْتَ مُحْسِنِيْ وَمُنْعِمِيْ
وَنَاصِرِيْ وَمُلْهِمِيْ وَنُوْرُ عَيْنِيْ
وَسُرُوْرُ قَلْبِي وَقُوَّةُ اَقْدَامِي.
اَمُوْتُ وَاَنَا شَاكِرٌ نُّعْمَآئِكَ بِحَالِيْ
وَقَالِيْ وَكَلَامِيْ. يَشْكُرُكَ عِظَامِيْ
فِيْ قَبْرِيْ وَعِجَاجِيْ فِيْ جَدَثِيْ
وَرُوْحِيْ فِي السَّمَآءِ. غَلَبَتْ
نِعْمَتُكَ عَلٰى شُكْرِي.
وَاسْتَغْرَقَتْ فِي نَعْمَآئِكَ عَيْنِيْ
وَاُذُنِيْ وَجَنَانِيْ وَرَاْسِيْ وَجَوَارِحِيْ
وَظَاهِرِيْ وَبَاطِنِيْ وَاَنْتَ لِيْ

اللہ کا شکر ہے جو اول بھی ہے اور آخر بھی اور ظاہر بھی ہے اور باطن بھی۔ وہ دنیا اور آخرت میں میرا ولی ہے۔ مجھے اس کی روح سے قوت گویائی ملی ہے اور اس کے ہاتھ سے حرکت کی طاقت ملی ہے۔ میں نے اپنا یہ خط اس کے فضل، اس کے اشارے، اس کے الہام سے لکھا ہے اور کسی کو کوئی طاقت نہیں سوائے اللہ کے اور وہ آسمانوں اور زمین میں قادر ہے۔ اے میرے رب میں نے یہ خط تیری قوت، تیری طاقت اور تیرے الہام کے الفاظ سے لکھا ہے۔ اے میرے رب تیرا شکر ہے۔ تو ہی میرا محسن منعم میرا مددگار ہے۔ تو ہی میرا ملہم میری آنکھوں کا نور میرے دل کا سرور اور میرے قدموں کی قوت ہے۔ مجھے موت آئے تو اس حال میں کہ میں اپنے حال اور قال اور اپنے کلام سے تیری نعمتوں کا شکر کرنے والا ہوں۔ میری ہڈیاں بھی میری قبر میں تیرا شکر کریں اور میری قبر کی مٹی بھی تیری شکرگذار ہو۔ اور آسمان میں میری روح بھی تیری شکرگذار ہو۔ تیری نعمتیں میرے شکر پر غالب ہیں۔ میری آنکھ اور میرے کان اور میرا دل اور میرا سر اور ظاہری اور باطنی اعضاء تیری نعمتوں میں غرق ہیں۔ تو میرے لئے مضبوط قلعہ ہے۔ میں تجھ سے زمین اور آسمان کی آفات سے

حِصْنُ حَصِیْنٍ. اَعُوْذُ بِكَ مِنْ
اٰفَاتِ الْاَرْضِ وَالسَّمَآءِ وَمَنْ كُلِّ
حَاسِدٍ صَوَّاغٍ بَاللِّسَانِ. وَرَوَّاغٍ
مِنَ الْحَقِّ الْعَیَانِ. وَمِنْ كُلِّ
لِسَانٍ سَلِیْطٍ وَغَیْظٍ مُسْتَشِیْط.
وَمِنْ كُلِّ ظَلَمَةٍ وَّظَلَامٍ وَمِنْ كُلِّ
مَنْ یَّكُوْنُ مِنَ الْمَسِیْرَةِ اِلَیْكَ
مِنَ الْمَانِعِیْنَ. وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ
الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ.

پناہ مانگتا ہوں۔ اور ہر ایک حسد کرنے والے
چرب زبان کی ملمع سازی سے اور کھلے حق سے
دور کرنے والے زبان دراز اور غیض سے آگ
بگولہ ہونے والے اور ہر قسم کی ظلمت اور
اندھیرے سے اور ہر اس سے جو تیری طرف
جانے سے روکتا ہے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اور
میری آخری پکار یہی ہے کہ تمام تعریف اللہ رب
العالمین کیلئے ہے۔

القصيدة

هٰذِهِ الْقَصِيْدَةُ أَنِيْقَةٌ رَّشِيْقَةٌ مَّمْلُوَّةٌ مِّنَ اللَّطَآئِفِ الْأَدَبِيَّةِ وَالْفَرَآئِدِ الْعَرَبِيَّةِ فِيْ مَدَحِ سَيِّدِيْ وَسَيِّدِ الثَّقَلَيْنِ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ مُحَمَّدِنِ الَّذِيْ وَصَفَهُ اللهُ فِي الْكِتَابِ الْمُبِيْنِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ إِلىٰ يَوْمِ الدِّيْنِ وَلَيْسَتْ هٰذِهِ مِنْ قَرِيْحَتِي الْجَامِدَةِ وَفِطْنَتِي الْخَامِدَةِ وَمَا كَانَتْ رُؤْيَتِيْ النَّاضِبَةِ ضَلِيْعَ هٰذَا الْمِضْمَارِ وَمَنْبَعُ تِلْكَ الْأَسْرَارِ بَلْ كُلَّمَا قُلْتُ فَهُوَ مِنْ رَّبِّي الَّذِيْ هُوَ قَرِيْنِيْ وَمُؤَيِّدِيَ الَّذِيْ هُوَ مَعِيْ فِيْ كُلِّ حِيْنِيَ الَّذِيْ يُطْعِمُنِيْ وَيَسْقِيْنِيْ وَإِذَا ضَلَلْتُ فَهُوَ يَهْدِيْنِيْ وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِيْ مَا كَسَبْتُ شَيْئًا مِّنْ مِّلَحِ الْأَدَبِ وَنَوَادِرِهِ وَلٰكِنْ جَعَلَنِيَ اللهُ غَالِبًا عَلىٰ قَدَرِهِ وَهٰذِهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّيْ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ وَإِنِّيْ أَظْهَرْتُهَا وَبَيَّنْتُهَا لَعَلِّيْ أُجْزٰى جَزَآءُ الشَّاكِرِيْنَ وَلَا أُلْحَقُ بِالَّذِيْنَ لَا يَشْكُرُوْنَ.

قصیدہ
نبی ﷺ کی تعریف میں

یہ قصیدہ جو خوبصورت ادبی لطائف اور عربی زبان کے نایاب الفاظ سے بھرا ہوا ہے۔ اسے میں نے اپنے پیارے نبی خاتم النبین محمد ﷺ کے بارے میں لکھا ہے۔ جن کی تعریف خود اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کی ہے۔ اے اللہ تو آپؐ پر قیامت کے دن تک درود بھیج۔ یہ قصیدہ میری جامد طبیعت اور میری بجھی ہوئی ذہانت سے نہیں ہے اور میری کند فکر اس میلان کی پہلوان ہے ہی نہیں اور نہ ہی ان رازوں کا منبع میرا دماغ ہے۔

بلکہ جو کچھ میں نے کہا ہے وہ میرے رب کی طرف سے ہے جو میرا دوست اور میری تائید کرنے والا ہے اور جو ہر لمحے میرے ساتھ ہے۔ وہی ہے جو مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے اور جب میں راہ سے دور ہو جاتا ہوں تو وہ میری رہنمائی کرتا ہے۔ اور جب بیمار ہوتا ہوں تو وہی مجھے شفا دیتا ہے۔ میں نے عربی ادب کے موتی اور اس کے رموز سے کچھ حاصل نہیں کیا لیکن اللہ نے مجھے اس پر اپنی قدرت سے غلبہ عطا کیا ہے۔ یہ میرے رب کی ایک نشانی ہے تاکہ قوم جان لے۔ اور اس کا میں نے اظہار کیا ہے اور اسے بیان کیا ہے تاکہ شکر کرنے والوں کی جزا پاؤں اور ان لوگوں میں سے نہ ہو جاؤں جو شکر نہیں کرتے۔

يَا عَيْنَ فَيْضِ اللهِ وَالْعِرْفَانِ
اے خدا کے فیض اور عرفان کے چشمے!
يَسْعٰى اِلَيْكَ الْخَلْقُ كَالظَّمْاٰنِ
لوگ تیری طرف پیاسوں کی طرح دوڑے آتے ہیں

يَا بَحْرَ فَضْلِ الْمُنْعَمِ الْمَنَّانِ
اے منعم منان کے فضل کے دریا!
تَهْوِىْ اِلَيْكَ الزُّمَرُ بِالْكِيْزَانِ
لوگ کوزے لئے تیری طرف لپکے آرہے ہیں

يَا شَمْسَ مُلْكِ الْحُسْنِ وَالْاِحْسَانِ
اے حسن و احسان کے ملک کے آفتاب!
نَوَّرْتَ وَجْهَ الْبَرِّ وَالْعُمْرَانِ
تو نے ویرانوں اور آبادیوں کے منہ روشن کر دیئے

قَوْمٌ رَاَوْكَ وَ اُمَّةٌ قَدْ اُخْبِرَتْ
ایک قوم نے تجھے آنکھ سے دیکھا اور ایک قوم نے
مِنْ ذٰلِكَ الْبَدْرِ الَّذِىْ اَصْبَانِىْ
اس بدر کی خبریں سنیں جس نے مجھے اپنا دیوانہ بنایا

يَبْكُوْنَ مِنْ ذِكْرِ الْجَمَالِ صَبَابَةً
آپ کے جمال کو یاد کر کے مارے شوق کے روتے ہیں
وَّ تَاَلُّمًا مِّنْ لَوْعَةِ الْهِجْرَانِ
اور جدائی کی جلن کے دکھ اٹھا کر چلاتے ہیں

وَ اَرَى الْقُلُوبَ لَدَى الْحَنَاجِرَ كُرْبَةً
میں دیکھتا ہوں کہ دل بیقراری سے گلے تک آگئے ہیں
وَّ اَرَى الْغُرُوْبَ تُسِيْلُهَا الْعَيْنَانِ
اور میں دیکھتا ہوں کہ آنکھیں آنسو بہا رہی ہیں

يَا مَنْ غَدَا فِىْ نُوْرِهِ وَ ضِيَائِهِ
اے وہ جو اپنے نور اور روشنی میں آفتاب و ماہتاب
كَالنَّيِّرَيْنَ وَ نَوَّرُ الْمَلَوَانِ
کی مانند ہے اور جس نے رات اور دن کو روشن کر دیا

يَا بَدْرَنَا يَا اٰيَةَ الرَّحْمٰنِ
اے ہمارے بدر اے ہمارے رحمن کے نشان
اَهْدَى الْهُدَاةِ فَاَشْجَعَ الشُّجْعَانِ
ہادیوں کے ہادی اور شجاعوں کے شجاع

إِنِّيْ أَرٰى فِيْ وَجْهِكَ الْمُتَهَلِّلِ — شَأْنًا يَّفُوْقُ شَمَآئِلَ الْإِنْسَانِ
میں تیرے درخشاں چہرہ میں ایک نشان — دیکھتا ہوں جو انسانی شمائل سے بڑھ کر ہے

وَقَدِ اقْتَفَاكَ أُلُوْا النُّهٰى وَ بِصِدْقِهِمْ — وَدَعُوْا تَذَكُّرَ مَعْهَدِ الْأَوْطَانِ
دانشمندوں نے تیری پیروی کی اور اپنے صدق سے — مالوف وطنوں کی یاد بھی ترک کردی

قَدْ اٰثَرُوْكَ وَ فَارَقُوْا اَحْبَابَهُمْ — وَ تَبَاعَدُوْا مِنْ حَلْقَةِ الْإِخْوَانِ
تجھے مقدم کیا اور اپنے دوستوں کو چھوڑ دیا — اور بھائیوں کے حلقہ سے دور ہوگئے

قَدْ وَدَّعُوْا اَهْوَآئَهِمْ وَ نُفُوْسَهُمْ — وَ تَبَرَّءُوْا مِنْ كُلِّ نَشْبٍ فَانِ
اپنی خواہشوں اور نفسوں کو چھوڑ دیا اور — سب طرح کے فانی مالوں سے بیزار ہوگئے

ظَهَرَتْ عَلَيْهِمْ بَيِّنَاتُ رَسُوْلِهِمْ — فَتَمَزَّقَ الْأَهْوَآءُ كَالْأَوْثَانِ
رسول کریم کی کھلی دلیلیں ان پر ظاہر ہوئیں پس ان — کی نفسانی خواہشیں بتوں کی طرح ٹکڑے ٹکڑے ہوگئیں

فِيْ وَقْتِ تَرْوِيْقِ اللَّيَالِيْ نُوِّرُوْا — وَاللّٰهُ نَجَّاهُمْ مِنَ الطُّوْفَانِ
وہ راتوں کی تاریکی کے وقت منور ہوئے — اور خدا نے ان کو طوفان سے بچالیا

قَدْ هَاضَهُمْ ظُلْمُ الْأُنَاسِ وَ ضَيْمُهُمْ — فَتَثَبَّتُوْا بِعِنَايَةِ الْمَنَّانِ
لوگوں کے ظلم وستم نے ان کو چور چور کردیا — مگر وہ خدائے منان کی مہربانی سے ثابت قدم رہے

نَهَبَ اللِّئَامُ نُشُوْبَهُمْ وَ عِقَارَهُمْ — فَتَهَلَّلُوْا بِجَوَاهِرِ الْفُرْقَانِ
اوباشوں نے ان کے مال اور مکان لوٹ لئے مگر اس کے — عوض فرقان کے موتی پاکر ان کے چہرے چمک اٹھے

كَسَحُوْا بُيُوْتَ نُفُوْسِهِمْ وَ تَبَادَرُوْا — لِتَمَتُّعِ الْإِيْقَانِ وَالْإِيْمَانِ
اپنے نفسوں کے گھروں کو خوب صاف کیا اور یقین — اور ایمان کی دولت لینے کو آگے بڑھے

قَامُوْا بِإِقْدَامِ الرَّسُوْلِ بِغَزْوِهِمْ — كَالْعَاشِقِ الْمَشْغُوْفِ فِي الْمِيْدَانِ
رسول کریمؐ کی حملہ آوری کے ساتھ میدان میں لڑائیوں — پر یوں ڈٹ گئے جیسے کوئی عاشق شیدا ہوتا ہے

فَدَمُ الرِّجَالِ بِصِدْقِهِمْ فِيْ حُبِّهِمْ — تَحْتَ السُّيُوْفِ أُرِيْقَ كَالْقُرْبَانِ
سو ان پہلوانوں کا خون محبت کی راہ میں ثابت قدمی — کی وجہ سے تلواروں کے نیچے قربانیوں کی طرح بہایا گیا

جَآءُوْكَ مَنْهُوْبِيْنَ كَالْعُرْيَانِ — فَسَتَرْتَهُمْ بِمَلَاحِفِ الْإِيْمَانِ
وہ تیرے حضور لٹے ہوئے اور ننگے آئے — سو تو نے ایمان کی چادریں ان کو پہنائیں

صَادَفْتَهُمْ قَوْمًا كَرَوْثٍ ذِلَّةً — فَجَعَلْتَهُمْ كَسَبِيْكَةِ الْعِقْيَانِ
تو نے گوبر کی طرح ان کو ذلیل قوم پایا — پھر ان کو سونے کی ڈلی بنادیا

حَتَّى انْثَنٰى بَرٌّ كَمِثْلِ حَدِيْقَةٍ
یہاں تک کہ عرب کا خشک جنگل اس باغ کی مانند ہوگیا جس
عَذْبُ الْمَوَارِدِ مُثْمِرُ الْاَغْصَانِ
کے چشمے شیریں اور درختوں کی شاخیں پھلدار ہوتی ہیں

عَادَتْ بِلَادُ الْعَرَبِ نَحْوَ نَضَارَةٍ
عرب کی زمین ویرانی اور خشکی
بَعْدَ الْوَجٰى وَالْمَحْلِ وَالْخُسْرَانِ
اور تباہی کے بعد سرسبز ہوگئی

كَانَ الْحِجَازُ مَغَازَلَ الْغِزْلَانِ
حجاز کے لوگ عورتوں سے عشق بازی کے عادی
فَجَعَلْتَهُمْ فَانِيْنَ فِي الرَّحْمٰنِ
تھے مگر تو نے ان کو رحمن میں فانی بنادیا

شَيْئَانِ كَانَ الْقَوْمُ عُمْيًا فِيْهِمَا
دو باتیں تھیں جن میں وہ اندھے ہو رہے تھے
حَسْوُ الْعِقَارِ وَ كَثْرَةُ النِّسْوَانِ
شراب کا پینا اور عورتوں کی کثرت

اَمَّا النِّسَآءُ فَحُرِّمَتْ اِنْكَاحُهَا
عورتوں کی نسبت فیصلہ ہوا کہ ان خاوندوں سے ان
زَوْجًا لَهُ التَّحْرِيْمُ فِي الْقُرْاٰنِ
کا نکاح حرام کردیا گیا جن کی حرمت قرآن میں آگئی

وَ جَعَلْتَ دَسْكَرَةَ الْمُدَامِ مُخَرَّبًا
تو نے شراب کے کارخانے ویران کردیئے
وَّ اَزَلْتَ حَانَتَهَا مِنَ الْبُلْدَانِ
اور اس کی دکانیں شہروں سے دور کردیں

كَمْ شَارِبٍ بِالرَّشْفِ دَنًّا طَافِحًا
بہتیرے جو خم کے خم مے پی جاتے تھے
فَجَعَلْتَه فِي الدِّيْنِ كَالنَّشْوَانِ
تو نے ان کو دین میں متوالے کردیا

كَمْ مُحْدِثٍ مُّسْتَنْطِقَ الْعِيْدَانِ
بہتیرے بدعتی سارنگیوں سے باتیں کرنیوالے
قَدْ صَارَ مِنْكَ مُحَدَّثُ الرَّحْمَانِ
تیرے طفیل سے رحمن کے ہمکلام ہوگئے

كَمْ مُسْتَهَامٍ لِلرَّشُوْفِ تَعَشُّقًا
بہتیرے جو معطر دہن عورتوں کے عشق میں سرگرداں
فَجَذَبْتَه جَذْبًا اِلَى الْفُرْقَانِ
تھے تو نے انہیں فرقان کی طرف کھینچ لیا

اَحْيَيْتَ اَمْوَاتَ الْقُرُوْنِ بِجَلْوَةٍ
تو نے صدیوں کے مردوں کو ایک جلوہ سے زندہ
مَاذَا يُمَاثِلُكَ بِهٰذَا الشَّانِ
کردیا کون ہے جو اس شان میں تیرا نظیر ہوسکے

تَرَكُوْا الْغُبُوْقَ وَ بَدَّلُوْا مِنْ ذَوْقِه
انہوں نے شام کی شراب چھوڑ دی اور اس کی
ذَوْقَ الدُّعَآءِ بِلَيْلَةِ الْاَحْزَانِ
لذت کو غم کی راتوں میں دعا کی لذت اختیار کرلی

كَانُوْا بِرَنَّاتِ الْمَثَانِيْ قَبْلَهَا
اس سے پہلے دو تاروں کے سروں کی
قَدْ اُحْصِرُوْا فِيْ شُحِّهَا كَالْعَانِيْ
محبت میں قیدیوں کی طرح گرفتار تھے

قَدْ كَانَ مَرْتَعَهُمْ اَغَانِيْ دَائِمًا
ہمیشہ ان کی فرحت وخوشی کا میدان راگ رنگ تھا
طَوْرًا بِغِيْدٍ تَارَةً بِدِنَانِ
کبھی نازک اندام عورتوں کے اسیر کبھی خم مے میں گرفتار

مَا كَانَ فِكْرَ غَيْرَ فِكْرِ غَوَانِيْ
عورتوں سے وابستگی کے سوا اور کچھ فکر ہی نہ تھی
اَوْ شَرْبِ رَاحٍ اَوْ خَيَالِ جِفَانِ
یا شراب نوشی یا کاسہائے شراب کا تصور تھا

كَانُوْا كَمَشْغُوْفِ الْفَسَادِ بِجَهْلِهِمْ
بیوقوفی سے فساد کے شیفتہ تھے
رَاضِيْنَ بِالْاَوْسَاخِ وَالْاَدْرَانِ
میل کچیل اور ناپاکی پر خوش تھے

عَيْبَانِ كَانَ شِعَارُهُمْ مِنْ جَهْلِهِمْ
جہالت سے دوعیب تو ان کے لازم حال تھے
حُمُقُ الْحِمَارِ وَ وَثْبَةُ السِّرْحَانِ
گدھے کی اڑ اور حملہ بھیڑیئے کا

فَطَلَعْتَ يَا شَمْسَ الْهُدٰى نُصْحًا لَّهُمْ
اتنے میں اس آفتاب ہدایت کو ان کی خیر خواہی کیلئے
لِتُضِيْئَهُمْ مِّنْ وَجْهِكَ النُّوْرَانِيْ
تو نے طلوع کیا کہ اپنے نورانی چہرہ سے انہیں منور کرے

اُرْسِلْتَ مِنْ رَّبٍّ كَرِيْمٍ مُّحْسِنٍ
خداوند کریم کی طرف سے بھیجا گیا
فِي الْفِتْنَةِ الصَّمَّآءِ وَالطُّغْيَانِ
تو خوفناک فتنے اور طغیان کے وقت

يَا لَلْفَتٰى مَا حُسْنُه وَجَمَالُه
واہ کیسا ہی خوش شکل اور خوبصورت جوان ہے
رَيَّاهُ يُصْبِي الْقَلْبَ كَالرَّيْحَانِ
جس کی خوشبو دل کو ریحان کی طرح شیفتہ کر لیتی ہے

وَجْهُ الْمُهَيْمِنِ ظَاهِرٌ فِيْ وَجْهِه
اس کے چہرہ سے خدا کا چہرہ نظر آتا ہے
وَ شُئُوْنُه لَمَعَتْ بِهٰذَا الشَّأْنِ
اور اس کی شان میں خدا کی شان نمایاں

فَلِذَا يُحَبُّ وَ يُسْتَحَقُّ جَمَالُه
اسی لئے تو وہ محبوب ہے اور ان کا جمال لائق ہے کہ تمام
شَغَفًا بِه مِنْ زُمْرَةِ الْاَخْدَانِ
دوستوں کو چھوڑ کر اسی کے جمال سے دلبستگی پیدا کی جائے

سُجُحٌ كَرِيْمٌ بَاذِلٌ خِلُّ التُّقٰى
خوش خو کریم سخی صاحب تقویٰ
خِرْقٌ وَ فَاقَ طَوَآئِفَ الْفِتْيَانِ
کریم الطبع اور تمام جوانوں پر فائق

فَاقَ الْوَرٰى بِكَمَالِه وَجَمَالِه
اپنے کمال اور جمال اور جلال اور تازہ دلوں
وَ جَلَالِه وَ جَنَانِه الرَّيَّانِ
کے سبب سے تمام مخلوق سے بڑھا ہوا ہے

لَا شَكَّ اَنَّ مُحَمَّدًا خَيْرُ الْوَرٰى
بیشک محمد صلی اللہ علیہ وسلم خیر الوری برگزیدہ کرام اور
رَيْقُ الْكِرَامِ وَ نُخْبَةُ الْاَعْيَانِ
سرداروں میں منتخب وجود ہیں

تَمَّتْ عَلَيْهِ صِفَاتُ كُلِّ مَزِيَّةٍ
ہر قسم کی فضیلت کی صفتیں آپؐ میں کامل ہیں
خُتِمَتْ بِه نُعَمَآءُ كُلِّ زَمَانِ
اور ہر زمانہ کی نعمتیں آپؐ کی ذات پر ختم ہیں

وَاللّٰهِ اِنَّ مُحَمَّدًا كَرَادِفَةٍ
اللہ کی قسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم وزیر ہیں آپؐ ہی کے ذریعہ
وَ بِهٖ الْوُصُوْلُ بِسُدَّةِ السُّلْطَانِ
دربار سلطانی میں رسائی ہوسکتی ہے

هُوَ فَخْرُ كُلِّ مُطَهَّرٍ وَّ مُقَدَّسٍ ۔۔۔ وَ بِهٖ يُبَاهِيْ الْعَسْكَرُ الرُّوْحَانِيْ
آپؐ ہر مطہر اور مقدس کا فخر ہیں اور ۔۔۔ روحانی لشکر کو آپؐ ہی کے وجود پر ناز ہے

هُوَ خَيْرُ كُلِّ مُقَرَّبٍ مُّتَقَدِّمٍ ۔۔۔ وَالْفَضْلُ بِالْخَيْرَاتِ لَا بِزَمَانِ
آپؐ ہر پہلے مقرب سے افضل ہیں اور فضیلت ۔۔۔ کارہائے خیر پر موقوف ہے نہ زمانہ پر

وَ الطَّلُّ قَدْ يَبْدُوْا اَمَامَ الْوَابِلِ ۔۔۔ فَالطَّلُّ طَلٌّ لَيْسَ كَالتَّهْتَانِ
چنانچہ ہلکا مینہ ہمیشہ موسلا دھار بارش سے پہلے ہوتا ۔۔۔ ہے لیکن ہلکے مینہ اور جھڑی میں بڑا فرق ہے

بَطْلٌ وَحِيْدٌ لَا تُطِيْشُ سِهَامُه ۔۔۔ ذُوْا مُصْمِيَاتٍ مُوْبِقُ الشَّيْطَانِ
آپؐ یگانہ پہلوان ہیں آپؐ کے تیر خطا نہیں کرتے ۔۔۔ آپؐ نشانہ رس تیروں کے مالک شیطان کی ہلاکت کنندہ ہیں

هُوَ جَنَّةٌ اِنِّيْ اَرٰى اَثْمَارَه ۔۔۔ وَ قُطُوْفُه قَدْ ذُلِّلَتْ لِجَنَانِيْ
آپؐ باغ ہیں میں دیکھتا ہوں کہ آپؐ کے پھل اور ۔۔۔ خوشے میرے دل کے قریب کئے گئے ہیں

اَلْفَيْتُه بَحْرَ الْحَقَآئِقِ وَالْهُدٰى ۔۔۔ وَ رَاَيْتُه كَالدُّرِّ فِي اللَّمْعَانِ
میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو حقائق اور ہدایت کا سمندر پایا ۔۔۔ اور چمک دمک میں آپؐ کو موتی دیکھا

قَدْ مَاتَ عِيْسٰى مُطْرِقًا وَ نَبِيُّنَا ۔۔۔ حَيٌّ وَ رَبِّيْ اِنَّه وَافَانِيْ
عیسیٰ چپ چاپ گزر گئے اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ۔۔۔ زندہ ہیں اور بخدا وہ مجھ سے ملے بھی ہیں

وَاللّٰهِ اِنِّيْ قَدْ رَاَيْتُ جَمَالَه ۔۔۔ بِعُيُوْنِ جِسْمِيْ قَاعِدًا بِمَكَانِيْ
قسم بخدا میں نے آپؐ کا جمال دیدۂ سر ۔۔۔ سے اپنے مکان میں بیٹھے دیکھا

هَا اِنْ تَظَنَّيْتَ ابْنَ مَرْيَمَ عَائِشًا ۔۔۔ فَعَلَيْكَ اِثْبَاتًا مِّنَ الْبُرْهَانِ
دیکھو اگر تم ابن مریم کو زندہ سمجھتے ہو ۔۔۔ تو دلیل سے ثبوت پیش کرنا تمہارا فرض ہے

اَفَاَنْتَ لَاقَيْتَ الْمَسِيْحَ بِيَقِظَةٍ ۔۔۔ اَوْ جَآءَكَ الْاَنْبَآءُ مِنْ يَّقْظَانِ
تم کہیں بیداری میں مسیح سے ملے ہو یا کسی جیتے جاگتے ۔۔۔ نے تمہیں خبر دی ہے کہ وہ زندہ ہیں

اُنْظُرْ اِلَى الْقُرْآنِ كَيْفَ يُبَيِّنُ ۔۔۔ اَفَاَنْتَ تُعْرِضُ عَنْ هُدَى الرَّحْمَانِ
قرآن کو دیکھو کہ وہ ان کی کیسی صاف موت بیان ۔۔۔ کرتا ہے کیا تم رحمٰن کی ہدایت سے منہ پھیرتے ہو

فَاعْلَمْ بِاَنَّ الْعَيْشَ لَيْسَ بِثَابِتٍ ۔۔۔ بَلْ مَاتَ عِيْسٰى مِثْلَ عَبْدٍ فَانٍ
جان لو کہ زندگی ثابت نہیں بلکہ عیسیٰ ۔۔۔ ایک فانی بندہ کی طرح مر گئے

وَ نَبِيُّنَا حَيٌّ وَ اِنِّيْ شَاهِدٌ ۔۔۔ وَ قَدِ اقْتَطَفْتُ قَطَآئِفَ اللُّقْيَانِ
اور ہمارے نبیؐ زندہ ہیں اور میں گواہ ہوں اور ۔۔۔ میں آپؐ کی ملاقات کے ثمرات سے بہرہ مند ہوا ہوں

وَ رَاَیْتُ فِیْ رَیْعَانِ عُمْرِیْ وَجْهَه
میں نے آغاز جوانی میں آپ ؐ کا چہرہ دیکھا

ثُمَّ النَّبِیُّ بِیَقْظَتِیْ لَاقَانِیْ
پھر آنحضرت ؐ بیداری میں مجھ سے ملتے رہے

اِنِّیْ لَقَدْ اُحْیِیْتُ مِنْ اِحْیَآئِهٖ
میں آپ ؐ کے زندہ کرنے سے زندہ کیا گیا ہوں

وَاهًا لِّاِعْجَازٍ فَمَا اَحْیَانِیْ
سبحان اللہ کیا ہی اعجاز ہے اور مجھے خوب زندہ کیا

یَا رَبِّ صَلِّ عَلٰی نَبِیِّكَ دَائِمًا
اے رب اپنے نبی پر ہمیشہ صلوٰۃ بھیج

فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا وَ بَعْثٍ ثَانِ
اس دنیا میں بھی اور دوسرے عالم میں بھی

یَا سَیِّدِیْ قَدْ جِئْتُ بَابَكَ لَاهِفًا
میرے آقا میں مظلوم اور مضطر ہو کر تیرے دروازہ پر حاضر ہوا ہوں

وَالْقَوْمُ بِالْاِکْفَارِ قَدْ اٰذَانِیْ
قوم نے مجھے کافر کہہ کر سخت ستایا ہے

یَفْرِیْ سِهَامُكَ قَلْبَ كُلِّ مُحَارِبٍ
تیرے تیر ہر جنگجو کے دل کو چھیدتے ہیں

وَ یُشَجُّ عَزْمُكَ هَامَةَ الثُّعْبَانِ
اور تیرا عزم اژدھاؤں کے سر کو کچل ڈالتا ہے

لِلّٰهِ دُرُّكَ یَا اِمَامَ الْعَالَمِ
آفریں تجھ پر اے امام عالم تو

اَنْتَ السَّبُوْقُ وَ سَیِّدُ الشُّجْعَانِ
سب سے بڑھا ہوا اور شجاعوں کا سردار ہے

اُنْظُرْ اِلَیَّ بِرَحْمَةٍ وَّ تَحَنُّنٍ
مجھ پر رحم کر اور محبت کی نظر کر

یَا سَیِّدِیْ اَنَا اَحْقَرُ الْغِلْمَانِ
اے میرے آقا میں تیرا ایک ناچیز غلام ہوں

یَا حُبِّ اِنَّكَ قَدْ دَخَلْتَ مَحَبَّةً
اے پیارے یقینا تیری محبت

فِیْ مُهْجَتِیْ وَ مَدَارِکِیْ وَ جَنَانِ
میری جان اور دماغ میں رچ گئی ہے

مِنْ ذِكْرِ وَجْهِكَ یَا حَدِیْقَةَ بُهْجَتِیْ
تیرے چہرے کی یاد سے اے میری خوشی کے

لَمْ اَخْلُ فِیْ لَحْظٍ وَّلَا فِیْ اٰنِ
باغ میں کبھی ایک لحظہ بھی فارغ نہیں رہتا

جِسْمِیْ یَطِیْرُ اِلَیْكَ مِنْ شَوْقٍ عَلَا
میرا جسم شوق غالب کے سبب سے تیری طرف اڑا

یَا لَیْتَ كَانَتْ قُوَّةُ الطَّیْرَانِ
جاتا ہے کاش مجھ میں اڑنے کی قوت ہوتی

القصيدة

اَلْقَصِيْدَةُ الْمُبْتَكِرَةُ الْمُحبِرَةِ الَّتِي خَاطِرِي أَبُوْ عُذْرِهَا وَقَدْ أَوْدَعْتُهَا
أَشْعَارًا تَشْفِي صُدُوْرَ الْمُتَفَكِّرِيْنَ وَتُرْوِي أُوَامَ الصَّادِّيْنَ.

قصیدہ

یہ منفرد اور خوبصورت قصیدہ میری طبع فکر کی تخلیق ہے، میں نے اس قصیدہ کو ایسے اشعار ودیعت کیے ہیں جو غور وفکر کرنے والوں کے سینوں کو شفا دیں گے اور پیاسوں کی پیاس کو بجھا دیں گے۔

بِمُطَّلَعٍ علی اَسْرَارِ بَالِيْ
قسم اس کی جو میرے دل کے بھیدوں پر آگاہ ہے اور

بِعَالِمِ عَيْبَتِيْ فِيْ كُلِّ حَالِيْ
قسم اس کی جو ہر حال میں میرے سرّ کو جاننے والا ہے

بِوَجْهٍ قَدْ رَأَىٰ اَعْشَارَ قَلْبِيْ
قسم اس منہ کی جس نے میرے دل کے ٹکڑوں کو دیکھا ہے

بِمُسْتَمِعٍ لِّصَرْخِيْ فِي اللَّيَالِيْ
اور قسم اس کی جو راتوں میں میری چیخوں کو سنتا ہے

لَقَدْ اُرْسِلْتُ مِنْ رَّبٍّ كَرِيْمٍ
میں رب کریم و رحیم کی طرف سے

رَحِيْمٍ عِنْدَ طُوْفَانِ الضَّلَالِ
گمراہی کے طوفان کے وقت بھیجا گیا ہوں

وَ قَدْ اُعْطِيْتُ بُرْهَانًا كَرُمْحٍ
اور مجھ کو نیزے جیسے دلائل دیئے گئے اور ہم نے ان کو

وَ ثَقَّفْنَاهُ تَثْقِيْفَ الْعَوَالِيْ
ایسا تیز کیا جیسا نیزہ کی انی کو تیز کیا جاتا ہے

فَلَا تَقْفُ الظُّنُوْنَ بِغَيْرِ عِلْمٍ
تو نادانی سے ظن کے پیچھے مت لگ اور

وَ خَفْ اَخْذَ الْمُحَاسِبِ ذِی الْجَلَالِ
ذوالجلال حساب لینے والے کی پکڑ سے ڈر

تَرٰی اٰیَاتَ صِدْقِیْ ثُمَّ تَنْسٰی
تو میری سچائی کے نشان دیکھتا ہے پھر بھول جاتا ہے
لَحَاکَ اللّٰہُ مَالَکَ لَا تُبَالِیْ
تجھ پر خدا کی مار تو کیوں پروا نہیں کرتا

تَعَالِ اِلَی الْھُدٰی ذُلًّا خَضُوْعًا
فروتنی اور خاکساری سے ہدایت کی طرف آجا
اِلٰی مَا تَکْتَسِیْ ثَوْبَ الدَّلَالِ
کب تک گستاخی کا جامہ پہنے رہے گا

وَ اِنْ تَاَضَلْتَنِیْ فَتَرٰی سِھَامِیْ
اور اگر تو مجھ سے جنگ کرے تو میرے تیروں کو دیکھ
وَ مِثْلِیْ لَا یَفِرُّ مِنَ النِّضَالِ
اور مجھ سا کبھی مقابلہ سے بھاگا نہیں کرتا

سِھَامِیْ لَا تَطِیْشُ بِوَقْتِ حَرْبٍ
جنگ میں میرے تیر خطا نہیں جاتے
وَ سَیْفِیْ لَا یُغَادِرُ فِی الْقِتَالِ
اور میری تلوار لڑائی میں کسی کو چھوڑتی ہی نہیں

فَاِنْ قَاتَلْتَنِیْ فَاُرِیْکَ اِنِّیْ
اگر تو مجھ سے جنگ کرے تو میں تجھے دکھادوں کہ
مُقِیْمٌ فِیْ مَیَادِیْنِ الْقِتَالِ
میں کیسا میدان جنگ میں ثابت قدم رہنے والا ہوں

اَبِا الْاِیْذَآءِ اَتْرُکُ اَمْرَ رَبِّیْ
کیا میں ایذا کے ڈر سے اپنے رب کا امر چھوڑ دوں گا
وَ مِثْلِیْ حِیْنَ یُؤْذٰی لَا یُبَالِیْ
اور مجھ سا تو ایذا کی کچھ پروا نہیں کرتا

وَ کَیْفَ اَخَافُ تَھْدِیْدَ الْخَنَاثَا
میں ہیجڑوں کی دھمکی سے کیونکر ڈروں
وَ قَدْ اُعْطِیْتُ حَالَاتِ الرِّجَالِ
حالانکہ مجھے مردوں کے حالات عطا کئے گئے ہیں

اَلَا اِنِّیْ اُقَاوِمُ کُلَّ سَھْمٍ
میں ہر ایک تیر کے آگے سینہ سپر ہوتا ہوں
وَ اَقْلِی الْاِکْتِنَانَ عَنِ النِّبَالِ
اور تیروں سے اوٹ میں چھپنا بہت برا سمجھتا ہوں

فَاِنْ حَرْبًا فَحَرْبٌ مِثْلَ نَارٍ
اگر تم جنگ کرو تو ادھر بھی آتشیں جنگ تیار ہے اور اگر آشتی کرو تو
وَ اِنْ سِلْمًا فَسِلْمٌ کَالزُّلَالِ
ادھر بھی آب شیریں جیسی آشتی موجود ہے

وَ حَرْبِیْ بِالدَّلَآئِلِ لَا السِّھَامِ
اور میری جنگ دلائل کے ساتھ ہے نہ تیروں کے ساتھ
وَ قَوْلِیْ لَھْذَمٌ شَاجُ الْقَذَالِ
اور میرا کلام تیغ براں ہے جو کھوپڑیوں کو زخمی کرتی ہے

وَ فَاقَ السَّیْفَ نُطْقِیْ فِی الصِّقَالِ
میرا کلام صفائی میں تلوار سے بڑھ کر ہے
قَدِ اغْتَلْتُ الْمُکَفِّرَ کَالْغَزَالِ
میں نے مکفر کو ایک ہرن کی طرح ہلاک کر ڈالا

وَلَمْ یَزَلِ اللِّئَامُ یُکَفِّرُوْنِیْ
اور کمینے ہمیشہ میری تکفیر کرتے رہے
اِلٰی اَنْ جَآءَ نُصْرَۃُ ذِی الْجَلَالِ
یہاں تک کہ ذوالجلال خدا کی مدد آئی

وَ قَدْ جَادَلْتَنِیْ ظُلْمًا وَّ زُوْرًا
تو نے مجھ سے ظلم اور جھوٹ کے ساتھ جھگڑا کیا
وَ جَاوَزْتَ الدِّیَانَۃَ فِی الْجِدَالِ
اور جھگڑے میں دیانت سے نکل گیا اور

وَلَوْ قَبْلَ الْجِدَالِ سَاَلْتَ مِنِّیْ
اگر جھگڑے سے پہلے تو میری طرف سوال کرلیتا

جُذِبْتَ اِلَی الْهُدٰی قَبْلَ الْوَبَالِ
تو تباہی سے پہلے ہدایت کی طرف کھینچا جاتا

لَنَا فِیْ نُصْرَةِ الدِّیْنِ الْمَتِیْنِ
ہمارے لیے دین متین کی مدد میں جو

مَسَاعِیْ فِی التَّرَقِّیْ وَالْکَمَالِ
کوششیں ہیں روز بروز ترقی اور کمال میں ہیں

هَدَانِیْ خَالِقِیْ نَهْجًا قَوِیْمًا
میرے خالق نے مجھے سیدھی راہ پر چلایا ہے

وَ رَبَّانِیْ بِاَنْوَاعِ النَّوَالِ
اور ہر طرح کی بخششوں سے میری تربیت فرمائی

لَقَدْ اُعْطِیْتُ اَسْرَارَ السَّرَآئِرِ
مجھے پنہاں در پنہاں اسرار عطا کیے گئے ہیں

فَسَلْ اِنْ شِئْتَ مِنْ نَّوْعِ السُّؤَالِ
پس تو جس طرح کا سوال چاہتا ہے کرلے

وَ قَدْ غَوَّصْتُ فِیْ بَحْرِ الْفَنَاءِ
اور میں نے فنا کے سمندر میں خوب غوطے لگائے ہیں

فَعُدْتُّ وَ فِیْ یَدِیْ اَبْهَی اللَّآلِیْ
میں نہایت ہی چمکدار موتی ہاتھ میں لے کر نکلا

رَاَیْتُ بِفَضْلِ رَبِّیْ سُبُلَ رَبِّیْ
میں نے خدا کے فضل سے خدا کی راہیں دیکھ

وَ اِنْ کَانَتْ اَدَقَّ مِنَ الْهِلَالِ
لی ہیں اگرچہ وہ ہلال سے زیادہ باریک تھیں

وَ کَمْ سِرٍّ اَرَانِیْ نُوْرُ رَبِّیْ
کئی اسرار ہیں جو میرے خدا نے مجھ پر ظاہر کیے اور اسی

وَ اٰیَاتٍ عَلٰی صِدْقِ الْمَقَالِ
طرح کئی نشان بھی میرے دعوی کی سچائی پر

وَ عِلْمٍ یَّبْهَرَنَّ عَقُوْلَ نَاسٍ
اور کئی علم جو لوگوں کی عقلوں کی بینائی کو چندھیا دیتی ہیں

وَ رَأْیٍ قَدْ عَلَا قُنَنَ الْجِبَالِ
اور اسی طرح کئی رائیں جو پہاڑ کی چوٹی سے اوپر ہیں

سَعَیْتُ وَمَا وَنَیْتُ بِشَوْقِ رَبِّیْ
میں اپنے رب کے عشق میں اپنی پوری طاقت کے ساتھ دوڑا

اِلٰی اَنْ جَآءَنِیْ رَیَّا الْوِصَالِ
اور سستی نہ کی یہاں تک کہ مجھے وصال کی خوشبو آگئی

وَ قَدْ اُشْرِبْتُ کَأْسًا بَعْدَ کَأْسٍ
مجھے پیالوں پر پیالے پلائے گئے یہاں

اِلٰی اَنْ لَّاحَ لِیْ نُوْرُ الْجَمَالِ
تک کہ جمال حقیقی کا نور مجھ پر جلوہ گر ہوا

وَ قَدْ اُعْطِیْتُ ذَوْقًا بَعْدَ ذَوْقٍ
مجھے ذوق پر ذوق اور

وَ نُعْمَآءُ الْمَحَبَّةِ وَالدَّلَالِ
محبت اور ناز کی نعمت عطا کی گئی ہے

وَ جَدْتُّ حَیٰوةَ قَلْبِیْ بَعْدَ مَوْتِیْ
میں نے موت کے بعد اپنے دل کی زندگی پائی

وَ عَادَتْ دَوْلَتِیْ بَعْدَ الزَّوَالِ
اور میری دولت زوال کے بعد واپس ہوئی

لُفَاظَاتُ الْمَوَآئِدِ کَانَ اُکُلِیْ
دسترخوان کا پس خوردہ میری خوراک تھا اور آج

وَ صِرْتُ الْیَوْمَ مِطْعَامَ الْاَهَالِیْ
میں بے شمار گھرانوں کو رات دن کھلانے والا ہوں

اَزِیْدُ بِفَضْلِه یَوْمًا فَیَوْمًا
میں اس کے فضل سے روز بروز ترقی پر ہوں
وَ اُصْلِیْ قَلْبَ مُنْتَظِرِ الْوَبَالِ
اور اپنی ہلاکت کے منتظر شخص کو آگ میں جلا رہا ہوں

اَلَا یَا حَاسِدِیْ خَفْ قَهْرَ رَبِّیْ
اے میرے حاسد میرے خدا کے قہر سے ڈر
وَمَا اٰلُوْكَ نُصْحًا فِی الْمَقَالِ
اور میں تیری خیر خواہی کی بات کہنے میں کوتاہی نہیں کرتا

فَلَا تَسْتَكْبِرَنَّ بِفَوْرِ عُجْبٍ
پس تو خود پسندی کے جوش سے خوامخواہ بڑا مت بن کہ
وَ كَمْ مِنْ مُزْدَهِیْ صَیْدُ النُّكَالِ
کئی مغرور عبرتناک عذاب کا شکار بن چکے ہیں

اَلَا یَا خَاطِبَ الدُّنْیَا الدَّنِیَّهْ
اے ذلیل دنیا کے طالب تو اپنے کوچ
تَذَكَّرْ یَوْمَ قُرْبِ الْاِرْتِحَالِ
کے قرب کے دن کو یاد کر

سِهَامُ الْمَوْتِ تَفْجَأُ یَا عَزِیْزِیْ
اے میرے عزیز! موت کے تیر ناگہاں آلگتے ہیں
وَ لَوْ طَالَ الْمَدٰی فِی الْاِنْتِقَالِ
اگرچہ موت کی مہلت لمبی ہو جائے

هَدَاكَ اللّٰهُ قَدْ جَادَلْتَ بُغْضًا
خدا نے تجھے ہدایت دی تو نے بغض سے جھگڑا کیا
وَ مَا فَكَّرْتَ فِیْ قَوْلِیْ وَ قَالِیْ
اور میری عمدہ باتوں پر غور نہ کیا

وَ كَمْ اَكْفَرْتَنِیْ كَذِبًا وَّ زَوْرًا
اور تو نے جھوٹ اور کجروی سے میری بڑی تکفیر کی
وَ كَمْ كَذَّبْتَ مِنْ زَیْغِ الْخَیَالِ
اور اپنی خام خیالی سے بہت تکذیب کی

وَ اِنِّیْ قَدْ اَرٰی قَدْ ضَاعَ دِیْنُكَ
اور میں دیکھتا ہوں کہ تیرا دین ضائع ہو گیا
فَقُمْ وَارْبَأْ بِه قَبْلَ الرِّحَالِ
پس اٹھ اور اس کو اپنے کوچ سے پہلے سنبھال

حَیٰوتُكَ بِالتَّغَافُلِ نَوْعُ نَوْمٍ
تیری غافلانہ زندگی ایک قسم کی نیند ہے
وَ اَیَّامُ الْمَعَاصِیْ كَاللَّیَالِیْ
اور معاصی کے دن راتوں کی طرح ہیں

وَ لَسْتُ بِطَالِبِ الدُّنْیَا كَزَعْمِكَ
اور میں طالب دنیا ہرگز نہیں جیسا کہ تیرا خیال ہے
وَ قَدْ طَلَّقْتُهَا بِالْاِعْتِزَالِ
میں نے تو اس سے علیحدگی اختیار کر کے اسے طلاق دے دی ہے

تَرَكْنَا هٰذِهِ الدُّنْیَا لِوَجْهٍ
ہم نے اس دنیا کو ایک مقدس ذات کی خاطر چھوڑ دیا
وَ اٰثَرْنَا الْجَمَالَ عَلَی الْجِمَالِ
اور اس کے جمال کو اس دنیا کے جمال پر مقدم کر لیا

وَ اِنَّكَ تَزْدَرِیْ نُطْقِیْ وَ قَوْلِیْ
تو میرے کلام اور میری باتوں کی تحقیر کرتا ہے
وَلَوْ صَادَفْتَه مِثْلَ اللَّاٰلِیْ
گرچہ تو اسے موتیوں کی مانند پاوے

فَلَا تَنْظُرْ اِلٰی زَحْفٍ فَاِنِّیْ
پس تو کسی وزن کے سقم کو نہ دیکھ
نَظَمْتُ قَصِیْدَتِیْ بِالْاِرْتِجَالِ
کہ میں نے یہ قصیدہ فی البدیہ کہا ہے

حضرت مرزا غلام احمد صاحب کا دعویٰ نبوت سے انکار

اب میں مفصلہ ذیل امور کا مسلمانوں کے سامنے صاف صاف اقرار اس خانہ خدا مسجد میں کرتا ہوں کہ میں جناب خاتم الانبیاء صلی اللہ وسلم کی ختم نبوت کا قائل ہوں اور جو شخص ختم نبوت کا منکر ہو اس کو بے دین اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔

(تقریر، ۲۳ اکتوبر ۱۸۹۱، جامعہ مسجد دہلی)

نہ مجھے دعویٰ نبوت و خروج از اُمت اور نہ میں منکر معجزات اور ملائک اور نہ لیلۃ القدر سے انکاری ہوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کا قائل اور یقین کامل سے جانتا ہوں اور اس بات پر محکم ایمان رکھتا ہوں کہ ہمارے نبی صلعم خاتم الانبیاء ہیں۔ اور آنجناب کے بعد اس اُمت کے لئے کوئی نبی نہیں آئے گا۔

(نشانِ آسمانی، ۲۶ مئی ۱۸۹۲، صفحہ ۲۸)

بالآخر پھر میں عامۃ الناس پر ظاہر کرتا ہوں کہ مجھے اللہ جل شانہٗ کی قسم ہے کہ میں کافر نہیں۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ میرا عقیدہ اور وَلٰکِنۡ رَّسُوۡلَ اللّٰہِ وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت میرا ایمان ہے۔ میں اپنے اس بیان کی صحت پر اس قدر قسمیں کھاتا ہوں جس قدر اللہ تعالیٰ کے پاک نام ہیں۔ اور جس قدر قرآن کریم کے حروف ہیں اور جس قدر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خدا تعالیٰ کے نزدیک کمالات ہیں۔ کوئی عقیدہ میرا اللہ اور رسول کے فرمودہ کے خلاف نہیں۔

(کرامات الصادقین، ۲۴ اگست ۱۸۹۳، صفحہ ۲۵)

Rs. 500/-